[illegible] جماعت اہل سنت - محمد قاسم خان - پیلی بھیت - یو - پی -

ملنے کا پتہ :- سید حسن خان قادری رضوی - ناظم مکتبہ اہلسنت - محلہ بھورے خان - پیلی بھیت - یو - پی -

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغ

مسلمانو تمھاری دین دنیا کی بھلائی اور سچی حقیقی خیر خواہی کیلئے یہ مبارک فتوائے امام اہل سنت قامع بدعت قالع ندویت و نیچریت مجدد مائۂ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیحضرت مولٰنا مولوی مفتی **احمد رضا خانصاحب** قادری برکاتی رضی اللہ تعالٰی عنہ دربارہ کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ہے جسمیں بدلائل قاہرہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس میں شرکت اور کسی قسم کی امداد حرام اور سخت حرام ہے اسے بغور پڑھو اور اپنا بھلا چاہتے ہو تو اسپر عمل کرو نیز تمھارے مزید اطمینان کیلئے اس فتوے کی تائید و تصدیق میں مشاہیر علمائے ہند کے جلیل القدر فتوے مسمّٰی بہ

الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ

۱۳۳۵ھ

جسمیں مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت و امداد و اعانت کا حکم شرعی بھی واضح و آشکار

مؤلفۂ

حامی سنت جناب حاجی قاسم میاں صاحب امام جامع گونڈل علاقہ کاٹھیاواڑ

حسب فرمائش اراکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی

پرنٹر سلطان حسین نے اپنے مطبع سلطانی واقعۂ ایجرحا اللہ رکھی گلی بمبئی میں چھاپا اور

پبلشر

مفتی مصطفٰے خاں قادری فیض آبادی نے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرور و فقہائے نامور (کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم) اس سوال میں کہ اس ملک کاٹھیاواڑ میں ایک مجلس بنام کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اعنی کاٹھیاواڑ کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جسکے محرک و مختار متبعین و متعلقین علیگڈھ کالج ہیں ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء کو انکا پہلا جلسہ جوناگڈھ کاٹھیاواڑ مقام پر ہوا جسکا صدر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد پروفیسر علیگڈھ کالج و سکرٹری منشی غلام محمد بیرسٹر ایٹ لا کاٹھیاواڑ کے ایجنٹ علیگڈھ کالج و مؤید آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور واعظ مولوی سلیمان پھلواری جائنٹ جانان ندوہ مخذولہ قرار پائے اس کانفرنس کا مقصد بھی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا ہے جن میں بلا رعایت سنی ہر کلمہ گو رافضی۔ وہابی۔ نیچری۔ قادیانی۔ چکڑالوی وغیرہم رکن (ممبر) ہو سکتا ہے ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی و دنیوی ترقی کا سبب جانکر جان و مال سے امداد کرتے ہیں اور دینی مفسدہ و مضرت سے آگاہ نہیں اور بلا تفریق و رعایت اہل سنت تمام بدینوں مرتدوں مدعیان اسلام کو مسلمان سمجھکر رکن (ممبر) بنائیں بلکہ انکے صدر اور سکریٹری اور واعظ بنانے میں بھی خوف خدا نہ لائیں اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی نیچری مسلم کانفرنس خلاف شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو دنیوی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو ہمارا ملک تعلیم میں سب سے پیچھے ہے آیا سنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان و مال سے اُسکی مدد کرنا اُسکے جلسہ میں شریک ہونا بد دین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور ان سے میل جول پیدا کرنا اور اُن سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے وہ ہمارے ائمہ دین (رحمہم اللہ تعالیٰ) وضاحت سے بیان کرکے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے اور بدینوں کے ہتھکنڈوں سے بچا کر ثنائے دارین حاصل کریں۔ جواب آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ اس استفتا کو چھپوا کر اس ملک کاٹھیاواڑ و گجرات و برما وغیرہا جگہ پر بغرض اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے تقسیم کیا جائیگا۔ فقط

تاریخ ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۵ ہجریہ مقدسہ پنجشنبہ۔ راقم آثم خادم قاسم میاں عفی عنہ از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاواڑ

Marfat.com

اسی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ جلسے مین جو ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء مین بمقام ڈھاکہ ہوا تھا اسی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ممبرون نے پیر نیچر سر سید احمد خان علیگڈھی کے رفیق اور مشہور نیچری لیڈر نواب وقار الملک کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کو قائم کیا جو اوسوقت سے سنہ ۱۹۱۵ء تک تو انگریزون کی وفادارانہ غلامی کرتی رہی سنہ ۱۹۱۶ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک ہندوؤں کی جان نثار کنیز بے دام بنی رہی اور ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں جھومتی رہی سنہ ۱۹۲۲ء سے سنہ ۱۹۲۴ء تک بالکل مُردہ پڑی رہی سنہ ۱۹۲۵ء سے ہندوؤن کے ساتھ جنگ زرگری شروع کی مگر ساتھ ہی مسلمانانِ اہل سنت کو تمام کلمہ گو مرتدین و مبتدعین وہابیہ و نیچریہ و روافض وغیرہم کے ساتھ وداد بلکہ انقیاد بلکہ اتحاد کی دعوت دیتی رہی جسمیں اب تک سرگرم عمل ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے کرتا دھرتا اور عہدہ داران و ارباب حل و عقد وہی لوگ ہوتے چلے آئے جو اونیچری آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے کرتا دھرتا و عہدہ داران و اربابِ حل و عقد رہے۔ اِسکی صدارت ہمیشہ سر علی امام و سر آغا خان و ڈاکٹر انصاری و راجہ محمود آباد وغیرہم روافض و نیاچرہ کرتے چلے آئے حتیٰ کہ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء کے سالانہ اجلاسِ مسلم لیگ مین مشہور گاندھوی لیڈر محمد علی آنجہانی اسکے صدر ہوئے مگر جب وہ بوجہ ممانعت گورنمنٹ شریک نہ ہوسکے تو کرسی صدارت پر انکا فوٹو آویزان کردیا گیا اور اب اس کے مستقل قائدِ اعظم مسٹر محمد علی جناح ہین جو مذہبًا اثنا عشری خوجے یعنی رافضی ہیں جنکو مسلم لیگ قائدِ ملتِ اسلامیہ یعنی دین اسلام کا پیشوا مانتی ہے (دیکھو مکتبۂ مسلم لیگ بھنڈی بازار بمبئی کی شائع کردہ کتاب "قائد اعظم محمد علی جناح" صفحہ ۹۳ تا صفحہ ۱۱۶- نیز صفحہ ۲۵۰) مسلمانانِ اہل سنت آج سے چوبیس برس پیشتر کے شائع شدہ اِس مبارک فتوے کو اب دوبارہ پھر بہ نگاہِ انصاف و ایمان دیکھین اور اِس مسلم لیگ کے متعلق خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے احکام معلوم کریں اور ہدایت اللہ عز و جل کے ہاتھ ہے

اراکین انجمن تبلیغ صداقت۔ رحمت منزل۔ چھاچھ محلہ۔ کامبیکر اسٹریٹ۔ بمبئی نمبر ۳

الجواب

(۱) ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اُس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اُس بڑی آگ کی طرف کھینچکر لیجانے والا اللہ عز و جل فرماتا ہے واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر پاس

نہ بیٹھ ظالمون کے۔ تفسیرات احمدیہ مین ہے دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود
مع کلھم ممتنع اس آیت کے حکم مین ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہین اُن میں سے کسی کے
پاس بیٹھنے کی اجازت نہین۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار
ظالمون کی طرف میل نہ کرو کہ تمھین آگ چھوئیگی صحیح مسلم شریف کی حدیث مین ہے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اُن سے دور رہو اور انھیں اپنے
سے دور کرو کہین وہ تمھین گمراہ نہ کردین کہین وہ تمھین فتنہ مین نہ ڈالدین مسلمان کا ایمان ہے کہ
اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہین۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جس بات کی طرف بلائین یقیناً ہمارے دونون جہان کا اُس مین بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائین
بلاشبہہ سراسر ضرر و بلا ہے مسلمان صورت مین ظاہر ہو کر جو انکے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین
جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اسکی تاویلون پر ہرگز کان نہ رکھو رہزن جو جماعت سے باہر نکالکر کسی کو
لیجانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتین کریگا اور جب یہ دھوکے مین آیا اور ساتھ ہولیا تو گردن
ماریگا مال لوٹیگا شامت اُس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سُنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی
اُون پہنکر آیا اُسکے ساتھ ہولے ارے، مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھیں منع فرماتے ہین و
تمھاری جان سے بڑھکر تمھارے خیر خواہ ہین حریص علیکم تمھارا مشقت مین پڑنا اُن کے
قلب اقدس پر گران ہے عزیز علیہ ما عنتم واللہ وہ تم پر اُس سے زیادہ مہربان ہین جیسے
نہایت چہیتی مان اکلوتے بیٹے پر بالمؤمنین رؤف رحیم ارے اُنکی سُنو اُنکا دامن تھام لو
اُنکے قدمون سے لپٹ جاؤ وہ فرماتے ہین ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم انسے دور
رہو اور اُنکو اپنے سے دور کرو کہین وہ تمھین گمراہ نہ کردین کہین وہ تمھین فتنہ مین نہ ڈالدین
ابن حبان و طبرانی و عقیلی کی حدیث مین ہے کہ فرماتے ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تؤاکلو
ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا
تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم اُنکے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اُنکے ساتھ پانی نہ
اُن کے پاس نہ بیٹھو اُن سے رشتہ نہ کرو وہ بیمار پڑین تو پوچھنے نہ جاؤ مرجائین تو جنازے
نہ جاؤ نہ اُنکی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشا

Marfat.com

خلافت مین لے آئے اُسکیلیے کھانا منگایا جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اُس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اُٹھا لیا جائے اور اُسے نکالدیا جائے سامنے سے کھانا اُٹھوالیا اور اُسے نکلوادیا سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی فلان شخص نے آپکو سلام کہا ہے فرمایا لاتقرئه منی السلام فانی سمعت انه احدث میری طرف سے اُسے سلام نہ کہنا کہ مین نے سُنا ہے کہ اُس نے کچھ بدمذہبی نکالی سیّدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راستہ مین ایک بدمذہب ملا کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہون فرمایا مین سننا نہین چاہتا عرض کی ایک کلمہ اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھکر فرمایا ولانصف کلمۃ آدھا لفظ بھی نہین لوگون نے عرض کی اسکا کیا سبب ہے فرمایا ان ہٰذا منہم ہے امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپکو سنائین فرمایا مین سُننا نہین چاہتا عرض کی کچھ احادیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنائین فرمایا مین سُننا نہین چاہتا اُنھون نے اصرار کیا فرمایا تم دونون اُٹھ جاؤ یا مین اُٹھا جاتا ہون آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگون نے عرض کی اے امام آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتین یا حدیثین سُناتے فرمایا مین نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائین اور وہ میرے دل مین رہ جائے تو مین ہلاک ہوجاؤن ائمہ کو یہ خوف تھا اور آج عوام کو یہ جرأت ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اور ایسی جگہ مال دینا وہی پسند کریگا جو دین نہین رکھتا یا عقل سے بہرہ نہین یکی نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ۔ ہمسایہ کون وہ بئس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے مین دونون جہان کا نقصان پہنچا یا مال بھی گیا اور آخرت مین عذاب کا بھی مستحق ہوا خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلك هو الخسران المبین دیکھو امان کی راہ وہی ہے جو تمھین تمھارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم ان سے دور رہو انھین اپنے سے دور کرو کہین یہ تمھین گمراہ نہ کردین کہین یہ تمھین فتنہ مین نہ ڈالدین دیکھو نجات کی راہ وہی ہے جو تمھین تمھارے رب عزوجل نے بتائی فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین بھولے سے اُن مین سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہوجاؤ ان مضامین کی تفصیل مین تمام اکابر علمائے حرمین شریفین کا فتوی مسمی بہ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین اور عامۂ علمائے ہند کا فتوی مسمی بہ فتاوی السنہ لالجام اهل الفتنہ اور فتاوی القدوہ اور النذیر الاحد اور التذیر المبین وغیرہا

پچاس سے زائد کتابیں چھپکر شائع ہوچکیں اور ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل و حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ بالتبجیل واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر احمد رضا قادری

(۲) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حامد رضا القادری البریلوی

(۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح

حررہ مصطفےٰ رضا القادری البریلوی

(۴) الجواب ھو الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ابو العلا امجد علی الاعظمی الرضوی عفا عنہ

(۵) الجواب صحیح (محمد ظہور الحسین الفاروقی الرامپوری المدرس الاول مدرسہ اہل السنۃ والجماعۃ

(۶)

(۷) الجواب صحیح

فقیر حمد اللہ کمال الدین القادری البشاوری عفا عنہ

(۸) الجواب صحیح

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعاصی

ناظم انجمن اہلسنت ۔ چوکی حسن خان مراد آباد

(۹) الجواب صحیح

ابو نصر محمد یعقوب عفی عنہ حنفی قادری بلاسپوری

(۱۰) الجواب صحیح

محمد عبد الرشید مظفر پوری

(۱۱) الجواب صحیح

فقیر عزیز الحسن القادری الرضوی عفا اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی

(۱۲) الجواب صحیح

رحم الٰہی مدرس مدرسہ اہل سنت

Marfat.com

(۱۳) الجواب صحیح

احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(۱۴) الجواب صحیح والمخالف قبیح

محمد اکرام الدین بخاری واعظ الاسلام

خطیب و امام فی مسجد وزیر خان مرحوم لاہور

(۱۵) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالسلام غفرلہ قادری اعظمگڈھی

(۱۶) الجواب صحیح

محمد رحیم بخش منظفر پوری

(۱۷) الجواب صحیح

فقیر محمد حامد علی عفی عنہ فاروقی الہ آبادی

(۱۸) الجواب صحیح

سردار علیخان بریلی

(۱۹) اصاب من اجاب

محمد حسنین رضا البریلوی مدرس پنجم مدرسہ

اہل سنت و جماعت بریلی

(۲۰) اصاب من اجاب

فقیر ابو المظفر محمد ایوب غفرلہ اللہ الذنوب رنگوی

(۲۱) اصاب من اجاب ہو مرشدی الفاضل البریلوی

محمد خلیل الرحمٰن بہاری صدیقی رضوی مدرس

مدرسہ منظر الاسلام

(۲۲) الجواب قد کتب الحق وھکذا مذھب اھل السنۃ والجماعۃ وانا اسلمہ ایضا ومن خالف ھذا فھو من الوھابیۃ

سید عبداللہ الرضوی البہاری ثم البریلوی

القادری الرضوی البہاری
محمد عبد اللہ السنی الحنفی

(۲۳) الجواب صحیح

عمر النعیمی المرادآبادی

(۲۴) **تصدیقات علمائے کلکتہ**

الحمد للہ موفق اہل السنۃ للاھتداء بھدی الائمۃ المجتھدین مصابیح الظلم وھداۃ الامۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سیدنا محمد بن عبد اللہ قامع الکفرۃ والمبتدعین وعلی الہ الطیبین الطاہرین واصحابہ البررۃ الکرام المتقین **اما بعد** فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذا الجواب المستطاب من الادلۃ الواضحۃ والبراھین الساطعۃ التی لا عذر لاحد یجھلھا کیف لا والکتاب والسنۃ یحرمان صریحا وتلویحا الاشتراک مع اھل البدع فی امر ما دینیا کان او دنیویا ونقل ما ورد فی ھذا المعنی یطول شرحہ والموفق یکفیہ ما نقلہ مولانا الامام الھمام فی الجواب والمخذول لا یکفیہ نقل الف کتاب منزلۃ من رب الارباب

Marfat.com

قال الجلال فی تفسیر الآیة التی نقلها مولٰنا حفظه الله وهی (ولا ترکنوا) تمیلوا (الی الذین ظلموا) بموادة او مداهنة او رضا باعمالهم (فتمسکم) تصیبکم (النار وما لکم من دون الله) ای غیره (من) زائدة (اولیاء) یحفظونکم منه (ثم لا تنصرون) تمنعون من عذابه انتهی قال العلامة الصاوی فی حاشیته علی الجلالین (قوله الی الذین ظلموا) ای بالکفر او المعاصی (قوله بموادة) مصدر وادد کقاتل ای محبة (قوله او مداهنة) ای مصانعة فالمداهنة بذل الدین واصلاح الدنیا (قوله او رضا باعمالهم) ای وتزیینها لهم ولا ضرر فی الاحتجاج بفهرة الدنیا فان الله هو الرزاق ذو القوة المتین (قوله فتمسکم النار) ای لان المرء مع من احب (قوله یحفظونکم منه) ای من عذاب النار انتهت عبارته رضی الله عنه اقول قد تبین جلیا ان الآیة الشریفة صریحة فی النهی عن محبة المبتدعین ومعاونتهم وتکثیر سوادهم ومشارکتهم فی امور الدین والدنیا معا سواء کانت بدعتهم بدع کفر او عصیان علی ان فیهم من بدعته مکفرة کالنیشریة ونحوهم ومن بدعته مفسقة کالوهابیة فیما یتعلق بغیر اصول الدین فالمسئول عنهم جامعون لبدع الکفر والفسق وعلی کل هم من الذین ظلموا انفسهم وقد قال صلی الله علیه وسلم من مشی مع ظالم فقد اجرم رواه الدیلمی وقال علیه الصلاة والسلام من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام رواه الطبرانی وبالجملة فالآیات والاحادیث واقوال ائمة الدین وفقهاء المذاهب الاربعة فی هذا المعنی یعسر حصرها وفیما اجاب به مولانا المجیب کفایة لمن القی السمع وهو شهید والله وحده المستعان به علی المبتدعة اولیاء الشیطان۔

قاله بفمه نقله بقلمه عبده المذنب احمد موسی المصری المنوفی امام وخطیب المسجد الجامع بکلکته

ترجمہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے اہل سنت کو توفیق بخشی کہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کریں کہ وہ تاریکیوں کے چراغ اور امت کے راہنما ہیں اور درود و سلام سب نبیوں کے ختم کرنیوالے ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ پر کہ کافروں اور بدمذہبوں کی بیخکنی کرنیوالے ہیں اور انکی آل طیب و طاہر اور انکے اصحاب نیک و بزرگ و پرہیزگار پر ــــ بعد حمد و نعت میں مطلع ہوا ان دلائل ظاہرہ اور براہین روشن پر جن پر یہ جواب مشتمل ہے کہ وہ ایسے نہیں کہ کوئی انکو نہ جاننے میں معذور رہ سکے کیوں نہ ہو قرآن و حدیث صراحۃً و اشارۃً بدمذہب کی شرکت کو حرام بتاتے ہیں کسی معاملہ میں ہو دینی ہو خواہ دنیوی اور جو اس بارہ میں وارد ہوا اسکا نقل کرنا طویل شرح چاہتا ہے اور جسے توفیق ملی اُسے وہ کافی ہے جسے ہمارے مولی امام عالی ہمت نے نقل کیا۔ اور جسے خدا نے بے مدد چھوڑا اسکے لیے خدا کی

اُتاری ہوئی ہزار کتاب کا نقل کر دینا بھی کافی نہیں ۔ جس آیت کو مولٰنا نے
نقل فرمایا اُس کی تفسیر مین امام جلال الدین فرماتے ہین ظالمون کی طرف
نہ جھکو کہ اُن سے دوستی یا چکنی چپڑی بات کرو یا اُن کے اعمال پر راضی ہو
کہ تمھین آگ پہنچے گی اور خدا کے سوا کوئی تمھارا مددگار نہین کہ اُس سے
تمھین بچائے پھر تمھاری مدد نہ ہوگی کہ اُس کے عذاب سے روک دیے جاؤ
انتہی علامہ صادی جلالین کے حاشیہ مین لکھتے ہین کہ ظالم سے مراد عام
ہے کافر ہون یا فاسق ، مداہنت کے معنے کار ستانی اور دین دیکر دنیا
سنوارنی ان کے اعمال پر راضی ہونا یعنی اُن کی زینت بڑھانا۔ اور ضرورت
دنیا کے ساتھ حجت لانا یہ عذر مسموع نہین کہ اللہ ہی روزی دینے والا مضبوط قوت
والا ہے۔ تمھین آگ چھوئیگی اس لیے کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے۔ مین
کہتا ہون کہ بدمذہبون کی محبت اور انکی اعانت اور اُنکی جماعت بڑھانے اور انکی
دینی و دنیوی شرکت سے ممانعت مین یہ آیت شریفہ صریح ہے خواہ ان کی بدمذہبی کفر کی حد
کو پہنچی ہو یا معصیت کو۔ علاوہ اسکے ان میں وہ ہین جنکی بدمذہبی کفر تک پہنچی
ہوئی ہے جیسے نیچری وغیرہم اور وہ ہین جنکی بدمذہبی میں فسق ہے جیسے وہ وہابیہ
جنکی وہابیت کا تعلق اصول دین کے ساتھ نہ ہو۔ تو جنکے بارے مین سوال ہے
جامع بدعت کفر و فسق ہین اور ہر تقدیر پر وہ ان لوگون مین ہین جنھوں نے اپنی
جانون پر ظلم کیا اور بیشک نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظالم کے ساتھ
چلا اُس نے جرم کیا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا اور حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام
نے فرمایا جو ظالم کے ساتھ چلا کہ اسکی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام

Marfat.com

سے نکل گیا اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا حاصل کلام آیات واحادیث اور ائمہ دین اور چاروں مذہبوں کے فقہا کے اقوال اس بارے میں اتنے ہیں کہ اُنکا شمار مشکل ہے اور مولانا مجیب کے جواب میں کفایت ہے اُس کے لیے جو کان لگائے اور دل سے حاضر ہو اور ایک اللہ سے مدد چاہی جاتی ہے بدمذہبوں پر کہ شیطان کے دوست ہیں اسے اپنے مونھ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اُسکے بندۂ گنہگار احمد موسیٰ مصری منوفی نے کہ مسجد جامع کلکتہ کا امام و خطیب ہے۔

(۲۵) الجواب صحیح

محمد لعل خان خفی عنہ

محمد لعل خان منشی

نائب صدر انجمن اصلاح عقائد و مدرس عثمانیہ اہل سنت و جماعت

نمبر ۲۶ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

(۲۶) الجواب موفق بالصواب

ابوابراہیم محمد اسمٰعیل بہاری مدرس اول مدرسہ فیض عام اہل سنت و جماعت سیالدہ کلکتہ

مدرسہ فیض عام
اہل سنت والجماعت

(۲۷) اقول وباللہ التوفیق ما تقرر ہکذ المجالس بین یدی سید الانبیاء والمرسلین واصحابہ واولیائہ الکاملین والعلماء المحققین والمدققین فی حین من الآن والاوان الحسرۃ فیہ ان الرجال فهموا ان فیہ انتاج الاسلام والامر لیس ہکذا وکلہ من فتور عقلہم ونقص ایمانہم واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب۔ حررہ سید علی حسن بہاری غفر لہ الباری

ترجمہ۔ میں کہتا ہوں اور خدا ہی سے توفیق ہے کہ ایسی مجلس کا تقرر نہ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا نہ صحابہ و اولیا و علمائے محققین و مدققین کے زمانوں میں افسوس کی بات ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ اسلام کی اس میں اشاعت ہے حالانکہ یہ بات نہیں۔ یہ سب انکی عقلوں کا فتور اور ایمان کا نقصان ہے اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہے اور اسکی طرف مرجع و بازگشت ہے

(۲۸) الفتاوی التی صدرت من العلماء الکرام لاریب فیہ الشرکۃ فی ہذا المجلس بدون من طرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان لیس فیہ رائحۃ الاسلام ولو کان فی

Marfat.com

بادی النظر فارجو من اللہ تعالیٰ ان یبعدنا من الشین والفتن ویحفظنا من البلاء والمحن ویثبتنا ویمیتنا علیٰ ملۃ رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ العظیم ۔ فقط

کتبہ الراجی لطف یزدان فیضان الباری

سید محمد راحت حسین بہاری عفی عنہ

حکیم سید محمد راحت حسین بہاری عفی عنہ مہتمم مدرسہ فیض عام اہل سنت وجماعت سیالدہ کلکتہ

ترجمہ جو فتوے علمائے کرام کی جانب سے صادر ہوئے اُن مین کچھ شبہہ نہیں ۔ اسس مجلس مین شرکت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے طریقہ سے دُوری ہے کہ اس مین اسلام کی بُو تک نہین اگرچہ بظاہر ہو ۔ مین اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہون کہ ہمکو بُرائیون اور فتنون سے دُور رکھے اور بلا اور محنتون سے محفوظ رکھے اور اپنے رسول کریم اور انکی آل واصحاب بزرگ کی ملت پر ہمین ثابت رکھے اور اسی پر ہمین موت دے ۔

(۲۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ حامداً ومصلیاً ؛ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ خلاصہ کلام اگر محبوب بننا ہو تو اتباع شریعت سے کام لو اور ایسے خلاف مجالس سے پرہیز کرو کہ جسمین شرکت بھی منع ہے تو کجا امداد مالی واللہ الہادی ۔ ان لوگون کی باتین اور لسّانی سے دام فریب مین مت آؤ ۔ جیسا کہ فتوے مین تحریر ہے وہی درست ہے مولیٰ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اس فتوے پر کچھ اور حوالہ دینا اپنی کم لیاقتی کا ثبوت ہے ۔ ذٰلک کذٰلک انا مصدق لذٰلک حررہ مور ضعیف فخر الحسن قادری غفرلہ مدرس عربی مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(۳۰) التائید والشرکۃ فی مثل ہذہ المجالس بل المیلادن الیہما مالیاً کان اوبدنیاً بدلایل الکتاب والسنۃ وفقہ امام الائمۃ ممتنع ۱۲

الراقم فقیر ابو نعیم محمد ابراہیم عفی عنہ سلہٹی مدرس اول مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

ترجمہ ایسی مجلسون کی شرکت بلکہ میلان خواہ مالی ہو یا بدنی بدلیل قرآن وحدیث وفقہ امام اعظم حرام ہے

Marfat.com

(۳۱) قد اصاب ما اجاب مولٰنا العلام مجدد المائۃ الحاضرۃ مصباح الدین احمد عفا عنہ ملٹیا برج کلکتہ	(۳۲) الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد فضل الرحمٰن غفرلہ المنان۔ ملٹیا برج کلکتہ (۳۳) البتہ بدعقیدے کے لوگوں سے پرہیز واجب ہے محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

تصدیقات علمائے جبل پور

(۳۴) باسمہ سبحٰنہ وتعالیٰ عزوجل

اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ بحر العلوم علامہ محقق بریلوی مسلمہ اللہ القوی کا یہ مبارک فتوے جو گونڈل کاٹھیاوار سے ہمارے پاس بغرض تصدیق بھیجا گیا ہے اور اسوقت ہمارے پیش نظر ہے مسئلہ مستفسرہ مین یہ مقدس فتوے اعلیٰ نصوص شرعیۃ و فصوص حقیقت کا جامع سراپا حجت قاہرہ۔ اسکا ہر جملہ ہر فقرہ روشن دلیل و برہان۔ حق و ہدایت کا مہر درخشان۔ ہم الیسون کی طرف مراجعات اور ہمارے مزید افادات سے مستغنی ہے اسکے قبول و تسلیم مین وہی شخص تامل کر سکے گا جو دین و ایمان سے بے سروکار رحق و ہدایت و سبیل مؤمنین سے بیزار۔ ندوہ مخذولہ کا فضلہ خوار وہابیت و نیچریت سے ہمکنار۔ اشرار اہل بدع و نار سے ہو۔ میرے نزدیک اس نورانی فتوے پر ہم الیسون سے اضافہ چاہنا۔ یا بضمن تصدیق۔ تحریر کلمات توثیق و تائید کا خواستگار ہونا نصف النہار کے چمکتے ہوئے آفتاب کے آگے چراغ رکھوانا ہے۔ ہم اسوقت محض اپنے بعض محبان حضرات اہل سنت کی مخلصانہ استدعا پر مجبور ہو کر تعمیلاً للحکم۔ اس محرم فتوے کی تصدیق مین صرف اسقدر عرض کر دینا کافی سمجھتے ہین۔ ان ھذا الجواب ھو الصراط المستقیم وسبیل الشرع القویم والحمد للہ الرب الرحیم وعلی حبیبہ ونبیہ الکریم والہ وصحبہ افضل الصلاۃ والتسلیم واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ عز مجدہ اتم واحکم

Marfat.com

کتبہ

الفقیر عبد الباقی محمد

محمد عبد الباقی برہان الحق

برہان الحق الرضوی الجبلفوری غفرلہ

(۳۵) ان ھذا لھو الحق المبین۔ ومن اعتصم بہ فقد ھدی الی الصراط المستقیم المستبین۔ قلما یوصل الیہ۔ فضلا عن المزید علیہ۔ فنسئل اللہ تعالی ان یثبتنا علی الکتاب و السنۃ وان یمیتنا علی الایمان ویدخلنا بہ الجنۃ۔ امین۔ والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالی علی حبیبہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

کتبہ الراجی عفو ربہ عبد السلام السنی

الحنفی القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ

تصدیقات علمائے بہار

(۳۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

فقیر بارگاہ رضوی عبید المصطفی محمد ظفر الدین بہاری مہجروی غفرلہ وحقق املہ مدرس اول مدرسہ عالیہ سہسرام ناصر الحکام اس مبارک سراپا ہدایت فتوے کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے (نہ معاذ اللہ اس خیال سے کہ اپنی تصدیق سے اس فتوے کو زینت دوں بلکہ حسب ارشاد احبا اس نیت سے کہ اپنی تصدیق کی اس فتوے سے عزت افزائی کروں) عرض گزار ہے کہ بلاشبہ اس قسم کی انجمنیں جسطرح دینی مضرتوں کی جالب گناہ کی موجب ہیں یونہیں دنیوی حیثیت سے بھی اصلا مفید نہیں سوا اسکے کہ غریب مسلمانوں کا بہت سا روپیہ صرف ہونے پر تین دن کی دل لگی رہے نئی نئی صورتیں دیکھنے میں آئیں کچھ لکچر اور تقریر کا لطف رہے فقد اللہ خیر صلا۔ بہت بڑا کارنمایاں اس قسم کی انجمنوں کا رزولیشن پاس کرنا ہے جب دیکھئے یہی لکھا ہے یہ پاس ہوا وہ پاس ہوا

Marfat.com

مگر ان عقلمندون کو اسکی خبر نہین کہ اس زمانہ مین آدمی پاس ہو کر تو کچھ کر نہین سکتا رزولیشن پاس ہو کر کیا کرلیگا۔ کہنے سے کام نہین چلتا کرنے کی ضرورت ہے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین الطیور تصیح ولا تفعل والبازی یفعل ولا یصیح چڑیان چین چین کرتی ہین اور کچھ کرتی نہین اور باز کرتا ہے چین چین نہین کرتا ہے اگر واقعی قومی ترقی مقصود ہے تو یہ تقریرات اور رزولیشن ہرگز کچھ فائدہ نہین پہنچا سکتے کام کرنیکی ضرورت ہے اور اُسکا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسوقت زیادہ نہین تو مسلمان صرف اُنھین چار باتون پر کاربند ہو جائین جو رسالہ مبارکہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح ۱۳۳۲ھ مین مذکور ہین پھر دیکھیے قوم کی کیسی ترقی ہوتی ہے اور اُنکا آفتاب کسطرح بالائے افق ترقی بکمال اوج تابان ہوتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ان تمام رزولیشنون مین بیکار امور اور رونا دھونا فلان کے مرنے پر رنج فلان کی موت پر سوگ اور فلان کے انتقال پر ملال اور فلان کے عطیہ پر واہ واہ اور فلان کو فلان خطاب ملنے پر اظہار مسرت سے قطع نظر کرکے سب کا لب لباب شاہراہ پر چلنے والون کے لیے دن مین چراغ جلانا اور روز روشن مین روشنی کرنے کی ہدایت کرنا ہوتا ہے یعنی قوم ترقی مین سب سے پیچھے ہے اسلیئے آگے بڑھو یعنی انگریزی پڑھو حالانکہ زمانہ کی گردش سے انگریزی کی طرف لوگون کا میلان طبعی و عقلی اس حدتک پہنچا ہوا ہے کہ اگر اُنکو دھکے دیکر بھی باہر کیا جائے تو ہرگز ٹلنے والے نہین پڑھنے والون کے لیے باوجودیکہ عربی مذہبی تعلیم مین ہرطرح کی آسانیان اور کارآمد نتائج ہین مگر پھر بھی سیکڑے مین ۵ا کو اسکی طرف توجہ نہین اور باوجود سیکڑون مولانات ہزارہا دقت و زحمت کے انگریزی پر لوگ گرے پڑتے ہین پھر ایسی حالت مین خاص اس غرض کے لیے انجمن قائم کرنا دنیوی حیثیت سے بھی تحصیل حاصل اور تضییع اموال و محاصل کے سوا اصلا مفید نہین یعنی اللھم وفقنا لما تحب و ترضی وصلی اللہ علی المصطفی المرتضی وعلی آلہ وصحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا احمد رضا۔

Marfat.com

سنی حنفی قادری رضوی
عبد المصطفیٰ ظفر الدین احمد

کتبہ عبدہ العاصی ظفر الدین البہاری
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی

(۳۷) لاریب فیہ فلیتنافس المتنافسون

وانا عبدہ محمد ابو الحسن السہسرامی

مدرس دوم مدرسہ عالیہ

المرقوم ۷ فروری ۱۹۱۷ء

(۳۸) الجواب صحیح

ابو صالح ظہیر الدین احمد فریدی بمورخہ ۷ فروری ۱۹۱۷ء

روز چہارشنبہ (انچارج مدرس دوم مدرسہ عالیہ)

(۳۹) المجیب مصیب

فرخندہ علی عفی عنہ مدرس چہارم

مدرسہ سہسرام

(۴۰) قد اصاب من اجاب

کمترین فہیم الدین عفی عنہ مدرس پنجم عربی

(۴۱) لقد اصاب المجیب واللہ اعلم بالصواب

محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ سہسرام۔ المرقوم ۷ فروری ۱۹۱۷ء

(۴۲) الجواب صحیح

سید عبد الرشید مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ بانکی پور

سنی حنفی قادری ۱۳۳۲
عبد الرشید عظیم آباد

(۴۳) قد اصاب فی ما اجاب مولی العلماء امام الفقہاء مجدد المائۃ الحاضرۃ الفاضل البریلوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ فی ہذہ المسئلۃ بان التائید والشرکۃ والحضور فی مثل ہذہ المجالس القبیحۃ حرام والمعاونۃ فیہا اثم والمقاربۃ فیہا سم قاتل للایمان .... وفقنا اللہ تعالیٰ ایانا وجمیع المومنین للمفارقۃ والاجتناب عن مثل ہذا المجلس والتائید والشرکۃ فیہ

حررہ فقیر الی سید المرسلین ذی المنن المدعو بہ سید محمد ضیاء الدین حسن شاہ

الحنفی السنی الرحمتی البہاری عفا عنہ الباری

ابو الذکا سید شاہ ضیاء الدین
حنفی قادری

Marfat.com

ترجمہ:۔ عالموں کے پیشوا فقہا کے امام اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ ان کی بقائے دراز سے مسلمانوں کو بہرہ یاب کرے اس مسئلہ میں جو جواب دیا ٹھیک دیا کہ اس جیسی بُری مجلس کی تائید اور شرکت اور اس میں حاضری حرام ہے اور اس کی اعانت گناہ اور اس میں قریب ہونا ایمان کیلئے زہر قاتل .... اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کر اس سے جدا رہیں اور ایسی مجلس سے اور اس کی تائید و شرکت سے بچیں۔

(۴۴) اصاب من اجاب۔ فقیر محمد رحیم بخش حنفی قادری رضوی مدرس اول مدرسہ فیض الغربا آرہ

تصدیقات علمائے کانپور

(۴۵) الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب نمقہ الفقیر الی اللہ تعالی عبید اللہ عفا عنہ ماجناہ المدرس بالمدرسۃ فیض احمدیہ فی الکانفور

(۴۶) اصاب من اجاب واللہ سبحنہ اعلم بالصواب حقیق بان یکتب بالذہب علی القرطاس نمقہ محمد عبد الرزاق عفی عنہ

المدرس مدرسۃ امداد العلوم فی الکانفور

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح حررہ الفقیر الی اللہ المنان المدعو محمد سلیمان الحنفی السنی النقشبندی المجددی الافاقی فضل رحمانی المدرس بالمدرسۃ دار العلوم فی الکانفور غفرلہ ولمشایخہ الغفور بحرمۃ صاحب التاج والمعراج واللواء المسعود فی المقام المحمود علیہ وآلہ واصحابہ

الصلاۃ والسلام من الملک المعبود

(۴۸) اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب۔ العبد فقیر محمد غفرلہ الصمد المدرس مدرسۃ احسن المدارس کانپور

تصدیقات علمائے سندھ حیدرآباد

(۴۹) فاضل مجیب نے جو تحریر فرمایا ہے وہ صحیح اور حق ہے واقعی اس قسم کی مجالس اور جو لوگ

Marfat.com

اہل بدعت وہوا سے ہیں اُن سے دور رہنا ضرور چاہیے اس واسطے کہ انکی ملاقات اور انکی مجالس میں جانا علامت ضعف ایمان اور آئندہ کو منجر طرف الحاد کے ہے نعوذ باللہ من ذالک

اللہم احفظنا منہم بجاہ نبیک المصطفیٰ و رسولک المرتضیٰ

آمین یارب العلمین احقر العباد نور محمد السندی الحیدرآبادی

تصدیقات علمائے محمود آباد ضلع سیتاپور

(۵۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد بیشک ایسی مجلس مقرر کرنا جہنم خریدنا اور سخت حرام و ناروا ہے مسلمان کی ترقی ہرگز اس میں نہیں. ایک صحیح واقعہ پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور چٹائی پر آرام فرماتے ہیں کہ اس کے نشان بدن اقدس پر ظاہر ہو رہے ہیں امیر المومنین کو بے اختیار رونا آگیا عرض کی یارسول اللہ قیصر و کسریٰ کافران مجوس و نصاریٰ اُس ناز و نعمت میں اور حضور اللہ کے رسول اس تکلیف و محنت میں فرمایا اے عمر کیا تو راضی نہیں کہ اُنکے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت خود امیر المومنین فاروق اعظم باوصف فتوحات عظیم کے جب بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں وہاں کے پادریوں نے آپکو دیکھنے کے لیے بلایا تھا حالت یہ ہے کہ مثل دشمنان اونٹ پر غلام سوار اور رخباب کے دست اقدس میں اونٹ کی مہار بدن مبارک پر چمڑے کا کرتا جس میں متعدد چودہ پیوند اگر ایسی مجلس کے لوگ جو درج سوال ہیں اور جان و مال سے انجمن ظلم میں شرکت کو تیار ہیں حضرات صحابہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے کس طرح ہنستے اور احمق سمجھتے بلکہ دل میں تو اب بھی کہتے ہونگے کہ وہ رگیتانی جفاکش ناز و نعمت کے مزے کیا جانیں یہ لطف عجیب اور نظم و ترتیب و آراستگی و تہذیب کچھ دانایان یورپ ہی کو نصیب ان خیالات فاسدہ کے دل میں نہ آنیکے لیے ہمارے سلطان ہفت کشور شافع روز محشر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تجالسوھم الخ ان کے پاس نہ بیٹھو انسے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ

Marfat.com

تمھیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالدیں معاذ اللہ کہیں حضور کے خیالِ مقدس میں یہ بات نہ آئی تھی کہ ہمارے میل جول سے بدمذہب ہدایت پائیں گے راہ راست پر آئیں گے نہیں یہ منع فرمانا حضور کا ازراہِ شفقت تھا جس طرح شفیق باپ از راہ مہربانی اپنی پیاری اولاد کو آوارہ مزاجوں اور بد معاشوں کی صحبت و میل جول سے روکے۔ یہ چند حروف فقیر نے محض رغبۃً ارباب سنت و عمدۃ اصحاب جماعت اخی تقی الدین قاسم میاں صاحب کے فرمانے سے لکھے ورنہ امام اہل سنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حماہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والاعداء کے نورانی کلمات عوام تو عوام خواص کیلیے کافی ہیں مسلمانوں کو اسپر عمل کرنا چاہیے اور فقیر ضعیف کو بھی دعائے خیر سے یاد کرنا چاہیے ختم اللہ لنا ولکم بالخیر والحسنیٰ ووفقنا لما یحب ویرضیٰ وحشرنا فی ظلال حمایات الاولیاء المقربین وتحت لواء سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علی خاتم النبیین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ محمد اسمٰعیل سنی حنفی قادری محمود آبادی الحال پیش امام مسجد امبرہہ دہلی

(۵۱) ذالک کذالک

رجب علی مدرس مدرسہ اسلامیہ محمود آباد

(۵۲) ذالک کذالک

خادم طلبہ محمد عبد اللطیف مدرس مدرسہ اسلامیہ محمود آباد

و پیش امام جامع مسجد محمود آباد

تصدیق حامی سنت ماحی بدعت جناب مولٰنا مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی زیدت مکارمہم

(۵۳) الجواب صحیح کتبہ عبد الرحیم بن پیر بخش السنی الحنفی القادری النقشبندی الاحمد آبادی المدرس الاول فی المدرسۃ القادریہ

عبد الرحیم ۱۳۱۵

تصدیق ناصر سنت قامع بدعت مولٰنا مولوی ابو المساکین محمد ضیاء الدین صاحب زید مجدہم

(۵۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العزیز الکریم والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الرؤف الرحیم

Marfat.com

فتوائے مبارک فرستادۂ ناصرِ ملت حقہ - ناشرِ سنت صنیہ - قاطع اعناق بدعات شنیعہ - قامع بیخ محدثات قبیحہ سرشکن فرق باطلہ من الندویۃ والوہابیۃ والنیاچرہ - ماحی کفر و طغیان - حامی دین و ایمان جناب قاضی قاسم میاں امام جامع شہرِ گونڈل متعلق کاٹھیاوار صانہ المولیٰ الستار عن شرور الاشرار فقیر کی نظر سے گزرا خلعت صدق و صواب سے آراستہ - زیور رشد و ہدایت سے پیراستہ پایا ٩

جو کچھ لکھا ہے اس میں سراسر صواب ہے
ہر لفظ اس کا گوہر کان رشاد ہے
اثبات مدعا پہ حدیث و کتاب ہے
ہر سطر اسکی راہ حصول مراد ہے

کیونکر نہ ہو یہ تحریر فرمایا ہوا اُس بے نظیر کا ہی جسکا مثیل آج دنیا میں ملنا مشکل - جو فاضلوں کا فاضل جسکا فتوے تمام روئے زمین پر جاری - جس کے فیوض و برکات ہر گوشۂ عالم میں ساری - جو اُستادوں کا اُستاذ مسلم - ہر عالم سے اعلم مفتیوں کا سرتاج اکرم - سنیوں کا امام معظم - گلزار سنت کو شاداب بنانیوالا داغ بدمذہبی و بدعت کا مٹانے والا - درخت کفر و شرک کا قاطع - شریعت و طریقت کا جامع جسکا تمام ہندوستان مدح خواں - جسکی توصیف میں علمائے حرمین طیبین رطب اللسان - گمراہوں کا راہنما ہمارا آقا - ہمارا مولیٰ - ہمارا سردار - متقی و پرہیزگار - حکیم اُمت - اعلحضرت مولوی مفتی **احمد رضا خاں** صاحب ادام فیضہ اللہ الواہب یہ مسئلہ کیا ہی بہت بڑی کسوٹی حق و باطل کے پرکھنے سنی و بدعتی کے جانچنے کی ہے - جو صاحب اسکو پڑھکر یا سنکر بخندہ پیشانی تصدیق فرمائیں حق جانیں حق مانیں اُن کا ضرور اہل سنت میں شمار - ورنہ اہل بدعت و کلاب اہل النار میں معدود ہونگے - ہمارے سنی بھائیوں پر لازم کہ ایسی مجلس ایسی صحبت سے بچیں - ایسے لوگوں سے خلط ملط ہرگز نہ پیدا نہ کریں - یہ بہت بڑے شاطر و عیار ہوتے ہیں وہ وہ سبز باغ دکھلاتے ہیں کہ خواہ مخواہ آدمی اُن کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے جب اُس کا دل اپنی طرف لبھالیا اور اسے اپنا مطیع و مسخر بنالیا - پھر اُس کا ایمان دھن دولت سب کچھ چھین لیا دونوں جہان کے ٹوٹے میں ڈالدیا و باللہ التوفیق وھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین آمین

حررہ محمد ضیاء الدین المکنے بابی المساکین عفی عنہ

تصدیق عالم جلیل فاضل نبیل جناب مولنا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری مفتی آگرہ

(۵۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلاشبہ اس نازک وقت میں بہت سے علما درویش طلب دنیائے دنی میں اتباع سنت ترک کرکے اتنے دنیا دار بنگئے ہیں کہ کوٹ پتلون والوں میں اُن کی سی کہہ کر اُن سے دنیا حاصل کرتے ہیں۔ اہل سنت ہیں لباس سنت پہنکر بزرگان دین مثل حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ و مولنا فضل الرحمن صاحب قدس سرہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اُن میں مل کر اُن کو گمراہ کرتے ہیں۔ جن کا سبق ہمہ تن دُنیا ہی دنیا ہے گو اہل دین اور ربانی شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ مسلمانوں کی صورت بھی نہ رہے سارے طریق سنت چھوٹ جائیں فقط برائے نام مسلمان رہ جاویں مگر تحصیل دنیا میں غیر قوموں سے پیچھے نہ رہیں ایسی اغراض سے جو انجمنیں قایم کی گئی ہیں۔ ایسی انجمنوں کے جو ممبر و سرگروہ ہیں عنز و ران سے مسلمانوں کا بچنا فرض ہے۔ اُن کی میٹھی باتوں پر کبھی مسلمانوں کو فریفتہ نہ ہونا چاہیے خواہ وہ قرآن پڑھیں خواہ خوش لہجگی سے مثنوی شریف۔ اُن کی مجالس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے مسلمانو! اُن کے شہد میں زہر ملا ہوا ہے مسلمانو! کبھی تمکو بذریعہ شہد ہلاک نہ کردیں ان احادیث صحیحہ سے اُن کی حالتوں کو مطابق کرکے دیکھ لو اگر ان علامتوں مذکورہ احادیث سے اُن میں کچھ شائبہ پاؤ اُنسے کوسوں جدا رہو۔

کنز العمال میں ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قال یأتی علی الناس زمان وجوههم وجوه الآدميين وقلوبهم قلوب الشياطين سفاكين للدماء لا يرعون عن قبيح ان تابعتهم واربوك وان ائتمنتهم خانوك صبيهم عارم وشابهم شاطر وشيخهم لا يامر بالمعروف ولا ينهى عن المنكر السنة فيهم بدعة والبدعة فيهم سنة وذو الامر منهم غاو فعند ذلك يسلط الله عليهم شرارهم ويدعو اخيارهم فلا يستجاب لهم رواه الخطيب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آویگا کہ منہ تو اُسوقت کے آدمیوں کے سے منہ ہونگے اور ہونگے اُن کے دل شیطانوں کے سے خونریز لوگ نہ بچیں گے اور نہ بچاویں گے

Marfat.com

بُری بات سے اگر پیروی کرے تو اُن کی تباہ کردیں وہ تجھ کو اور اگر امانت رکھے تو اُنکے
پاس خیانت کریں بچے اُنکے شوخ ہوں اور جوان اُن کے چالاک اور بیباک بڈھے اُنکے
بھلی بات کا حکم کریں نہ بُری بات سے منع کریں سنت اُن میں بدعت ہو اور بدعت اُن میں سنت اور
جو اُن میں سے صاحب حکم ہوں خواہ وہ عالم ہوں یا حاکم گمراہ ہوں۔ پس ایسے وقت میں غلبہ دیگا
اُنپر اللہ شریروں کو اور مقرر کرے گا اُنپر شریر حاکموں کو پس نیک لوگ جو اُن میں ہوں گے پکاریں گے
مگر کوئی اُن کی سنے گا عن عابس الغفاری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادروا
بالاعمال ستا امارۃ السفہاء وکثرۃ الشرط وبیع الحکم واستخفافا بالدم وقطیعۃ الرحم
ونشوٴ یتخذون القرآن مزامیر یقدمون احدھم یغنیھم وان کان اقلھم فقہا رواہ
الطبرانی فی الکبیر عابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چھ
باتوں کے ظہور سے پہلے عمل کرلو یعنی پھر نیک عمل کرنا دشوار ہوجاویگا۔ حکومت اور امارت بے
عقلوں کی ہو زیادتی چپراسیوں کی ہو اور حکم حاکم بکے یعنی جس نے رشوت دیدی اپنے موافق حکم
حاکم سے حاصل کرلیا اور بیع الحکم بالکسر اگر پڑھا جاوے یہ معنے ہونگے کہ حکمت کی بات کو اہل حکمت
بیچیں اور دین دنیا کے عوض بکے خون کرنے کو ہلکی بات سمجھیں خویش اور اقربا سے قطع جدائی ہو
ایسی پیدائش پیدا ہو کہ قرآن کو بانسری کی آواز سمجھ کر ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائیں کہ وہ گانے کے
طور سے اُن کو سناوے خواہ سمجھ قرآن کی یعنی اُسے نماز روزہ حج زکوٰۃ بیع وشرا حلال وحرام
میراث وغیرہ مسائل کے بیان کرنے پر اُن سب میں سے بہت ہی کم سمجھ رکھتا ہو اُس سے
سنیں گے اور جاننے والے عالم سے پرہیز کریں گے عن عمر و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتانی جبرئیل انفا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون قلت اجل انا للہ وانا الیہ راجعون
فمم ذاک یا جبرئیل فقال ان امتک مفتتنۃ بعدک بقلیل من الدھر غیر کثیر قلت
فتنۃ کفر او فتنۃ ضلالۃ قال کل ذلک سیکون قلت ومن این ذاک وانا تارک فیھم
کتاب اللہ قال بکتاب اللہ یضلون واول ذالک من قبل قرائھم وامرائھم یمنع

الا مراء الناس حقوقهم فلا یعطونها فیقتتلوا ویتبع القراء اھواء الامراء فیمدون فی الغی ثم لا یقصرون قلت یا جبرئیل فبم سلم منہم قال بالکف والصبران اعطوا الذی لھم اخذوہ وان منعوا ترکوہ رواہ الحکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ یہ ایک کلمہ ہے جسکو تکلیف اور مصیبت کے وقت کہنا موجب دفع بلا اور ترقی حسنات ہے لہذا میں نے بھی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مگر اسوقت اسکے کہنے کی کیا وجہ ہے اے جبرئیل! کہا آپ کی اُمت آپکے تھوڑے ہی زمانہ بعد فتنہ میں مبتلا ہوگی میں نے کہا فتنہ کفر کا یا فتنہ گمراہی کا کہاکہ سبھی کچھ ہوگا یعنی بعض مرتد بھی ہو جاویں گے اور بعض گمراہ بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ دونوں فتنے کیوں کر ہوں گے میں تو ان میں اللہ کے پاک کلام کو چھوڑ جاؤں گا کہا کلام اللہ ہی سے گمراہ ہونگے یعنی اسی کے معنے من گڑھے جوڑ کر جماعت اہل اسلام میں توڑ پھوڑ کریں گے اور اول یہ فتنہ قاریوں سے یعنی قرآن کے جاننے والوں دنیا دار مولویوں سے اور امیروں سے شروع ہوگا۔ امیر لوگوں کے حق نہ دیں گے اور بند کریں گے مولوی بھی اُنھیں کی سی کہیں گے حلال حرام کے احکام بیان کرتے ہیں اُن سے ڈریں گے اور اُن کے پیچھے لگیں گے بس گمراہی میں بڑھتے چلے جاویں گے پھر کمی نہیں کریں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل اُس وقت اُن سے بچاؤ کی کیا صورت ہے کہا صبر جو کچھ وہ دیں لیلیں اور نہ دیں تو چپ چاپ صبر کر بیٹھیں اور اس سے زیادہ تصریح اس مضمون کی مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث میں ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی یتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذلک لا یجتنی من قربھم الا یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک بہت لوگ اُمت

میری سے سمجھ حاصل کریں گے دین کی اور پڑھیں گے قرآن کو اور مولوی بن کر کہیں گے کہ امیروں کے پاس ہم کر ان کی دنیا سے کچھ لیں اور اپنے دین کو ان سے بچالیں اور یہ ہو نہیں سکتا جس طرح کانٹے دار درخت سے نہیں چنے جاتے مگر کانٹے اُن کے قرب سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا مگر یعنی خطائیں ۔

عن علی کرم اللہ وجھہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان ھمتھم بطونھم وشرفھم متاعھم قبلتھم نساءھم ودینھم دراھمھم ودنانیرھم اولئک شرار الخلق لا خلاق لھم عند اللہ رواہ الدیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپنے ایسا زمانہ آویگا کہ لوگوں کی تمام ہمت اپنے پیٹ بھرنے کی ہوگی۔ جس کے پاس مال و متاع دنیا زیادہ وہی سب میں بزرگ ہی جورویں اُنکا قبلہ ہوں اور درہم و دینار اُن کا دین یہ لوگ بری مخلوقات کے ہیں ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پاس آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اگر اس سے زیادہ تصریح منظور ہو میرا رسالہ مختصر المیزان جس میں تقریبًا چالیس حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ حضور نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرنا اور جو بڑی جماعت سے جدا ہو جہنم میں پڑیگا اور چالیس کے قریب اس مضمون کی حدیثیں ہیں کہ میری سنت اور میرے اصحاب کی سنت پر عمل کرنیوالا ناجی فرقہ وہی ہوگا جو سواد اعظم مومنین کا پیرو ہوگا اور جو بڑی جماعت سے جدا ہوا جہنمی ہوگا اور چند حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے کہ نماز تمھاری نماز سے اچھی پڑھیں گے۔ اور قرآن بہت پڑھیں گے۔ مگر دین سے بالکل خارج ہوں گے۔ پھر حدیثیں بدمذہب مولویوں کی علامات میں نقل کی گئی ہیں جن کو اگر ملاحظہ فرماویں اور لوگوں کو دکھلادیں انشاءاللہ تعالےٰ مفید ہوگا ۔ حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ ابو محمد دیدار علی الوصنوی الحنفی المفتی فی

جامع الاکبرآباد

تصدیقات علمائے کاٹھیاوار

(۵۹) الجواب صحیح والمجیب مصیب للہ درہ حیث اجاب ما اجاب ما اجابہ الا من کتاب اللہ تعالیٰ عزوجل وحدیث الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ولسلفہ

بذلک عند اللہ الجلیل الاجر الکثیر والثواب الجزیل حررہ محمد اسمعیل عفی عنہ
القریشی سنی حنفی ثم الغشاوری حالا نزیل الجام جودھفور ملک کاتھیا واڑ

(۵۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ الکرام واصحابہ العظام

اما بعد بے شبہہ ایسی مجلس منعقد کرنا اور اس میں دامے درمے قدمے سعاوت کرنا اپنے ہاتھوں دروازہ دوزخ کھولنا اور عذاب خدا کو اپنی طرف بلانا ہی پیارے سنی بھائیو اگر آنکھوں میں نور ایمان ہے تو یہ محترم فتوی دیکھو مقدس ومقبول فتوی علامۂ دوراں امام اہل ایمان جناب مولنا مولوی مفتی حاجی قاری حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب قبلہ بریلوی ادام اللہ تعالی تسیو ضنا نہ ومتع المسلمین بطول حیاتہ کا تحریر شدہ ہے۔ وہ رکن اعظم اسلام ہے کہ ہمیشہ نصرت واحیائے دین متین میں فریدا ور اماتت وازالہ بدعت وضلالت کفر وشرک میں وحید ہے۔ آپکے علم وفضل کی نہریں علاوہ ہندوستان کے اور ممالک میں بھی جاری ہیں آپکے فیوض جلیلہ کا آفتاب تمام عالم میں چمکتا ہے۔ کشتی دین اسلام کے آپ ناخدا ہیں اہل سنت وجماعت کے پشت پناہ ہیں آپ نے اپنی عمر شریف کا اتنا حصہ حمایت مذہبی ہی میں صرف کیا خدمت دینی کے سوا ایک ساعت بھی کسی اور کام کی طرف توجہ نہیں فرماتے اسلام ومسلمین کو فائدہ کثیرہ پہنچاتے ہیں ہر مہینے دور دور سے سیکڑوں استفتے آتے اور جواب باصواب سے مزین کرکے روانہ فرماتے ہیں نامور علمائے مکہ معظمہ ومدینہ منورہ آپ کے فتاوے سے موافقت کرتے اور آپ کی جلالت اور تبحر علمی کو مانتے ہیں علامۂ وحید فاضل فرید آپکی جناب میں تحریر فرماتے اور موجودہ صدی کا مجدد جانتے ہیں القاب جلیلہ سے ملقب کرتے طرح طرح دعائیں دیتے اور آپ کے مدائح سے جلیل القدر فضلائے عرب رطب اللسان رہتے ہیں مولانا شیخ عبد الرحمن دہان مدرس حرم مکہ مکرمہ بعد بیان مدائح کثیرہ فرماتے ہیں الذی شہد لہ علماء البلد الحرام بانہ السید الفرد الامام سیدی وملاذی الشیخ احمد رضا خان البریلوی مولانا سید اسمعیل بن خلیل آفندی حافظ کتب حرم مکہ معظمہ بعد بہت سے مدائح و ذکر اسم گرامی

Marfat.com

اعلیحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں وقد شھد له علماء مکة بذلك ولو لم یکن بالمحل الارفع لما وقع منھم ذلك بل اقول لو قیل فی حقه انه مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا۔

اسیطرح علمائے مدینہ منورہ بھی آپکے مداح ہیں اور کئی جلیل القدر فاضلوں نے اہل حرمین سے کتنے ہی علوم میں آپ سے سندیں لیں اور کئی حضرات نے بیعت بھی فرمائی ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم یہ مسئلہ کیا ہے بڑا امتحانِ خدا ہے جو سنی ہوگا وہ اس فتوے پر عامل رہکر قہر مولی سے بچے گا اور اگر نفس امارہ کی شامت یا انجان پنے سے کانفرنس میں شامل ہوا ہو اور فتوے دیکھنے کے بعد کانفرنس کی شرکت سے تائب ہوا تو ماشاء اللہ جیاکہ اپنے ہاتھوں سے دروازہ دوزخ کھولا تھا لاجرم امید قوی ہے کہ اس کی توبہ کو مولی تعالے جل جلالہ مفتاح درِ جنت بنادے کہ حدیث شریف میں وارد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له بلکہ بمصداق اس آیت شریفہ کے من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئك یبدل الله سیاتھم حسنات وکان الله غفورا رحیما خداوندا تو توفیق رفیق گردان غربائے امت خصوصا اہل سنت و جماعت کے تئیں اس طوفان بے پایاں سے بچا بجاہ سید الشافعین آمین یارب العلمین

آج میری اہے قسمت کہ یہ مقدس فتوے شہر گونڈل کاٹھیاوار سے برادر دینی ومحب یقینی اخی فی الله حامی سنت ماحی فتن نیچری فگن ندوی شکن دافع الفتن مولانا مولوی حاجی شاہ محمد تاکم صاحب دام بالعز والرفعة والجاہ ومن کل سوء وشر حماہ ووقاہ نے بغرض تصدیق وتحسین و تصویب اس ناسزا سگ بارگاہ احمد رضا کے پاس بھیجا اور اپنے نامہ نامی وصحیفہ سامی میں ماقل ودل اور اپنے مہر ودستخط کرکے سیدھا کلکتہ نزد محب سنت عدو بدعت سرتاج اہل سنت حامی دین متین قاطع جیوش المبتدعین جناب معلی القاب حضرت منشی حاجی حکیم محمد لعل خانصاحب کے رجسٹری کرکے بھیجدینا کہ وہاں طبع ہو جاوے واللہ فقیر اس پرانوار خورشید سے مقبول و چمکدار فتوے کی تحسین وتصویب کے کب لائق وحقدار مگر مکرمی قاضی صاحب والا مناقب اعلیٰ مناصب دام بالمواھب کی تعمیل حکم کے لیے اتنے پر کفایت کرتا ہوں ما اجاب المجیب المصیب العالم

Marfat.com

العلامة الدراكة الفهامة ذو التحقيقات الباهرة مجدد المائة الحاضرة مولانا احمد رضا خان فهو حق وصواب ذلك حكم السنة والكتاب جزاه الله تعالیٰ عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء ونفعنا وجميع اهل السنة بعلومه الیٰ يوم الجزاء والله تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

محمود خان ابن حافظ غلام رسول ١٣٠٦

عبدہٗ المذنب محمود جان سنی حنفی قادری البرکاتی الرضوی البیشاوری ثم الجام جودھپوری کاٹھیاواری عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

(٥٨) ما كتب العلماء المحققون والفضلاء المدققون فی هذا الاستفتاء قد اجابوا بالحجج القوية وبالدلائل الصحيحة من عبارات الكتاب والسنة فاثابهم الله تعالیٰ ثوابا كثيرا واجرا وفيرا فی يوم القيمة وقلع الله تعالیٰ اساس المبتدعين ومحافل المنكرين المطرودين وسود الله وجوههم فی الدنيا والدين بحرمة سيدنا ومولانا سيد المرسلين صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فالحق احق عند الحق

حرره الاثيم عبد الكريم ابن المولوی حامد صاحب مرحوم المغفور متوطن فی بلد دھوراجی

ترجمہ علمائے محققین اور فضلائے مدققین نے اس فتوے میں جو کچھ تحریر فرمایا وہ قوی حجتیں اور صحیح دلائل عبارات قرآن وحدیث سے جواب دیا اللہ تعالیٰ بروز قیامت ثواب کثیر اور اجر وافر انھیں عطا فرمائے اور بد مذہبوں اور منکرین مردودوں کی محفل کی بنیاد قطع کرے اور ان کے منھ دنیا و دین میں سیاہ کرے بحرمت ہمارے سردار و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تو حق خدا کے نزدیک زیادہ سزاوار ہے

(٥٩) الحمد لله علیٰ كل حال والشكر لله علیٰ كل نواله والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله سيدنا ومولانا وسندنا محمد وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعين اٰمين وبه نستعين اما بعد

اقول کیا خوب جواب ان سوال کا عالم محقق وفاضل مدقق اعلیٰ حضرت مولانا مولوی

حاجی الحرمین الشریفین احمد رضا خانصاحب البریلوی لے دیے ہیں جنکی تحریریں دیکھنے سے معلوم ہوا جو کچھ حق جواب کا تھا وہ لکھے اللہ پاک ایسے علمائے دین کو قائم و ترقی درجات میں رکھے آمین ثم آمین - چونکہ بمصداق لولا العلماء لہلاک الجہلاء سچ تو یہ ہے کہ آجکل بدمذہب والوں کا اظہار ہو رہا ہے یہ چوہے ہیں دین اسلام کی کترنی کر رہے ہیں ایسے چوہوں کے سرکوب بلکہ نابود کرنے والے علمائے دین اہل سنت والجماعت جیسے یہ ہمارے اعلحضرت وغیرہم کہ ان کا نفرنس سے توڑنے والے ہیں بدلائل قرآن شریف و باحادیث صحیح و باقوال فقہائے فصیح کے چند یا اڑا دی ہاں ذرا غور کر کے دیکھو صاف کلام پاک صاحب لولاک شافع محشر کا ہمیں راہ راست تبلا رہا ہے حدیث افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اللہ پاک جمیع مسلمانوں کو نیک ہدایت بخشے اور راہ سنت جماعت پر مستقیم رکھے آمین ثم آمین

کتبہ خادم العلماء والفقرا احقر العباد عبدالحکیم خلف مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی آباء و اجداد

(۶۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ماھدیٰ والصلاۃ علیٰ رسولہ المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ وعلمائہ الذین احکموا بنیان الحق والتقی وقلعوا اساس البدع والھوی امابعد اس عاجز و احقر خادم العلماء نے تحقیق انیق مشفقان محبان کی از ابتداء تا انتہا دیکھی - خداوندکریم ان سبکو اجر عظیم نصیب کرے اور جناب قاضی و حاجی قاسم میاں کو جو خیر خواہ اور سچے عاشق اسلام اور اہل اسلام ہیں جنھوں نے بڑی جانفشانی کی ہے اور انکے ہوا خواہوں کو بھی ثواب جمیل عطا کرے

المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب

حررہ احقر العباد محمد طاھر ولد مولوی ایوب عفی عنہما کاٹھیاواڑ دھوراجی

تصدیق جناب مولٰنا مولوی غلام محی الدین عرف فقیر صاحب ساکن رانڈیر ضلع سورت

(۶۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلاۃ علی سیدنا محمد ن المصطفیٰ وعلیٰ آلہ واھل بیتہ وصحابہ

Marfat.com

ذوی الاجتبا وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد حمد و صلاۃ کے واضح ولائح کہ فقیر نے بہ تحقیق

انیق محبیان و مصحبان شفیق کی ابتدا سے انتہا تک دیکھی سو حق حقیق ہے اللہ جل شانہ و عم نوالہ ان

کو اور خاصکر کے جناب برادر بلکہ از جان بہتر دین کے عاشق اہل اسلام کے خیر خواہ محب صادق

جناب قاضی و حاجی قاسم میاں اور ان کے معاونوں سب کو جزائے خیر عطا فرمائے حالاً و

مآلاً بیشک اس زمانہ پرفتن میں اظہار کرنا اور حق کو حق کر دکھانا اور اپنے دینی برادروں کو بچانا ہر

مسلمان با ایمان کا فرض ہے اور یہ قرآنی حکم محکم ہے جو اسکو نہ مانے اور اصرار کرے وہ قابل جہنم ہے بحکم

سورۂ بقر پارۂ دوم و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل

المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا پس یہ ندوہ اور کانفرنس اور الٹی سیدھی

خلاف شرع مجلسیں سم قاتل ہیں اس میں شریک ہونا مدد دینا گناہ کبیرہ ہے خداسب مسلمانوں کو بچائے

اور توفیق نیک رفیق عطا فرمائے آمین ۔ الراقم الحروف خادم خلق اللہ فقیر صاحب

سید غلام محی الدین بن مولنا مولوی سید رحمت اللہ عفی عنہما بدستِ خود

(۶۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلیم العلام و علی نبیہ و آلہ و صحبہ الصلاۃ والسلام اما بعد

میں ناچیز اس لائق نہیں ہوں کہ ایسے علما کے فتووں پر تصحیح لکھوں اور میری تحریر سے فتویٰ کچھ زیادہ

معتبر ہو مگر دو باتوں نے مجھے لکھنے پر ابھارا اور جرأت دلوائی ایک تو برادر ایمانی کے اصرار نے اور

دوسرے اس امید نے کہ علمائے راسخین کی متابعت اور مشایعت سے مجھ گنہگار کا حشر بھی انکے

ساتھ ہو جائے اور ع انکے پیچھے پیچھے قصد جنت الماوی کروں ۔ لہذا لکھوا تا ہوں کہ ما افتیٰ بہ العلماء

العظام والفقہاء الکرام فہو حق و صحیح وانا اضعف عباد اللہ الجلیل المحمود ابن

الحافظ الاسمعیل المغفور المرحوم تابع لافتوالھم و فتویٰھم فی ھذا المرام

والصلاۃ علی نبیہ و آلہ و صحبہ والسلام و کان ذلک فی ۲۵ من شہر ذی القعدۃ

الحرام من السنۃ الھجریۃ

Marfat.com

تقریظ جناب مولٰنا مولوی غلام رسول صاحب ملتانی

(۶۳) قد اصاب ما اجاب مولانا العلام وحید العصر فرید الدھر امام الفقہا راس الاتقیاء مجدد المائۃ الحاضرۃ الفاضل البریلوی متع اللہ المسلمین والمؤمنین بطول بقائہ فی ھذہ المسئلۃ بان التائید والشرکۃ فی مثل ھذہ المجالس الشنیعۃ ممنوع کما قال اللہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیٔ وفقنا اللہ تعالیٰ ایانا ولسائر المسلمین والمؤمنین للمفارقۃ عن شرکۃ من ھذہ المجالس والیہ التوفیق وھو احسن رفیق۔

حررہ العبد الجانی ابو المقبول غلام رسول الملتانی عفی عنہ

ترجمہ۔ درست ہے جو اس مسئلہ میں جواب دیا مولنا علام یکتائے زمانہ تنہائے روزگار فقہا کے امام پرہیزگاروں کے سردار اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ مسلمین و مومنین کو انکی درازی عمر سے متمتع کرے کہ اس جیسی بری مجلس کی تائید و شرکت ممنوع ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست دبنائیں اور جو ایسا کرے وہ رحمت خدا سے کسی شی میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمین ومؤمنین کو توفیق دے کہ ان محفلوں کی شرکت سے جدا رہیں اور اسی کی طرف توفیق ہے اور وہ اچھا ساتھی۔

تقریظ علمائے مرادآباد

(۶۴) الحمد للہ علی الخبیر سقطت والی العلیم ظفرت بیشک بلا ارتیاب بجواب صحیح وصواب ایسے مجالس کا انعقاد بلا نزاع حرام جو دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں یہ ایسوں ہی کا کام اس میں بذل جاہ و مال تو کجا نفس شرکت ہی ناروا تو ہرب۔ تنجر۔ تشنیع کی معجون مرکب کہیں اپنے زہریلے اثر سے تجھے ہلاک نہ کردے اپنے ایمان کی خیر لے فرق مبتدعہ وہابیہ۔ نیاچرہ۔ مرزائیہ وغیرہ ضالہ کے ساتھ مجالست وموالست ہرگز ہرگز جائز نہیں جسے وہ ترقی سمجھے وہ عین تنزل ہے دار فانی کے عیش و تفاخر کو پیش نظر رکھ کر نعیم آخرت بھلا دیں بیشک مسلمانوں کے لیے دنیا

Marfat.com

وآخرت میں وہی اصلح والنفع ہے جو ان کے لیے اُنکے رب تبارک وتعالیٰ اور حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ مجیب معظم ومفخم ومصیب مدظلہم الاقدس نے مبرہن فرمایا مفتی صاحب موصوف الصدر کا علم وفضل ظاہر وآشکارہ جس سے ہدایت کے چشمے اکناف عالم میں نمودار اصل تو یہ ہے کہ حضرت والا کی ذات بابرکت ہرگز کسی واصف کے وصف اور مادح کی مدح کی محتاج نہیں جبکہ اللہ ورسول جل وعلا وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک شہر مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے علمائے عظام وفضلائے کرام نے ایسا گہرا احترام فرمایا کہ جس کا بیان حیطۂ تحریر سے باہر ہے یہ بھی کیوں کہوں یہ اکرام علمائے بلد امین نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ یقیناً یہ مجد وشرف اُسی آقائے نامدار سرکار ابدقرار فداہ روحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقار سے ہے جنکے صدقہ میں ہر ذی عزت ذی عزت بنا جسکو جو ملا اُنسے ملا وہ وہی آفتاب رسالت ہیں جنھوں نے بعض مقربان درگاہ علیا متع اللہ المسلمین بطول بقائہم کو عالم رویا میں اپنے نوربار جلوہ کی جھلک دکھاکر زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ "احمد رضا کی خدمتیں قبول ہیں" والحمد للہ علی ذلک ارباب سنت پر لازم کہ حضرت ممدوح کے فتوے کے موافق عمل فرمائیں اور بد عقیدہ بدمذہبوں کی صحبت سے اجتناب رکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر قائم رکھے آمین ثم آمین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین وآلہ وصحبہ الطیبین الطاہرین کلہم اجمعین الی یوم الدین

سنہ ۱۳۲۵ محمد عماد الدین

حررہ العبد المذنب ابو المکارم محمد عماد الدین عفی عنہ

(۶۵) الجواب صحیح وصواب والمجیب المعظم المکرم مصیب ومثاب
فقیر ابو البرکات عبید المصطفے سید احمد غفرلہ اللہ الصمد

(۶۶) الجواب صحیح - حقیر سید اولاد علی عفی عنہ

تصدیقات علمائے پیلی بھیت

Marfat.com

(۶۷) جو کچھ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین عون الاحناف والدین امام علمائے اہل سنت عالم کتاب و ملت عارف باللہ نائب رسول اللہ مجدد مائۃ حاضرہ حجۃ قاہرہ مؤید ملت طاہرہ سیدنا و مولانا الحاج اعلیحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ نے دربارۂ مسئلہ ہذا تحریر فرمایا ہے وہ سب حق و صواب ہے اور احق بالاتباع ہے۔ مسلمانوں کو اسپر عمل لازمی ضروری اور خلاف اُسکا ضلالت وموجب ہلاکت واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وھو الھادی بحرمۃ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فقیر قادری حکیم عبدالاحد الشہیر بسلطان الواعظین خادم ومدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت ابن علامۂ اوحد محدث ارشد فقیہ امجد حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلی۔

(۶۸) حضرت عظیم البرکت عالم اہل سنت قامع بدعت ومحی سنت مولانا و بالفضل اولانا المولوی احمد رضا خانصاحب متع اللہ المسلمین ببقائہ کا جواب صحیح ہے۔

حررہ العبد الحقیر ابو سراج عبد الحق رضوی عفی عنہ

(۶۹) الجواب صحیح والمجیب الفاضل نجیح۔

فقیر قادری حبیب الرحمٰن مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت۔

تصدیقات علمائے شاہجہان پور

(۷۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ وعلی الہ واصحابہ الذین ہم اسانید الھدیٰ امابعد یہ فتویٰ عالم اکمل فاضل اجل حامی دین غرا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کا دیکھنے میں آیا نہایت صحیح او درست پایا بلا شبہ یہ مجلس منحوس مکر کو فریب سے دین اور دنیا دونوں برباد کرنیوالی۔ اگر مسلمان ان کی صحبت اور معاونت اور شرکت سے باز نہ آئیں گے تو بالیقین اپنے دین و دنیا دونوں خراب کریں گے چنانچہ فرمایا

حق سبحنہ تعالیٰ نے لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ)
قال فی تفسیر روح البیان تحت ہذہ الآیۃ الکریمۃ والمراد بمن حاد اللہ ورسولہ
المنافقون والیہود والفساق والظلمۃ والمبتدعۃ والمراد بنفی الوجدان نفی الموادۃ
علی معنی انہ لا ینبغی ان یتحقق ذلک وحقہ ان یمتنع ولا یوجد بحال انتہی وایضا فیہ عن سہل
بن عبداللہ التستری قدس سرہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا
یجالسہ ولا یؤاکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظہر من نفسہ العداوۃ والبغضاء انتہی

اور ان کا یہ کہنا کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو دنیوی ترقی کے لیے قائم کی ہے بالکل فریب
اور دھوکا دہی اور رہزنی ہے کیونکہ اگر عزت اور ترقی دنیا کی پیدا کرنے کے واسطے ہی تب بھی ان سے[1]
اختلاط اور مداہنت ممنوع ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے ومن داھن مبتدعا سلبہ اللہ
حلاوۃ السنن ومن تحبب الی مبتدع لطلب عز فی الدنیا او عرض منہا اذلہ
اللہ بتلک العزۃ وافقرہ اللہ بذلک الغنی انتہی وایضا قال سبحنہ تعالیٰ وتقدس
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار) قال فی جواہر التنزیل تحت ہذہ
الآیۃ الکریمۃ وھی نار جہنم والرکون ھو المیل الیسیر فما ظنک بمن یمیل الیہم
کل المیل ویتہالک علی مصاحبتہم ویتعب قلبہ وقالبہ فی ادخال السرور
علیہم ویتنصص الرجل والخیل فی جلب المنافع الیہم ویبتہج بالتزی بزیہم
والمشارکۃ فی غیہم ویمد عینیہ الی ما متعوا بہ من زہرۃ الدنیا الفانیۃ ویغبطہم
بما اوتوا من القطوف الدانیۃ غافلا عن حقیقۃ ذلک ذاہلا عن منتہی ما ہنالک
وینبغو ان یعد مثل ذلک من الذین ظلموا انتہی اس شاہجہانپور میں عرصہ چودہ پندرہ
سال کا ہوا ہوگا کہ اس ندویہ نے مجلس قائم کی تھی مکر و فریب دے کر ساٹھ ہزار روپیہ نقد
اور زیورات اور جائداد دیہات وغیرہ حاصل کیا اتنا کسی شہر سے حاصل کرنیکا سنا نہیں گیا۔

---

[1] یعنی فرقۂ باطلہ سے۔

اورسب خورد وبرد کرڈالا یہاں تک کہ طلاب جو مدرسہ ندوہ میں پڑھنے جاتے تھے تو انسے خوراک کی تنخواہ لے لیتے تب داخل کرتے اسی وجہ سے مولوی مسیح الزمان خان صاحب اور اعزاز حسین صاحب وغیرہ انسے علیحدہ ہوگئے اور فقیر سے اور اہل ندوہ سے کئی گھنٹے مباحثہ رہا انھوں نے تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ ہم غیر مقلدوں اور وہابیوں اور رافضیوں اور نیچریوں کو اپنا شریک نہ کریں گے اور پھر بھی انھوں نے شرکت ان فرقہ باطلہ کی قائم رکھی۔ اس سے بڑھکر کیا فریب ہوگا۔ اب ان شہروں میں انکا داؤں چلتا نہیں انجان شہروں میں جاکر فریب دہی دنیا اور دین کی اختیار کی انشاء اللہ تعالیٰ سچے مسلمان تو بعد علم کے ان کے فریب میں ہرگز نہ آوینگے۔

حررہ الخاطی محمد ریاست علی شاہجہانپوری عفی عنہ

(۱) اصاب من اجاب — العبد نور احمد عفی عنہ

(۲) الجواب صحیح — محمد فراست اللہ عفی عنہ

(۳) الجواب صحیح۔ ظہور احمد شاہجہانپوری عفی عنہ

تصدیقات علمائے رامپور

(۴) الجواب صواب۔ محمد نور الحسین الرامفوری المدرس الاول للمدرسۃ العثمانیہ الواقعہ ببلدۃ کلکتہ۔ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۳۶ سنہ الہجریۃ المقدسۃ

(۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی الھدایۃ والرشاد۔ ونعوذ باللہ من البغی والعناد۔ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المصطفیٰ وآلہ وصحبہ الذین اجتباھم واصطفی اما بعد فقیر حقیر اعلیحضرت مجدد دین وملت قامع شرک وبدعت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ امام اہل سنت حضرت فاضل بریلوی ادام اللہ والبقاہ کے حرف حرف سے متفق ہے نیچری ایجوکیشنل کانفرنسیں یا انکے فضلے ندوۂ مخذولہ کی شرکت بدنی ہو یا مالی قطعی حرام اور اس کا حلال اور دینی خدمت سمجھنے والا اکفر و بیدین ہے۔ ملعون نیچریوں نے خوشنودی نصاریٰ کے لیے حب جاہ میں گرفتار ہوکر انگریزی تعلیم کا

Marfat.com

جال پھیلا رکھا ہے۔ جس سے اس گروہ نابکار بندۂ کفار کی غرض فاسد صرف یہ ہے کہ جوہر ایمان مسلمانان دان
بچوں کے سینے سے مٹ جائے مگران اشرار نابہنجار کو اس رہزنی کے صلے میں کوئی منصب یا جہنمی خطاب ملجائے
ہنوز ایک ماہ نہیں گزرا کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مدراس میں منعقد ہوئی۔ جس کے صدر آنریبل خان
بہادر عزیز الدین احمد سی۔آئی۔اے۔ کلکٹر آف ویلور نے خطبہ صدارت تلاوت فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمان
بچوں کو ابتدا میں قرآن خوانی سے جو نقصانات پیدا ہوجاتے ہیں۔ آگے چلکر وہ انگریزی تعلیم میں حارج ہوتے
ہیں۔ آگے چلکر فرماتے ہیں کہ جو مادر وطن کے فرزند ایم۔اے یا بی۔اے کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لیے
کوشش کر رہے ہوں تو ان کو ایام رمضان شریف میں روزہ بالکل نہ رکھنا چاہیے کیونکہ بوجہ صوم خالی معدہ ہونے
کے قوائے عقلی وحسی کمزور پڑ جاتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون (ملاحظہ ہو مزید کیفیت کیلیے اخبار کیل)
جن خبیث کانفرنسوں نیچری جلسوں میں ان کے معین و مددگار بیٹھکر خلاف نصوص قرآنی و احادیث
محبوب ربانی ریزولیشن پاس کرتے ہوں ان کانفرنسوں کی شرکت مسلمانوں کو قطعی حرام ہے اس کفریہ
کانفرنسوں میں اس گروہ شقاوت پژوہ کی شرکت کرنا یا مالی مدد کرنا اسلامی بنیاد کو ڈھانا اور آتش کفر کو بھڑکانا ہے
جس کا انجام جہنم ہے۔ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم
اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظلمون (۲)
ماکان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب حدیث صحیح میں
ارشاد ہوتا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون
یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (۲)
من اعرض عن صاحب بدعۃ بغضا لہ ملأ اللہ قلبہ امنا و ایمانا (۳) من مشی الی صاحب
بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام غرض آیات و احادیث اس بارے میں مالا مال ہیں خداوند
کریم برادران اہل سنت کو ان خبیث جلسوں کی شرکت سے محفوظ رکھے اور گروہ نیاچرہ سے ہم مسلمانان اہل سنت
کو بچائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ واکمل التسلیم۔ الفقیر محمد شفاعت الرسول سنی حنفی
قادری رضوی برکاتی کان اللہ لہ رامپوری ابن شیر بیشۂ سنت عمدۃ المتکلمین سیف المسلول حضرت ابو الوقت
مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول مرحوم مغفور رامپوری

(۴۷) تصدیق جناب مولٰنا مولوی محمد عبد العلیم صاحب میرٹھی زید مجدہ

مبسملاً وحامداً ومحمداً (جلّ وعلا) ومصلیاً ومسلماً محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم) اما بعد کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلمانان کاٹھیاوار کی ایک تعلیمی انجمن ہے مسلمانوں میں علوم کی روشنی پھیلانا اور ان کو جہالت کے قعرِ مذلت سے نکالنا ایک ایسا ضروری واہم امر ہے جس کے متعلق قرآن عظیم میں یوں وارد ہوتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر نیز ارشاد ہوتا ہے کہ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت طلب علم کے متعلق فرمان حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ نیز اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہاں علم سے مراد کونسا علم ہے کیونکہ مدینۃ العلوم حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ارشاد ہے کہ العلوم خمسۃ الفقہ للادیان والطب للابدان والھندسۃ للبنان والنحو للسان والنجوم للزمان کذا فی مدینۃ العلوم وقال الامام الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ العلم علمان علم الطب للابدان وعلم الفقہ للادیان۔ سوال مذکور الصدر کا جواب آیات کلام عظیم واحادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مضامین کو ترتیب دینے سے باد نیٰ توجہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اس علم سے مراد علم دین ہی ہے چنانچہ اسی پر مفسرین ومحدثین کا اجماع۔ اور اگر چہ بعض ماولین معانی آیات واحادیث کہتے ہیں کہ علوم ابدان بھی اسی میں داخل ہیں تو بھی یہ امر یقینی ہے کہ علوم دینی کو ہر نوع علوم ابدان پر اولیت ان ماولین کے نزدیک بھی مسلم ہوگی اسلیے معاملات تعلیم وتعلم علوم پر غور کرنے والوں کے لیے منکم ہونا ہی نہیں بلکہ بفحوائے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اہل ذکر ہونا اور شان رفع کا مورد بننے کے لیے الذین اٰمنوا کا ہونا نیز طلب علم کی فرضیت کا حکم پانے والوں کے لیے مسلم ومسلمہ کا ہونا لابد ہے پس جہاں مسائل تعلم وتعلیم پر غور کرنے کے لیے امت مرحومہ کے وہ افراد جمع ہوں جو یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اور اھل الذکر کے مصداق کہلائے جاسکیں اور تعلیمی مشورے میں یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم کی آیت کو ملحوظ رکھ کر تحفظ ایمان واسلام واشاعت علوم دین کے فرض اہم واولین کو محسوس کرتے ہوئے ضمناً ضرورت زمانہ کے لیے تجارت وزراعت صنعت وحرفت نیز ایسی السنہ وکتب کے تعلم وتعلیم کے متعلق بھی مشورہ کریں جن کے حصول سے دین میں نقصان آنے کا احتمال ضعیف بھی نہ ہو تو ایسی انجمن محمود اور اس انجمن کی شرکت مسعود کہی جائے گی البتہ اگر ارکان انجمن معترا عن الدین والایمان ہوں اور مبحث مشورہ تعلیم وتعلم علوم مخرب دین وایمان تو وہ انجمن یقیناً مردود اور اس کی شرکت سے اہل ایمان کے لیے ہر نوع گریز واجب جیسا کہ اکابر علمائے اہلسنت کے فتاوے سے بوضاحت ثابت ہو چکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اکمل واتم۔

فقیر محمد علیم رضا القادری غفرلہ

Marfat.com

تصدیقات علمائے پنجاب

(۷۷) عنایت فرمائے من جناب قاسم میاں صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ بہاں پر استفسارات کے اجوبہ علمائے کرام مقیمان زیارت شریف لکھتے ہیں۔ آپکا دعا گو عرصہ ممتدہ سے بوجہ کم فرصتی علیحدہ ہے۔ آپکے استفسار کے متعلق جواباً گزارش ہے کہ اہل السنۃ کو اہل ہوا و بدعت کے لئے اشاعت امور ملاہیہ و بدعیہ میں امداد دینی نہ چاہیے۔ میں چونکہ مفتی نہیں ہوں لہذا مہر بھی نہیں رکھتا۔

العبد المتجی والمشتکی الی اللہ المدعو

بمہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

(۷۸) الجواب صحیح والمجیب مصیب حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبدالنبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی المتوطن کچھ بھوج المعروف بہ پیر بکھڑ والہ النزیل فی الکلکتہ المرقوم ۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ م

(۷۹) فرمان ہادی السبل سید الانبیا والملائکۃ والرسل رسول الکل عزیز از جان و دل حبیب لبیب پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بعدد ما ہو المکتوب فی اللوح والقلم فی کل یوم ولیلۃ ولمحۃ وساعۃ ونفس الف الف مأۃ الف مرۃ الی یوم الجزا اہل سنت والجماعت کے سوا کلھم فی النار ہوں پس ایسے مجمع میں شریک ہونا حرام ہے ہاں ہاں جسے جہنمی رقعہ خرید کرنا ہو اُسے جائز ہے کہ اپنا مال رائیگاں کر کے دنیا میں ناموری پائے اور گروہ ما انا علیہ واصحابی وسواد اعظم سے خارج ہو کر گروہ اہل البدعۃ والنار میں اپنا نام لکھوائے ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا الایۃ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔

کتبہ خاکپائے سیدنا رسول الرب الغفور احقر عبدالشکور گیسو دراز ابن المرحوم والمغفور مولوی دادا میاں محمدی سنی حنفی چشتی صابری اویسی دھوراجوی عفا اللہ عنہ

(۸۰) فتوی مذکور کا حرف حرف صحیح اور اسپر عمل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اس کے دلائل ایسے کھلے ہوئے روشن ہیں کہ کسی مسلمان کو انکار کی گنجائش نہیں لان الحق احق ان یتبع والباطل احق ان یقلع۔ الفقیر عبدالکریم عفرلہ المولی الرحیم ساکن بھیر ونگڈھ متصل اوجین۔ علاقہ گوالیار

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک فتویٰ نافعِ تقویٰ قامعِ طغویٰ دافعِ بلویٰ جس میں موجودہ زمانے
کی دہریت کمیٹی بغلط مسمی بہ "سیرت کمیٹی" کے عقائدِ کفریہ جو ابتک سربستہ راز تھے
طشت از بام کیے گئے ہیں اور آیات قرآنیہ کی روشنی میں سیرت کمیٹی کے مصنفین
و شرکا پر شرعی احکام دیے گئے ہیں اور آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور
پر ثابت کیا گیا ہے کہ سیرت کمیٹی کا مقصد اشاعت سیرت کے پردے میں مسلمانوں
کو زندیق ملحد بے دین بنانا ہے اور مسلمانوں پر سیرت کمیٹی کے جلسوں جلوسوں
سے احتراز و اجتناب شرعاً فرض ہے اور اُس کی امداد و اعانت حرام ہے

مُسمّٰی بنام تاریخی

رازِ سیرت کمیٹی

۱۳۵۸ھ

تصنیف لطیف و ترصیف منیف

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح
عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر

۱۳۵۴ھ
میمن غلام احمد سلمہ الاحد الصمد ابن جناب حاجی اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دکان نمبر
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳

حسب فرمائش

اراکین جماعت مبارکۂ اہلسنت۔ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ (یوپی)

ملنے کا پتہ:۔ رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور۔ بریلی شریف

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارے شہر پوربندر میں سیرت کمیٹی کا وفد آیا تھا۔ اُس کا دعویٰ ہے کہ ہماری کمیٹی میں اسلام کے سب دعویدار جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ شامل ہو سکتے ہیں۔ بعد ازاں یوں سننے میں آیا کہ ہندو نصاریٰ و پارسی اور سکھ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ تو اُن کے کہنے پر یہاں کے عام لوگوں میں سے بہت ممبر بنے اور ساتھ ہی تمام مسجدوں کے امام بھی ممبر بن گئے۔ تو اب عرض یہ ہے کہ سیرت کمیٹی کیسی ہے اور اسکا عقیدہ کیا ہے۔ کیا مسلمان اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور اس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اگر اس میں شامل ہونا ناجائز ہو تو جو شامل ہو گئے ہیں اُن کے لیے کیا حکم شرع ہے جو امام لوگ اس میں شامل ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہم شمولیت سے نکل گئے ہیں کیا اُن پر اعتماد کرنا جائز ہے۔ اور اُن کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے یا نہیں کہ سیرت کمیٹی اور اُس کی تبلیغ کی کھلم کھلا مخالفت کریں اور خود اُس سے دور رہیں۔

بینوا بالکتاب توجروا اجراموفورا بخیر حساب

المستفتین۔ مسلمانان اہلسنت وجماعت پوربندر۔ کاٹھیاواڑ۔ بمعرفت مولٰنا عمر ابو بکر صاحب قادری رضوی مجددی کھتری دامت فیوضہم ساکن محلہ پنج ہٹڑی پوربندر کاٹھیاواڑ

الجواب

رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیٰطین ہ واعوذ بک رب ان یحضرون ہ اللّٰھم لک الحمد سرمدا ہ صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک الکریم وآلہٖ ابدا ہ اللّٰھم جنبنا من شعوب الضلال والھویٰ وارشدنا الی طریق الحق والھدیٰ ہ آمین الٰہ الحق آمین ہ

جواب سوال اوّل

سیرت کمیٹی درحقیقت خباثت کمیٹی اور حسب فرمان شریعت مطہرہ ضلالت کمیٹی اور بحکم قرآن عظیم لعنت کمیٹی اور بلحاظ نتیجہ ردت کمیٹی اور عندالتحقیق اپنے چہیتے ماں باپ خلافت کمیٹی و ندوہ کی لاڈلی بیٹی ہے۔ اُس کا مقصد

Marfat.com

وحید خود اوس کی زبان سے سنیئے۔ ضمیمہ اخبار "ایمان" نمبر ۱۶ جلد ۳ بابت جولائی ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۲ و ۳ پر ہے۔ تحریک یوم النبی کا پروگرام یہ ہے ۱۲ ربیع الاول کو تمام دنیا کے شہروں میں عظیم الشان جلوس نکالے جائیں اور شاندار جلسے کیے جائیں تمام فرزندان اسلام اپنے مذہبی سیاسی ذاتی اور مقامی اختلاف کو ترک کر کے اپنے آقا و مولیٰ کے احترام میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور ایک نبی اور ایک امت کا نظارہ پیش کریں۔ جلسوں کے ذریعے سے تمام اقوام عالم کے سامنے پیغمبر اسلام کی سیرت تعلیم اور تاریخ کی نمائندگی اور ترجمانی کی جائے ہر مقام کے جلسے سادگی فیاضی عظمت اور سکون و وقار میں حضرت رحمۃ للعالمین کی پاک شخصیت کے شایان شان ہوں۔ ان جلسوں کی کامیابی کا واحد معیار یہ ہے کہ ان میں حاکم و محکوم اچھوت و برہمن رنگ و نسل اور ملک و زبان کی تمام تفریق و تمیز اٹھا دی جائے اور تمام قومیں اخوت اور مساوات کے دعوے سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور سیرت نبوی پر تقریریں کریں۔ اس ناپاک عبارت میں کیسا صاف کہا کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں سے صرف یہی مقصد ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ جنکے عقائد کفریہ میں یہ خباثتیں شامل ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو جملہ غیبوں کا علم نہیں البتہ بعض غیبوں کا علم ضرور ہے۔ مگر اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفحہ ۸) شیطان و ملک الموت کے علم کا وسیع ہونا تو نص یعنی آیت و حدیث سے ثابت ہے مگر حضور علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم کا وسیع ہونا کسی نص یعنی کسی آیت کسی حدیث سے ثابت نہیں شیطان و ملک الموت کے علم کو تسلیم ماننے والا تو مسلمان ہے مگر حضور صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو وسیع ماننے والا ایسا مشرک و کافر ہے کہ اُس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی و رشید احمد گنگوہی صفحہ ۵۱) خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بالذات نبی اور دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بالعرض نبی ہیں (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۳) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی اگر اور نئے نبی پیدا ہوں تو بھی حضور علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑے گا (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۲۸) اللہ عزوجل سبحنہٗ و تعالیٰ جھوٹ بول چکا وقوع کذب باری تعالیٰ کے معنے درست ہو گئے (فوٹو فتوائی رشید احمد گنگوہی) اور روافض جنکا کفری عقیدہ یہ ہے

کہ قرآن عظیم ناقص ہے اور ائمۂ اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہیں اور مرزائیہ قادیانیہ جنکا کفری اعتقاد یہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی و رسول تھا۔ اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سب مسمریزم کے کرشمے اور عمل الترب کے شعبدے تھے اور نیچریہ جنکا الحادی عقیدہ یہ ہے کہ جنت و نار و ملک و حور و غلمان و آسمان و سدرۃ المنتہیٰ و عرش و کرسی ولوح و قلم و جبرئیل و میکائیل کسی چیز کا وجود خارجی نہیں۔ قرآن پاک خدا کا کلام نہیں بلکہ قلبی جوش کے وقت پیغمبر کے جو خیالات اُس کی زبان پہ جاری ہوتے ہیں اونھیں کا نام وحی الٰہی و کلام ربانی رکھ لیا گیا ہے (تفسیر القرآن سید احمد خاں کولی مرتد علیگڈھی صفحہ ۲۹ و ۴۰ و ۴۸ و ۶۸) اور چکڑالوی جن کا ارتدادی مذہب یہ ہے کہ تمام حدیثیں ردی کے ٹوکرے میں پھینکدینے کے قابل ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت اور حضور کا اتباع جائز نہیں صرف قرآن کریم ہی کا مطلب جو کچھ اپنی سمجھ میں آئے بس اُسی پہ عمل کر لینا کافی ہے۔ الغرض سب مرتدین وکفار و ملاعنہ جو مدعیان اسلام ہیں اور مسلمانان اہلسنت جو بحمدہ تعالیٰ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب اپنے اپنے جملہ مذہبی اختلافات کو بھول جائیں اور باہم سب ملکر ایک ہوجائیں۔ اِسی خبیث عبارت میں کیسا و اشگاف کہا کہ سیرت کمیٹی کے ان جلسوں میں مسلمان اور ہندو بھنگی اور چمار سب اس طرح جمع ہوں کہ باہم کچھ فرق اور پہچان باقی نہ رہے اور صورت و شکل و لباس کے اعتبار سے کچھ بھی پتا نہ چلے کہ کون مسلمان ہے کون ہندو۔ حاضرین پہچان نہ سکیں کہ سیرت کمیٹی کا مولوی ہے یا بھنگی اہل جلسہ امتیاز نہ کرسکیں کہ سیرت کمیٹی کا لیڈر ہے یا چمار۔

اور بحکم شریعت مطہرہ یہ دونوں باتیں سخت اشد حرام و گناہ و ناجائز ہیں۔ انکا مرتکب فاسق و فاجر اشد گنہگار مستحق غضب جبار مورد لعنت کردگار لائق قہر قہار و سزاوار نار ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۰ یعنی اور تم ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی اور فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ ومن یتولھم منکم فانہ منھم یعنی اور تم میں سے جو کوئی اُن سے دوستی رکھیگا تو بیشک وہ اُنھیں میں سے ہے اُنھیں کی طرح کافر و بدمذہب ہے اور فرماتا ہے رب عزوجل یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا و لعبا من الذین اوتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مومنین ۰ یعنی اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے

....دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کافر ان میں کسیکو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔ غرض یہ کہ قرآن عظیم کی بکثرت آیات مبارکہ آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر فرما رہی ہیں کہ بدمذہبوں بیدینوں کافروں مرتدوں کے ساتھ دوستی و محبت حرام اور سخت ترین حرام ہے پھر دوستی و محبت مذہبی اختلاف کے منافی نہیں۔ سیرت کمیٹی تو بحکم مصرع قدم فسق پیشتر بہتر۔ اس کفر پر بھی ترقی کر کے کھلا ہوا کفر بکتی۔ اور مسلمانوں کو کفر صریح سکھاتی ہے۔ پُر ظاہر کہ کمیٹی کی عبارت مذکورہ میں مذہبی اختلافات کو ترک کرنے سے یہ مراد نہیں کہ اختلاف سے باز آجائیں کیونکہ اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ مرتدین و مبتدعین اپنے کفریات نجسہ اور ضلالات خبیثہ سے باز آجائیں یعنی ضروریات دین و ضروریات مذہب اہل سنت کا انکار ترک کر کے اُن پر ایمان لے آئیں اور اہلسنت اپنے عقائد حقہ سے باز آجائیں یعنی ضروریات دین و مذہب اہلسنت پر ایمان کو ترک کر کے اُن کے منکر بنجائیں والعیاذ باللہ تعالی یہ مفہوم کھلا ہوا کفر دارتداد ہونے کے علاوہ خود سیرت کمیٹی کے مقصد کے خلاف ہے سیرت کمیٹی تو حق و ضلالت اور اسلام و کفر اور مسلمین و کفار سب کو باہم ملانے اور ان کے درمیان گھال میل کرانے کے لیے اُٹھی ہے پھر اگر جملہ مبتدعین سُنّی ہو جائیں اور تمام مرتدین ایمان لے آئیں مگر سیرت کمیٹی سے بتیسما پاکر معاذ اللہ اہلسنت سب کے سب بدمذہب اور جمیع اہل اسلام مرتد ہو جائیں تو سیرت کمیٹی کا مقصد کیونکر پورا ہو سکے گا اختلاف تو پھر بھی باقی ہی رہیگا۔ لاجرم اس لفظ سے سیرت کمیٹی کا مقصود یہی ہے کہ یہ اختلافات باقی تو رہیں مگر ۱۲ ربیع الاول شریف کو کسی فرقے کے لوگ ان سب اختلافات میں سے کسی کا تذکرہ نہ کریں ان کا ذکر نہ چھیڑیں اور سیرت کمیٹی کے جلسوں میں جسقدر حاضرین ہوں اُن سب کو یہ باور کرادیں کہ یہ سب فرقے آپس میں باہم بالکل ایک ہیں یہ سب لوگ مسلمان اور ایک ہی نبی کی امت ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ اور شک نہیں کہ مرتدین و منکرین ضروریات دین کو مسلمان بتانا خود کفر صریح اور اس کا مرتکب کھلا ہوا مرتد ہے یہ مسئلہ جلی بدیہیات اسلامیہ و روشن ترین ضروریات دینیہ میں سے ہے اور مسائل ضروریہ دینیہ اسلام میں ایسی بداہت و اضحہ جلیہ کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں جن کا خصوصی جزئیہ قرآن عظیم یا حدیث شریف سے پیش کرنے کی حاجت نہیں لیکن یہ مسئلہ قرآن پاک کا بھی مصرحہ ہے۔ اللہ سبحنہ وتعالی فرماتا ہے الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتب یؤمنون بالجبت

والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا ہ اولئک الذین لعنھم اللہ ومن یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیرا
یعنی کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں۔ یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے اللہ لعنت کرے تو ہرگز اُس کا کوئی یار نہ پائیگا (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے صاف فرمایا کہ بت وشیطان پر ایمان لانے والا کافروں کو راہ راست پر بتانے والا کافر و ملعون ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

بحکم شریعتِ مطہرہ جو شخص کافروں کو اپنا بھائی بتائے وہ منافق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے الم ترالی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم الذین کفروا من اھل الکتٰب یعنے کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں سے کہتے ہیں (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے منافقوں کو کفار کا بھائی قرار دیا تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم کرانا بحکم قرآن عظیم منافقیت کی تعلیم دینا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسی طرح کفار ومشرکین کو مسلمانوں کے ساتھ ہرگز مساوات نہیں ہوسکتی۔ ربّ قدوس جل جلالہ فرماتا ہے۔
لا یستوی اصحٰبُ النار واصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ھُم الفائزون ہ
یعنی دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے (ترجمہ رضویہ)
اور قدوس وسبوح جل شانہ فرماتا ہے ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار ہ یعنی کیا ہم اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کی برابر ٹھہرا دیں (ترجمہ رضویہ) اور ربّ کریم تعالیٰ شانہ فرماتا ہے وما یستوی الاعمٰے والبصیر ہ ولا الظلمٰت ولا النور ہ ولا الظل ولا الحرور ہ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات یعنی اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا اور نہ اندھریاں اور اجالا اور نہ سایہ اور تیز دھوپ اور برابر نہیں زندے اور مُردے (ترجمہ رضویہ) اور ربّ جلیل عز جلالہ فرماتا ہے۔ ام حسب الذین اجترحوا السیّاٰت ان نجعلھم کالذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت سواءً محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون ہ یعنی جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنھیں اُن جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ اُن کی زندگی اور

موت برابر ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں (ترجمہ رضویہ) اور واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے۔

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَکَّرُوْنَ یعنی اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بدکار۔ کتنا کم دھیان کرتے ہو (ترجمہ رضویہ) تو کفار و مسلمین کے درمیان مساوات قائم کرنا خم ٹھونک کر واحد قہار جل جلالہٗ سے محاربہ کرنا اوس کے کلام پاک کو جھٹلانا اور کھلا ہوا کفر و ارتداد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ انھیں آیات مبارکہ سے وہ مثل شمس کالشمس فی نصف النہار واضح و آشکار کہ کفار و مشرکین و مرتدین سب کو حق پر جاننے والا مرتد و کافر ملعون واحد قہار والعیاذ باللہ العزیز الغفار اسی طرح مومنین و مسلمین و کفار و مرتدین کے درمیان ہر طرح کی تفریق و تمیز اٹھا دینا قرآن پاک کا مقابلہ کرنا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ یعنی اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے (ترجمہ رضویہ) جس سیرت کمیٹی کا سنگ بنیاد یہ کفر و ارتداد و دہریت والحاد کفار و مشرکین و منافقین و مرتدین کے ساتھ گھال میل اور اتحاد ہے اس کی تمامتر کاروائیاں مخالف شریعت و منافی اسلام ہی ہوں گی قال تعالیٰ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا ۔

خشت اول چوں نہد معمار کج ! تا ثریا میرود دیوار کج ...!

سیرت کمیٹی کے اسی بنیادی کفر و ارتداد و زندقہ والحاد کا نتیجہ ہے کہ اس کمیٹی کی طرف سے جو متعدد رسائل شائع ہوئے اون میں بکثرت کفریات و ضلالات واقع ہوئے۔ مثلاً اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ لَّہُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْہَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ یعنی اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھا دی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائیگا اوسکی جو دین کی مدد کریگا۔ بیشک ضرور اللہ قوت والا غالب ہے (ترجمہ رضویہ) مقصود تو اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ کفار و مشرکین پر جہاد اور اعدائے اسلام کے ساتھ قتال کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر شریعت میں جہاد کا حکم رہا ہے تمام تفاسیر میں اس آیت مبارکہ کا یہی مفاد بیان

Marfat.com

فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ عارف باللہ شیخ احمد صادی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ والمعنی لولا دفع اللہ الکافرین بالمؤمنین موجود لھدم فی زمن موسیٰ الکنائس التی کانوا یصلون فیھا فی شرعہ وفی زمن عیسیٰ الصوامع والبیع وفی زمن نبینا المساجد وھذا الدفع حین کانوا علی الحق قبل التحریف والنسخ واما من یوم بعث اللہ محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فقد ابطل کل دین یخالف دینہ قال اللہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ٥ فالمعنی لولا عز الاسلام وقوۃ شوکتہ ما عبد اللہ فی ای زمن۔ یعنی اس آیت کریمہ کے یہی معنی ہیں کہ اگر اللہ عزوجل ہر زمانے میں کافروں کو مومنوں سے دفع نہ فرماتا رہتا تو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں وہ عبادت خانے ڈھادیے جاتے جن میں اُن کی امت کے لوگ اُن کی شریعت کے زمانے میں نمازیں پڑھتے تھے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت کے زمانے میں گرجے اور کلیسے ڈھادیے جاتے اور ہمارے نبی اکرم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں مسجدیں ڈھادی جاتیں۔ اور یہ مدافعت اُس وقت تک تھی جب تک وہ لوگ حق پر تھے کہ نہ اُن کی شریعت میں تحریف ہونے پائی تھی نہ اُن کی شریعت منسوخ ہوئی تھی۔ لیکن جب دن سے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ہر ایک دین جو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دین پاک کے مخالف ہے باطل ہوگیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں زیاںکاروں سے ہے (ترجمہ رضویہ) تو اس آیت کریمہ کا مقصد یہی ہے کہ اگر اسلام کی عزت وقوت وشوکت نہ ہوتی تو کسی زمانے میں بھی اللہ عزوجل کی عبادت نہ کیجاتی اس تفسیر کی بنا پر ثابت ہوا کہ اب ہماری شریعت مطہرہ میں نصاریٰ کے گرجوں کلیسوں یہود کے صومعوں کی حفاظت کرنا جائز نہیں کیونکہ اُنکی شریعتیں منسوخ ومحرّف ہوچکیں اب تو صرف مسجدوں ہی کی حفاظت کی جائیگی مگر ناپاک سیرت گیتی اسی آیت کریمہ کا منگھڑت ترجمہ لکھ کر اپنی "تقریر سیرت" مطبوعہ شائی برقی پریس ہال بازار امرتسر کے صفحہ ۱۲ پر لکھتی ہے۔ مسلمان صرف مسجدوں ہی کا محافظ نہیں ہے بلکہ وہ ہر مندر ہیکل اور کلیسا کا جہاں اللہ کا نام لیا جائے ویسا ہی محافظ ہے یہ مسلمان کے لیے مذہبی اور قرآنی فرض ہے کہ اگر کوئی ایسی عبادتگاہ ظلم اور جبر سے تباہ کی جارہی ہو تو وہ

Marfat.com

اپنا خون بہا کر اوس کی حفاظت کرے۔ اس ناپاک عبارت میں مسلمانوں پر یہ مذہبی اور قرآنی فرض بتایا کہ وہ مندروں گرجاؤں پر اپنے خونوں کی بھینٹ چڑھائیں جس مندر جس گرجا میں اللہ کا نام لیا جائے اگرچہ اسی طرح کہ برہما بشن مہادیو۔ رامچندر کرشن یہ سب خدا کے اوتار ہیں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں اوس مندر اور گرجا کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں دینا مسلمانوں پر مذہبی و قرآنی فرض بتادیا۔ اس سے بڑھ کر کفر و کفار کی محبت شرک و مشرکین کی حمایت اسلام و قرآن کی مخالفت اللہ عزوجل سے محاربت حضور پر نور رسول اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مشاقت اور توحید سے کھلی ہوئی بیزاری و نفرت و عداوت اور کافری و ردت اور کیا ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ فان انتھوا فان اللہ بما یعملون بصیرہ یعنی اور اُن سے لڑو یہانتک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ باز رہیں۔ تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے اہل استطاعت سلاطین اسلام پر کفار سے لڑنا اوسوقت تک فرض فرمایا جب تک کفر بالکل مٹ نہ جائے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنی اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ مشرک جبتک مشرک ہے اُس کے ساتھ جہاد و قتال مسلمان پر بشرط استطاعت و بقدر قدرت فرض ہے (اور ظاہر ہے کہ جہاد پر قدرت مشرکین سے بزور شمشیر لڑنے کی استطاعت سلاطین اسلام ہی کو حاصل ہے) پھر مشرکوں کا شرک وہی تو ہے جو وہ اپنے مندروں شوالوں میں عبادت کے نام سے کرتے ہیں۔ اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں جس چیز کو اپنے خون بہا کر مٹانا قرآن ورحمٰن مسلمانوں پر فرض کرتا ہے یہ ناپاک سیرت کمیٹی مسلمانوں پر اُسی چیز کو اپنے خون بہا کر قائم و باقی رکھنا مذہبی و قرآنی فرض بتا رہی ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون ہ وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصری المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم یضاھؤن قول الذین کفروا من قبل قاتلھم

Marfat.com

اللہ انی یؤفکون ٥ یعنی لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ کتاب دیے گئے جبتک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور یہ باتیں وہ اپنے مُونھ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ اونھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے صاف ارشاد فرمادیا کہ یہود و نصاریٰ سے ارباب استطاعت سلاطین اسلام اس لیے لڑیں کہ وہ عزیر و عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ یہی اُن کا کفر ہے اگر وہ ہر سال ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں تو اونھیں چھوڑ دیا جائے۔ یہود اپنے صومعوں میں نصاریٰ اپنے گرجوں میں جو عبادتیں کرتے ہیں اُن میں اپنے انھیں کفروں کو تو بکتے ہیں۔ اہل ایمان ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ جس چیز کو مٹانے کے لیے مسلمانانِ اہل استطاعت پر یہ فرض کر رہا ہے کہ وہ اپنے خون بہا دیں یہ ناپاک سیرت کمیٹی مسلمانوں پر مذہبی و قرآنی فرض بنا رہی ہے کہ اوسی چیز کو باقی وجاری رکھنے کے لیے اپنے خون بہادیں۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم :۔ اسی رسالہ "تقریر سیرت" کے اسی صفحہ ا پر یہ بدسیرت کمیٹی ایک آیت کریمہ لا اکراہ فی الدین اور اس کا منگڑھت ترجمہ دین میں جبر کرنا جائز نہیں ہے لکھ کر لکھتی ہے قرآنی احکام کے مطابق مذہب کی اب یہ تعریف قرار پائی کہ سچا مذہب وہ ہے جو دوسرے مذاہب والوں پر جبر اور سختی کرنے کی بجائے اون کی ہر طرح سے حفاظت کرے۔ آیت کریمہ کا ترجمہ تو یہ ہے کچھ زبردستی نہیں دین میں (ترجمہ رضویہ) اس آیت مبارکہ میں تین صورتیں ہیں **اوّل** یہ کہ کفار و مشرکین و مرتدین و منافقین پر کسی قسم کی بھی شدت و غلظت جائز نہیں اس تقدیر پر یہ آیت مبارکہ آیت سیف سے منسوخ ہے **دوم** یہ کہ مسلمان ہی ہو جانے کے لیے کفار پر جبر مت کرو بلکہ اگر وہ ہر سال ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں تو اُن کو اُن کے دین پر چھوڑ دو کما فی حاشیۃ العلامۃ الصاوی علی الجلالین۔ **سوم** یہ کہ بغیر تصدیق قلبی کے اگر کوئی کافر زبردستی اور جان کے خوف سے طوطے کی طرح محض زبانی کلمہ پڑھ لے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ تقدیرین اخیرین پر آیت کریمہ محکم ہے۔ تو جس صورت میں آیت کریمہ سے کفار پر کسی قسم کی شدت

Marfat.com

وغلظت کا ناجائز ہونا مراد ہے اُوس صورت میں آیت کریمہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے اور جن صورتوں میں آیت کریمہ محکم ہے اُن صورتوں میں آیت کریمہ سے کفار پر ہر طرح کی شدت وغلظت کی ناجوازی قطعًا ثابت نہیں مگر بدسیرت کمیٹی نے کھُلے لفظوں میں کہدیا کہ جس دین میں دوسرے مذاہب والوں پر سختی کرنے کا حکم ہو وہ سچا دین نہیں بلکہ جھوٹا مذہب ہے اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کافروں اور منافقوں پر سختی وغلظت فرمانے کا حکم دیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ یا یھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی کرو (ترجمۂ رضویہ) اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان بیان فرماتا ہے۔ فرماتا ہے۔ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ مُحَمَّد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اُن کے ساتھی کافروں پر سخت آپس میں نرم ہیں (ترجمۂ رضویہ) اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں اصحاب فوج ولشکر صاحبانِ استطاعت امراء وسلاطین اسلام کو حکم دیتا ہے فرماتا ہے جل وعلا یا یھا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ یعنی اے ایمان والو جہاد کرو اُون کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں (ترجمۂ رضویہ) اپنے محبوں اور محبوبوں کی مدح فرماتا ہے۔ فرماتا ہے سبحنہٗ وتعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ہ یعنی اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھریگا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائیگا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے (ترجمۂ رضویہ) فرماتا ہے عزّ جلالہ لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیٔ

Marfat.com

الا ان تتقوا منهم تقٰۃ و یحذرکم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر ہ یعنی مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کریگا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمھیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عزّ شانہ یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالاؕ ودوا ما عنتم قد بدت البغضاءٓ من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون ہ یعنی اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھاری برائی میں کمی نہیں کرتے تمھارا تکلیف میں پڑنا اُن کی دلی آرزو ہے بیشک اُن کے مونھ سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو اُن کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے ہم نے تمھیں صاف نشانیاں بتا دیں اگر تمھیں عقل ہو (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عزّ اسمہٗ ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ واللہ خبیر بما تعملون ہ یعنی کیا تم اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی اللہ تعالیٰ نے پہچان نہ کرائی اُن کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا دوست نہ بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں سے خبردار ہے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے جلّ ذکرہٗ یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاءٓ تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ہ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم اُن سے محبت کرتے ہو اور وہ حق کے منکر ہیں جو تمھارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمھیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو اُن سے دوستی نہ کرو تم انھیں محبت کا خفیہ پیام بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بیشک سیدھی راہ سے بہک گیا (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے تعالیٰ شانہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا

Marfat.com

بالله وحده یعنی بیشک ابراہیم اور اُن کے ساتھ والوں میں تمھارے لیے پیروی کا اچھا نمونہ ہے جب اُنھوں
نے اپنی قوم سے کہا ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سب سے جنکو خدا کے سوا تم نے معبود بنا رکھا ہے ہم تمھارے
منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کیلیے دشمنی اور عداوت کُھل گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ (ترجمہ رضویہ)
فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ یا یھا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب الله علیھم یعنی اے ایمان
والو اُن لوگوں سے دوستی نکرو جنپر اللہ کا غضب ہے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے جلت الاؤہ الم تر
الی الذین تولوا قوما غضب الله علیھم ما ھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون
اعد الله لھم عذابا شدیدا انھم ساء ما کانوا یعملون ہ یعنی کیا تمنے اُنھیں نہ دیکھا جو ایسوں
کے دوست ہوئے جنپر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے ہیں نہ اون میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں اللہ
نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ بہت ہی بُرا کام کرتے ہیں (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے
جلت عظمتہ۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم
ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون ہ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا
یفعلون ہ تری کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان
سخط الله علیھم وفی العذاب ھم خلدون ہ یعنی لعنت کیے گئے وہ جنھوں نے کفر کیا
بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر یہ اون کی نافرمانی اور سرکشی کا بدلہ ہے جو بُری
بات کرتے اوس سے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرا کام کرتے تھے اُن میں
تم بہت کو دیکھوگے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اونھوں نے اپنے لیے خود آگے
بھیجی یہ کہ اللہ کا اونپر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے تقدس
وتعالیٰ یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی
الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون ہ یعنی اے ایمان والو اپنے باپ اور
بھائیوں سے دوستی نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور جو تم میں اُن سے دوستی کریگا تو وہی
لوگ ظالم ہیں (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عزت عزتہ وما کان استغفار ابرھیم لابیہ
الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو لله تبرا منہ ان ابرھیم
لاواہ حلیم ہ یعنی ابراہیم نے جو اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدہ کے سبب
جو ابراہیم نے اوس سے کیا تھا پھر جب اُنھیں کُھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اوس سے تنکا توڑ دیا

Marfat.com

بیشک ابراہیم بہت دردِ دل والے متحمل ہیں (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے تقدس اسماؤہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ ۰ یعنی کبھی کافروں منافقوں کے کسی مردے پر نماز نہ پڑھنا اور اوس کی قبر پر کھڑے ہونا انھم کفروا باللّٰہ و رسولہ وماتوا وھم فسقون ۰ بیشک وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مرگئے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عز مجدہٗ فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللّٰہ معکم ولن یترکم اعمالکم ۰ یعنی کافروں سے لڑائی میں سستی نہ کرو۔ نہ اُن سے صلح چاہو اور تمھیں غالب ہو گے اور اللہ تمھارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمھارے اعمال میں تمھیں خسارہ نہ دیگا (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے جل شانہٗ ولو کانوا یؤمنون باللّٰہ والنبی وما اُنزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فسقون ۰ یعنی اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی اور اوس پر جو اُن کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر اُن میں تو بہتیرے فاسق ہیں (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے تقدس ذکرہٗ لا یصیبھم ظمأ ولا نصب ولا مخمصۃ فی سبیل اللّٰہ ولا یطؤن موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین ۰ یعنی اونھیں (مجاہدین کو) جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اوس سب کے بدلے اُن کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ نیکوں کا نیگ ضایع نہیں کرتا (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عز برہانہٗ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ۰ یعنی اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے اعظم شانہٗ لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللّٰہ الا ان حزب اللّٰہ ھم المفلحون ۰ یعنی اور تو نہ پائیگا اُن لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اوس سے جس نے اللہ اور اوس کے رسول سے مخالفت کی چاہے وہ اونکے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لیجائیگا۔ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں

Marfat.com

ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے (ترجمۂ رضویہ) بہرحال ضروریاتِ دین میں سے یہ مسئلہ ہے کہ دینِ اسلام میں مؤمنین پر نرمی و مہربانی اور کفار و منافقین و مرتدین پر سختی و شدت کرنے کا حکم ہے قرآنِ عظیم نے صدہا آیاتِ مبارکہ میں اس مسئلہ کو تصریح تام ارشاد فرمایا ہے اس وقت بطور نمونہ صرف بیس ہی آیاتِ کریمہ تلاوت کی گئی ہیں۔ اگر ناپاک سیرت کمیٹی صرف اتنا ہی کہتی کہ کافروں منافقوں مرتدوں مشرکوں کے ساتھ مہربانی و نرمی کرنی چاہیے اُن پر شدت و غلظت نہیں کرنی چاہیے تو بھی انکارِ ضروریاتِ دین کے سبب یہ قول کفرِ قبیح اور قائل مرتدِ فضیح ہوتا مگر وہ تو کھُلم کھُلا کفار و مشرکین و مرتدین و منافقین پر شدت و سختی کا حکم دینے والے دین کو جھوٹا دین بتا رہی ہے۔ یعنی بدسیرت کمیٹی کے نزدیک اسلام جھوٹا دین ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اس سے بڑھکر کھُلا ہوا کفرِ صریح اور اس سے زائد اخبث ارتدادِ قبیح اور کیا ہو سکتا ہے نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

بدسیرت کمیٹی اپنے شائع کردہ رسالہ "نورِ کامل" مطبوعہ آفتاب پریس امرتسر کے صفحہ ۱۶ پر لکھتی ہے

رہنمایانِ ہند میں رامچندر جی گوتم بدھ اور سری کرشن اور دوسرے رشی اور منی اور ہادیانِ عجم میں فریدوں زرتشت اور دوسرے درخشور وغیرہم کو مامور من اللہ مان کر اُن روایات کو جو اُن کی شان کے منافی ہیں غلط فہمی پر محمول کرنا چاہیے اور رسلاً لم نقصصھم الیک کی بنا پر لانفرق بین احد من رسلہ پر ایمان لانا چاہیے۔ اب وقت ہے کہ ہم رسول کریم کی اس پاکیزہ تعلیم کو یگانہ و بیگانہ سب کے ذہن نشین کر دیں۔ اُپنشد اور گیتا۔ دساتیر اور اوستا کی تعلیمات اب کسی سے مخفی نہیں ہیں اس لیے ہندوستان اور ایران کے ہادیانِ ملت پر ویسا ہی ایمان لانا چاہیے جیسا کہ اہلِ کتاب کے پیغمبروں پر۔

پہلی آیتِ کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ کچھ وہ رسول ہیں جن کا تذکرہ اس قرآنِ پاک میں ہم نے تم پر صراحۃً فرما دیا ہے اور کچھ وہ رسول ہیں جن کا تذکرہ اسقدر قرآنِ پاک میں جتنا ابتک نازل ہو چکا ہے ہم نے صراحۃً تم پر بیان نہیں فرمایا ہے۔ دوسری آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہ اور صحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم اجمعین و بارک وسلم اور مومنین یوں کہتے ہیں کہ ہم ایمان لانے میں کسی رسول کے درمیان فرق نہیں کرتے بلکہ ہم تمام مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں مگر بدسیرت کمیٹی نے رام چندر اور گوتم بدھ اور کرشن

اور فریدوں اور زرتشت وغیرہم کو بھی نبی و رسول ٹھہرا دیا اور صرف انھیں پر بس نہیں بلکہ ہندوؤں کے
جتنے بھی رشی اور منی گزرے ہیں اور پارسیوں کے جسقدر بھی مذہبی پیشوا ہوئے ہیں سب کو رسول
وپیغمبر ٹھہرا دیا۔ یہ مسئلہ بھی ضروریات دین سے ہے کہ غیر نبی کو نبی ماننے والا یقیناً کافر و مرتد ہے
اور ضروری دینی ہونے کے باوجود یہ مسئلہ قرآن پاک سے بھی بصراحت ثابت ہے بظاہر کہ جو شخص
نبی نہ ہو اُس کا اپنے آپ کو نبی کہنا اور کسی دوسرے غیر نبی کو نبی کہنا یہ دونوں باتیں افترا علی اللہ ہونے میں
بالکل یکساں ہیں اور قرآن عظیم فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال
اوحی الی ولم یوح الیہ شئی ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ولو تری اذ
الظلمون فی غمرات الموت والملئکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم
تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیتہ
تستکبرون ہ یعنی اُس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوتی
ہے اور اُسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اُتارا اور
کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی
جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائیگا بدلہ اُس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اُس کی آیتوں
سے تکبر کرتے (ترجمہ رضویہ) آیت کریمہ نے غیر نبی پر وحی کا نزول ماننے کو تکبر عن آیات اللہ
بتایا۔ اور شک نہیں کہ تکبر عن آیات اللہ ہی کا نام کفر وارتداد ہے۔ ہندوؤں کے رشیوں، دیوتاؤں
میں اور پارسیوں کے مذہبی پیشواؤں میں یقیناً سیکڑوں وہ ہیں جو قطعاً مشرک کافر تھے بدترین
کمیٹی نے اُن سب کو نبی و رسول و پیغمبر مان لیا یہ بھی کفر قبیح اور اس کا قائل بحکم شریعت مطہرہ مرتد
فضیح ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اسلام میں اہل کتاب کے جن پیغمبروں کو نبی و رسول مانا جاتا ہے وہ
وہی حضرات ہیں جن کو قرآن پاک یا احادیث صاحب لولاک علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عدد ملائکۃ
الارض والافلاک نے نبی و رسول بتایا ہے جب ان حضرات علیہم الصلاۃ والسلام کی نبوت و رسالت
بحجج شرعیہ ثابت ہو چکی تو ان کے متعلق اہل کتاب کی اُن تمام روایات وحکایات کو جو شان نبوت کے
منافی ہیں کذب بحت و دروغ محض ماننا پڑیگا۔ مشرکین ہنود و کفار مجوس کے دیوتاؤں مذہبی
پیشواؤں کی نبوت و رسالت بالائے طاق اُن کا وجود ہی بثبوت شرعی ثابت نہیں کسی دلیل شرعی
سے ہرگز ثابت نہیں کہ ہندوؤں کے فلاں فلاں دیوتا اور پارسیوں کے فلاں فلاں مذہبی پیشوا انسان

Marfat.com

بھی تھے یا نہیں اور وہ دنیا میں پیدا بھی ہوئے تھے یا نہیں تو بدسیرت کمیٹی کا دیوتایان ہنود پیشوایان مجوس کو ان حضرات انبیاء بنی اسرائیل علیہم الصلاۃ والسلام پر قیاس کرنا کتنا بڑا کافرانہ مکر اور کیسا شدید منافقانہ فریب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ طرہ یہ کہ بدسیرت کمیٹی اپنے اسی ناپاک رسالہ کے صفحہ ۱۲ پر لکھتی ہے۔ گوتم بدھ نے اگرچہ دیوتاؤں کی نفی کی لیکن کسی ایک وجود کا اثبات بھی نہیں کیا۔ یعنی گوتم بدھ وجود الٰہی کا منکر زندیق و ملحد و دہری تھا۔ اور صفحہ ۱۶ پر اوسکو رسول و پیغمبر بھی ٹھہرا دیا۔ اللہ عزوجل کے رسولوں کے تعلیم فرمائے ہوئے عقائد یقیناً حق ہوتے ہیں۔ ہرگز باطل نہیں ہوسکتے۔ بدسیرت کمیٹی کے دھرم میں گوتم بدھ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کا رسول تھا۔ اور بدسیرت کمیٹی کو اقرار ہے کہ گوتم بدھ نے اپنے چیلوں کو یہی عقیدہ تعلیم کیا کہ خدا کوئی چیز نہیں اور خدا کے رسول کا تعلیم کردہ عقیدہ یقیناً حق ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ بدسیرت کمیٹی کے دھرم میں اللہ عزوجل کے وجود سے انکار حق ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بھلا اس سے زائد گندا کفر و ارتداد اور کیا ہوسکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والاٰخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی بیشک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں اون کا ثواب اون کے رب کے پاس ہے اور نہ انھیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ کا یہ مطلب ہے کہ بیشک جو انبیاء سابقین پر ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان فرقوں میں سے جو لوگ بھی اب ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دعوت قبول کرکے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور حضور پر نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کا اتباع کرتے ہوئے نیک عمل کیا اون کے لیے اون کے رب کے پاس اجر ہے اور اون پر کسی قسم کا خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ ھکذا فسر الاٰیۃ الکریمۃ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجلالین۔

مگر بدسیرت کمیٹی اپنے اسی ناپاک رسالہ "نور کامل" کے صفحہ ۲۰ پر آیت کریمہ کا یوں مسخر لسعت ترجمہ لکھتی ہے۔ ایمان والے ہوں یہودی ہوں نصاریٰ ہوں صابی ہوں (کوئی ہو) جو بھی

خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کیے اُن کے لیے خدا کے ہاں اجر ہے اُن کے لیے کوئی خوف و غم نہیں پھر اس کے بعد اس کا ناپاک نتیجہ دیتی ہے "دیکھو مشہور مذاہب عالم کے متبعین کو کس جامعیت کے ساتھ حصول نجات کے ارکان ثلٰثہ کی بشارت دی جاتی ہے۔ توحید کامل پر ایمان اور جزا و سزا کا یقین اور عمل صالح۔ صرف تین لفظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید۔ اس ناپاک عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہدیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رسالت پر ختم نبوت پر قرآن عظیم پر بلکہ کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ پر ایمان لانا ضروری نہیں جو یہودی نصرانی صابی پارسی ہندو صرف اتنا مانتا ہو کہ اللہ ایک ہے جزا و سزا ملے گی اور اچھے کام کرتا ہو بس وہ جنتی ہے راحت دائمی کا مستحق ہے نجات ابدی کا سزاوار ہے خواہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سب پچھلا نبی و رسول نہ مانتا ہو گو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول بھی نہ جانتا ہو اگرچہ قرآن پاک کے کتاب الٰہی ہونے کا بھی منکر ہو مگر ان تین باتوں کے سبب وہ ضرور جنتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس ملعون عبارت نے سرے سے دین اسلام کی جڑ کاٹ دی اور اپنے قائل کی قبر اگر وہ بے توبہ مرا۔ ابدی لعنت الٰہی سے پاٹ دی۔ یقیناً یہ ایسا کھلا ہوا کفر صریح ہے کہ جو اس کے قائل کے کافر و مرتد ہونے میں اُسکے اس قول بدتر از بول پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی شک و شبہ کرے وہ بھی یقینی کافر مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ابد و لائق لعنت سرمد ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ "اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ یعنی رسول ایمان لایا اُس پر جو اُس کے رب کے پاس سے اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسول کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اُن کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلاً بعیداً یعنی اور جو نہ مانے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور رسولوں اور کتابوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا (ترجمہ رضویہ) اور اللہ سبحنہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون ۝

یعنی یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اوس پر جو ہماری طرف اوترا اور جو اوتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور اون کی اولاد پر اور اوس پر جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور اوس پر جو عطا کیے گئے باقی انبیا اپنے رب کے پاس سے ہم اون میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھتے ہیں فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق یعنی پھر اگر وہ بھی یونہیں ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر مونھ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں (ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے افتؤمنون ببعض الکتٰب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذٰلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیٰمۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون ٥ یعنی تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اوس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں (ترجمہ رضویہ) ان آیات کریمہ وامثالہا سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ تمام ضروریات دین کو دل سے سچا جاننے اور زبان سے اون کی سچائی کا اقرار کرنے کا نام ایمان و اسلام ہے جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ بھی ویسے ہی کافر ملعون بدانجام ہے جس طرح تمام ضروریات دینیہ کا منکر کافر ہے ایمان خاسر ناکام ہے **مسلمانو!** آیت قرآنیہ سے اپنے کفر پر استدلال تو بد سیرت کمیٹی بہ القائے شیطان یا خود اسی کا شیطانی ہذیان ہے۔ مگر مسلمانان اہلسنت کا ایمان ہے کہ تمام ضروریات دینیہ پر بغیر ایمان لائے ہوئے اللہ عزوجل کی توحید بلکہ اوس کے وجود ہی پر ایمان متصور نہیں ہو سکتا اور جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ اللہ عزوجل کو مانتا ہی نہیں بلکہ درحقیقت اوسکو جانتا ہی نہیں کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر اگرچہ کیسا ہی توحید و رسالت کا قائل ہے لیکن دراصل وہ اللہ عزوجل کا منکر بلکہ اوس سے یکسر جاہل ہے جسے اس مسئلہ کی آفتاب نصف النہار سے بھی زائد روشن تفصیل جلیل دیکھنی منظور ہو وہ حضور پر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی **باب العقائد والکلام** ملاحظہ کرے۔ یجدہ بعون الملک الجلیل لیسقی الغلیل ولیشفی العلیل والحمد للہ رب العٰلمین اسوقت فیوض و برکات حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہلسنت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے مستعین و متوسل ہو کر اس مسئلہ پر دو حرف مختصر لکھنا مناسب فاقول والتوفیق من اللہ الملک الواھب الہی آیت کریمہ ہم تلاوت کر چکے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون ہ یعنی لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر (ترجمہ رضویہ) آیت کریمہ نے صاف صاف ارشاد فرما دیا کہ کفار اہل کتاب اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ اہل کتاب یقیناً اس بات کے مدعی ہیں کہ وہ اللہ اور قیامت کو مانتے ہیں تو بات یہی ہے کہ اللہ جل جلالہ کا زوجہ و ولد سے پاک و منزہ ہونا ضروریات دین سے ہے یہود نے سیدنا حضرت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام کو اور نصاریٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا ٹھہرا کر اس مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو اللہ و قیامت کا بھی منکر بتا دیا تو بحمدہ تعالیٰ خود قرآن عظیم ہی سے ثابت ہو گیا کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ درحقیقت اللہ عزوجل ہی کو نہیں مانتا بلکہ کسی ایک ضروری دینی کو بھی نہیں مانتا تو سرے سے تمام ضروریات دین کا قطعاً منکر ہے۔ وللہ الحجۃ السامیہ اور خود اسی سیرت کمیٹی نے جو آیت کریمہ لکھی اس میں صرف اتنا ارشاد ہوا من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً جسکا خود سیرت کمیٹی نے ترجمہ کیا جو بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کیے مگر نتیجہ دیتے وقت اسمیں توحید کا پیوند اور کامل کی بخیر لگاتی ہے کہتی ہے توحید کامل پر ایمان اور جزا سزا کا یقین اور عمل صالح صرف تین الفاظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید۔ کمیٹی کے طور پر تو آیت کریمہ سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خدا کے وجود اور قیامت کو مانتا ہو عمل نیک کرتا ہو بس وہ راحت ابدی و نجات سرمدی کا مستحق ہے تو سرے سے نفس توحید ہی پر ایمان لانا ضروری نہیں رہا کامل توحید تو بالائے طاق رہی پھر کمیٹی نے نجات کے لیے توحید کامل پر ایمان کو شرط بتا کر نجات کا دائرہ کیوں تنگ کر لیا مشرکین و مجوس و نصاریٰ و یہود بھی وجود خداوندی پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں پھر ان سب کے ذکر کو اپنے دائرہ راحت سے خارج کیوں کرا دیا۔ مگر بات یہی ہے کہ اللہ عزوجل کا وحدہ لاشریک لہ ہونا ضروریات دین سے ہے

تو جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا منکر ہو اگرچہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان رکھنے کا ادعا کرتا ہو درحقیقت سرے سے وہ اللہ عزجلالہٗ کے وجود ہی پر ایمان نہیں رکھتا تو بحمدہ تعالیٰ خود کمیٹی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو وہ درحقیقت تمام ضروریات دین کا منکر ہے اور قطعاً کافر ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ

یہی بدسیرت کمیٹی اپنے شائع کردہ رسالہ "پیغمبر اسلام" مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر کے صفحہ ۶ پر لکھتی ہے۔ دنیا کا مصلح اعظم یتیم پیدا ہوا۔ فقیری میں پلا بچپن میں ماں کی گود سے بچھڑ گیا اب شعور کی زندگی نمودار ہوتی ہے آپ کو باپ کے ترکے سے صرف ساٹھ بکریاں اور پانچ اونٹ ملے اور گلہ بان عالم نے گڈریا بن کر سوتیلے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانا شروع کیں اسی رسالہ کے صفحہ ۱۱ پر لکھتی ہے۔ وہ مایوس الحال یتیم شریف اور آزاد نفس گڈریا کھڑا ہو گیا۔ اس خباثت کمیٹی سے اس کی کیا شکایت کہ حضور اقدس شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوانح طیبہ و حالات مبارکہ ایسے مبتذل الفاظ اور ایسے مستہجن لب ولہجہ میں بیان کرتی ہے جس طرح معاذ اللہ ایک معمولی انسان کی زندگی کے حالات بیان کیے جاتے ہیں اس جہالت کمیٹی سے اس کی بھی کیا شکایت کہ حضور اقدس مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوتیلے بھائی گڑھ لیے حالانکہ حضور اقدس محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے والدین کریمین سیدنا عبداللہ وسیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اکلوتے بیٹے اکیلے نور نظر ولخت جگر ہیں حضور انور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا حضرت عبداللہ وحضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اور کوئی اولاد نہ ہوئی نہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی دوسرا نکاح فرمایا نہ ان کے بعد حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کوئی اور نکاح کیا پھر سوتیلے بھائی کیونکر متصور ہو سکتے ہیں۔ والعیاذ باللہ کہنا تو یہ ہے کہ بدسیرت کمیٹی نے دو مرتبہ حضور اقدس والی امت آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ گڈریا کہا۔ ہمارے عرف اردو میں کسی معظم ہستی کے لیے چرواہے سے بھی زائد توہین کا لفظ گڈریا ہے۔ اب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چرواہا کہنے والوں پر قرآن عظیم کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ اللہ واحد قہار جل جلالہ فرماتا ہے۔ من الذین هادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ ویقولون سمعنا وعصینا واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتہم وطعنا فی الدین ولو انہم قالوا سمعنا

Marfat.com

واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لھم واقوم ولکن لعنھم اللہ بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلا ۝ یعنی کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنے کے لیے۔ اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سُنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو اون کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ٹھیک ہوتا لیکن اون پر تو اللہ نے لعنت کی اون کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا (ترجمہ رضویہ) راعنا کے معنے سریانی زبان میں ہیں رعونت والا۔ اور عربی زبان میں اس کے معنی یہ ہیں کہ یا رسول اللہ ہماری رعایت کیجیے۔ یا یہ کہ یہودی زبان دبا کر راعینا کہتے جس کے معنی ہیں ہمارا چرواہا۔ اللہ عزوجل اپنے محبوب اجل صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں رعونت والا یا ہمارا چرواہا کہنے کو دین میں طعن بتا رہا ہے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ لیجیے کہ دین میں طعن کرنے والے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون ۝ یعنی اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعن کریں۔ تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ بیشک اُن کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ اگر کوئی مسلمان متبع شریعت بننے والا بھی دین میں طعن کرے تو وہ کافر بلکہ کفر کا سرغنہ ہو جاتا ہے۔ دونوں آیتوں کو باہم ملانے سے نتیجہ صاف ظاہر کہ جو شخص حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رعونت والا یا چرواہا کہے وہ کافر بلکہ کفر کا سرغنہ ہے۔ تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گڈریا کہنے والا بحکم شریعت کتنا بڑا ڈبل کافر ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی بدسیرت لیڈر اپنی بدسیرت کمیٹی کے اس کفر خبیث پر پردہ ڈالنے کے لیے تاویل گڑھے کہ گڈریا کے مجازی معنے پالنے والا مراد ہیں تو اولاً یہود جو راعنا کہتے اس میں بھی ظاہر معنے یہی تھے کہ ہماری رعایت کیجیے مگر چونکہ اس میں توہین کے معنے بھی نکلتے تھے۔ لہٰذا اللہ عزوجل نے فرما دیا۔ یا یھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم ۝ اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے (ترجمہ رضویہ) اگرچہ ایمان والے راعنا کہہ کر توہین و بے ادبی کے معنے ہرگز مراد نہیں لیتے تھے۔ لیکن چونکہ اس میں توہین کے معنی بھی نکلتے ہیں۔ لہٰذا راعنا کہنا حرام فرما دیا گیا۔ اور وہ لفظ تعلیم فرمایا گیا جس میں گستاخی

Marfat.com

کا شائبہ بھی نہیں یعنی انظرنا۔ نیز ولھم کی جگہ وللکفرین فرمانے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کو لانے سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جس لفظ میں توہین وتعظیم کے دو پہلو نکلتے ہوں اور قائل کو اوس پہلوئے توہین پر متنبہ کر دیا جائے مگر قائل بعد تنبیہ پھر بھی اوسی لفظ کا بارگاہ رسالت میں استعمال کرے تو وہ کافر مرتد ہو جاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو قرآن عظیم نے بدسیرت لیڈر کے عذر بد کو باطل و نامقبول ٹھہرا دیا۔ ثانیاً۔ کیا بدسیرت لیڈر اسکو گوارا کرے گا کہ اوسکو گدھے کا لڑکا کہا جائے اور جب بدسیرت لیڈر برا مانے تو اس کی تاویل کر دی جائے کہ بدسیرت لیڈر کا باپ بچوں کا مربی و محافظ تھا۔ اگر اس تاویل کو بدسیرت لیڈر اپنے باپ کے حق میں قبول نہ کرے تو بدسیرت کمیٹی کے کفر کی یہ تاویل عندالشرع کیونکر مقبول ہو سکتی ہے بہرحال حضور اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو شخص اوس کے اس کفر پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی اوس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی بدسیرت کمیٹی نے اخبار ایمان، جنوری ۳۵ء میں "خطبۂ عیدالفطر" شائع کیا اسی خطبہ مطبوعہ ثنائی برقی پریس کٹڑہ شیر سنگھ کہنہ امرتسر کے صفحہ ۱۲ پر لکھتی ہے خدا کی قسم تم اپنی لڑکیوں سے چوری کراؤ اونھیں شراب خانے لیجاؤ انھیں ہاتھ پکڑ کر بازار میں نچاؤ وہ اونھیں قتل کر دو جلا دو اونکی راکھ دریا میں بہا دو ہوا میں اڑا دو بلکہ یہ بہتر تھا کہ تم اونھیں پیدا ہونے سے روک دیتے اُن پر ماں کی گود حرام ہوتی یہ سب ناجائز بھی جائز تھا مناسب تھا لیکن ہائے بدقسمتی ہائے ماتم یہ کسی طرح برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ وہ عدالتوں میں کھڑی ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول کی عزت پر داغ لگائیں۔ آفتاب نصف النہار سے زائد روشن ہے۔ کہ اپنی لڑکیوں سے چوری کرانا۔ اونکو شراب پلانا اور اُن سے زنا کرانا۔ اُن کو ناحق قتل کر دینا اون کو جلا دینا اُن کی راکھ دریا میں بہا دینا۔ ہوا میں اڑا دینا یہ ساتوں باتیں محرمات شرعیہ قطعیہ یقینیہ ہیں جن کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔ بدسیرت کمیٹی کے اس بئس الخطیب نے اس ناپاک عبارت میں ان ساتوں باتوں کو اپنی لیکچراری کی چڑھتی ہوئی ترنگ اور اپنی اسپیکری کی اوٹھتی ہوئی اُمنگ میں مونہ پھر کر جائز و مناسب بتا دیا اور شک نہیں کہ جس حرام شرعی کی حرمت ضروریات دین سے ہو اوس کو جائز کہنے والا بلکہ اوس کی حرمت میں شک رکھنے والا بھی کافر مرتد ہے۔ منکر ضروریات دین کے کافر و خارج از اسلام ہونے کی بحث گزر چکی اور خاص تحلیل ما حرم اللہ

Marfat.com

ورسولہٗ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کفر ہونا بھی آیت کریمہ نے صاف ارشاد فرمادیا جو اوپر تلاوت کی جا چکی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق یعنی لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اوس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے۔ (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ میں اللہ عزوعلا نے اللہ پر ایمان نہ لانا قیامت پر ایمان نہ لانا۔ جس چیز کو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حرام فرمادیا ہے اوسکو حرام نہ ماننا سچے دین کا اتباع نہ کرنا ان چاروں باتوں کو کفر ہونے میں بالکل یکساں بتایا۔ یعنی جس طرح اللہ عزوجل پر ایمان نہ لانیوالا کافر ہے ایسے ہی قیامت کا انکار کرنیوالا کافر ہے اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حرام فرمائی ہوئی چیز کو حرام نہ مانے یو ہیں سچے دین کا تابع نہونے والا بھی کافر ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلٰل وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ لا یفلحون ٥ متاع قلیل ولھم عذاب الیم ٥ یعنی اور نہ کہو اوسے جو تمھاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اون کا بھلا نہو گا۔ تھوڑا برتنا ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب (ترجمہٗ رضویہ) اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ٥ متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعھم ثم نذیقھم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون ٥ یعنی تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اون کا بھلا نہ ہوگا۔ دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر اونھیں ہماری طرف آنا۔ پھر ہم اونھیں سخت عذاب چکھائیں کے بدلا اون کے کفر کا (ترجمہٗ رضویہ) ان دونوں مبارک آیتوں سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ جو شخص بغیر ثبوت شرعی کے محض اپنے جی سے اللہ عزوجل پر کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کا افترا باندھے وہ کافر اور عذاب شدید کا مستحق ہے۔ جب بغیر ثبوت شرعی محض اپنے جی سے افترا کر کے کسی چیز کو حرام یا حلال ٹھہرانا بحکم قرآن عظیم کفر ہے تو جن چیزوں کے حرام ہونے کا شرعی ثبوت ضرورت دینیہ کے درجے تک پہنچ گیا ہو اون کو حلال ٹھہرانا بحکم قرآن کتنا اشد واخبث کفر ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مسلمان لڑکیوں کو کفر وارتداد سے پرہیز کرانے کا یہ عجیب

Marfat.com

طریقہ بدسیرت کمیٹی نے ایجاد کیا۔ کہ خود ہی اکھٹے سات قطعی یقینی کفریات بک ڈالے مسلمان لڑکیوں کو مرتدہ ہونے سے بچانے کے لیے خود ہی مرتدہ ہوگئی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵
بہر حال یہ قول بھی کفر یقینی اور اس کا قائل بھی بحکم شریعت مطہرہ مرتد حتمی اور اوس کے اس قول پہ یقینی اطلاع پانے کے بعد اوس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر قطعی ہے۔
نسأل اللہ العفو والعافیة۔

یہی بدسیرت کمیٹی اپنے ناپاک رسالہ "نور کامل" کے صفحہ ۴و۵ پر لکھتی ہے۔ قدیم مذاہب میں جن مناظر فطرت او مظاہر قدرت کو دیوتا تسلیم کیا گیا تھا زمانہ مابعد میں وہی مناظر و مظاہر تھے جو دوسرے ناموں سے پکارے گئے۔ مثلاً ہند کے قدیم آریوں کا ان داتا اندرا یعنی ابر باراں کا بڑا دیوتا اہل کتاب کے حضرت میکائیل ہیں جو پانی برساتے ہیں اور روزیاں تقسیم کرتے ہیں اور اب اس دور سائنس میں بخارات ہیں جن پر طبعی قوانین عمل پیرا ہیں۔ اسی طرح یونانیوں کے معبود مزدا کے کار پردازوں کی نورانی جماعت نیت حکمائے یونان کے نفوس فلکیہ تھے۔ جو اہل کتاب کے ہاں فرشتگان ملأ اعلیٰ ہیں اور اب اس دور تہذیب میں الکٹران ایتھر وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارے جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسماء بدل گئے ہیں مگر مسمی وہی ہے۔

اس ناپاک عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہدیا کہ زمین و سمندر سے جو بخارات اٹھتے ہیں حقیقت میں وہی حضرت میکائیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور بجلی میں جو کچھ قوتیں ایتھر میں جو کچھ طاقتیں ہیں بس حقیقت میں وہی فرشتگان ملأ اعلیٰ ہیں یعنی بدسیرت کمیٹی کے وہم میں بھاپ کا نام حضرت میکائیل اور بجلی اور ایتھر کی قوت کا نام فرشتہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحنہ بل عباد مکرمون ۵ لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون ۵ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون ۔ یعنے اور بولے رحمن نے بیٹا اختیار کیا، پاک ہے وہ۔ بلکہ بندے ہیں عزت والے بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اوسی کے حکم پہ کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور شفاعت نہیں کرتے مگر اوس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اوس کے خوف سے ڈر رہے ہیں (ترجمہ رضویہ)
اور فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ یوم یرون الملئکۃ لا بشری یومئذ للمجرمین

Marfat.com

ویقولون حجرا محجورا ٥ یعنی جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا
اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کر دے رکی ہوئی۔ (ترجمہ رضویہ) اور فرماتا ہے رب عزوعلا
الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون به ویستغفرون
للذین امنوا۔ یعنی وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اوس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ
اُس کی پاکی بولتے ہیں اور اوسپر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں (ترجمہ رضویہ) اور فرماتا
ہے رب العزۃ جل جلالہٗ تکاد السموٰت یتفطرن من فوقھن والملٰئکة یسبحون بحمد
ربھم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان الله ھو الغفور الرحیم یعنی قریب ہوتا ہے
کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اوس کی پاکی بولتے
ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے (ترجمہ رضویہ)
اور فرماتا ہے اللہ عزوجل یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس
والحجارة علیھا ملٰئکة غلاظ شداد لا یعصون الله ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون ٥
یعنی اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اوس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن
آدمی اور پتھر ہیں اُسپر سخت کرے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنھیں حکم ہو
وہی کرتے ہیں (ترجمہ رضویہ) اور فرماتا ہے رب جل وعلا ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا
تتنزل علیھم الملٰئکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون ٥
نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوة الدنیا وفی الاخرة ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا
ما تدعون ٥ نزلا من غفور رحیم ٥ یعنی بیشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر
اسپر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو اوس جنت پر جسکا تمھیں وعدہ دیا
جاتا تھا۔ ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمھارے لیے ہے اوس میں جو
جو تمھارا جی چاہے اور تمھارے لیے ہے اوس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے
(ترجمہ رضویہ) اور فرماتا ہے رب کریم جل جلالہٗ یوم یقوم الروح والملٰئکة صفا لا
یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا ٥ یعنی جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب
فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا۔ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اوسنے ٹھیک بات کہی (ترجمہ
رضویہ) اور فرماتا ہے واحد قدوس جل وعلا۔ تنزل الملٰئکة والروح فیھا باذن ربھم

Marfat.com

من کل امر ہ یعنی شب قدر میں فرشتے اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلیے (ترجمہ رضویہ)
اور فرماتا ہے اللہ عز جلالہٗ من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل..
فان اللہ عدو للکفرین ہ یعنی جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اوس کے فرشتوں اور اُسکے رسولوں
اور جبریل ومیکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا (ترجمہ رضویہ) ان آیات مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا
آیات کریمہ ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اسوقت انھیں
آیات مقدسہ میں فرشتوں کے جو صفات بیان فرمائے ہیں وہی ملاحظہ ہوں فرشتے اللہ تعالیٰ کے
عزت والے بندے ہیں۔ بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اُسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔ جسے وہ
پسند فرمائے اُس کے لیے شفاعت کرتے ہیں۔ اوس کے خوف سے ڈر رہے ہیں جس دن فرشتے نظر آئیں
گے وہ کافروں کے لیے کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا۔ کفار تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے اور فرشتوں کے
درمیان کوئی آڑ ہوتی۔ فرشتے اپنے رب جل جلالہٗ کی تعریف کے ساتھ اوس کی پاکی بولتے ہیں اللہ تعالیٰ پر
ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے مغفرت مانگتے ہیں۔ زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ جہنم
پر جو فرشتے مقرر ہیں بہت سخت اور کرے ہیں جنت میں جنتیوں سے ملاقات کریں گے۔ اُن سے کہیں گے
کہ دنیا وآخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں قیامت کے دن پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ شب قدر
میں اپنے رب جل جلالہ کے حکم سے اوترتے ہیں جو شخص فرشتوں کا دشمن ہے وہ کافر ہے اللہ عز
جلالہ اوس کا دشمن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بھاپ اور بجلی کی قوتوں اسٹیم کی طاقتوں کے لیے یہ صفات
ہرگز ثابت نہیں تو ثابت ہوا کہ اسلام وقرآن جن فرشتوں پر ایمان لانا مسلمان ہونے کے لیے لازم
وضروری بتاتا ہے بدسیرت کمیٹی اون کے وجود ہی سے منکر ہے اور قرآن عظیم فرما چکا کہ جو شخص فرشتوں
کا انکار کرے وہ کافر ہے تو بدسیرت کمیٹی کی یہ عبارت بھی کفر قطعی یقینی اور اسکا قائل بلکہ اس قول پر
اطلاع یقینی پانے کے بعد اوس کے قائل کے کافر ومرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر ومرتد قطعی
ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہی بدسیرت کمیٹی اپنے ناپاک رسالہ "پیغام رمضان" مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر کے صفحہ ۳۲
وہ ۳۳ پر لکھتی ہے۔ حکمائے اسلام نے جنت ودوزخ اور ثواب وعذاب کی بڑی بڑی تشریحات
کی ہیں سب کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کر رہا ہے اوس کے اثرات سے ہر ایک روح
متاثر ہوتی رہتی ہے اور ہر لمحہ بہ لمحہ فلم یا گراموفون کے ریکارڈ کی طرح اثرات اعمال سے نقوش

Marfat.com

گی تاریخ بنتی چلی جاتی ہے روح جسم سے جدا ہو کر انھیں اثرات کے مطابق زندگی بسر کریگی۔ اگر تم متقی ہو تو تمھاری روح بہشت کا سا آرام محسوس کرے گی اگر عفیف اور پاکدامن ہو تو اپنے کو حوارانِ بہشتی سے ہم آغوش پاؤ گے۔ ایک بخیل مالدار کی روح جسم سے جدا ہو کر یہی محسوس کریگی کہ گویا اوسے سانپ ڈس رہے ہیں۔ اس عبارت میں بد سیرت کمیٹی نے صاف کہدیا کہ گراموفون کے ریکارڈ اور سینما کی فلم کیطرح تمام اچھے بُرے اعمال کی ایک روحانی فلم طیار ہوتی رہتی ہے۔ ہر ایک روح اپنے جسم سے جدا ہونے کے بعد اپنے اعمال کی اوسی فلم کو دیکھتی رہیگی۔ اگر اچھے اعمال کی فلم دیکھیگی تو روح کو خوشی ہو گی بس اسی روحانی خوشی کا نام حوروں سے ہم آغوشی اور جنت ہے۔ اور اگر بُرے اعمال کی فلم دیکھیگی تو روح کو رنج و صدمہ ہو گا بس اسی روحانی رنج و غم کا نام سانپوں کا ڈسنا اور دوزخ ہے۔ تو جنت و دوزخ کی حقیقت اس روحانی خوشی اور روحانی صدمے کے سوا کچھ نہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہ

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! جنت و دوزخ کی جو حقیقت سیرت کمیٹی نے بتائی وہ تو آپنے ملاحظہ فرمائی اب اسلامی و قرآنی جنت و دوزخ کی تجلیاتِ رحمت و جلوہائے غضب بھی دیکھئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان جهنم كانت مرصادا ہ للطغين مآبا ہ لبثين فيها احقابا ہ لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا ہ الا حميما وغساقا ہ جزاء وفاقا ہ انهم كانوا لا يرجون حسابا ہ وكذبوا باٰيٰتنا كذابا ہ وكل شئ احصينه كتبا ہ فذوقوا فلن نزيدكم الا عذابا ہ یعنی بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا اوسمیں قرنوں رہینگے اوسمیں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائینگے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلا بیشک اونھیں حساب کا خوف نہ تھا اور اونھوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں۔ اور ہم نے ہر چیز لکھکر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمھیں نہ بڑھائینگے مگر عذاب (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جل و علا فرماتا ہے قل الله اعبد مخلصا له ديني ہ فاعبدوا ما شئتم من دونه قل ان الخسرين الذين خسروا انفسهم واهليهم يوم القيمة الا ذلك هو الخسران المبين ہ لهم من فوقهم ظلل من النار ومن تحتهم ظلل ذلك يخوف الله به عباده يعباد فاتقون ہ یعنی تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اوسکا بندہ ہو کر تو تم اوسکے سوا جسے چاہو پوجو تم فرماؤ پوری ہار اونھیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے۔ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے اونکے اوپر آگ کے

Marfat.com

کی تاریخ بنتی چلی جاتی ہے روح جسم سے جدا ہو کر انھیں اثرات کے مطابق زندگی بسر کرے گی۔ اگر
تم متقی ہو تو تمہاری روح بہشت کا سا آرام محسوس کرے گی اگر عفیف اور پاکدامن ہو تو اپنے کو حوران
بہشت سے ہم آغوش پاؤ گے ایک بخیل مالدار کی روح جسم سے جدا ہو کر یہی محسوس کرے گی کہ گویا اسے
سانپ ڈس رہے ہیں۔ اس عبارت میں بدسیرت کمیٹی نے صاف کہہ دیا کہ گراموفون کے ریکارڈ اور سینما
کی فلم کی طرح تمام اچھے برے اعمال کی ایک روحانی فلم تیار ہوتی رہتی ہے ہر ایک روح اپنے جسم
سے جدا ہونے کے بعد اپنے اعمال کی اس فلم کو دیکھتی رہے گی۔ اگر اچھے اعمال کی فلم دیکھے گی تو روح کو
خوشی حاصل ہوگی بس اسی روحانی خوشی کا نام حوروں سے ہم آغوشی اور جنت ہے اور اگر برے اعمال کی
فلم دیکھے گی تو روح کو رنج وصدمہ ہوگا بس اسی روحانی رنج وغم کا نام سانپوں کا ڈسنا اور دوزخ ہے
تو جنت و دوزخ کی حقیقت اس روحانی خوشی اور روحانی صدمے کے سوا کچھ نہیں ولاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پیارے سنی بھائیو! جنت و دوزخ کی جو حقیقت سیرت کمیٹی نے بتائی
وہ تو آپنے ملاحظہ فرمائی اب اسلامی وقرآنی جنت و دوزخ کی تجلیات رحمت وجلوہائے غضب بھی دیکھیے
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ان جہنم کانت مرصادا ٥ للطٰغین مآبا ٥ لٰبثین فیہا احقابا
لا یذوقون فیہا بردا ولا شرابا ٥ الا حمیما وغساقا ٥ جزاء وفاقا ٥ انہم کانوا لا
یرجون حسابا ٥ وکذبوا بآیٰتنا کذابا ٥ وکل شیء احصینٰہ کتٰبا ٥ فذوقوا
فلن نزیدکم الا عذابا ٥ یعنی بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا اوس میں قرنوں رہیں
گے اوس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزا نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا
جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلا بیشک انھیں حساب کا خوف نہ تھا اور انھوں نے ہماری آیتیں حد
بھر جھٹلائیں اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمھیں نہ بڑھائیں مگر عذاب۔
(ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے قل اللہ اعبد مخلصا لہ دینی ٥ فاعبدوا
ماشئتم من دونہ قل ان الخٰسرین الذین خسروا انفسہم واہلیہم یوم القیٰمۃ
الا ذٰلک ہو الخسران المبین ٥ لہم من فوقہم ظلل من النار ومن تحتہم ظلل
ذٰلک یخوف اللہ بہ عبادہ یٰعباد فاتقون ٥ یعنی تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں
نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اوس کے سوا جسے چاہو پوجو۔ تم فرماؤ پوری ہار اونھیں جو اپنی جانیں
اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے۔ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے اور ان کے اوپر آگ کے

زائد صفحہ

Marfat.com

پہاڑ ہیں اور اونکے نیچے پہاڑ۔ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو اے میرے بندو تم مجھ سے
ڈرو (ترجمۂ رضویہ) اور ربُّ العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے۔ ان شجرت الزقوم ٥ طعام الاثیم
کالمھل یغلی فی البطون ٥ کغلی الحمیم ٥ خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم ٥ ثم
صبوا فوق رأسہ من عذاب الحمیم ٥ ذق انک انت العزیز الکریم ٥ ان
ھذا ما کنتم بہ تمترون ٥ یعنی بیشک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے گلے ہوئے
تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارے۔ اسے پکڑو ٹھیک بھڑکتی
آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ۔ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔ چکھ ہاں ہاں
تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے۔ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شبہہ کرتے تھے (ترجمۂ رضویہ)
اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے۔ فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار یصب من
فوق رؤسھم الحمیم ٥ یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ٥ ولھم مقامع من
حدید ٥ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق ٥
یعنی تو جو کافر ہوئے اُنکے لیے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں اور اون کے سروں پر کھولتا ہوا پانی
ڈالا جائیگا۔ جس سے گل جائیگا۔ جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اون کی کھالیں اور اون کے
لیے لوہے کے گرز ہیں جب گھٹن کے سبب اُس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُس میں لوٹا دیے جائیں گے
اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا عذاب (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ان الذین کذبوا
بایٰتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج
الجمل فی سم الخیاط وکذٰلک نجزی المجرمین ٥ لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم
غواش وکذٰلک نجزی الظلمین ٥ یعنی بیشک وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور
اُن کے مقابل تکبر کیا اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل
ہوں جبتک سوئی کے ناکے میں اونٹ نہ داخل ہوں اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں اُنھیں
آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں (ترجمۂ رضویہ)
اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد ٥
سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھھم النار ٥ یعنی اور اُسدن تم مجرموں کو دیکھو گے
کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اُن کے کرتے رال کے ہوں گے اور

Marfat.com

اون کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے واما الذین فسقوا فماؔ وٰھم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا وقیل لھم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم بہ تکذبون ۝ یعنی رہے وہ جو بےحکم ہیں اُن کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اُس میں سے نکلنا چاہیں گے۔ پھر اوسی میں پھیر دیے جائیں گے۔ اور اُن سے فرمایا جائیگا چکھو اوس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے۔

وجوہ یومئذ خاشعۃ ۝ عاملۃ ناصبۃ ۝ تصلیٰ نارًا حامیۃ ۝ تسقی من عین اٰنیۃ لیس لھم طعام الا من ضریع ۝ لا یسمن ولا یغنی من جوع ۝ یعنی کتنے ہی مونھ اوس دن ذلیل ہونگے کام کریں مشقتیں جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں نہایت جلتے چشمے کا پانی پلائے جائیں اون کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام آئیں (ترجمہ رضویہ) اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے۔ فویل یومئذ للمکذبین ۝ الذین ھم فی خوض یلعبون ۝ یوم یدعون الی نار جھنم دعا ۝ ھذہ النار التی کنتم بھا تکذبون ۝ افسحر ھذا ام انتم لا تبصرون ۝ اصلوھا فاصبروا او لا تصبروا سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون ۝ یعنی تو اوس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے وہ جو مشغلے میں کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی آگ کی طرف دھکا دیکر دھکیلے جائیں گے یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے تو یہ کیا جادو ہے یا تمھیں سوجھتا نہیں اسمیں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے اوسی کا بدلا جو تم کرتے تھے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے۔ خذوہ فغلوہ ۝ ثم الجحیم صلوہ ۝ ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ۝ انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم ۝ ولا یحض علی طعام المسکین ۝ فلیس لہ الیوم ھھنا حمیم ۝ ولا طعام الا من غسلین ۝ لا یاکلہ الا الخاطؤن ۝ یعنی اُسے پکڑو پھر اُسے طوق ڈالو پھر اُسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جسکا ناپ ستر ہاتھ ہے اُسے پرو دو بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا۔ تو آج یہاں اوس کا کوئی دوست نہیں اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ سے نہ کھائیں گے۔ مگر خطاکار (ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ کلا انہ کان لاٰیتنا عنیدا ۝ سارھقہ صعودا ۝ یعنی ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے

قریب ہے کہ میں اُسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں (ترجمہ رضویہ) اور رب جل جلالہٗ فرماتا ہے۔
ان الذین کفروا بایتنا سوف نصلیھم نارا کلما نضجت جلودھم بدلنھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزا حکیما ٥ یعنی بیشک جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ عنقریب ہم اُن کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی اُن کی کھالیں پک جائیں گی ہم اُن کے سوا اور کھالیں اُنھیں بدل دیں گے۔ کہ عذاب کا مزہ لیں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے (ترجمہ رضویہ) ان آیات کریمہ کے علاوہ اور بھی صدہا آیات مبارکہ جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مصائب جہنم کی تفصیل بیان فرمائی ہے اسوقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں جو انھیں آیات مقدسہ میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔ آگ کے کپڑے۔ آگ کے اوڑھنے آگ کے بچھونے اوپر آگ کے پہاڑ۔ نیچے آگ کے پہاڑ۔ کھولتے ہوئے پانی۔ کھولتے ہوئے پیپ پلایا جانا آگ کے کانٹے۔ جہنمی تھوہر کا کھلایا جانا۔ صعود پہاڑ پر چڑھا کر گرایا جانا۔ لوہے کے گرزوں سے سروں کا کچلا جانا۔ ستر ہاتھ کی آتشیں زنجیر میں پرویا جانا۔ رال کے کرتے پہنایا جانا جہنمی تھوہر کا پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارنا۔ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا سر پر ڈالا جانا۔ آگ کی بیڑیوں میں جہنمیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جکڑا جانا۔ گلوں میں آگ کا طوق ڈالا جانا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کے پینے سے جو کچھ پیٹوں کے اندر ہے اوس کا گل جانا سروں پر ڈالے جانے سے کھالوں کا گلجانا۔ جیسے ہی ایک کھال پک جائے گی۔ فوراً ہی دوسری نئی کھال بدل پر آجانا تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے ہی رہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سیرت کمیٹی کے نزدیک معاذ اللہ یہ سب آیات کریمہ غلط و باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں جہنم کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے کہ جیسے سینما کا کوئی ایکٹر اپنا پارٹ ادا کرنے میں غلطیاں کرے پھر جب وہی فلم خود وہ ایکٹر دیکھتا ہے تو اوسکو اپنی اداکاری کی غلطیاں دیکھ کر افسوس ہوتا ہے بس بالکل اسی طرح جو لوگ برے کام کرتے ہیں۔ اُن کی روحیں اون کے جسموں سے جدا ہو کر جب اپنے ہی برے کاموں کی فلم دیکھیں گی۔ تو اون کو صدمہ ہوگا۔ بس اسی صدمہ کا نام دوزخ ہے ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ مصائب دوزخ بیان کرنے والی آیات کریمہ کو سیرت کمیٹی نے مونھ بھر کر جھٹلایا اور انھیں آیات مبارکہ میں واحد قہار جل جلالہٗ کا فتویٰ بھی گزرا کہ جو شخص عذابات جہنم کو جھٹلائے یا قرآن عظیم کی کسی آیت مبارکہ کی تکذیب کرے وہ کافر اور بے توبہ

Marfat.com

مرا تو ابدی جہنمی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اب یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اسلام و قرآن نے نعمات جنت کی کیا کیا
تفصیلات بیان فرمائی ہیں اللہ جل وعلا فرماتا ہے۔ ان للمتقین مفازا ۝ حدائق واعنابا ۝
وکواعب اترابا ۝ وکاسا دھاقا ۝ لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا ۝ جزاءً من ربک
عطاءً حسابا ۝ یعنی بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے باغ ہیں اور انگور اور اٹھتے جوبن
والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا صلہ تمہارے رب کی طرف
سے نہایت کافی عطا (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ ان المتقین فی ظلل وعیون
وفواکہ مما یشتہون ۝ کلوا واشربوا ہنیئا بما کنتم تعملون ۝ انا کذلک نجزی المحسنین
ویل یومئذ للمکذبین ۝ یعنی بیشک ڈر والے (پرہیزگار) سایوں اور چشموں میں ہیں۔
اور میووں میں جو کچھ ان کا جی چاہے کھاؤ۔ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ بیشک نیکوں کو ہم
ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جل شانہ فرماتا
ہے ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا ۝ عینا یشرب بہا عباد اللہ
یفجرونہا تفجیرا ۝ یعنی بیشک نیک پئیں گے اوس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے۔ وہ
کافور کیا ایک چشمہ ہے جسمیں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اُسے جہاں
چاہیں بہا کر لے جائیں گے (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جل سلطانہٗ فرماتا ہے فوقٰہم اللہ شر ذلک
الیوم ولقّٰہم نضرۃ وسرورا ۝ وجزٰہم بما صبروا جنۃ وحریرا ۝ متکئین فیہا علی
الارائک لا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا ۝ ودانیۃ علیہم ظلٰلہا وذللت
قطوفہا تذلیلا ۝ ویطاف علیہم بآنیۃ من فضۃ واکواب کانت قواریرا ۝ قواریرا
من فضۃ قدروہا تقدیرا ۝ ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا ۝ عینا فیہا
تسمی سلسبیلا ۝ ویطوف علیہم ولدان مخلدون ۝ اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا
منثورا ۝ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ۝ عالیہم ثیاب سندس خضر
واستبرق وحلوا اساور من فضۃ وسقٰہم ربہم شرابا طہورا ۝ ان ہذا کان
لکم جزاءً وکان سعیکم مشکورا ۝ یعنی تو انھیں (یعنی نیکوں کو) اللہ نے اُس دن کے شر
سے بچا لیا۔ اور انھیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انھیں جنت اور ریشمی کپڑے صلے
میں دیے۔ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہونگے نہ اُس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور اوسکے

Marfat.com

سایے اُن پر جھکے ہونگے اور اُس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہونگے اور اُن پر چاندی کے برتنوں
اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے۔ کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انھیں
پورے اندازے پر رکھا ہو گا۔ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی
وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے۔ جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں
پھریں گے۔ ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔
اور جب تو اُدھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے
اور قناویز کے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انھیں اُن کے رب نے ستھری شراب پلائی
ان سے فرمایا جائے گا یہ تمھارا صلہ ہے اور تمھاری محنت ٹھکانے لگی (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عزّ
جلالہٗ فرماتا ہے۔ ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ
ومنھم مقتصدٌ ومنھم سابق بالخیرٰت باذن اللہ ذٰلک ھو الفضل الکبیر ہ جنّٰت
عدن یدخلونھا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر
وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور ہ الذی احلنا دار
المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب ہ یعنی پھر ہم نے کتاب کا وارث
کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو اُن میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ
چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔ یہی بڑا فضل ہے۔ بسنے
کے باغوں میں داخل ہوں گے اُن میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں اُن
کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بیشک ہمارا رب بخشنے
والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اُس میں
نہ کوئی تکلیف پہنچے۔ نہ ہمیں اُس میں کوئی تکان لاحق ہو (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک وتعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت انا لا نضیع اجر من احسن
عملا ہ اولٰئک لھم جنّٰت عدن تجری من تحتھم الانھٰر یحلون فیھا من اساور
من ذھب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق متکئین فیھا
علی الارآئک نعم الثواب وحسنت مرتفقا ہ یعنی بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے
ہم اُن کے نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں اُن کے لیے بسنے کے باغ ہیں اُن

Marfat.com

نیچے ندیاں بہیں وہ اُس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔ (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیة تجری من تحتھا الانھر وعد اللہ لا یخلف اللہ المیعاد ٥ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے اُن کے لیے بالاخانے ہیں اُن (بالاخانوں) پر بالاخانے بنے اُن کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ۔ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ عزشانہ فرماتا ہے مثل الجنة التی وعد المتقون فیھا انھر من ماء غیر اسن وانھر من لبن لم یتغیر طعمه وانھر من خمر لذة للشربین وانھر من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرت ومغفرة من ربھم یعنی احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اُس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لیے اُس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ولمن خاف مقام ربه جنتن ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ ذواتا افنان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھما عینن تجرین ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھما من کل فاکھة زوجن ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وجنا الجنتین دان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھن قصرت الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ کانھن الیاقوت والمرجان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ ومن دونھما جنتن ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ مدھامتن ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھما عینن نضاختن ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھما فاکھة ونخل ورمان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ فیھن خیرت حسان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ حور مقصورت فی الخیام ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥ متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ٥ فبای الاء ربکما تکذبن ٥

Marfat.com

تبٰرک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ٭ یعنی اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے
سے ڈرے اُس کیلئے دو جنتیں ہیں تو (اے جن وانس تم دونوں) اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے
بہت سی ڈالوں والیاں ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اونمیں دو چشمے بہتے ہیں ۔ تو اپنے
رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اُن میں ہر میوہ دو دو قسم کا ہے ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے
ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قنادیز کا اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے
چن لو تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا
کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں اُن سے پہلے اُنھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ کسی جن نے ۔ تو اپنے رب
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ گویا وہ لعل اور مونگے ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ نیکی کا بدلہ
کیا ہے مگر نیکی ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں تو اپنے رب
کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں ۔ تو اپنے رب کی
کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اُنمیں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے
اُن میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اُن میں عورتیں ہیں ، عادت
کی نیک صورت کی اچھی ۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین تو اپنے رب کی
کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ اون سے پہلے اونھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ کسی جن نے تو اپنے رب کی کونسی
نعمت جھٹلاؤ گے ۔ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کون سی نعمت
جھٹلاؤ گے ۔ بڑی برکت والا ہے تمھارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا ہے (ترجمہ رضویہ ہوا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والسّٰبقون
السّٰبقون ٥ اولٰٓئک المقربون ٥ فی جنّٰت النّعیم ٥ ثلۃ من الاولین ٥ وقلیل من
الاٰخرین ٥ علی سُرُرٍ موضونۃ ٥ متکئین علیہا متقٰبلین ٥ یطوف علیہم ولدان
مخلدون ٥ باکواب واباریق وکاس من معین ٥ لا یصدّعون عنہا ولا ینزفون ٥
وفاکھۃ مما یتخیرون ٥ ولحم طیر مما یشتھون ٥ وحور عین کامثال اللؤلؤ
المکنون ٥ جزاء بما کانوا یعملون ٥ لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما ٥ الا
قیلا سلٰما سلٰما ٥ واصحٰب الیمین ما اصحٰب الیمین ٥ فی سدر مخضود ٥ وطلح
منضود ٥ وظل ممدود ٥ وماء مسکوب ٥ وفاکھۃ کثیرۃ ٥ لا مقطوعۃ
ولا ممنوعۃ ٥ وفرش مرفوعۃ ٥ انا انشانٰھن انشاء ٥ فجعلنٰھن ابکارا ٥

Marfat.com

عربا اترابا ۝ لاصحٰب الیمین ۝ ثلۃ من الاولین ۝ وثلۃ من الاٰخرین ۝

یعنی اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے، وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے جڑاؤ تختوں پر ہوں گے۔ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انھیں درد سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی صلہ ان کے اعمال کا۔ اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔ اور داہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹے کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سایہ میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں۔ بیشک ہمنے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انھیں بنایا.... کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ (ترجمہ رضویہ) قرآن کریم میں ان آیات مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا آیات کریمہ ہیں جن میں اللہ عزوجل نے نعمات جنت کی تفصیل بیان فرمائی ہے اس وقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں جو انھیں آیات مقدسہ میں بیان فرمائی گئی ہیں۔

۱ جنتی لوگ ہمیشہ کے سایوں میں ہوں گے۔ ۲ ایک ایک جنتی کے لیے چار چار باغ ہوں گے اور ۳ ان باغوں میں شراب طہور اور ۴ کبھی خراب نہونے والے دودھ اور ۵ صاف کیے ہوئے شہد اور ۶ ٹھنڈے خوشگوار پانی کی نہریں بہتی ہیں ۷ ان میں کھجور ۸ انار ۹ انگور ۱۰ کیلے ۱۱ اور ہر قسم کے میوے ہیں۔ ۱۲ ان باغوں میں خیمے استادہ ہیں اور ۱۳ انمیں بالاخانوں کے اوپر بالاخانے بنے ہیں ۱۴ ان میں پردہ نشیں اٹھتے جوبن والی بڑی بڑی آنکھوں والی نیچی نگاہوں والی ایک عمر والی حوریں ہیں جو اپنے شوہروں پر پیاری انھیں پیار دلاتی ہیں ۱۵ ان کو ان کے شوہر ہمیشہ کنواری ہی پائیں گے عادت کی نیک صورت کی حسین ہوں گی حسن و لطافت میں یاقوت و مرجان کی مثل ہوں گی ان کے حسن کی چمک دمک چھپے ہوئے موتیوں کی آب و تاب کی طرح ہوگی ان کو ان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔ ۱۶ ان میں جنتیوں کی خدمت کے لیے نہایت خوبصورت کمسن لڑکے ہوں گے جو کبھی جنتیوں کی خدمت سے نہ تھکیں گے اور نہ کبھی انکی خوبصورتی دلکشی میں فرق

آئیگا۔ وہ غلمان جنتیوں کے گرد کوزے اور آفتابے اور جام اور چاندی سونے کے برتن لیے پھرینگے جن میں آنکھوں کے سامنے بہتی شراب ہوگی جس سے نہ تو سر میں درد ہوگا نہ ہوش میں فرق آئیگا اور ان میں پسند کے مطابق میوے مرضی کے موافق پرندوں کے گوشت ہوں گے۔ ہر ایک برتن میں کھانا پینا اندازے کے مطابق بھرا ہوگا جو خواہش سے نہ تو زائد ہوگا نہ کم۔ وہ باغ نہایت سبزی کے سبب سیاہی کی جھلک دے رہے ہوں گے اور انکے سایے جنتیوں پر جھکنے والے ہوں گے کہ جنتی جس طرف جائے گا جنت کے درخت کا سایہ اُسی طرف جھک جایا کریگا۔ اُن کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہوں گے کہ جب جنتی کوئی میوہ کھانا چاہے گا اُس کی شاخ اُس کے مُونھ تک جھک کر نیچی ہو جایا کرے گی۔ اُن باغوں میں نہ دھوپ کی حدت ہوگی۔ نہ سردی کی شدت جنتیوں کو سبز کریب کے باریک اور قنادیز کے دبیز ریشمی کپڑے اور سونے چاندی کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔ اونچے اونچے جڑاؤ تختوں پر ایسے ریشمی نرم بچھونوں پر جن کا استر قنادیز کا ہوگا اور خوبصورت منقش چاندنیوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ سیرت کمیٹی کے نزدیک یہ سب آیات غلط و باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ سیرت کمیٹی کے دھرم میں جنت کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے کہ جیسے سینما کا کوئی ایکٹر اپنا پارٹ نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ پھر جب اُس کی فلم تیار کر کے خود اُسی کو دکھائی جاتی ہے تو اُس کو اپنی اداکاری کی خوبیاں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے بس بالکل اسی طرح جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں انکی روحیں اُن کے جسموں سے جدا ہو کر جب اپنے ہی اچھے کاموں کی فلم دیکھیں گی تو اُن کو خوشی ہوگی۔ بس اسی خوشی کا نام جنت ہے۔ ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ نعمات جنت بیان کرنیوالی آیات کریمہ کو سیرت کمیٹی نے مونھ بھر کر جھٹلایا اور انھیں آیات مبارکہ میں واحد قہار جل جلالہٗ کا فتویٰ بھی گزرا کہ جو شخص نعمات جنت کو جھٹلائے یا قرآن حکیم کی کسی آیت مبارکہ کی تکذیب کرے وہ کافر اور بے توبہ مرا تو ابدی جہنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اس عبارت میں سیرت کمیٹی نے جنت دوزخ کی حقیقت صرف اسیقدر بتائی کہ جسم سے الگ ہو کر روح کو اپنے اچھے کاموں کی فلم دیکھنے پر جو خوشی ہوگی بس اسی روحانی خوشی کا نام جنت ہے اور جسم سے جدا ہو کر اپنے بُرے کاموں کی فلم دیکھنے پر روح کو جو صدمہ ہوگا۔ بس اسی روحانی صدمے کا نام دوزخ ہے تو مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اُٹھنا۔ حساب کتاب وزن اعمال۔ پل صراط اور قیامت کے ہولناک مناظر جن کے بیانوں سے آیات الٰہیہ و احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا و آلہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والتحمہ لبریز ہیں سیرت کمیٹی کے دھرم میں سب جھوٹ اور غلط و باطل ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ احادیث کریمہ پر تو یہ نیچری کمیٹی کیا ایمان لائیگی لیکن مسلمانوں کے ڈر سے قرآن عظیم پر تو ایمان رکھنے کا ادعا کرتی ہے۔ لہذا چند آیات کریمہ ہی کی تلاوت مناسب فاقول والتوفیق من اللہ الملک الواھب اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان یوم الفصل کان میقاتا ہ یوم ینفخ فی الصّور فتاتون افواجا ہ وفتحت السّماءُ فکانت ابوابا ہ وسیرت الجبال فکانت سرابا ہ یعنی فیصلے کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے جسدن صور پھونکا جائیگا۔ تو تم چلے آؤگے فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائیگا کہ دروازے ہوجائیگا اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا۔ دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔ (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عزجلالہٗ فرماتا ہے وماقدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہٗ یوم القیمۃ والسّمٰوٰت مطویّٰت بیمینہٖ سبحٰنہٗ وتعالیٰ عمّا یشرکون ہ یعنی اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اُس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اُسکی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیے جائیں گے اور وہ اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ جل علا فرماتا ہے۔ والنّٰزعٰت غرقا ہ والنّٰشطٰت نشطا ہ والسّٰبحٰت سبحا ہ فالسّٰبقٰت سبقا ہ فالمدبّرٰت امرا ہ یوم ترجف الراجفہ ہ تتبعھا الرّادفۃ ہ قلوب یومئذ واجفۃ ہ ابصارھا خاشعۃ ہ یقولون ءانّا لمردودون فی الحافرۃ ہ ءاذا کنا عظامًا نخرۃ ہ قالوا تلک اذا کرۃ خاسرۃ ہ فانّما ھی زجرۃ واحدۃ ہ فاذا ھم بالسّاھرۃ ہ یعنی قسم اُن کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھکر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیر کریں۔ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانیوالی اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی کتنے دل اُس دن دھڑکتے ہونگے۔ آنکھ اوپر نہ اُٹھا سکیں گے۔ کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پھریں گے کیا جب ہم گلی ہڈیاں ہوجائیں گے۔ بولے تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عزوعلا فرماتا ہے۔ فاذا جاءت الطّامۃ الکبریٰ ہ یوم یتذکر الانسان ماسعٰی ہ وبرزت الجحیم لمن یریٰ ہ فامّا من طغیٰ ہ واٰثر الحیٰوۃ الدنیا ہ فان الجحیم ھی الماوٰی ہ واما من

Marfat.com

خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی ہ فان الجنۃ ھی الماوی ہ یعنی پھر جب
آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی اُس دن آدمی یاد کریگا جو کوشش کی تھی اور جہنم ہر دیکھنے
والے پر ظاہر کی جائے گی تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم
ہی اُس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش
سے روکا تو بیشک جنت ہی اُس کا ٹھکانا ہے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے۔
فاذا جاءت الصاخۃ ہ یوم یفر المرء من اخیہ ہ وامہ وابیہ ہ وصاحبتہ
وبنیہ ہ لکل امرئ منھم یومئذ شان یغنیہ ہ وجوہ یومئذ مسفرۃ ہ ضاحکۃ
مستبشرۃ ہ ووجوہ یومئذ علیھا غبرۃ ہ ترھقھا قترۃ ہ اولئک ھم الکفرۃ
الفجرۃ ہ یعنی پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اُس دن آدمی بھاگے گا اپنے
بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے اُن میں سے ہر ایک کو اُس دن ایک فکر ہے
کہ وہی اُسے بس ہے کتنے مونھ اُس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں
پر اُس دن گرد پڑی ہوگی اُن پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی یہ وہی ہیں کافر بدکار (ترجمہ رضویہ)
اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض
الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون ہ واشرقت الارض
بنور ربھا ووضع الکتٰب وجایٔ بالنبیین والشھداء وقضی بینھم بالحق
وھم لا یظلمون ہ ووفیت کل نفس ما عملت وھو اعلم بما یفعلون ہ یعنی اور صور
پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ
چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائیگا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین جگمگا اٹھے گی
اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیا اور یہ نبی اور اس کی امت
کے لوگ ان پر گواہ ہونگے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان
کو اُس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اُسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے (ترجمہ رضویہ)
اور اللہ عز جلالہٗ فرماتا ہے۔ اذا الشمس کورت ہ واذا النجوم انکدرت ہ واذا الجبال
سیرت ہ واذا العشار عطلت ہ واذا الوحوش حشرت ہ واذا البحار سجرت ہ
واذا النفوس زوجت ہ واذا الموءدۃ سئلت ہ بای ذنب قتلت ہ

Marfat.com

واذا الصحف نشرت ۝ واذا السماء کشطت ۝ واذا الجحیم سعرت ۝ واذا الجنۃ
ازلفت ۝ علمت نفس ما احضرت ۝ یعنی جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں
اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کیے
جائیں اور جب سمندر سلگائے جائیں اور جب جانوں کے جوڑ بنیں اور جب زندہ دبائی ہوئی
سے پوچھا جائے اور جب جہنم بھڑکایا جائے اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہوجائیگا
جو حاضر لائی (ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اذا السماء انفطرت ۝ واذا الکواکب
انتثرت ۝ واذا البحار فجرت ۝ واذا القبور بعثرت ۝ علمت نفس ما قدمت
واخرت ۝ یعنی جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیے
جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں۔ ہر جان جان لیگی جو اوسنے آگے بھیجا اور جو پیچھے
(ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل وعلا فرماتا ہے ویل للمطففین ۝ الذین اذا اکتالوا
علی الناس یستوفون ۝ واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون ۝ الا یظن اولئک
انھم مبعوثون ۝ لیوم عظیم ۝ یوم یقوم الناس لرب العلمین ۝ کلا ان کتب
الفجار لفی سجین ۝ وما ادرٰک ما سجین ۝ کتٰب مرقوم ۝ ویل یومئذ للمکذبین
الذین یکذبون بیوم الدین ۝ وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم ۝ اذا تتلی علیہ
ایتنا قال اساطیر الاولین ۝ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون ۝ کلا
انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون ۝ ثم انھم لصالوا الجحیم ۝ ثم یقال ھذا
الذی کنتم بہ تکذبون ۝ یعنی کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے
ناپ لیں پورا لیں اور جب انھیں ناپ تول کر دیں کم کر دیں کیا اون لوگوں کو گمان نہیں کہ
اونھیں اوٹھنا ہے۔ ایک عظمت والے دن کیلیے جس دن سب رب العلمین کے حضور
کھڑے ہوں گے۔ ہاں ہاں بیشک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے
اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیا ہوا نوشتہ ہے اوس دن جھٹلانے
والوں کی خرابی ہے۔ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اوسے نہ جھٹلائیگا
مگر ہر سرکش گناہگار جب اوس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں
ہیں کوئی نہیں بلکہ اون کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے اون کی کمائیوں نے ہاں

Marfat.com

ہاں بیشک وہ اوس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں پھر بیشک اونھیں جہنم میں داخل ہونا پھر
کہا جائیگا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے و یوم یحشر
اعداء اللہ الی النار فھم یوزعون ٥ حتی اذا ما جاؤھا شھد علیھم سمعھم و
ابصارھم وجلودھم بما کانو یعملون ٥ وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا
اللہ الذی انطق کل شئ وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ٥ یعنی اور جس دن
اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو اون کے اگلوں کو روکیں گے۔ یہانتک کہ اون کے
پچھلے آملیں یہانتک کہ جب وہاں پہنچیں گے اون کے کان اور اونکی آنکھیں اور اون کے چمڑے سب
اونپر اونکے کیئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تمنے ہمپر کیوں گواہی دی۔ وہ
کہیں گی ہمیں اللہ نے بولنے کا حکم دیا۔ جسنے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اوسی نے تمھیں پہلی بار بنایا
اور اوسی کی طرف تم پھر لائے جاتے ہو (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے اذا السماء
انشقت ٥ واذنت لربھا وحقت ٥ واذا الارض مدت ٥ والقت ما فیھا وتخلت ٥
واذنت لربھا وحقت ٥ یایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملقیہ ٥ فاما
من اوتی کتبہ بیمینہ ٥ فسوف یحاسب حسابا یسیرا ٥ وینقلب الی اھلہ مسرورا ٥
و اما من اوتی کتبہ وراء ظھرہ ٥ فسوف یدعوا ثبورا ٥ ویصلی سعیرا ٥ انہ
کان فی اھلہ مسرورا ٥ انہ ظن ان لن یحور ٥ بلی ان ربہ کان بہ بصیرا ٥
یعنی جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اوسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین دراز کی جائے
اور جو کچھ اوسمیں ہے ڈالدے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اوسے سزاوار ہی یہ ہے اے
آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اوس سے ملنا تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ
میں دیا جائے اوس سے عنقریب سہل حساب لیا جائیگا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔ اور وہ
جسکا نامہ اعمال اوسکی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور بھڑکتی آگ میں جائیگا
بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا وہ سمجھا کہ اوسے پھرنا نہیں ہاں کیوں نہیں بیشک اوسکا رب اوسے
دیکھ رہا ہے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ھم من
الاجداث الی ربھم ینسلون ٥ قالوا یویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد
الرحمن وصدق المرسلون ٥ ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم جمیع لدینا

Marfat.com

محضرون ہ یعنی اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کیطرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے
ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگادیا۔ یہ ہے وہ جسکا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا۔ اور رسولوں
نے حق فرمایا وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے (ترجمہ
رضویہ) اور اللہ واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ وقال الذین کفروا ھل ندلکم علیٰ رجل
ینبئکم اذا مزقتم کل ممزق انکم لفی خلق جدید ہ افتریٰ علی اللہ کذبا
ام بہ جنۃ بل الذین لا یؤمنون بالاخرۃ فی العذاب والضلل البعید ہ افلم
یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض ان نشاء نخسف بھم الارض
او نسقط علیھم کسفا من السماء ان فی ذلک لایۃ لکل عبد منیب ہ یعنی اور
کافر بولے کیا ہم تمھیں ایسا مرد بتائیں جو تمھیں خبر دے کہ جب تم پرزے ہوکر بالکل ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے
تو بیشک پھر تمھیں نیا بننا ہے کیا اللہ پر اوس نے جھوٹ باندھا یا اوسے سودا ہے بلکہ وہ جو آخرت
پر ایمان نہیں لاتے عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور
پیچھے ہے آسمان اور زمین ہم چاہیں تو اونھیں زمین میں دھنسا دیں یا اون پر آسمان کا ٹکڑا گرادیں
بیشک اس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے (ترجمہ رضویہ) اور اللہ عز جلالہٗ
فرماتا ہے وان تکذبوا فقد کذب امم من قبلکم وما علی الرسول الا البلاغ المبین ہ
اولم یروا کیف یبدئ اللہ الخلق ثم یعیدہ ان ذلک علی اللہ یسیر ہ قل
سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق ثم اللہ ینشئ النشأۃ الاخرۃ ان
اللہ علی کل شیء قدیر ہ یعنی اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے
ہیں اور رسول کے ذمے نہیں مگر صاف پہنچا دینا کیا اونھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا
ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا۔ بیشک یہ اللہ کو آسان ہے تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو۔ اللہ
کیونکر پہلے بناتا ہے پھر اللہ ہی دوسری اوٹھان اُٹھائیگا۔ بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (ترجمہ رضویہ)
اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وھو الذی یبدؤا الخلق ثم یعیدہٗ وھو اھون
علیہ ولہ المثل الاعلی فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ہ یعنی اور وہی
ہے کہ خلق کو اول بناتا ہے پھر اوسے دوبارہ بنائے گا تمھاری سمجھ میں یہ دوبارہ بنانا تو زیادہ
آسان ہونا چاہیے اور اُسی کے لیے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت

Marfat.com

والا ہے (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے اولم یر الانسان انا خلقنه من نطفة فاذا هو خصيم مبين ○ وضرب لنا مثلاً ونسى خلقه قال من يحى العظام وهى رميم ○ قل يحييها الذى انشأها اول مرة وهو بكل خلق عليم ○ الذى جعل لكم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون ○ اوليس الذى خلق السموٰت والارض بقدر على ان يخلق مثلهم بلىٰ وهو الخلّٰق العليم ○ انما امره اذا اراد شيئًا ان يقول له كن فيكون ○ فسبحٰن الذى بيده ملكوت كل شئ واليه ترجعون ○ یعنی کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اوسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ اونھیں وہ زندہ کریگا جسنے پہلی بار اونھیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے جسنے تمھارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اوسے سلگاتے ہو اور کیا وہ جسنے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا۔ کیوں نہیں اور وہی ہے پیدا کرنیوالا سب کچھ جانتا۔ اوسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اوس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے تو پاکی ہے اوسے جسکے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذو انتقام ○ يوم تبدل الارض غير الارض والسموٰت وبرزوا لله الواحد القهار ○ یعنی اور تو ہرگز نہ خیال کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کریگا۔ بیشک اللہ غالب بدلا لینے والا ہے جسدن بدلدی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ اولم يروا ان الله الذى خلق السموٰت والارض ولم يعى بخلقهن بقدر على ان يحى الموتى بلىٰ انه على كل شئ قدير ○ ويوم يعرض الذين كفروا على النار اليس هذا بالحق قالوا بلىٰ وربنا قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون ○ یعنی کیا اونھوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جسنے آسمان اور زمین بنائے اور اون کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے ہاں بیشک وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے اون سے فرمایا جائیگا کیا یہ حق نہیں کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم۔ فرمایا جائیگا تو عذاب چکھو بدلا اپنے کفر کا (ترجمۂ رضویہ)

Marfat.com

اور اللہ عزشانہ فرماتا ہے۔ اذا زلزلت الارض زلزالھاہ واخرجت الارض اثقالھا
وقال الانسان مالھاہ یومئذ تحدث اخبارھاہ بان ربک اوحی لھاہ یعنی جب
زمین تھرتھرا دیجائے جیسا اوسکا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینکدے اور
آدمی کہے اسے کیا ہوا اوس دن وہ اپنی خبریں بتائیگی اس لیے کہ تمہارے رب نے اوسے حکم
بھیجا (ترجمہ رضویہ) اور اللہ سبحنہ وتعالیٰ فرماتا ہے القارعۃ ہ ما القارعۃ ہ وما ادرٰیک
ما القارعۃ ہ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ہ وتکون الجبال کالعھن المنفوش
یعنی دل دہلانے والی کیا ہے وہ دل دہلانیوالی اور تونے کیا جانا کیا ہے وہ دل دہلانے والی
جسدن آدمی ہونگے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہونگے جیسے دھنکی اون (ترجمہ رضویہ)
اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ایحسب الانسان ان یترک سدی ہ الم یک
نطفۃ من منی یمنی ہ ثم کان علقۃ فخلق فسوی ہ فجعل منہ الزوجین
الذکر والانثی ہ الیس ذلک بقدر علی ان یحی الموتی ہ یعنی کیا آدمی اس گھمنڈ
میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائیگا۔ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اوس منی کی کہ گرائی جائے پھر خون کی پھٹک
ہوا تو اوس نے پیدا فرمایا۔ پھر ٹھیک بنایا تو اوس سے دو جوڑے بنائے مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ
کیا وہ مردے نہ جِلا سکے گا (ترجمہ رضویہ) اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، ونضع الموازین
القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئًا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا
بھا وکفی بنا حاسبین ہ یعنی اور ہم عدل کی ترازو رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان
پر کچھ ظلم نہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو تو ہم اوسے لے آئیں گے اور ہم کافی
ہیں حساب کو (ترجمہ رضویہ) قرآن حکیم میں ان آیات مبارکہ کے سوا اور بھی صدہا آیات کریمہ
ہیں جن میں اللہ عزوجل نے روز قیامت کے اہوال و احوال کی تفصیل بیان فرمائی ہے اسوقت وہی تفصیلات ملاحظہ ہوں
جو انھیں آیات متعددہ میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ پہلی بار صور پھونکا جانا اوس سے اللہ عزوجل کے مخصوص بندوں کے سوا سب کا
بیہوش ہو جانا نفخہ اولیٰ کی آواز کا دلوں کو دہلا دینا اوسکا ایسی شدید چنگھاڑ ہونا جس سے کانوں کے پردے پھٹ جائیں نعوذ
ادلی ہوتے ہی آسمانوں کا کھلکر دروازے ہو جانا پھر اون کا پھٹ جانا۔ پھر اونکا اپنی جگہ سے
اس طرح کھینچ لیا جانا۔ جیسے بکری کو ذبح کر کے اوس کے جسم پر سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ پھر
زمینوں کا سمیٹ دیا جانا اور آسمانوں کا لپیٹ دیا جانا۔ آفتاب کا بے نور ہو جانا۔ دھوپ کا لپیٹ

Marfat.com

دیا جانا۔ ستاروں کا جھڑ پڑنا۔ زمین کا تھرتھرایا جانا۔ اوسکا اپنے اندر کی تمام چیزوں کو باہر پھینک کر بالکل خالی ہو جانا اور اوسکا بحکم الٰہی اپنی تمام خبریں بیان کرنا۔ سمندروں کو کھولا کر فنا کر دیا جانا۔ پہاڑوں کا دھنکی ہوئی اون کی طرح ریزہ ریزہ ہو کر اِس طرح چلایا جانا جس طرح چمکتا ہوا ریتا چلتا ہے کہ دور سے بہتے ہوئے پانی کا دھوکا دیتا ہے پھر دوسری بار صُور پھونکا جانا زمین کا اِس طرح پھیلایا جانا کہ ایک سطح ہو جائیگی۔ پہاڑ ٹیلے غار درخت مکان کسی بستی یا اقلیم کا نشان کچھ نہ رہے گا۔ نفخہ ثانیہ ہوتے ہی قبروں میں سے تمام مردوں کا جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اُٹھنا۔ دوڑتے ہوئے اپنے رب جل جلالہٗ کے حضور حاضر ہونا۔ تمام اولین و آخرین کا اپنے اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اپنے رب جل جلالہٗ کی بارگاہ میں پیش ہونا۔ جہنم کا بھڑکایا جانا اور اوس کا میدان قیامت میں لایا جانا کہ ہر دیکھنے والا دیکھ سکے جنت کا پاس لایا جانا اوس دن کافروں بدکاروں کے دلوں کا دھڑکنا اون کی آنکھوں کا اوپر نہ اوٹھ سکنا۔ اونکے موںھوں پر گرد کا پڑا ہونا۔ سیاہی کا چڑھا ہونا۔ اونکا پریشان ہو کر کہنا کہ ہمیں سوتے سے کس نے جگا دیا۔ انصاف کی ترازو کا قائم ہونا۔ اچھے برے تمام اعمال کا تولا جانا اعمال کے ایک ایک ذرے کا حساب ہونا اعمال ناموں کا پھیلایا جانا۔ کافروں کو اونکی پیٹھ کے پیچھے سے اون کے بائیں ہاتھ میں اونکا نامۂ اعمال دیا جانا اون کا حساب سختی کے ساتھ ہونا۔ اونکا اپنے موںھ اپنی موت مانگنا کافروں کا اوس دن ایسی کس مپرسی میں مبتلا ہونا کہ اپنے بھائی اپنی ماں اپنے باپ اپنی جورو اپنے بیٹوں سے بھی بھاگنا انبیائے کرام علیہ الصلاۃ والسلام کا بلایا جانا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اور امت محمدیہ علیٰ نبیہا و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کا اونپر گواہ ہونا۔ ہر جان کو اوس کے کیے کا پورا پورا بدلا دیا جانا تمام لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جانا۔ پھر اِس زمین اور اِس آسمان کا دوسری زمین اور دوسرے آسمان سے بدل دیا جانا ایمان والوں کو اونکے اعمال نامے سامنے سے اونکے داہنے ہاتھ میں دیا جانا اون کا حساب آسانی کے ساتھ ہونا ایمان والوں کا اوس دن ہنسنا خوشیاں منانا اونکے چہروں کا روشن ہونا اللہ عزوجل کے دشمنوں پر اونکے کانوں اونکی آنکھوں اونکی کھالوں کا اونکے اعمال کی گواہی دینا اونکا متعجب ہو کر اپنے اعضا سے کہنا کہ تم نے ہمپر کیوں گواہی دی اون کے اعضا کا اون کو جواب دینا کہ اللہ نے ہمیں بولنے کا حکم دیا جسنے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی۔ کافروں کا جہنم میں ایمان والوں کا جنت میں ٹھکانا ہونا ایمان والوں کا اپنے گھر والوں کے پاس شاد شاد پلٹنا۔ سیرت کمیٹی کے دھرم میں معاذاللہ یہ سب آیات غلط و باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ سیرت کمیٹی کے نزدیک ہر ایک روح اپنے جسم سے جدا ہوتے ہی اپنے اعمال کی فلم دیکھنے لگتی ہے اچھے اعمال کا منظر دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی ہے اور برے

اون کو اون کا اعمال نامہ سامنے سے اون کے داہنے ہاتھ میں دیا جانا اونکا حساب آسانی کے ساتھ ہونا۔

کاموں کا منظر دیکھ کر اوسے صدمہ ہوتا ہے بس قیامت و دوزخ و جنت کی صرف اتنی ہی حقیقت ہے
ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ قیامت کے احوال واہوال بیان فرمانے والی تمام آیات کریمہ کو
سیرت کمیٹی نے موبنہ بھر کر جھٹلایا اور اونھیں آیات مبارکہ میں واحد قہار جل جلالہ کا فتویٰ بھی گذرا کہ
جو شخص مُردوں کے اون کے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اوٹھنے کو جھٹلائے یا قرآن پاک کی کسی آیت کی
تکذیب کرے وہ کافر مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ابد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو بدسیرت کمیٹی
کی یہ عبارت بھی کفر قطعی یقینی اور اسکا قائل بلکہ اس عبارت ملعونہ پر اطلاع پانے کے بعد اس کے
قائل کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھنے والا بھی کافر و مرتد قطعی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

سیرت کمیٹی کے آرگن کے ہاتھوں اوسکی نقاب کشائی

پیارے بھولے بھالے سیدھے سادے سُنّی مسلمان بھائیو! تم اپنی سادگی اور بھولے پن کے سبب
اس دھوکے میں ہرگز مت آنا کہ سیرت کمیٹی ملک میں مجلس میلاد شریف کی دھوم مچانے مصطفےٰ پیارے
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میلاد اقدس کا جشن منانے کیلیے قائم کی گئی ہے نہیں ہرگز نہیں
یہ بدسیرت کمیٹی تو سرے سے مجلس میلاد شریف کا نام مٹانے وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین لعنہم اللہ
تعالیٰ کا ناپاک مقصد پورا کرانے کے لیے اونھیں کے بل بوتے اونھیں کے سہارے پر کھڑی ہوئی ہے
ع کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھکر بولے ۔ دیکھیے دیوبندیوں غیر مقلدوں
کا خبیث جادو کس طرح بدسیرت کمیٹی کے سر پہ چڑھ کر بول رہا ہے خود اوسی کا آرگن اخبار بے ایمان
کیونکر اوسکا اندرونی پردہ کھول رہا ہے۔ ملاحظہ ہو سیرت کمیٹی کا اخبار "ایمان" نمبر ۹ سال ہفتم
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۲ کالم اول پر "میلاد النبی کی شرعی حیثیت۔ مولنا مفتی محمد کفایت اللہ
صاحب کا اہم فتویٰ" کے عنوان کے ماتحت لکھا جاتا ہے۔ ایک مسلمان نے مولنا محمد کفایت اللہ صاحب
صدر جمعیۃ العلماء ہند کی خدمت میں میلاد النبی کے متعلق چند سوالات بھیجے تھے اون کے جواب میں
مولنا ارشاد فرماتے ہیں کہ "شروع میں اس تحریک کو اشاعت سیرت مقدسہ کے نام سے شروع
کیا گیا تھا۔ اور اس میں نہ کسی مخصوص تاریخ کا ذکر تھا نہ کوئی بدعتی رنگ تھا نہ جلوس نکالنے
کا تصور تھا۔ اور نہ باجوں اور تماشوں کا تخیل تھا۔ اسواسطے ہمنے اس تقریب کو تبلیغ و تذکیر
اور اشاعت سیرت نبوی کا ایک موثر ذریعہ سمجھ کر اجازت دیدی تاکہ مستند روایتوں سے مسلمانوں

Marfat.com

اور غیر مسلموں میں سیرت نبوی کی اشاعت کی جائے ہمیں توقع تھی کہ شاید اسی طریق سے مسلمان میلاد کی رسمی مجلسوں کی بجائے تبلیغ سیرت کے صحیح طریقے پر کاربند ہو جائیں گے مگر افسوس کہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم کا معاملہ پیش آگیا اور مسلمانوں نے بہت ہی جلد جلسہ ہائے سیرت کی اصلی غرض وغایت کو نظر انداز کرکے انھیں بھی میلاد کی رسمی مجلسوں میں مدغم کر دیا" مفتی اعظم نے تین چیزوں کی بہت مخالفت فرمائی ہے (۱) جلسۂ سیرت کو عید میلاد کا نام دیا گیا ہے (۲) ۱۲ ربیع الاول کو لازمی قرار دیدیا گیا ہے (۳) سیرت کے جلسوں پر جلوسوں باجوں اکھاڑوں کھیلوں اور تماشوں کا اضافہ کرکے تقریب سیرت کو مجموعۂ لہو ولعب بنادیا گیا ہے۔ اِس کے بعد دوسرے کالم پر اِسی صفحہ میں ہے مولٰنا محمد کفایت اللہ صاحب کے اِس فتوے کی روشنی میں مرکزی سیرت کمیٹی پٹی کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے (۱) جلوس بند کر دیئے جائیں۔ جہاں یہ ممکن نہو وہاں کم از کم کھیل اور تماشے گتکہ چراغاں اکھاڑہ باجا وغیرہ امور کو نہایت سختی کے ساتھ روکدیا جائے (۲) ۱۲ ربیع الاول کو اس تاریخ سے پہلے اور پیچھے سیرت کے جلسے کیے جائیں اور اشتہاروں اور تقریروں وغیرہ میں عید میلاد یا جشن میلاد کی اصطلاحیں استعمال نہ کی جائیں جلسۂ سیرت کا لفظ کافی ہے (۳) جلسوں کی تقریریں صحیح روایات کے مطابق ہونی چاہئیں اور ان تقریروں میں سارا زور اس امر پر صرف کیا جائے کہ مسلمان احکام شریعت کی پابندی کریں غیر مسلم رسول اللہ کے صحیح حالات سے واقف ہوں اور مخالفین اسلام کے الزامات کا رد کیا جائے (۴) ہر کام کفایت شعاری سے کیا جائے اور پبلک چندے کا بڑا حصہ کتب سیرت کی مفت تقسیم کی مد میں لگایا جائے۔

ان دونوں عبارتوں سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے۔ وہابیہ دیوبندیہ وگاندھویہ کے باہمی نجوائے شیطانیہ سے نائی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری صدر جمعیۃ الوہابیۃ الگاندھویہ دہلی کے ناپاک فتوے کے مطابق سیرت کمیٹی قائم کی گئی۔ سیرت کمیٹی قائم کرنے سے وہابیہ دیوبندیہ وگاندھویہ علیہم لعنۃ رب البریہ کا مقصود صرف یہی تھا کہ مجالس طیبہ میلاد اقدس بند کرادیں بلکہ عید میلاد وجشن میلاد کا نام بھی مٹادیں۔ اب بھی مرکزی سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور اونھیں وہابیوں دیوبندیوں گاندھویوں کے قبضے میں ہے اونھیں کے فتووں پر عمل مسلمانوں سے کرا رہی ہے اونھیں کے اشاروں پر اپنا کاروبار چلا رہی ہے۔ اگرچہ وہابیوں دیوبندیوں گاندھویوں نے سیرت کمیٹی قائم کرکے مجالس میلاد کریم کو بند کرانا چاہا۔ مگر حضور اقدس سید الکائنات صاحب الآیات البینات والمعجزات القاہرہ

علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کا قاہر معجزہ ظاہر ہوا کہ خود سیرت کمیٹی کے جلسے اکثر مقامات پر محفل میلاد شریف وجشن میلاد اقدس وعید میلاد مبارک کی شکل میں منتقل ہو گئے اور حق تو یہی ہے۔ کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ نے جب خود ہی فرما دیا ورفعنا لك ذكرك ۝ یعنی اور اے محبوب ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا (ترجمۂ رضویہ) تو قادر مطلق جل وعلا جس کے ذکر پاک کو خود ہی بلند فرمائے دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں باہم مل کر کیا اوس کے ذکر مبارک کو پست کر سکتی ہیں۔ کلا واللہ کلا ثم کلا واللہ اوس ذکر رفیع کو مٹانے والے خود ہی مٹتے چلے جائیں گے لیکن وہ ذکر اقدس تو بلند و بالا ہی ہوتا چلا جائے گا۔ حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مالک ومولیٰ سرور وآقا حضور اقدس سیدنا ومالکنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں عرض کرتے ہیں ۝

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے!
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے!
یہ گھٹائیں اوسے منظور بڑھانا تیرا

سیرت کمیٹی کی ان دونوں عبارتوں میں ثانی عن الاسلام مفتی کفایت اللہ کے فتوے میں بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکے دیکر جن امور مستحسنہ کو ناجائز بتایا گیا ہے اونکا بیان بھی یہاں پر مناسب فاقول والتوفیق من اللہ الملك الواھب۔ اولاً خود سیرت کمیٹی ہی کی تحریک پر مسلمانوں نے جلوس نکالنے - - - - : شروع کر دیے بعض شہروں میں اونہیں آزاد منش نیچری خیال تماشا پسند لوگوں نے باجوں اور خلاف شریعت وردیوں کیساتھ پہننے والے یعنی ہیٹ (انگریزی ٹوپی) اور نصف ران تک کے کاشف العورات نیکر سے آراستہ والنٹیروں کے مجمع بھی اضافہ کر دیے۔ یقیناً باجے حرام ہیں اور بیشک مرد کو اپنی عورت کے سوا کسی اور کے سامنے ایسا کپڑا پہننا حرام ہے جس سے گھٹنے یا رانوں یا ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کے جسم کے کچھ حصے کھلے رہیں مگر ۝

آخر اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست
کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

جب سیرت کمیٹی نے علمائے اہلسنت دامت برکاتہم کا بائیکاٹ کر کے نیچریوں اور صلحکلیوں

کی گود میں بیٹھ کر جلسے کیے تو بنا برہ دستکلیہ سے جلسوں اور جلوسوں میں اتباع شریعت کی امید رکھنی بھیڑیوں سے بکری پر رحم وکرم کی امید باندھنی ہے بہرحال باجے اور خلاف شریعت وڈیاں یقیناً حرام ہیں اور عید میلاد شریف کے مبارک جلسوں میں اور اشد حرام ہیں مسلمانوں کو ان چیزوں سے پرہیز واحتراز کرنا بیشک فرض ہے ثانیاً اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا و اٰیۃ منک وارزقنا وانت خیر الرازقین ہ یعنی عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے بتا دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت لوگوں پر نازل ہو اوس دن کو عید منانا نہ صرف اونھیں کیلیے جن پر وہ رحمتِ خاصہ نازل ہوئی ہو بلکہ اون لوگوں کی نسل میں آئندہ پیدا ہونے والے پچھلے لوگوں کے لیے بھی جائز ومستحسن اور اللہ عزوجل کے محبوب بندوں کا طریقہ ہے۔ جب مائدہ جیسی ایک نعمتِ خاصہ کے نازل ہونے کا دن جو ایک مخصوص جماعت ہی کے لیے نازل ہوا تھا۔ اور پھر لوگوں کی ناشکری وکفران نعمت کے سبب اوسکا نزول موقوف بھی ہو گیا اوس جماعت کے اگلے پچھلوں سب کے لیے بشہادت قرآن عظیم عید بن گیا تو جس روز خدائے پاک جل جلالہ کے جملہ موائد نعم وخزائن کرم کا مختار وقاسم تمام عالم کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت بنکر تشریف لایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ مبارک ومقدس دن تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کے لیے کیوں کر عید اکبر واعظم نہ ہو گا۔ تو مفتی کفایت اللہ نائی عن الاسلام کا عید میلاد مبارک کو اپنے فتوے میں ناجائز وبدعت بتانا اور بدسیرت کمیٹی کا اوسی ناپاک فتوے پر عمل مسلمانوں سے کرانا درحقیقت حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ اپنی عداوت اور قرآن عظیم کے ساتھ محاربت کا ثبوت دینا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

ثالثاً اللہ عزوجل فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ہ یعنی (اے محبوب) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اوسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اون کے سب دھن دولت سے بہتر ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے فرما دیا کہ اللہ کے فضل ورحمت پر خوشیاں منانا اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ومحبوب ہے اور

Marfat.com

حضور پر نور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس یقیناً دنیا میں مسلمانوں پر اللہ عزوجل کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت اور دنیا میں ملنے والی تمام نعمتوں رحمتوں برکتوں دولتوں کی اصل ہے تو ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میلاد پاک پر جشن منانا خوشیاں کرنا جلوس نکالنا غرض اظہار فرحت وسرور کا ہر وہ طریقہ عمل میں لانا جس کی ممانعت شریعت مطہرہ نے نہیں فرمائی یقیناً جائز ومستحسن ومستحب اور مرضیٔ حضرت رب ہے جل جلالہ وعم نوالہ۔ تو مفتی نائی عن الاسلام کا اپنے فتوے میں جلوس عید میلاد مبارک نکالنے جشن عید میلاد مبارک منانے کو بدعت وناجائز ٹھہرانا اور بدسیرت کمیٹی کا اوس پر مسلمانوں سے عمل کرانا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ اپنی مخالفت اور اپنی وہابیت کا ثبوت دینا ہے

رابعاً۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ کذٰلک نفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون ۝ یعنی (اے محبوب) تم فرماؤ کسنے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اوس نے اپنے بندوں کیلیے نکالی اور پاک رزق۔ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کیلیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص اونھیں کی ہے ہم یوہیں آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں علم والوں کیلیے (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ زینت جائز ہے جلسۂ عید میلاد مبارک یا محلس میلاد شریف میں بھی روشنی وآرائش سے مقصود زینت ہی ہوتی ہے تو مفتی نائی عن الاسلام کا چراغاں کو ناجائز بتانا اور رسیرت کمیٹی کا اوسی فتوے پر مسلمانوں سے عمل کرانا قرآن عظیم کے ساتھ مشاقت کرنا ہے

خامساً۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وذکرھم بایّٰم اللہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لکل صبار شکور ۝ یعنی اور (اے پیغمبر) اونھیں اللہ کے دن یاد دلا بیشک اسمیں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو (ترجمہ رضویہ) دن تو سبھی اللہ کے ہیں پھر یہ کون سے دن ہیں جن کے متعلق اللہ عز جلالہ اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دے رہا ہے کہ اپنے امتیوں کو اللہ کے دن یاد دلاؤ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام فرمائے ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادت مقدسہ ومعراج مبارک کے دن ہیں اونکی یاد قائم کرنا بھی اسی آیت مبارکہ کے حکم میں داخل ہے اور شک نہیں کہ کسی دن کی یاد قائم کرنے کا یہ طریقہ بھی بہت عمدہ ہے کہ

Marfat.com

اوس دن عظیم الشان جلسے کیے جائیں زبردست شاندار جلوس نکالے جائیں اور اوس دن جو انعامات
اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرمائے ہیں اُن کا بیان واعلان کیا جائے تو مفتی ثانی عن الاسلام کا ربیع
الاول شریف کی بارھویں تاریخ کی تعیین کو ناجائز بتانا اور مسلمانوں کو اوس تاریخ کے جلسوں میں میلاد
شریف بیان کرنے سے روکنا اور سیرت کمیٹی کا اوسی فتوے پر مسلمانوں سے عمل کرانا کلام الٰہی کیساتھ
معاندت کرنا ہے سادسا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ واعدوا لهم ما استطعتم من
قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون به عدو اللہ وعدوکم و اٰخرین من دونهم
لا تعلمونهم اللہ یعلمهم یعنی اور اون (کافروں) کیلئے تیار رکھو جو قوت تمھیں بن پڑے
اور پلے گھوڑے باندھ سکو کہ اس سے اون کے دلونمیں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور
تمھارے دشمن ہیں اور اون کے سوا کچھ اوروں کے دلونمیں جنھیں تم نہیں جانتے اللہ اونھیں جانتا
ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت مقدسہ سے واضح ولائح ہوگیا کہ مسلمان اگر جلوسوں کے ساتھ اکھاڑے
بھی نکالیں اور گتکے بانے بانک بنوٹ وغیرہ کے کرتب دکھائیں جس کے سبب کفار و مشرکین کے دلوں
میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ فنون حاصل کرنیکا شوق پیدا ہو تو
جائز و مستحسن ہے اور اس پُرفتن زمانے میں تو اور زائد بہتر و احب ہے اگر چہ یہ امور بھی کھیل ہیں
مگر یہ اون تین کھیلوں میں سے ایک میں داخل ہیں جو شرعاً باطل نہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔ بشرطیکہ
کرتب دکھانے میں بے ستری وغیرہ خلاف شریعت امور کا ارتکاب نہو تو مفتی ثانی عن الاسلام
کا اس کو ناجائز بتانا اور سیرت کمیٹی کا مسلمانوں کو اس سے باز رکھنا اپنے دل سے نئی شریعت گڑھنا
ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اب ذرا سیرت کمیٹی کے اعلان نمبر ۳ و ۴
کا بھی مطلب سُن لیجیے۔ جلسوں کی تقریریں صحیح روایات کے مطابق ہونی چاہییں۔ یعنی خبردار
اون تقریروں میں کوئی ایسی بات بیان نہونے پائے جس سے نیچر کو دھکا لگ جائے اسی لیے
سیرت کمیٹی نے باوجودیکہ بیسیوں رسالے شائع کیے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
علیٰ آلہ وسلم کا کوئی معجزہ اونمیں شائع نہ ہوا کیونکہ سیرت کمیٹی کے آقایان نعمت سر سید احمد خان
پیر نیچر کولی علی گڈھی و مسٹر شبلی و مسٹر سلیمن ندوی و مسٹر ابوالکلام آزاد کے نزدیک جو حدیث
نیچر کے خلاف ہو وہ غلط اور جھوٹی ہے۔ آگے چلیے اور ان تقریروں میں سارا زور اس پر
صرف کیا جائے کہ مسلمان احکام شریعت کی پابندی کریں۔ یعنی عید میلاد مبارک کرنا جشن

Marfat.com

میلادِ اقدس منانا مجلس میلاد شریف کرنا روشنی کرنا چھوڑ دیں۔ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی نبوت و پیغمبری پر ایمان لائیں تعویذ کو شرک و بت پرستی سمجھیں مندروں پر اپنی جانیں قربان کریں۔ شوالوں کی حفاظت کے لیے اپنے خون بہائیں کفار و مشرکین کے ساتھ دوستانے یارانے وداد و اتحاد منائیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ تمام مسلمانان ہند اپنی زکاۃ و خیرات و صدقات ذوی القربیٰ و یتامیٰ و مساکین کو نہ دیں بلکہ سارا روپیہ سیرت کمیٹی کے گڑھے ہوئے بیت المال میں داخل کر دیں کیونکہ سیرت کمیٹی کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنی زکاۃ کا روپیہ سیرت کمیٹی کے بیت المال میں داخل نہ کرے بلکہ خود ہی ذوی القربیٰ و یتامیٰ و مساکین و فقرا و غیرہم مستحقین زکاۃ کو ادا کرے تو اوسکی زکاۃ ہی سرے سے باطل ہے آگے کہتی ہے۔ غیر مسلم رسول اللہ کے صحیح حالات سے واقف ہوں۔ یعنی یہودیوں عیسائیوں پارسیوں ہندوؤں وغیرہم کافروں مشرکوں غیر مسلموں کو یہ بتایا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عام لوگوں کے ساتھ ملکر جوتا گانٹھتے تھے مزدور رہنما تھے۔ بکریوں کے چرانیوالے گڈریے تھے سوتیلے بھائیوں کیساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آگے کہتی ہے مخالفین اسلام کے الزامات کا رد کیا جائے۔ یعنی دشمنان اسلام کی طرف سے مقدس دین اسلام کے جن مبارک مسائل پر اعتراضات کیے جائیں اون اعتراضات کو تسلیم کر کے مسائل اسلامیہ ہی کا سرے سے انکار کر دیا جائے۔ مثلاً دہریوں نیچریوں کی طرف سے جنت دوزخ کی اون تفصیلات پر اعتراض ہو جو قرآن عظیم و حدیث کریم میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ تو دہریوں نیچریوں کا رد نہ کیا جائے بلکہ اون تفصیلات کا انکار کر کے جنت و دوزخ ہی کو محض ایک روحانی فلم بتا دیا جائے یا سائنس کے پجاریوں کی طرف سے رمضان مبارک میں شیاطین کے مقید کر دیے جانے پر تمسخر کیا جائے تو سائنس کے پرخچے نہ اوڑائے جائیں بلکہ شیاطین کے معنے جذبات نفس گڑھ لیے جائیں اور ارشاد اسلامی کو سائنس کے مطابق بنا دیا جائے یا بدھ مت والوں کی طرف سے یہ اعتراض ہو کہ اسلام اون کے پیشوا گوتم بدھ کو اپنا پیشوا نہیں مانتا تو یہ ہرگز نہ کہا جائے کہ گوتم بدھ ایک ملحد دہری تھا خدا کے وجود ہی کا قائل نہ تھا۔ اس لیئے وہ پیشوا ماننے جانے کے قابل نہیں بلکہ صاف طور پر اوسکی نبوت و رسالت تسلیم کر لی جائے۔ یا ہندوؤں پارسیوں کی طرف سے اون کے آتش پرست و بت پرست پیشواؤں دیوتاؤں کو پیشوا نہ ماننے پر اعتراض ہو تو فوراً پارسیوں ہندوؤں کو خوش

کرنے کیلیے اون کے تمام پیشواؤں رشیوں منیوں کی نبوت و رسالت پر ایمان لانیکا مسلمانوں کو حکم دیدیا جائے یا عیسائیوں یہودیوں کی طرف سے حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر اعتراض ہو۔ تو صاف کہدیا جائے کہ نبوت و رسالت پر ایمان لانا ہی ضروری نہیں بلکہ جو شخص توحید کو مانتا ہو جزا و سزا کا یقین رکھے اچھے کام کرے پھر وہ خواہ کوئی دین کوئی دھرم رکھتا ہو بس وہ جنتی ہے راحت ابدی کا مستحق ہے نجات دائمی کے لائق ہے یا صلحکلیوں کی طرف سے مسئلہ ضروریہ دینیہ جہاد و قتال لاشاعۃ الاسلام پر اعتراض ہو تو جہاد کی حقانیت ہرگز ثابت نہ کی جائے بلکہ جس دین و مذہب میں کفار پر تشدد و سختی کے احکام ہوں اوسیکو موبھ بھر کر باطل و ناحق قرار دیا جائے اور مندروں گرجاؤں کی اپنے خون بہا کر حفاظت کرنا مسلمانوں پر مذہبی و قرآنی فرض ٹھہرا دیا جائے۔

پیارے مسلمان سُنی بھائیو! للہ انصاف کرو یہ سیرت کمیٹی اسلام کے مخالفین کا رد کر رہی ہے یا دشمنان دین و اعدائے اسلام کے اعتراضات خبیثہ کو صحیح و درست تسلیم کرتی جارہی ہے اور پاک مبارک دین اسلام ہی کے گلے پر کند چھری چلا رہی ہے والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

آگے کہتی ہے ہر کام کفایت شعاری سے کیا جائے اور پبلک چندے کا بڑا حصہ کتب سیرت کی مفت تقسیم کی مد میں لگایا جائے۔ یعنی مجالس طیبہ میلاد مبارک میں چراغاں کرنا۔ زینت دینا۔ یا شیرینی تقسیم کرنا یہ سب تو کفایت شعاری کے خلاف ہے لہذا یہ سب باتیں ترک کر کے سیرت کمیٹی کی کتابیں خرید کر بانٹ دی جائیں یعنی یہ سارا جوش و خروش یہ تمام ناؤ نوش محض تحصیل زر و تبلیغ بد مذہبی و اشاعت بیدینی کیلیے ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

الغرض اس بد سیرت کمیٹی نے بیسیوں ضلالات و کفریات بکے یہ مختصر بیان مشتے نمونہ خروارے اور تفصیل کے لیے حضور پر نور سیدی و مولای تاج العلماء سراج العرفاء والاخرت بالابرکت مولٰنا مولوی مفتی حافظ سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی رد سیرت کمیٹی ۱۳۵۴ کا مطالعہ درکار و التوفیق من اللہ العزیز الغفار بالجملہ یہاں سے سوال اول کا جواب واضح و آشکار کہ سیرت کمیٹی مجمع مبتدعین و فجار اور ندوۂ مرتدین و ملحدین و کفار دینداروں کو بیدین بنانا کفر و اسلام کا فرق اوٹھانا کفا

Marfat.com

و مسلمین کے درمیان امتیاز کو مٹانا اوسکا مقصد اصلی و شعار اور یہی اوسکا نصب العین و بنائے کار اور اپنے کفریات و ضلالات و خباثات و بطالات و شناعات میں یا پیر نیچر کولی سر سید احمد خاں علیگڈھی کی ناپاک کتاب تفسیر القرآن اور امام الگاندھویہ مسٹر ابوالکلام آزاد کی خبیث کتاب ترجمان القرآن اور شہو قدیمی مذہب فروش مسٹر محمود دھر میال کی نجس کتاب انوار عالم اور اخبث مرتدین زمانہ عنایت اللہ خان مشرقی کی ملعون کتاب تذکرہ کی کاسہ لیس و فضلہ خوار و لاحول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

(۲) بحکم شریعت مطہرہ مسلمانوں کو سیرت کمیٹی میں شامل ہونا اور اوسکا ممبر بننا حرام حرام حرام ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو (ترجمہ رضویہ) جب گناہ وظلم پر مدد کرنا حرام ہے تو کفر وارتداد پر مدد کرنا شدید حرام ہوگا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ واذا رایت الذین یخوضون فی ایتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ٥ یعنی اور اے سننے والے جب تو اونھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو اون سے موںھ پھیر لے جبتک اور بات میں نہ پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ترجمہ رضویہ) اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالےٰ۔ وقد نزل علیکم فی الکتٰب ان اذا سمعتم ایت اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع المنفقین والکفرین فی جھنم جمیعا ٥ یعنی اور بیشک۔ اللہ تم پر کتاب میں اوتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ اونکا انکار کیا جاتا ہے اور اون کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو اون لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جبتک وہ اور بات میں مشغول نہوں ورنہ تم بھی اونھیں جیسے ہو بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کریگا (ترجمہ رضویہ) اعاذنا اللہ تعالیٰ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ بحرمۃ حبیبہ المکین النبی الامین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام الی ابد الابدین واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

Marfat.com

(۳) جو لوگ سیرت کمیٹی کے اقوال کفریۂ قطعیۂ یقینیہ پر اطلاع یقینی حاصل کر لینے کے بعد بھی اونکے قائلین کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرتے یا اون کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھتے ہیں وہ تو خود بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ہیں۔ منکرین ضروریات دین و گستاخان بارگاہ حبیب رب العلمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم الی یوم الدین کے حق میں تمام مسلمانوں کا قطعی یقینی اجماعی اتفاقی فتوے ہے کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اوس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد بھی اوس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک رکھے تو بیشک وہ خود کافر ہے۔

کما فی الشفاء الشریف ومجمع الانہر والفتاوی الخیریۃ والفتاوی العلمگیریۃ والدرر والغرر والدر المختار ورد المحتار وغیرہا من معتمدات الاسفار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ اور جو لوگ اون اقوال کفریہ کے قائلین کو کافر و مرتد جانتے ہیں مگر پھر بھی سیرت کمیٹی میں شامل اوس کے ممبروں میں داخل ہیں وہ لوگ بحکم شریعت مطہرہ اشد ترین فساق و فجار مستحق غضب جبار مورد قہر قہار سزاوار عذاب نار ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتصغی الیہ افئدۃ الذین لایؤمنون بالاخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ماھم مقترفون ٥ یعنی اور اسلیے کہ اوس (شیطانی بناوٹ اور دھوکے کی بات) کی طرف اونکے دل جھکیں جنھیں آخرت پر ایمان نہیں اور اوسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو اونھیں کمانا ہے (ترجمۂ رضویہ) والعیاذ باللہ تعالیٰ اور جو لوگ سیرت کمیٹی کے اقوالِ کفریہ ومقاصد فاسدہ اغراض خبیثہ پر مطلع نہ ہوئے۔ محض جہالت وناواقفی کی بنا پر اوسکے ممبر بن گئے تو جب تک وہ لوگ بالکل بے خبر و ناواقف رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس ممبری کے سبب اون پر گناہ نہوگا۔ قال تعالیٰ۔ لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا بشرطیکہ مطلع ہو جانیکے بعد اوس سے بیزار و بری ہو جائیں قال تعالیٰ۔ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ لیکن اگر سیرت کمیٹی کے ضلالات وکفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی اوس سے الگ نہوئے اپنی پہلی ممبری اوس سے اب بھی نبھائی اوس کی خباثتوں شناعتوں کی طرف سے بے پرواہی منائی تو اب یہ لوگ بھی اونھیں کے حکم میں ہیں اونھیں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے قرآن عظیم فرما چکا انکم اذا مثلہم حدیث شریف میں ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سواد قوم فھو منہم واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ

اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (۴) محض ممبری سے علٰحدہ ہو جانا کافی نہیں بلکہ علے الاعلان وعلی رؤس الاشہاد سیرت کمیٹی کی ممبری اوس کے جلسوں میں شمول سے توبہ کریں حدیث شریف میں ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ یعنی جب تو گناہ کرے تو اوس کے بعد فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔ اور جب وہ سچی توبہ اور سیرت کمیٹی سے اپنی بیزاری وبیزاری کا مطابق شریعت اعلان کر دیں تو اب اوس پہلی ممبری اور شمول سیرت کمیٹی کے سبب جس سے وہ توبہ صحیحہ شرعیہ کر چکے ہیں اون کے پیچھے نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہوگا لیکن اگر بعض اماماں مساجد ایسے ہوں جن کے متعلق گزشتہ تجربات نے اون کی توبہ کی طرف سے بے اعتمادی پیدا کر دی ہو تو جبتک اون کی اس توبہ پر ثبات واستقامت کا اطمینان نہو جائے اونکے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز ہی اولیٰ ہے فان الاسلام یھدم ماقبلہ والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ رزقنا اللہ تعالیٰ التوبۃ وحسن الخاتمۃ بحرمۃ حبیبہ ابی القاسم وفاطمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اھل بیتہ وآلہ وبارک وسلم واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

(۵) بیشک مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ سیرت کمیٹی سے قطعاً بے علاقہ وبیزاری وبری رہیں اور اس بدسیرت کمیٹی کی ضلالتوں خباثتوں شناعتوں کی مخالفت کریں حدیث شریف میں ہے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنی تم میں جو شخص کوئی ناجائز بات دیکھے اوسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دے پھر اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اپنی زبان سے اوسکو مٹانیکی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اپنے دل سے اوسکو برا سمجھے اور اوسکے مٹنے کی دعا وتمنا کرے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے حضور اقدس شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس یعنی کیا تم فاجر کا تذکرہ کرنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اوسکو کیونکر پہچانیں گے جو عیوب اور برائیاں اوسمیں ہیں اون کا بیان کرو تاکہ لوگ اوس سے بچیں۔ تیسری حدیث شریف میں ہے حضور مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا ظہرت الفتن (او قال البدع) وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یظہر علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا یعنی جب فتنے ظاہر ہوں بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے اصحاب کی توہین کی جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے اون فتنوں اور بدمذہبیوں کا رد کرے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین کرنیوالوں کا رد و ابطال کرے اور جو عالم اپنا علم ظاہر کرے تو اوسپر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت اللہ نہ تو اوس کا فرض قبول کریگا نہ نفل۔ اور یہ مضمون بکثرت آیات کریمہ میں بھی وارد ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والہدیٰ من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتٰب اولٰئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللٰعنون ۰ الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولٰئک اتوب علیہم وانا التواب الرحیم ۰ یعنی بیشک وہ جو ہماری اوتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اوسے کتاب میں واضح فرما چکے اونپر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنیوالوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں اون کی توبہ قبول فرمائے نگا۔ اور میں ہی ہوں توبہ قبول فرمانے والا مہربان (ترجمہ رضویہ) اور اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داوٗد وعیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون ۰ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۰ یعنے لعنت کیے گئے وہ جنھوں نے کفر کیا داوٗد اور عیسٰے ابن مریم کی زبان پر یہ بدلہ اون کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے (ترجمہ رضویہ) نسأل اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کتبہ الفقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد المعروف

بحشمت علیخان القادری الرضوی المجددی اللکنوی

غفرلہ ولابویہ واہلہ واخویہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی الساکن فی محلۃ بھورے خاں من بلدۃ پیلی بھیت صانہ اللہ تعالیٰ وجمیع اہل السنۃ عن شر کل ہمزو مبتدع ومرتد وعفریت۔ امین

Marfat.com

تصدیقات بابرکات حضرات علمائے اہلسنت ادامہم رب البریات

باالفیوض والحسنات
سرکار مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر نے رد سیرت کمیٹی مں حضرت حامی السنن ماحی الفتن نجدی فگن مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی محمد حشمت علیخان صاحب قادری رضوی دام بالفیض الصوری والمعنوی کا یہ فتوے دیکھا مولی تعالی اونکو جزائے خیر دے کہ اونھوں نے فتنوں کے وقت حق ظاہر فرمایا اور دین متین وسنت حضور سید المرسلین صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ وعلیہم وعلی آلہ اجمعین کی حمایت فرمائی مکار سیرت کمیٹی کے مکروں کے پول کھولے۔ اوسکے کفریات وضلالات وبطالات بے نقاب فرماکر اہل اسلام اہل سنت کو اون سے دور رہنے اون سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔ شک نہیں کہ یہ بدسیرت کمیٹی کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین سے اتحاد وموالات اون کی تعظیم اون سے محبت کی تعلیم دیکر مسلمانوں کو لعنت الہی وہلاکت دین ودنیا کی طرف بلاتی۔ تبلیغ واشاعت سیرت کریمہ کا محض بزور وکذب وبہتان نام لیکر ناواقف اور کم علم عوام اہل اسلام کو سچے دین وسنت اور صحیح وکامل سیرت کریمہ سے دور کراتی اور کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین کی اون کے اپنے کفر وشرک وارتداد وبدعت پر قائم رہتے ہوئے بھی عظمائے اسلام دین وسنت کے علمائے کرام ومشایخ عظام کی سی بلکہ اون سے بھی بڑھ کر تعظیمیں توقیریں خاطرداریاں خوشامدیں کرکے اون دشمنانِ اسلام وسنت کو اون کے کفر وشرک وارتداد وبدعت پر اور خوب مضبوط جماتی اور اون کو غریب ناواقف عوام اہل اسلام کے بہکانے کے مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس دشمنِ اسلام وسنت کمیٹی سے دور بھاگیں۔ دامے درمے قلمے قدمے سخنے غرض کسی طرح بھی اس خباثت کمیٹی کی شمہ بھر اعانت ذرہ برابر امداد بھی نہ کریں۔ قال اللہ تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خادم سجادہ غوثیہ برکاتیہ قاسمیہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

Marfat.com

مولی عزوجل کی صد ہا رحمتیں ادان بندوں پر جو ایسے نازک وقت میں اسلام اور آقائے اسلام
ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پاک مبارک عزت کیلئے اپنا سینہ سپر کر کے
اور بلا خوف لومۃ لائم حق و باطل میں تمیز کر کے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں بیشک ۔ بیشک یہ نوپید افتنہ جسنے اپنا نام سیرت کمیٹی رکھ چھوڑا ہے
العیاذ باللہ تعالیٰ بیخکنی اسلام کا بیڑا اوٹھا کر کھڑا ہوا ہے ۔ حسب تشریح علامہ استاذی حضرت
شیر بیشہ سنت مدظلہم العالی اس کے عقائد و اقوال و احوال و افعال و اعمال سخت قبیح موجب
صد عذاب و عقاب اخروی ہیں ۔ ایسی جماعت سے مسلمانوں کو ایسا پرہیز لازم جیسا وہ خود اپنی
اور اپنے ماں باپ کی عزت کے دشمنوں سے کرتے ہیں ۔ اسے کہاں تم اور تمہارے ماں باپ
کی عزت ۔ خدا کی قسم قیامت میں ماں باپ کام نہ آئیں گے ۔ ہاں ہاں سُن رکھو وہاں کام آنے
والا صرف تمہارا دین و ایمان ہوگا ۔ خدا کے لئے ان بھیڑیا بھیڑیوں سے بچو اور اپنے دنیا و دین
کو اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقدس دامنوں سے وابستہ کر دو پھر
وہ تمہارے سروں پر اپنے دامنِ کرم کا سایہ فرمائیں گے ۔ تمہارے سچے ہمدرد و حقیقی محسن
وہ حضرات علمائے اہلسنت ہیں جنھوں نے صرف تمہارے دین و ایمان کی حفاظت ہی کیلئے
اپنی جانیں اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں اپنے علمائے کرام کی طرف جھکو خدا کی رحمتیں
تمہاری طرف جھکیں گی ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ
اجمعین وبارک وسلم ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم
وانا الفقیر خویدم الطلبہ آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی غفرلہ المولی القوی

دار الافتائے بیڈیاباڑی ضلع ہو گلی

ھو الولی ۔ مجھے حضرت سیدی وسندی تاج العلماء مولانا سید شاہ اولاد رسول محمد میاں
صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ) کی تصدیق
انیق و تقریظ رشیق سے کامل اتفاق ہے واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم
وہا انا الفقیر السید الشاہ محمد المدعو بعید الولی الحسنی القادری البرکاتی القاسمی اللکنوی ۔

Marfat.com

کان المولیٰ تعالیٰ لہٗ (خطیب لبوزی مسجد و مفتی دار الافتاء بیڈیا باٹی ضلع ہوگلی)

دار الافتائے ریاست پٹیالہ

۷۸۶/۹۲ اللہ تعالیٰ فاضل اجل عالم علام حضرت مجیب صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے بیشک اونھوں نے بدسیرت کمیٹی کی جو خباثتیں بطالتیں ظاہر فرمائیں سب شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس مبارک فتوے پر عمل کریں اور جلسوں مجمعوں میں اس نام نہاد سیرت کمیٹی کا رد کریں اسکی خباثتوں کا اظہار و ابطال کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر حقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ (خطیب جامع مسجد و مفتی ریاست پٹیالہ۔ پنجاب)

دار الافتائے بیلی بھیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الرؤف الکریم۔ وبعد فقد طالعت ھذا الکتاب من اولہ الی اخرہٖ فوجدتہ موافقا للسنۃ والکتاب، منورا بانوار الصدق والحق والصواب، ھدی للذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون، وبجمیع ضروریات الدین یوقنون، اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون، ان الذین یبتغون خلاف ھذا الکتاب مسلکا فی حق سیرت کمیٹی لیسلکوہ فاولئک ھم الخاسرون، وانھم عن الصراط المستقیم لضالون، جزی اللہ تعالیٰ کاتبہٗ جزاء موفورا، وجعل سعیہٗ مشکورا، وھو العالم الکامل اجل الافاضل ناصر السنۃ السنیۃ کاسر البدعۃ القبیحۃ الدنیۃ ماحی الشر والفتنۃ دامغ الکفرۃ الفجرۃ غیظ المردۃ والظلمۃ مولانا وحبنا المولوی الحافظ القاری المفتی محمد حشمت علیخان اللکنوی صانہ الرب القوی عن مکائد کل غبی وغوی الحاصل یہ کتاب صحیح وصواب اور اس کا لکھنے والا مصیب ومثاب ہے حررہٗ ابو المساکین محمد ضیاء الدین السنی الحنفی القادری البیلی بھیتی غفرلہ

Marfat.com

ولوالدیہ المولی الغنی (مفتی شہر پیلی بھیت)

لقد اصاب فی ما اجاب: حبیب الرحمٰن قادری رضوی خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ آستانہ شیریہ۔ پیلی بھیت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؛ الحمد للہ رب العلمین؛ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین؛ سیرت کمیٹی کے رد میں جو یہ رسالہ فرید العصر وحید الدہر عالم باعمل فاضل بے بدل جناب مولنا مولوی محمد حشمت علیخاں صاحب نے تصنیف کیا ہے تمام لوگوں کے لیے نہایت مفید اور بری عقیدت سے بچانے والا اور بدعقیدہ لوگوں کو بشرط توفیق الٰہی راہ صدق وصفا پر لانیوالا ہے۔ بنظر غور وانصاف اس کے مطالعہ کرنے والوں پر یہ خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

حررہ العبد الحقیر ابوسراج عبد الحق رضوی عنہ تلمیذ مولنا المولوی محمد وصی احمد المحدث السورتی غفرلہ اللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

اما بعد فقد عاینت ھذا الکتاب؛ فوجدتہ مزینا بحلیۃ الصدق والصواب جزی اللہ تعالیٰ کاتبہٗ احسن الجزاء ووفقنا وجمیع اخواننا للعمل بھذا الجواب؛ والیہ المرجع والمآب؛ ماشاء اللہ فاضل اجل حضرت مولنا مولوے محمد حشمت علی خان صاحب بارک اللہ تعالیٰ فی عمرہ نے سیرت کمیٹی کے متعلق جو کچھ جواب تحریر فرمایا ہے بہت خوب واحسن اور موافق حکم رب تبارک وتعالیٰ ومطابق احکام نبویہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ ہے ہمارے بھائیوں کاٹھیاواڑی مستفتیوں کو بالخصوص اور دیگر بلاد وامصار کے جمیع برادران اہلسنت کو بالعموم اللہ تعالیٰ توفیق عمل عطا فرمائے

کتبہ عبدہٗ المذنب عبد الحی القادری الرضوی البیلی بھیتی عفی عنہ

دار الافتاء ہلدوانی ضلع نینی تال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیا ومسلما۔ وبعد فقد نظرت فی ھذہٖ

Marfat.com

الرسالة حرفا حرفا فوجدتها حاملة للصدق والصواب خزینه بجلی الحجج الساطعة منورة بانوار الدلائل القاهرة جزی اللہ تعالیٰ مصنفها جزاء کاملا وزاد اللہ تعالیٰ فی حشمته وشوکته واعانه اللہ تعالی ما اضاءت شمس الحق والصداقة۔ راقم فقیر غلام محی الدین شیری قادری خطیب جامع مسجد (ومفتی دارالافتا) ہلدوانی ضلع نینی تال۔

دارالافتائے مبارکپور ضلع اعظمگڑھ

حامدا ومصلیا هذا الجواب هو الحق والصواب والمجیب العلامة مصیب مثاب حضرت شیر بیشۂ سنت قاطع کفر وضلالت مناظر اعظم ابوالفتح محمد حشمت علیخان صاحب قبلہ دامت برکاتہم کا یہ فتوی ناچیز نے اول سے اخیر تک دیکھا مجیب فاضل نے اپنے جواب فاصل بین الحق والباطل میں سیرت کمیٹی کی جو عبارات کفریہ نقل فرمائیں بیشک اونپر شریعت مطہرہ کا وہی حکم ہے جو صادر فرمایا نجاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء یہ سیرت کمیٹی بیدینی اور الحاد و گمراہی کا وہ شدید فتنہ ہے جو مختلف لباسوں میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ جب مسلمان ایک لباس سے روشناس ہو جاتے ہیں اور اوسکی مکاری کا پردہ چاک ہو جاتا ہے تو یہ گمراہ کن فرقہ دوسرے لباس میں نمودار ہوتا ہے کبھی ندوے کے نام سے اس فتنہ کا ظہور ہوا۔ تو کبھی خلافت کمیٹی کے نام سے رونما ہوا جب اس نام سے بھی مسلمان آگاہ ہو گئے۔ تو اب اس فتنہ کا نام سیرت کمیٹی ہو گیا فتنہ وہی ہے مقصد وہی چندے ہضم کرنا اور مسلمانوں کو بیدین بنانا ہے۔

مسلمانو! ہوشیار۔ خبردار۔ خبردار وہ گمراہ فرقہ جس کے اقوال کفریہ ایسے ہوں اوس کی شرکت وحمایت اور کسی قسم کی اعانت دین اسلام کی بربادی اللہ ورسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سخت ناراضی کا سبب ہے وما علینا الا البلاغ

کتبه بقلمه عبدالعزیز خادم الطلبة بدار العلوم لاہل السنة المعروفة بالمدرسة الاشرفیة مصباح العلوم الواقعة فی مبارکپور من مضافات اعظم گڈھ۔

۷۸۶ × ۹۲: فقیر غفرلہ ربہ القدیر نے یہ رسالۂ مبارکہ نافعہ دربارۂ سیرت کمیٹی مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان

صاحب قبلہ لبغور دیکھا۔ الحمد للہ سراپا رشد وہدایت اور حق وصواب ہے مولیٰ عزوجل موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بیشک سیرت کمیٹی کے معتقدہ وشائع کردہ رسائل کے متعدد اقوال خبیثہ حد کفر تک پہنچ چکے ہیں جنکا قائل یقیناً کافر مرتد ہے اِس طرح پر کہ جو اوسکے اون اقوال خبیثہ وکفریات محضہ پر مطلع ہوکر بھی اوس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ومرتد ہے سیرت کمیٹی جب ایسے ناپاک کلمات کی تصدیق کرتی ہے تو یقیناً اوس کی شرکت وحمایت حرام سخت حرام ہے مولیٰ عزوجل مسلمانوں کو اوس کے شر سے محفوظ رکھے فقط

فقیر عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی عفی عنہ تلمیذ حضرت صدر الشریعہ دام ظلہم العالے

تصدیق راندیر ضلع سورت

حضرت حامیٔ سُنّیت ماحیٔ لانذہبیت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت ناصر الاسلام مناظر اعظم مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واستعملہ فی رضائہ ورضاء رضائہ کا یہ مبارک فتوےٰ مسمی بنام تاریخی رازِ سیرت کمیٹی ۱۳۵۱ھ فقیر نے مطالعہ کیا بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سراسر حق وصواب پایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر خادم الساداتِ والعلماء محمد عبد القادر غفر لہ الرب الغافر قادری برکاتی قاسمی نصرہ ربہٗ تعالیٰ علیٰ کل غبی وغوی وعمی۔ عرب گلی۔ راندیر۔ ضلع سورت

ملنے کا پتہ۔ حضرت تاج العلماء مولٰنا سید محمد میاں صاحب قادری۔ دفتر جماعت مرکزیہ اہلسنت برکاتی سرکار کلاں۔ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

ملنے کا دوسرا پتہ سید حسن خان قادری رضوی مکتبۂ اہلسنت۔ محلہ بھورے خان۔ پیلی بھیت

ملنے کا تیسرا پتہ:۔ دفتر انجمن تبلیغ صداقت۔ رحمت منزل۔ کامیکر اسٹریٹ۔ چھاچھ محلہ۔ بمبئی نمبر ۳

طابع:۔ سلطان حسین مالک مطبع سلطانی۔ بیرو حوالدار کی گلی ۱۵۔ بمبئی نمبر ۹

ناشر:۔ منشی مصطفےٰ خان قادری ۱۳۵ بھوساری محلہ۔ بمبئی نمبر ۳

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ سُنّی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین
کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ
کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد اون سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی
بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصدِ اساسیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں اون کا
روشن بیان سنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستہ دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ
مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳۵۸ھ

از رشحاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکہ اہلِ سنّت ۔ سرکار کلان ۔ مارہرہ مطہرہ ۔ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر و سعی جمیل

محبِ سنّت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب ٹاٹے والے دوکان ۵۳
کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

مطبع سلطانی واقع پیر دلین ۱۲ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر
باذنہٖ تعالیٰ شائع خلائق ہوا

چاند سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع پیر دلین ۱۲ بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبداللہ صاحب ٹاٹے والے کیلئے چھاپا

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما الحمد للہ العزیز المتعال ؛ والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد صاحب الحسن والجمال ؛ والفضل والنوال ؛ وعلیٰ صحبہ والہٖ خیر صحب وآل ؛ آمین یا ذاالاکرام والجلال ؛

منظور ہے گزارش احوال واقعی ؛ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم آج ایک عجیب انقلاب انگیز دَور سے گزر رہے ہیں ۔ تمام دُنیا میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے ۔ جس طرف آپ نظر اُٹھا کر دیکھیں گے آپ کو ایک ہنگامہ ایک انقلاب نظر آئے گا ۔ لیکن اِس وقت میں جس انقلاب کا ذکر کر رہا ہوں اُس کے سامنے یہ سب انقلابات بالکل گرد ہو جائیں گے ۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب انقلاب اور سیاسی کشمکشیں اُسی اصلی انقلاب کے ادنیٰ شاخسانے ہیں ۔ وہ انقلاب بہت عمیق ہے ۔ اور اندر ہی اندر تمام مسلمانوں پر چھا رہا ہے ۔ اور تاوقتیکہ اُس کا انسداد نہ کیا جائے مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے ۔ وہ انقلاب کیا ہے ؟ مذہب سے غفلت ۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان مذہب سے دور جا پڑے ہیں ۔ مذہب سے بیگانہ ہو گئے ۔ خدا کو بُھول گئے ۔ اور احکام خدا و فرامینِ مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے غفلت کر رہے ہیں ۔ اِسی لیے اور صرف اسی لیے مسلمانوں میں وہ رُوحانی طاقت نہیں رہی اور وہ اسلامی جوش باقی نہیں رہا جس نے اُنھیں دُنیا جہان کا حکمران بنا دیا تھا مسلمانوں کی پستی تو اب ایک حقیقت مسلّمہ ہو چکی ہے ۔ ہر زبان پر اس کا چرچا ہے ۔ پریس اور پلیٹ فارم اس کے ذکر سے گونج رہے ہیں ۔ لیکن اب مسلمانوں میں لامذہبیت ۔ خود غرضی ۔ بداخلاقی غرض ہر بُرائی علیٰ وجہ الکمال ترقی کرتی جا رہی ہے ۔ کہیں کفار و مشرکین سے اتحاد و موالات کی دعوت دی جا رہی ہے تو کہیں بجائے تبلیغ اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم معاذ اللہ گاندھی کی پیروی پر مجبور کیا جا رہا ہے اِلّا ماشاء اللہ ۔ انگریزی خوان لیڈر مغرب کی بدترین ذہنی غلامی کا ایڈووکیٹ ۔ لامذہبیت کو اور اسلامی و اخلاقی قیود سے آزادی کو ترقی کا معیار قرار دے رہا ہے ۔ اور وہ اگر کوئی ریزولیوشن مسلمانوں کی ترقی کے لیے پیش کرتا ہے تو اُس ریزولیوشن میں لامذہبیت کے جراثیم کی کمی نہیں ہوتی ۔ اور اگر کسی ایسے مولویصاحب

Marfat.com

کی طرف سے جو سیاست میں غرق اور دین سے دور ہوتے ہیں کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو وہ بھی اپنے اندر سیکڑوں گمراہیاں لیے ہوئے ہوتی ہے۔ الغرض قوم مسلم کا صحیح علاج آج تک اِن سیاسی لیڈرانِ قوم اور سیاسی مولویوں سے نہ ہو سکا۔ اور کیونکر ہو سکتا جب کہ تشخیص غلط علاج غلط۔ اگر مرض کی صحیح تشخیص کر کے اُس کا صحیح علاج کیا جائے تو پھر ہم کیونکر فوز و فلاح نہ پائیں اور کیسے ترقی نہ کریں۔ آج کونسل کی چند کرسیوں کے لیئے چند گورنمنٹی ملازمتوں کے لیے یا نام نہاد آزادی کے لیے اسلامی احکام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور پیارے اسلام نے مسلمان کو خَلِيفَةُ اللهِ فِي الْاَرْضِ بنایا تھا۔ لیکن آہ! کہ آج مسلمان خدا کی عطا کی ہوئی خلافت نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ اسمبلی کی چند کرسیوں کا طالب ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک مخلوط اور مشترکہ حکومت چاہتا ہے۔ مسلمان تو اس لیے پیدا ہوا تھا کہ وہ اسلام کا پرچم لہرائے۔ توحید خداوندی کا علم بلند کرے۔ لیکن افسوس کہ آج وہی مسلمان مخلوط مذاہب کا محافظ بنکر ادیانِ باطلہ کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔ اور تمام مذاہب کی مخلوط حکومت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ علم اسلامی کو بلند کرنے کے بدلے علم قومی کے نام سے مختلف اور متضاد مذہبوں کا علم بلند کر رہا ہے۔ اور پھر اسی دھوکے میں مبتلا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ترقی کر رہا ہوں۔ میں خود بھی اسی فریب میں تھا کہ بس نجات و ترقی اور تحفظِ دین و ایمان کا وہی راستا صحیح ہے جو حضرات لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں۔ لیکن کس زبان سے اور کہاں تک مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر نظر رحم فرمائی اور میں اس خوفناک و پُر فریب خواب سے بیدار کیا گیا۔ اور آج تاریکی کے عمیق غار سے نکل کر نورِ ہدایت پا رہا ہوں۔ بیشک نجات کا جو راستا لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں حقیقت میں وہ راستا قید کا عذاب کا اور ضلالت کا راستا ہے۔ قبل اس کے کہ میں آپ کو اُس نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ایک سیدھا سادہ سوال کروں۔ اُس کا صحیح جواب دینے کے بعد آپ خود بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس نورِ ہدایت کو حاصل کر لیں گے جس سے آج میرا سینہ معمور ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سوال :- پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! تم کو ہندوستان کا تاج و تخت دیا جاتا ہے لیکن ایک شرط پر۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے پُرانے دین اسلام و مذہب

Marfat.com

اہل سنت پر مت چلو بلکہ ہمارے لیڈر صاحبان کے کاٹے چھانٹے ہوئے مذہب کو قبول کر لو جو معجون مرکب ہے اور جسکا مقصد صرف دُنیا طلبی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ اس شرط کو منظور کریں گے۔ اگر آپ کو دنیا کے بدلے دین چھوڑنا منظور ہوگا تو آپ اس شرط کو قبول کر سکتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن اگر آپ دین حنیف و مذہب حق کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو پھر آپ اس سوال کے جواب میں یوں فرمائیں گے کہ لعنت ہے اُس تخت و تاج پر جو دین کے بدلے میں ملے اور تُف ہے ایسی بادشاہت پر جو قیامت کے دن ہمیشہ کی ذلت اور دوامی عذاب پر ختم ہو۔ حقیقۃً ہر سچے سُنّی مسلمان کا یہی جواب ہونا چاہیے۔ اب آپ لیڈران قوم کی تمام تحریکوں اور تجویزوں کا بنظر غور مطالعہ فرمائیں۔ کیا ان کا مقصد اُسی ہلاکت خیز شرط کو دوسرے لفظوں میں پیش کرنا نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے۔ بالخصوص مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کا بھی یہی مطلب ہے۔ ہمیں اس وقت کانگریس سے بحث نہیں ہے کیونکہ کانگریس کھلے ہوئے کافروں کی جماعت ہے اور اُس کی اسلام کُش پالیسی اور مسلم آزار روش ظاہر ہو رہی ہے۔ نیز اُس کے ہمنوا مثلاً جمعیۃ العلماء، مجلس احرار وغیرہم اشرار کُلُّھُمْ فِی النَّارِ۔ لیکن مسلم لیگ جاذبیت کا جامہ پہنکر "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگاتی ہوئی مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈال رہی ہے کیونکہ اس کے اغراض و مقاصد ہی اسلام کے لیے خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں خود بھی اسکا ممبر بن گیا تھا لیکن اب کہ مولیٰ تعالیٰ نے مجھے اُس کی شرعی خرابیوں پر مطلع فرمایا۔ جب تک مسلم لیگ میں شرعی نقائص موجود ہیں میں اُس وقت تک کے لیے اس کی ممبری سے توبہ کرتا ہوں۔

مسلم لیگ میں وہ شرعی خرابیاں کیا ہیں۔ آپ کو مسلمانان اہل سنت کے سچے ہمدرد رہنما کے مبارک فتوے سے ظاہر ہوں گی جو آگے چل کر آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائینگے۔ ہمارے اس دینی پیشوا نے بلا خوف لَوْمَۃَ لَائِم اور بغیر کسی لالچ اور چاپلوسی کے صحیح طور پر اپنا مذہبی فرض ادا فرمایا۔ خدا اپنے شیروں کے اس شیر کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ناظرین کرام! میں مسلم لیگ کا مخالف نہیں ہوں۔ اور جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں میں خود بھی مسلم لیگ کا ممبر بن گیا تھا لیکن اس کو کیا کروں کہ لیگ میں ایسے ایسے شرعی نقائص ہیں جنکو پابند مذہب مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمان کو تخت و تاج کی حاجت نہیں ہے۔ بلکہ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ اور جب مسلمان سچا کامل مسلمان ہو جائیگا

Marfat.com

تو خود تختِ سلطنت اور تاج شاہی کو مسلمان کی ضرورت ہوگی۔ ناظرینِ کرام! آپ کو ہر ایک سیاسی انجمن اور خود مسلم لیگ اپنے ممبروں کی کثرت کا فریب دیگی۔ لیکن مسلمانو یاد رکھو کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار قرار نہیں پا سکتی۔ بلکہ اسلام کے بُنیادی اصول پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات گمراہی اور حق فراموشی کے ایسے دَور آتے ہیں کہ نوعِ انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور ایسے ہی دَور سے ہماری یہ سیاسی انجمنیں گزر رہی ہیں۔ خود قرآن کریم شاہد کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ یعنی اے سُننے والے زمین پر اکثر وہ ہیں کہ اگر تو اُن کے کہے پر چلے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ کسی معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ معاملے کی نوعیت اگر صدق و حقانیت پر مبنی ہے تو اُس کا ساتھ دیا جائے گا ورنہ ہرگز نہیں۔ اور اس لیے ہمیں چاہیے کہ گمراہوں کی کثرت پر ہم نظر نہ کریں بلکہ حق اور بصیرت کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے لیے ہم قرآن کریم کی روشنی اور رہنمائی حاصل کریں کہ وہ نقص و عیب اور جھوٹ سے پاک ہے۔ اگر دنیا کی مخلوق ایک راستے پر چلنا چاہے اور قرآنِ کریم دوسرے راستے کی رہنمائی فرمائے تو یقیناً یقیناً مخلوق غلطی پر ہوگی لیکن ارشادِ قرآنی ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ کامیابی اُسی کو حاصل ہوگی جو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اور صحیح معنی میں مسلمان ہوگا۔ اس لیے میرے بھائیو! تمام ناظرین کتاب ہٰذا سے میری اپیل ہے کہ وہ سچے پکے مسلمان بنجائیں اور احکامِ شرعیہ کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی۔ اگر کسی سیاسی انجمن یا کسی جماعت میں کوئی شرعی خرابی دیکھو تو اُسکی اصلاح کرو اور اگر اصلاح نہ کرسکو یا وہ جماعت اصلاح قبول نہ کرے تو اُس سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ جب تک تم سرکارِ دو عالم سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالو گے تمہاری گردن سے زنجیرِ غلامیِ کفار ہرگز دور نہ ہوگی۔ اور اگر مسلم لیگ بھی فوز و فلاح اور کامیابی چاہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ دامنِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھامے اور حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْن مضبوطی کے ساتھ پکڑے۔ لہٰذا اِنْ قوم پہلے خود سچے کامل مسلمان بنیں

Marfat.com

اور تمام مسلمانوں میں اتباعِ شریعتِ اسلامیہ کی سچی اسلامی رُوح پھُونکیں پھر کامیابی قدم چومے گی۔ تخت و تاج ٹھوکر میں ہو گا۔ اور پھر دُنیا کی کوئی طاقت تم کو مغلوب نہیں کر سکیگی۔ اور کسی اکثریت کا کوئی خوف تم پر غالب نہ ہو گا۔ بس ترقی کا آزادی کا کامیابی کا صرف یہی ایک راستا ہے۔ اور اس ترقی کو زوال نہ ہو گا۔ مسلمان اس لیے نہیں پیدا ہوا کہ کفار کی اکثریت سے مرعوب ہو۔ مسلمان کا پیارا رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی جماعتیں بڑی بڑی پارٹیوں پر اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس مسلمان تو اپنے رب جل جلالہٗ پر بھروسا رکھتا ہے اور طاغوتی اکثریت کو خیال میں بھی نہیں لاتا ہے۔ اگر اکثریت کو اقلیت پر مطلقاً غلبہ حاصل ہونا ضروری ہوتا تو قرآنِ عظیم کبھی مجاہدین و لشکریانِ اسلام پر میدانِ جہاد میں اُن سے دو گنے کافروں کے سامنے سے بھاگنے کو حرام و گناہِ کبیرہ قرار نہ دیتا۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور دیکھ لیا کہ ابھی تم میں کسی قدر کمزوری ہے تو اگر تم میں سے صبر کرنے والے ایک سو ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہونگے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے کہ عہدِ رسالت سے لیکر شاہانِ اسلام کے زمانے تک ہمیشہ غازیانِ اسلام نے اسی فرمانِ قرآن پاک پر عمل کیا ہے ہر میدان میں باذنہٖ تعالیٰ اہل حق کی اقلیت اہل باطل کی اکثریت پر غالب رہی۔ تو مسلمان یقین کامل رکھتا ہے کہ فتح و نصرت و غلبہ کا مدار ہرگز اکثریت پر نہیں بلکہ جس چھوٹی سی چھوٹی اقلیت کے ساتھ نصرت خداوندی ہوگی وہ بڑی سے بڑی اکثریت پر غالب ہی رہیگی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو ترقی کامیابی آزادی حاصل کرنا ہے تو شریعت مطہرہ کے اتباع کو اپنا دستور العمل و نصب العین بنائیں باطل کی اکثریت کو خیال میں بھی نہ لائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھروسا کریں اور ترقی و آزادی حاصل کرنے کے راستے میں جو قدم اُٹھائیں وہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو پھر ربِّ کریم جل جلالہٗ کا وعدہ صادق ہے کہ وَکَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی ہمارے ذمۂ کرم پر یہ ثابت ہے کہ ایمان والوں کی مدد فرمائیں

Marfat.com

محض اس نیک مشورے کی بنا پر ہم مسلم لیگ کو اوس کی شرعی خرابیوں پر شرعی حجت کے ساتھ آگاہ کرتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ نے ہماری اس مخلصانہ خدمت کو شرفِ قبول بخشا تو خود اوس کے حق میں بہتر اور مفید ہوگا۔ لیڈران قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان کیا تھے اور اب کیا ہوگئے؟ اور کیوں اس موجودہ نکبت و پستی کے غار میں گر گئے؟ کیا اس لیے کہ وہ تعداد میں کم ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اسلیے کہ وہ نیولائٹ کی ڈکشنری میں اَنْ سیولائز یعنی غیر مہذب اور وحشی ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ غریب ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ عالی دماغ نہیں ہیں؟ نہیں۔ پھر آخر کیوں؟ کیا سبب ہے؟ کیا وجہ ہے؟ سُنیے اور ذرا غور سے خیال کیجیے۔ جب نیّرِ اسلام اُفقِ بطحیٰ سے طلوع ہوا۔ فاران کی چوٹیوں سے چمکا اور آہستہ آہستہ بڑھکر دنیا جہان پر جلوہ ریز ہوگیا۔ عرب جو غیر متمدن تھے غیر مہذب تھے۔ جب مسلمان ہوگئے تو مہذب اور متمدن بن گئے۔ اور ساری دنیا کو خدا کا پیغام سُنانے کے لیے عرب کے ریگستان سے چلے۔ بے خوف اور نڈر ہو کر چلے۔ ہر قوم نے ہر ملت نے ہر مذہب نے قدم قدم پر شدید ترین مخالفت کی۔ زور سے۔ زر سے۔ اجتماعی قوت سے۔ فوجی طاقت سے۔ آلاتِ حرب و ضرب سے اپنی اکثریت سے۔ الغرض ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو فنا کرنا دبانا چاہا۔ لیکن مسلمان۔ خدا کا فدائی۔ رسول پاک کا شیدائی۔ خدائی پیغام سنانے کا علمبردار نہ ڈرا نہ گھبرایا۔ نہ ہٹا۔ بلکہ جس طرف رُخ کیا۔ جس طرف مونھ اوٹھا دیا برابر بڑھتا ہی رہا۔ بے سروسامان بے یار و مددگار۔ بے زور و بے پر مسلمان خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسا کر کے طاغوتی طاقتوں کو توڑتا۔ بادلوں کی طرح گرجتا۔ بجلی کیطرح کڑکتا۔ سیلاب کیطرح بڑھتا ہی رہا۔ قیصر و کسریٰ کی قاہر اور جبروتی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرکے توحید کی منادی کرتا۔ اسلام کا پیغام سُناتا ساری دنیا میں پہنچا۔ کسی مصیبت۔ کسی خوف۔ کسی تکلیف کو خاطر میں نہ لایا۔ دنیا اوس سے ڈر گئی۔ مرعوب ہوگئی۔ اوس کے سامنے جُھک گئی۔ آخر کیوں؟ کیا وہ اکثریت میں تھا؟ نہیں۔ کیا وہ بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھا؟ نہیں۔ کیا وہ دولتمند تھا؟ نہیں۔ پھر کیوں شاہی تخت و تاج اوس کی ٹھوکر میں آگئے؟ کیوں دنیا کی فوجی اور اجتماعی قوت اوسکے سامنے جُھک گئی؟ اس لیے اور صرف اسی لیے کہ وہ سچا مسلمان اور کامل مسلمان تھا۔

میرے پیارے مسلمان برادران اور حضرات لیڈران! اگر تم عہد ماضی کا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر دنیا کے حکمران بننا چاہتے ہو۔ تو اوٹھو۔ خواب سے بیدار ہو جاؤ۔

Marfat.com

اور سچے مسلمان کامل مسلمان بن جاؤ۔ اپنے اندر اور اپنی جماعت میں سچی اسلامی اسپرٹ پیدا کرو۔ پھر خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصرت و اعانت تمہارے ساتھ ہوگی۔ کامیابی تمہارا قدم چومیگی۔ دنیا تمہاری لونڈی ہوجائیگی۔ تم اللہ والے ہوجاؤ گے۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ سنتے ہو؟ بیشک اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے جو لوگ دوستی و محبت رکھیں گے تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ بس اس کتاب و فتوے کی اشاعت سے ہمارا یہی مطلب و مقصد ہے۔ اگر مسلم لیگ نے بتوفیق اللہ عزوجل اس پر عمل کیا تو ہم بھی بحیثیت ادنیٰ خادم کے ہر طرح اوس کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اس تمام تفصیلی تشریح کے بعد بھی اگر کوئی کوتاہ فہم انسان مجھ پر یا حضرت علامۂ زمان مفتیِ ہندوستان عالم جلیل فاضل نبیل ناصر الاسلام مناظرِ اعظم مظہرِ اعلیحضرت شیر بیشۂ سنت مولنا مولوی حافظ قاری مفتی ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دَامَتْ شُمُوْسُ اِفَاضَتِہٖ عَلَیْنَا بَازِغَۃً اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ پر مسلم لیگ کی مخالفت کا گمان کرے۔ یا جھوٹے پروپیگنڈوں سے کام لے تو وہ خود ہی اس کا جواب دہ اور شرعاً و اخلاقاً و قانوناً ذمہ دار ہوگا۔ ناظرین سے التماس ہے کہ وہ خود بنظرِ غور و بنگاہِ انصاف فتوائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیں اور ایمانی فیصلہ کریں۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آئیں اور دینِ حق کے عالم جلیل کی طرف سے سوء ظنی کرکے مؤاخذہ خداوندی اپنے سر نہ لیں۔ مکرر عرض ہے کہ جب حضرت مفتی صاحب قبلہ سے سوال کیا گیا تو حضرت ممدوح نے جو حق تھا واضح فرما دیا۔ اور اگر حضرت علامۂ موصوف ایسا نہ کرتے اور سکوت فرماتے تو یہ سکوت۔ سکوت عن الحق ہوتا پھر کتمانِ حق کی وعیدِ شدید سے نجات کیسے ملتی۔ لہٰذا حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنا مذہبی فرض ادا فرمایا جَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ عَنَّا وَعَنْ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ قَالَ اللّٰہُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ۔ فِیْ کِتَابِہِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَاءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۝ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ بِفَضْلِہٖ وَکَرَمِہٖ مِنْھُمْ اٰمِیْنَ۔ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مسلمانانِ اہلسنت کا ادنیٰ خادم ابوالظفر **محمد سالم** بن الشیخ علی باوزیر۔ آل عباس۔ عرب عفی عنہ

Marfat.com

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظۂ اقدس علامۂ زمان مفتی عالیشان حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا مولوی قاری حافظ مفتی ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علیخان صاحب مدظلہم العالی :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ بعض اصحاب آپ کے متعلق یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے جلسۂ وعظ منعقدہ چھاچھ محلہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ جملہ ممبران وشرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور یہ کہ مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہیں ۔

سوال دوم :- کیا آپ مسلم لیگ میں شریک ہیں یا نہیں ۔ اگر نہیں توکیوں ؟ امید کہ جوابات ہر دو سوال عطا فرماکر عنداللہ ماجور ہونگے ۔ فقط زیادہ حدِّ ادب ۔

المستفتی :- محمد سالم بن الشیخ علی باوزیر آل عباس ۔ ممبر آف مسلم لیگ صوبہ بمبئی ۔ رول نمبر ۸۹ ہ

فتوی

الجواب واللہ الموفق للصدق والصواب :- (جواب سوال اول) یہ روایت کاذبہ مفتراۃ ومختلقہ ومخترعہ ہے ۔ جیسا کہ سننے میں آتا ہے ۔ ہمارے سُنّی مسلمان بھائی لیگ میں شامل و شریک ہوگئے ہیں تو محض شرکت مسلم لیگ کی بنا پر انکو کافر کہنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے ۔ قرآن عظیم نے فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنی اے ایمان والو جب تم اللہ کے راستے میں سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ۔ اور جو لوگ تم کو سلام کیا کریں انکو یوں مت کہدیا کرو کہ تم مسلمان نہیں ۔ آیت کریمہ نے بتادیا کہ جو شخص اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے توجب تک اوسکے کافر ہونیکا ثبوت نہو اوسکو کافر کہنا حرام وناجائز ہے ۔ ہاں اگر کسی مدعیِ اسلام سے معاذاللہ اوسکے کفر کا ثبوت شرعی ہوجائے تو پھر حکم شرعی کی تعمیل میں اوسکو کافر کہا جائیگا ۔ اسی کا حکم اس آیت کریمہ کے صدر میں فَتَبَیَّنُوْا کہکر فرمایا ۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا یعنی اگر کسی کو کافر کہا جائے گا تو دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی ۔ جس کو

کافر کہا گیا اگر فی الواقع شرعاً وہ کافر تھا فبہا ورنہ یہ حکمِ کفر کافر کہنے والے پر پلٹ آئیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ تو جس قدر مسلمانانِ اہلسنت مسلم لیگ میں شریک و شامل ہوتے ہوئے بھی بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عقائدِ حقّہ اہلسنت پر ثابت و مستقیم ہیں اونکو کافر کہنا بحکم قرآن عظیم حرام اور بحکم حدیث کریم کفر و اخبث الآثام ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْمَلِکِ الْمِنْعَامِ۔ کہا تو یہ گیا تھا کہ مسلم لیگ میں کفار و مبتدعین بھی شریک و شامل ہیں اور کفار و مرتدین و مبتدعین کے ساتھ مجالست و مخالطت جو اونکے ساتھ مؤانست کی طرف منجر ہو شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی۔ مگر مفتریوں نے اس حکم شرعی کو کذب و افترا کے سانچے میں ڈھالکر یوں بنا لیا کہ جملہ ممبران و شرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ان فتنہ پردازوں سے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

(جوابِ سوالِ دوم) شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے جسکا مخالف احکام شرعیہ و منافی اصولِ دینیہ ہونا اوسکی کارروائیوں سے ظاہر و باہر ہے۔ کہیں زبانِ اُردو مٹانے کا زور، کہیں کفریہ و شرکیہ ترانۂ بندے ماترم کا شور۔ کہیں مسلمان بچوں کو وِدّیا مندر میں لیجاکر اون سے سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش۔ کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم و تکریم کرانے پر جوشش۔ کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں سے پیشوایانِ اسلام کے تذکرے نکالکر اون کی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف و توصیف داخل کرانے کا جوش۔ کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے۔ اوسمیں مسلمان کہلاتے والے جو شامل ہیں عموماً غدارِ مذہب اور دین فروش ہیں جو حطامِ دنیا کے عوض کانگریس کے ہاتھ بک چکے ہیں اور اپنے مہاتما (رُوح اعظم) گاندھی کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران و حامیانِ کانگریس میں حسین احمد اجودھیا باشی و شبیر احمد دیوبندی اور نائبِ عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری کے تبعین وہابیہ دیوبندیہ مرتدین کا اور مسٹر ابوالکلام آزاد و عبدالغفار خان سرحدی گاندھی کے مقلدین نیاچرہ ملحدین ہی کی کثرت ہے۔ لہٰذا بیحد ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام و مسلمین کو بچانے کیلیے کوئی مسلم جماعت قائم

Marfat.com

ہوتی ۔ ایسے نازک دورِ فتن اور ایسے شدید زمانہ محن میں مسلم لیگ اُٹھی اور اُس نے حفاظتِ اسلام و مسلمین و دفاعِ اعداءِ دین کا دعوی کیا اور غریب و مظلوم مسلمانوں نے اُسکو اپنا ملجأ و ماویٰ سمجھکر اُس کا ساتھ دیا ۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ لیڈرانِ قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اسی نشے کی چڑھتی ہوئی ترنگ میں اونھوں کیسے کیسے ایمان سوز و اسلام کُش افعال کر ڈالے تھے ۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں ۔ اور کفار و مشرکین سے محبت و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکامِ الٰہیہ و ارشاداتِ نبویہ پچھلے دورِ گاندھویت میں ہم نے اونکو سنائے تھے آج وہ خود بھی وہی فرامین شرعیہ قوم مسلم کو سُنانے لگے ہیں اور اپنے پچھلے اسلام کُش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں ۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستورِ اساسی کو منگا کر دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ او سکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بروئے کار لانے کے لیئے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے ۔ جنکو پورا کرنے کے لیئے لیگ اوٹھی ہے جنکی تایید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے ۔ وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے مُضادّ و مخالف بنائے گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

اوّلاً :۔ مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے ۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اوسکا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرالیا جائے اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جسکی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم کے نمائندے شامل کیے جائیں جس کے دستور میں مسلمانوں ۔ سکھوں ۔ اچھوتوں ۔ پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائے یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی ۔ اب ملاحظہ ہو کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جلّ جلالہٗ و صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ ہٰذا الحبیب وآلہٖ وسلّم ماتعاقب العصران نے بھی مسلمانوں کی مالی و جانی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں ہندوؤں پارسیوں یہودیوں

Marfat.com

عیسائیوں سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب کثرتِ رائے سے فرمانروائی کریں
حَاشَ لِلّٰہِ ۔ ہرگز نہیں ۔ قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی مال وجان کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ
حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ یعنی اللہ کے راستے میں یہاں تک مالی و
جانی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے ۔ اور فرماتا ہے ۔
حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ٥ یعنی اللہ کے راستے میں مالی وجانی
قربانیاں پیش کرو یہاں تک کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں ۔ قرآن پاک نے مسلمانوں
کی مالی وجانی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت
اور دوامی حقیقی صحیح ومفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند
ہوں ۔ اور اگر اپنی بدعقلی اور اغوائے شیطانی سے خود اپنی منفعت کو ٹھکرا دیں تو ایسے کج رو
کی کج روی کا ضرر دوسرے بے قصور فرمانبرداروں تک پہنچنے سے روک دینے کے لیے اوپر یہ حکم
نافذ کیا جائے کہ سلطنت اسلامی کو جزیہ دیکر ذلیل ومقہور ہو کر رہیں ۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت
کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی ومالی قربانی چاہتی ہے ۔ جسمیں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی
وخودسری حاصل ہوگی ۔

ثانیاً ۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار ومشرکین کو بھی مسلمانوں پر حکومت وفرمانروائی
حاصل ہوگی ۔ کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار وتناسب سے اوسکے ممبر شامل ہونگے
پھر کونسے دین وقرآن نے اسے جائز رکھا ہے کہ خود مسلمانوں پر کفار ومشرکین ومرتدین کی
حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی ومالی قربانیاں دیں ۔

ثالثاً ۔ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کرور اور مشرکین کی بائیس کرور
بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں گے ۔ اور جبکہ کثرتِ
رائے پر فیصلے کا مدار ٹھہرا تو مشرکین ہی کی حکومت ہوگئی ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

رابعاً ۔ یہ کہنا کہ اوس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق ومفاد کی مکمل حفاظت
ملحوظ رکھی جائیگی صرف سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کی خاطر ہے ۔ ورنہ
کیونکر کہا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر باہم متصادم ہونگے
تو اوس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعائر کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کیلیے

Marfat.com

چھوڑ دینا گوارا کر لیں گے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا، وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ، قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۰ یعنی اے ایمان والو غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں کوتاہی نکرینگے۔ تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا اونکی دلی تمنا ہے۔ دشمنی تو اونکے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو عداوت اونکے سینوں میں چھپی ہے وہ اور سخت ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرما دیں اگر تم عقل رکھتے ہو اس روشن و واضح ارشادِ قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہو جانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کر کے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلے میں اپنے شعائر کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اوسکے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

خامسًا۔ مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہ جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اوّلین ٹھہرایا۔ تو کیا چمار بھنگی وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے۔ کیا سکھ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے۔ کیا پارسی لوگ آگ اور سورج کی پرستش اور یزدان خالق خیر و اہرمن خالق شر دونوں کی خدائی کے اعلان کو اپنا مذہبی مفاد نہیں کہینگے کیا ہندوستان کے نصاریٰ و یہود سیدنا عُزیر و سیدنا عیسٰی علیہما الصلاۃ والسلام کے ابن اللہ ہونے کی تبلیغ کو اپنا مذہبی حق مذہبی مفاد نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ ان سب ادیانِ باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مفادِ مذہبی نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اسکو چھوڑ کر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کر لو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری حکومت قائم کر لینے کے بعد اِن تمام کفار و مشرکین کے اِن کفریاتِ ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اوّلین بتا رہی ہے۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے۔ یہ کس قدر شدید مخالفتِ قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافاتِ ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر مٹانا اسلام کا پھیلانا

Marfat.com

بتایا۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعتِ کفر و تبلیغ شرک کی حفاظت وحمایت کرنا بھی ٹھہرایا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی اور نیکی و پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ جب گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام اور گناہ وظلم ہے تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام و شرک و کفر نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سادسًا:۔ مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی وحفاظت کرنا اور لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی و غیر مقلد و رافضی و بابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم سارے کے سارے مرتدین و منکرینِ ضروریاتِ دین لیگ کے مذہب میں سب مسلمان ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے راشدین ثلٰثہ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمٰن غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اونکی پاک مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیساکہ لکھنؤ میں مشاہدہ ہورہا ہے) اور حضرات اہل بیت کرام سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا و سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہینگے کہ متنبیِّ قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بعد جدید نبیوں کی پیدائش کے جائز ہونے کی اشاعت کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے

Marfat.com

ظلم کر سکتا ہے۔ جاہل ہو سکتا ہے اور اس امر کا فتویٰ دینا کہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے، یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غیر مقلدین ادھر بیگے کہ اس امر کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں کے مقلدین سب کے سب کافر و مشرک ہیں۔ نیچری کو دینگے کہ پیر نیچر سید احمد خان کولی علیگڈھی نے جو کچھ اپنی "تفسیر القرآن" میں لکھا ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اُمتوں کے سامنے جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نہ تھا بلکہ وہ سب اونھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح اونھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر اونھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے۔ جبرئیل کسی ہستی کا نام نہیں۔ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں ہوتا وہ سب اوسی پاگل کے خیالات ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مصروف ہونے کے سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبرئیل خدا کا یہ کلام لائے۔ فرشتوں نے مجھے خدا کا یہ پیغام پہنچایا۔ اور درحقیقت نہ جبرئیل کا وجود ہے نہ کسی اور فرشتے کا۔ بلکہ وہ سب اوسی پیغمبر کے دل کے خیالات ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے ثواب و عذاب کی تفصیلات جو قرآن عظیم و حدیث کریم میں بیان کی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ جنت و دوزخ کی حقیقت محض روحانی مسرت روحانی صدمے کے سوا اور کچھ نہیں۔ انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے جملہ معجزات جو موجودہ زمانے کی سائنس کے خلاف ہیں سب جھوٹے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریۂ نیچریہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ خاکساری کہیں گے کہ عنایت اللہ مشرقی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب "تذکرہ" میں جو کچھ کفر و ارتداد بکا ہے کہ اسلام کسی دین و مذہب کا نام نہیں۔ اسلام صرف اسی کا نام ہے کہ دنیا میں سلطنت حاصل کی جائے۔ جو قوم جس وقت دنیا میں حکمران ہو بس اوس وقت وہی قوم مسلم و مومن ہے خواہ وہ ہندو ہو یا نصرانی یا یہودی یا پارسی یا دہری۔ اور چونکہ دنیا کے اکثر حصوں پر اس وقت یورپ کے نصاریٰ کی سلطنت ہے لہٰذا اس وقت یہ یوروپین لوگ ہی مسلمان و اہل ایمان ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اوسکے نائب ہیں۔ اکثر فرشتے انگریزوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریہ خاکساریہ کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ چکڑالوی پکار دینگے کہ جو عقائد میرے فرقے کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بس صرف ایک پوسٹمین کے

Marfat.com

برابر ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کو پہنچا دیا۔ اب ہماری نجات کے لیے بس یہی کافی ہے کہ قرآن عظیم جس طرح ہماری سمجھ میں آئے صرف اوسی پر عمل کریں۔ تمام احادیث نبویہ ردی کی ٹوکری میں پھینکدینے کے قابل ہیں۔ ان تمام عقائد کفریہ چکڑالویہ کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ بابی اور بہائی چیخینگے اور چلائینگے کہ جو عقائد ہمارے گروہ کے ہیں کہ باب اللہ ایرانی خدا کا اوتار تھا۔ بہاؤ اللہ ایرانی پیغمبر اور رسول تھا۔ اونکی کتاب جس کا نام "مقدس" ہے وہ کلام الٰہی ہے۔ "کتاب مقدس" نے قرآن عظیم کو منسوخ کردیا۔ اور بابیت وبہائیت نے دین اسلام کے احکام کو منسوخ کردیا۔ ان تمام عقائد کفریہ بابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہو جائیگی تو وہ ان عقائد کفریہ دیوبندیہ وغیر مقلدیہ وقادیانیہ ونیچریہ وخاکساریہ وچکڑالویہ ورافضیہ وخارجیہ وبابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کو ترقی دیگی۔ اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ رب العلمین۔ قرآن عظیم فرماتا ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝ یعنی اے محبوب منافقوں کو خوشخبری دیدو کہ اونکے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا اونکے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں تو بیشک ساری عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے اور بیشک تم پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرمادیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو تم اون لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ لوگ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اگر تم نے اس حکم پر عمل نہ کیا تو بیشک اوس وقت تم بھی اونھیں کے مثل ہو۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر ومجبوری شرعی کے کلمات کفر سنکر اونپر خاموشی اختیار کریں اونکو بھی اللہ عزوجل نے کفر بکنے والوں ہی کیطرح کافر بنایا۔ تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ ان کفریات ملعونہ

کی تبلیغ واشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر و شرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی لیگی لیڈر اس عبارت کی یوں تاویل کرے کہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق و مفاد سے صرف وہی حقوق و مفاد مراد ہیں جن کی کفار مجاہرین مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود مخالفت کرتے ہیں۔ لیگ اپنی حکومت جمہوریہ کے دور میں مسلمانوں کے صرف ایسے ہی حقوق و مفاد کو ترقی دے گی اور فقط ایسے ہی حقوق و مفاد مسلمین کی حفاظت کرے گی جو ہندوؤں مجوسیوں یہودیوں نصرانیوں کے مخالف ہوں گے۔ **تو اب** سوال یہ ہے کہ یہ کفار و مرتدین جو لیگ کے نزدیک ہندوستانی مسلمانوں میں شامل ہیں جب حکومت جمہوریہ لیگیہ سے اپنے اپنے مذہبی حقوقِ کفریہ کا مطالبہ کرینگے تو لیگ اوسوقت کیا فیصلہ دے گی۔ تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو بعض فرقوں کو اونکے عقائد مخصوصہ کی تبلیغ واشاعت کی اجازت دیگی اور بعض فرقوں کو اونکی تبلیغ مذہبی سے روک دیگی یا سب کو اجازت دیگی۔ یا سب کو ممانعت کردے گی۔ شق اول میں ترجیح بلا مُرَجِّح لازم آئیگی۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو فرقے سب کے سب مسلمان ہیں تو بعض کو اجازت دینا بعض کو منع کرنا کیا معنے رکھیگا۔ شق ثانی میں کفریات و شرکیات والحادیات شائع کرنے والی ہوگی۔ شق ثالث میں سُنّی مسلمانوں کو بھی اونکے اون تمام عقائد حقہ ضروریہ دینیہ کی اشاعت و تبلیغ سے روک دیگی جو کسی بد مذہب کلمہ گو فرقے کے عقائد کفریہ کے منافی و مخالف ہوں گے۔ تو مسلمانان اہلسنت کو اونکے ایمانیات و معتقدات حقہ کی اشاعت واعلان سے روکنے والی ٹھہرے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ یعنی اور کافروں نے مسلمانوں سے یہی بات تو ناپسند کی کہ عزت والے ستودہ اللہ پر ایمان لائیں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر خبردار ہے۔ آیت کریمہ نے بتادیا کہ مسلمانوں کو اونکے عقائد ایمانیہ کے اعلان سے روکنا کافروں کی شان ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سابعاً:۔ مسلم لیگ اپنا تیسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کو کافروں مشرکوں کے ساتھ دوستی رکھنا اونکے ساتھ اتحاد کرنا شرعاً حرامِ قطعی یقینی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

امنوا لا تتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظلمون ٥ یعنے اے ایمان والو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی اونکے ساتھ دوستی کریگا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون ٥ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ٥ تری کثیرا منہم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لہم انفسہم ان سخط اللہ علیہم وفی العذاب ہم خلدون ٥ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء ولکن کثیرا منہم فسقون ٥ یعنی بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اون پر داؤد وعیسی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ اونھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ سرکشی کرتے تھے۔ وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اُن بُری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے جو اونھوں نے کیں۔ بیشک بُرا ہے وہ کام جو وہ لوگ کرتے تھے۔ (اے محبوب) اون میں سے بہت لوگوں کو تم دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بیشک بُرا ہے وہ جو اونکے لیے اونکے نفسوں نے آگے بھیجا یہ کہ اللہ نے اونپر غضب فرمایا اور وہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اللہ اور نبی پر اور اوس کلام پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ایمان رکھتے ہوتے تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن اون میں سے بہتیرے بے حکم ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے یایہا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ٥ ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر وقد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ٥ یعنی اے ایمان والو غیروں کو رازدار مت بناؤ وہ تم کو نقصان پہنچانے میں کچھ بھی کمی نکریں گے۔ تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا اون کی دلی تمنا ہے۔ بے شک دشمنی تو اون کے مونھوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جس عداوت کو اون کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ جیسے کفار کے ساتھ دوستی رکھنے اون کے ساتھ اتحاد کرنے کی حرمت وناجوازی کی تفصیل دیکھنی ہو وہ

Marfat.com

حضور پرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مقدسہ المحجۃ المؤتمنہ فی اٰیۃ الممتحنہ والطاری الداری لھفوات عبد الباری ونابع النور علی سوالات جبلفور۔ اور حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الوفاء مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ سیدی وسندی ومخدومی اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ برکات مارہرہ ومہمات بدایوں اور فقیر کے رسالہ قہر القہار علی اصول الکانذھویۃ الکفار یا فقیر کے تازہ رسالہ مسمی بنام تاریخی راز سیرت کمیٹی کی طرف رجوع لائے واللہ الموفق۔ اور خود یہی لیگی لیڈران اپنے اسی لیگی دَور میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام ومسلمین کو کانگریس کے ہاتھوں سے اس وقت جو کچھ اذیتیں مضرتیں پہنچ رہی ہیں سب اوسی خلافتی دَور کا ندھویت والے ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہیں۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ کے ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا اقرار کرتے ہوئے بھی اوسی قطعی حرام ومُضِر ومنافی اسلام ہندو مسلم اتحاد نامراد بدانجام کو لیگ کے مقاصد اساسیہ میں داخل کرنا کیسی شدید منافاتِ قرآن اور کتنی سخت مخالفتِ ملکِ دیّان اور کس قدر کھلی ہوئی مُشاقّتِ حبیبِ رحمٰن ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

ثامنًا:۔ مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ میں جو شرعی خرابیاں ہیں یہاں تک تو اون کا مجمل بیان تھا۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ ان مقاصدِ اساسیہ کے ماتحت لیگی لیڈران نے وہ وہ ناگفتنی باتیں بکیں اور لوگوں سے بکوائیں ایسی ایسی ناکردنی حرکات کیں اور عوام سے کرائیں جن پر شریعت مطہرہ کی زبان سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ وہابیہ دیوبندیہ کا مذہبی پیشوا اشرفعلی تھانوی جس نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر علم غیب کی دو قسمیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کرکے کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیے نقلی وعقلی دلیلوں سے بزعم خود باطل ٹھہرا کر بعض علم غیب کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیے تسلیم کیا مگر ساتھ ہی لکھ دیا کہ

Marfat.com

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ بعض علم غیب جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پایے کو بھی حاصل ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ تھانوی جس نے بڑھاپے میں ایک کمسن عورت سے شادی کی اور جب اس پر اعتراض ہوا کہ یہ تو اوس کم عمر عورت کی زندگی کو برباد کرنا ہے۔ پہلی رفیقِ زندگی کے موجود ہوتے ہوئے اس ضعیفی و پیری میں اس نوجوان عورت کے ساتھ شادی کی کیا حاجت تھی تو اس کے جواب کے لیے اوس نے پرچۂ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ایک رسالہ الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ شائع کیا اوس میں لکھا ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا (کہ کمسن بی بی ملیگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو آپ کا سنّ شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے کوئی بھنگی چمار بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر یہ تعبیر ہرگز نہ دیگا کہ اسی سن و سال کی بی بی مجھے مل جائیگی۔ مگر یہ تھانوی کی غیرت ایمانی ہے کہ حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تشریف لانے کا خواب گڑھکر اوسکی تعبیر یہ دیتا ہے کہ کمسن عورت ملیگی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور خواب و تعبیر دونوں کے درمیان ناپاک وجہ تو دیکھیے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سنّ اقدس کو اپنے ہولناک بڑھاپے کے مثل ٹھہراتا ہے۔ اور حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کم عمری کو اپنی مرغوبہ کی کمسنی و نوخیزی کا مثل بتاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جس کے مرید نے خواب میں لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھا اور جاگتے میں ہوش و حواس کے ساتھ اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی پڑھتا رہا۔ اور دن بھر اسی خیال میں مبتلا رہا کہ اشرفعلی تھانوی رسول و نبی ہے۔ تھانوی نے اوسکو توبہ و تجدید اسلام کی نصیحت کے بدلے اسی خیال پر جمے رہنے کی اوس کو تلقین کی۔ چنانچہ

رسالۂ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ کے صفحہ ۳۵ پر صاف لفظوں میں اوس مُرید کو لکھا اِس
واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ یعنی نہ توبہ
کی تم کو ضرورت نہ تجدید اسلام کی کچھ حاجت۔ بلکہ تم نے جو مجھ کو دن بھر نبی و رسول کہکر
میرا کلمہ اور مجھ پر درود پڑھا اِس میں اِس بات کی تسلی ہے کہ تمھارا پیر تھانوی متبع سنت ہے
پھر اس واقعے کو چھاپکر شائع کیا تاکہ اور مریدین بھی اسی راستے پر آئیں۔ جن لوگوں کو پیر
تھانوی کے متبع سنت ہونے کے متعلق تسلّی حاصل کرنی ہو وہ سب کے سب لا الٰہ الا اللہ
اشرفعلی رسول اللہ اور اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی کو اپنا
وظیفہ بنائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جو اپنے اقوال کفریہ کے سبب بحکم
فتاوائے عرب و عجم مندرجہ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف و رسالۂ مبارکہ
الصوارم الھندیہ شرعاً ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اوسکے اقوال کفریہ پر یقینی
اطلاع پانے کے بعد بھی اوسکے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ
کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اُوسی تھانوی
کو لیگیوں کی تقریروں تحریروں میں شیخ الاسلام تھانہ بھون کہا جاتا ہے (اخبار الامان
۵۔ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء حکیم الامۃ لکھا جاتا ہے (اخبار الامان ۹۔ فروری سنہ ۱۹۳۹ء وغیرہ و
اخبار وحدت مورخہ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۳۹ء) لیگ کے اجلاس میں تھانوی کا پیغام خاص احترام
واہتمام سے لیا اور سُنا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء وغیرہ) اُوسی تھانوی کے
مُرید مظہر الدین شیرکوٹی جو تھانوی کو اوسکے اون اقوال کفریہ کے باوجود اپنا مرشد اور
مقتدائے اسلام و معظّم دینی مانتے تھے جو سہ شنبہ ۱۴۔ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء کو دہلی میں قتل
کیے گئے اونکو شہید ملت کا خطاب دیا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ مئی سنہ ۱۹۳۹ء وغیرہ)۔
لیگ کے جلسے میں حضرت مولٰنا اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں (اخبار الامان
۵۔ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء) مسٹر محمد علی جناح قائد اعظم (اخبار الامان ۱۳۔ مئی سنہ ۱۹۳۹ء وغیرہ
اور سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء) اور ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر بنائے
جاتے ہیں (اخبار وحدت ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۸ء وغیرہ) سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء کے خلافتی
دَور گاندھویت والے اسلام کش و ایمان سوز ہندو مسلم اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں

Marfat.com

(اخبار الامان ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء) ہندوؤں کے ساتھ دوستانے یارانے برادرانے منائے جاتے ہیں (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء و ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) ایسی صورت میں جولوگ ساڑھے تیرہ سو برس والے پُرانے سچے مذہب اہلسنت پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ثابت و مستقیم ہیں۔ وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ فقیر جیسے ہیچ میرز اور پُرانے زمانے کے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے ماننے والوں کو بھی اپنے دائرہ عمل میں شریک کرنا چاہتی ہے تو لیگی لیڈران اپنی مسلم لیگ کو شرعی خرابیوں سے جن کی اجمالی تفصیل حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الوفاء سیدی و سندی و مخدومی مولنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہروی دامت برکاتہم القدسیہ تاجدارِ سجادۂ قادریہ برکاتیہ۔ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ نے اپنے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری میں اور فقیر نے اپنے اس فتوے میں لکھی ہے پاک کردیں۔ مسلم لیگ کو حقیقی شرعی معنے میں سچی مسلم لیگ بنادیں۔ پھر ہم غربائے اہلسنت بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر طرح مسلم لیگ کی جائز و مفید خدمتگاری کے لیے حتی الوسع حاضر ہیں۔ والموفق ھو اللہ تعالیٰ۔

تاسعًا:۔ لیگیوں کا یہ کہنا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد کا مطلب میونسپلٹی و اسمبلی میں شرکت کی طرح صرف دنیوی معاملات میں اتفاق ہے۔ صریح فریب دہی اور کھلی عیاری ہے۔ لیگ کے قائد اعظم جناب کو علیگڈھ میونسپل بورڈ کی طرف سے سپاسنامہ پیش ہوتا ہے جسمیں لکھا جاتا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہماری تمام قومی سماجی اور ملکی ترقیوں کا سنگ بنیاد ہے۔ اسکے بعد لکھا جاتا ہے کہ ہم نہایت فراخ دلی سے مسز سروجنی نائیڈو کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جناح ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر ہیں (اخبار وحدت ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء) اور لیگ کے قائد اعظم صاحب نے اس اڈریس کا جو جواب دیا اوسمیں اس تمام مضمون پر یہ کہکر رجسٹری کردیتے ہیں کہ ہمیں یہ امر ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کا کچھ نہ بن سکیگا (اخبار وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء) کیا ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام یعنی سب کی سب قومی اور جماعتی اور ملکی ترقیوں میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا ذرا سا بھی دخل نہیں اور اسلام کو مسلمانوں کی

Marfat.com

ان ترقیوں سے تھوڑا سا بھی علاقہ نہیں۔ اور کیا مسلمانوں کا پاک دین اسلام ہندوستان کا کچھ بھی نہیں۔ تو لیگیوں کے قائداعظم صاحب کو دیئے ہوئے اونکے اوس مسلم و مقبول اڈریس سے اور خود لیگ کے قائداعظم صاحب نے جو اوسکا جواب دیا اوسکی ان تعلیمات سے صاف واضح ہوگیا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام تر سود و بہبود کا مدار اور خود مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بھی ترقی و بقا و حفاظت کے لیے ضروری اور لازمی درکار ہے جس کے بغیر یہاں کے مسلمان کسی قسم کی کوئی قومی جماعتی اور ملکی ترقی نہیں کرسکتے۔ اور بقول لیگیوں کے قائداعظم صاحب کے ہندوستان میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا بھی بغیر اوس ناپاک اتحاد کے کچھ نہ بن سکیگا۔ اور اس سے روشن ہوا کہ لیگ یہاں کے مسلمانوں کے جملہ قومی اور ملکی اور جماعتی امور اور خود مذہبی امور میں بھی اونکا کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد چاہتی ہے۔ اور سنیئے لیگی اخبار وحدت ۳۰۔ جنوری ۱۹۳۹ء نے لیگ کی تائید میں محمد الیاس صاحب کا ایک طویل مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار نے اسی ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے اسے ہندوستان کی ساری سود و بہبود کا مدار کار ٹھہراتے ہوئے لکھا ہندو مسلمان کے اتحاد کا دوسرا نام ہندوستان کی آزادی ہے اس کے بعد اس امر کو ثابت کرنے کے لیے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مذہبی اتحاد یعنی کفر و اسلام اور شرک و توحید اور ظلمت و نور اور اندھیرے اوجالے کا باہم متحد ہو جانا بھی ممکن بلکہ واقع ہے اس طرح ناپاک وجالی اور عیارانہ کوشش میں سرمارا کرما تا کہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور اسمیں بسنے والی اقوام کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اونکے مذہب کا تحفظ انتہائی ضروری ہے اور اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ شئے کچھ مشکل نظر نہیں آتی اسلیے کہ اونمیں سے ایک کے مذہب کا تحفظ دوسرے کے مذہب کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ کہ اگر ہندوؤں کو اپنے مندروں میں بتوں کی پوجا کا قطعی حق حاصل ہے تو مسجد میں مسلمانوں کی نمازیں اس سے خراب نہیں ہو سکتیں اور مسجد میں آواز اذان مندر کے بتوں کی شکستگی دل کا باعث نہیں بن سکتی۔ تو پھر یہ بےچینی کیوں۔ اس اضطراب کے کیا معنے۔ اگر ہم تھوڑی سی سنجیدگی سے کام لیں تو اسکا راز آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔ اور ہمارے اندر رواداری کا زبردست فقدان ہے۔ اور وہ تمام مصائب جن سے آج ہمارا ملک دوچار ہے اسی تنگ نظری کا نتیجہ ہیں۔ کیا اب بھی کوئی شبہہ رہگیا کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ اور لیگیوں کی مراد مسلمانوں کا کفار

Marfat.com

ومشرکین کے ساتھ بالکل گھُل مِل کر ایک ہو جانا اور خالص مذہبی امور تک میں اتحاد ہے جسکے ممکن اور واقع بنانے کے لیے کیسی ناپاک دجالی سے ہندو دھرم اور مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بعض ایسی باتوں کی مثالیں پیش کر کے جو نظرِ عوام میں بظاہر بیک وقت جمع ہو سکتی ہیں ہندو دھرم اور اسلام دونوں کے باہم کلیۃً اور مطلقاً متحد ہو سکنے اور متحد رہ سکنے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ لیگی اتحادی صاحب کی پیش کردہ مثالوں میں بھی واقعات اور شرعی اسلامی احکام کے مدّنظر جیسا کچھ ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے وہ اگر لیگی اتحادی صاحب کو نہ سوجھا تھا تو کیا اونھیں یہ بھی نہ سوجھا کہ اسلام صرف اتنی ہی بات کا نام نہیں کہ مسجد میں اذان دیکر نماز پڑھ لی جائے۔ ہندو دھرم فقط اسی میں منحصر نہیں کہ مندروں میں بتوں کی پوجا کر لی جائے۔ بلکہ دونوں میں اور بھی بہت سے ایسے شعائر و مراسم و احکام ہیں جو نظرِ عوام میں بھی کسی طرح ایک جگہ ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ذبح و قربانی گاؤ کہ اسلام تو اسے اپنا شعار مانتا ہے۔ بخلاف اسکے گائے کے پوجاری مشرکینِ ہند اسکا قطعاً انسدادِ کلی چاہتے اور گائے کی قربانی گائے ذبیحے کے بالکل روک دینے کو اپنا ضروری مذہبی حکم محکم مانتے اور ذبح و قربانی گاؤ کو اپنے دھرم کی ایسی شدید بھگشٹا سمجھتے ہیں جسکے غیظ و غضب کی اندھا دھندی میں وہ... کیا کیا کچھ ظلم و ستم غریب بیقصور مسلمانوں کے جان و مال عزت و ناموس مساجد و قرآن پر کر چکے اور کرتے رہتے ہیں۔ خود اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید کی تبلیغ و اشاعت کو مسلمان اپنا قطعی یقینی دینی ایمانی ضروری لازمی فرض اہم جانتے ہیں۔ اور ہندو دھرم کے بنیادی عقیدۂ بت پرستی کے پرچار کو مشرکین و کفار اپنے دھرم کا نہایت ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ اب بولیں لیگی اتحادی صاحب کہ توحید و بت پرستی کا اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور ان دونوں کی تبلیغ و اشاعت ترقی و حفاظت بغیر ایک دوسرے کے باہمی تصادم کے کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بحث تھی۔ یہاں دکھانا یہ ہے کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ کی مراد سراپا فساد وہی ہے جو باعتبارِ لغت ان الفاظ کے حقیقی معنے ہیں۔ یعنی مسلمانوں اور کفار و مشرکین کا باہم گھل مل کر بالکل ایک ہو جانا نہ یہ کہ صرف بعض دنیوی معاملات اسمبلی اور میونسپلٹی کی ممبری میں اتفاق و اشتراک عمل کرنا۔ خود لیگ کے ایک خون گرم حامی و داعی اخبار الامان دہلی ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نے ایک لیگی شاعر صاحب کی نظم گزرے ہوئے زمانے کی یاد شائع کی جس میں لیگی شاعر صاحب فرماتے ہیں

بھائی بھائی جب تھے سب حُبِّ وطن کے جوش سے ؛ میری آنکھوں کو ابھی تک وہ زمانہ یاد ہے

دل ہے مضطر پھر اوسی رَبطِ محبت کے لیے ؛؛ مجھ کو شیخ و برہمن کا دوستانہ یاد ہے ؛؛

رنگ لا کر ہی رہیگا ایک دن میرا جنوں ؛؛ واپس آجائے گا جو گزرا زمانہ یاد ہے ؛؛

ہو گئے سرشارِ اُخوت جس سے سب اہل وطن ؛؛ مجھکو خادم وہ محبت کا ترانہ یاد ہے ؛؛

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لیگیوں کے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر آنجہانی بابائے خلافت جنکے مرنے پر اونکے ایک اتحادی مشرک بھائی نے اونکی نسبت لکھا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے پیغمبر تھے اور لیگ کے خون گرم حامی اور اِن بابائے خلافت کے مدح سرا اخبار وحدت دہلی نے اپنے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچے میں اِس اسلام کُش و ایمان سوز خطاب کو ان بابائے خلافت کے لیے "خراج عقیدت" کے ذیل میں شائع کیا۔ یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اِن پُرجوش ایام میں (یعنی آجکل جبکہ خود لیگی لیڈران چیخ رہے ہیں کہ تمام ہندو مسلمانوں کو سرے سے فنا کر دینے کے درپے ہیں) ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیں اور پھر وہی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ۱۹۲۰ء میں ہم نے بہار میں دیکھی کیونکہ ہندو مسلمان حقیقۃً بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

نیز یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اور ہندو مسلمان آپس میں ملکر کام کریں (اخبار الامان ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) کیا اب بھی کوئی شبہہ رہگیا کہ یہ لیگی اپنے ماضی کی طرح اپنے حال و استقبال میں بھی اپنے آقاؤں مشرکین و کفار کے ساتھ وہی ناپاک و نامراد اتحاد و انقیاد و محبت و وِداد منانے کے لیے بیتاب ہیں جسکی اندھا دُھند میں کل اپنے خلافتی دُورِ گاندھویت میں وہ کونسی ایمان فروشی اور مسلم کشی اور اسلام سوزی تھی جو آجکل کے اِن لیگیوں اور کل کے لیگیوں اور خلافتیوں دونوں نے چھوڑ رکھی۔ اور وہ کونسے مشرکانہ اور کافرانہ نام اور کام تھے جو انھوں نے اوٹھا رکھے تھے۔ یہ لیگی لیڈران قطعاً یہی چاہتے ہیں کہ وہی نامراد اتحاد جو کل انھوں نے خلافتی دُورِ گاندھویت میں اپنے اتحادی بھائیوں مشرکین و کفار سے منایا تھا اوسی کو آج بھی بروے کار لائیں۔ یہی مضمون یہ لیگی لیڈران صاف صاف کہتے ہیں۔ اِسی کا نام لے لے کر یہ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہیں۔ پھر کیا کل کے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اِن کا مشرکین و کفار سے ناپاک اتحاد صرف میونسپلٹی اور اسمبلی کی ممبری تک محدود تھا۔ حاشا و کلا۔ بلکہ اوس وقت تو یہ اپنے افعال و

Marfat.com

اقوال وگفتار وکردار تمام وکام حال وقال سب میں اسی کے کوشاں تھے کہ اپنے کافر مشرک بھائیوں سے اپنا دلی اتحاد و قلبی محبت و وداد پورا کر دکھائیں۔ جبکی اندھا دھند میں اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کی پاک عبادتگاہوں مساجد کے اندر کفار و مشرکین کے ماتم اور سوگ انھوں نے منائے۔ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعائیں انھوں نے کیں۔ کفار کے مشرکانہ تیوہاروں میں شریک ہوکر سنکھ انھوں نے بجائے۔ اونکے بتوں پر پھول انھوں نے چڑھائے۔ قشقے انھوں نے لگوائے اونکی رامائن کو سنگھاسن میں رکھ کر ہار پھول سے سجاکر بھجن گاتے ڈھول جھانجھ بجاتے مندر میں لیجاکر رکھکر اوسکی پوجا انھوں نے کرائی۔ مشرکین کی جے انھوں نے پکاری۔ اور جانے کیا کیا اونکی مدح و ستائش کر ڈالی۔ یہاں تک کہ مشرک کو بالقوۃ نبی اور نذیر مبعوث من اللہ تک یہ کہہ بھاگے اور انکے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر لیگ کے بڑے موٹے تازے حامی و داعی وساعی آنجہانی باباے خلافت جنکی وہ تصریح ابھی حال کے لیگی دوڑ کی اوپر گزری کہ میں چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۹۲۰ء دسنہ ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اونھیں باباے خلافت نے جلسۂ خلافت کمیٹی الہ آباد ۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ صاف تصریح کی کہ الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ کو انشاء اللہ ترقی دے گا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگم کو ایک مقدس علامت ٹھہراتا ہے (تحقیقات قادریہ بحوالہ اخبار ہمدم لکھنو ۸ جون سنہ ۱۹۲۰ء) اب ان بڑے بھاری بھرکم موٹے تازے لیگی آنجہانی لیڈر باباے خلافت کی اس سنہ ۱۹۲۰ء کی اور اوپر گزری ہوئی سنہ ۱۹۳۸ء کی تصریحات کو ملا کر پڑھیے۔ کیا اب بھی کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ لیگی لیڈران صرف یہی نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کا صرف ملکی اور قومی اور جماعتی معاملات میں کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد ہو جائے بلکہ خاص دین و مذہب میں بھی مسلمانوں کا کفار و مشرکین کے ساتھ گھل مل کر بالکل ایک اور قطعاً متحد ہو جانا ان لیگی لیڈران کا مقصد ہے۔ بلکہ یہ تو ایک ایسا نیا مذہب گڑھنا چاہتے ہیں جو ہندو مسلمان اور مشرک و موحد کا امتیاز قطعاً موقوف کرکے بتوں کے معبد مشرکین کے تیرتھ پریاگ و سنگم کو بھی مسلمانوں کے لیئے مقدس علامت بنا دے۔ اسی لیے تو لیگی لیڈران کی مراد اس نامراد اتحاد پر سچے مسلمانان اہلسنت رد و طرد کرتے ہیں کہ وہ اونکے پاک دین اسلام کو سرے سے معدوم کرکے لیگیوں کے ایک گڑھے ہوئے باطل مذہب کو جاری کرنا چاہتا ہے۔ اور بفرض غلط

وباطل اگر کفار و مشرکین کے ساتھ اس اتحاد سے لیگ کی مُراد صرف بعض دنیوی معاملات میں اتفاق و اشتراکِ عمل ہی ہو جیسے میونسپلٹی اور اسمبلی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب بھی اول تو یہ لیگی لیڈران صاف مکمل طور پر یہ واضح کر دیں کہ وہ کون کون سے دنیوی معاملات ہیں۔ اور اون میں مشرکین و کفار کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا اور کیا اتفاق چاہتے ہیں۔ تاکہ شرعی نقطۂ نظر سے دیکھکر بتایا جاسکے کہ شریعت مطہرہ اون دنیوی معاملات میں اوس اتفاق پر کیا حکم دیتی ہے۔ بحالیکہ یہ پہلے سے واضح ہے کہ مسلمانوں کی دنیا اونکے دین سے باہر نہیں۔ اور مسلمانوں کا دین اور اونکی شریعت اونکی دنیا پر بھی حاکم ہے۔ دوسرے یہ کہ میونسپلٹی و اسمبلی وغیرہ کی ممبری میں شرکت کی جو مثال اِسوقت اِن لیگیوں نے پیش کی اِسمیں کفار و مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کے اتحاد کی بحالاتِ موجودہ کیا اس سے کم اور کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے کہ مشرکین و کفار کو اِن اِماراتِ حکومت میں کچھ نہ کچھ خودسری و اقتدار ضرور حاصل ہو جو ہندوستان کے بیشتر صوبوں میں تناسبِ آبادی وغیرہ کے لحاظ سے یقیناً قطعاً غیر مسلموں کافروں اور مشرکوں کی غالب اکثریت کی بنا پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت کی صورت میں ہوگا۔ تو کونسی شریعت اور کس اسلام و قرآن نے لیگ کو اجازت دی ہے کہ دین و اسلام کے نام پر نا واقف عوام اہلِ اسلام سے اونکی مالی اور جانی قربانیاں اِس لیے پیش کرائے کہ ملک کی حکومت میں کفار و مشرکین کو حصہ اور ملک کے بیشتر حصوں میں غالب ترین حصہ ملے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد یہی بتایا کہ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ۔ فتنہ یعنی کفر و شرک قطعاً باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ واحدِ قہار ہی کے لیے ہو جائے۔ عالم میں ایک ہی دینِ اسلام کی حکومت کا دَور دَورہ ہو۔ صرف اوسی پاک دینِ اسلام و سنت ہی کے فدائیوں کا سکہ چلے۔ تو تاویل کرنیوالوں نے کھایا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ یعنی کفار و مشرکین کے ساتھ اپنے نامراد اتحاد سے اپنی مراد کی بے ثبوت و بے ثبات تاویل بھی گڑھی مگر وہ بھی خود اونھیں پر اَونڈھر رہی۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم مسٹر جناح کو صرف اِسی قدر مانتے ہیں جیسے مقدمے میں کسی کافر بیرسٹر کو بھی کبھی مقرر کرلیا جاتا ہے تو لیگی حضرات بتائیں کہ کیا کسی بڑے سے بڑے کافر بیرسٹر کے ایسے دھوم دھڑکے سے عظمت و شان ظاہر کرنے والے جلوس بھی لیگی لیڈران نے کبھی نکالے۔ جیسے لکھنؤ۔ دہلی۔ کراچی۔ پٹنہ وغیرہا مقامات

Marfat.com

ہیں اپنے قائدِ اعظم صاحب کے نکالے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو بھی ایسے تعظیم و احترام و اعزاز و اکرام کے مُنظہر سپاسنامے پیش کیے جیسے لیگ نے قائدِ اعظم صاحب کو غازی آباد۔ علیگڈھ وغیرہ مقامات میں پیش کیے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو اپنے مقدمے میں مقرر کرنے اور اوسکے سمجھانے بجھانے کے لیے اوس کے پاس جانے کو یوں شائع کیا کہ اوس سے ہدایات و نصائح حاصل کرنے کے لیے ہمنے اوسکی بارگاہ میں باریابی اور شرف اندوزی حاصل کی۔ جیسا لیگ کے بڑے بڑے جُبّائی قُبّائی مولانا صاحبان کی نسبت لیگی اخبار وحدت ۴۔ اگست سنہ ۱۹۳۸ء کی رپورٹ میں شائع کیا گیا۔ رپورٹ مذکور میں ہے

اراکین مسلم لیگ بدایوں کے وفد نے جو حضرت الحاج مولانا عبد الحامد صاحب عثمانی و مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون و مولانا خواجہ غلام نظام الدین صاحب و مولانا عبد الصمد صاحب و مولانا غلام مصطفٰے صاحب پر مشتمل تھا۔ قائدِ اعظم سے اونکی قیام گاہ پر باریابی حاصل کی وفد نے مختلف مسائل پر قائدِ ملت سے ہدایات و نصائح حاصل کیں۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں حکیم فضل الرحمٰن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون نے قائدِ ملت کو بدایون تشریف آوری کی دعوت دی جو الحمد للہ کہ منظور فرمالی گئی۔ حضرت مولٰنا الحاج محمد منظہر الدین صاحب ورکنگ سکریٹری مرکزی جمعیت علمائے ہند اس وفد کی رہنمائی فرمارہے تھے۔ اور اراکین وفد آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ نے اون کے لیے تمام آسانیاں بہم پہنچائیں۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کے لیے بھی کبھی ایسے تعظیم و احترام کے الفاظ و القاب و خطابات پر مشتمل خطبے پڑھے اور ترانے گائے جیسے اپنے قائدِ اعظم صاحب کیلیے لیگی لیڈروں نے پڑھے اور گائے۔ جن سے لیگی اخبار وحدت و الامان وغیرہ بھرے پڑے ہیں۔ محبوب رہنما ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر۔ مسلمانوں کے واحد نمائندے (اخبار وحدت ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) قائدِ اعظم۔ قائدِ ملت (اخبار وحدت ۴۔ اگست سنہ ۱۹۳۸ء) مسلمانوں کے سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء) ایشیا کا رہبر جسکی قابلیت و اعتماد پر تمام دنیا بھروسا کرسکتی ہے (تقریر منظہر الدین مندرج اخبار وحدت ۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۳۸ء) رہبرِ اعظم۔ بصد ادب و احترام جناب والا کی تشریف آوری پر خوش آمدید۔ رہنمائے محترم۔ مخدومنا۔ ذاتِ گرامی۔ ہندی مسلمانوں کا بے تاج بادشاہ۔ جنابِ مکرم۔ گرامی جناب۔ جنابِ معظم۔ تم سلامت رہو ہزار برس کو ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (اخبار وحدت مذکور) ہمارے ممتاز لیڈر (اخبار الامان ۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء) مسلّم ہے تیرا غمخوار جناح ؎ رہبر ہے تیرا سردار جناح (اخبار الامان ۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۹ء)

Marfat.com

پورے کوڑی بھر یہ مدائح اور مناقب تو ایک سرسری نظر ڈالنے سے لیگی اخبارات کے پانچ پرچوں میں سامنے آئے۔ اور اون میں بھی ابھی اور ہیں جو بنظرِ اختصار چھوڑ دیے گئے۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کو بھی اوسکے ساتھ اظہارِ عقیدت و احترام میں کیسے ہائے زر پیش کیے جاتے ہیں جیسے لیگی لیڈران نے اپنے قائدِ اعظم صاحب کو پیش کیے (اخبار وحدت ۱۶۔ فروری ۱۹۳۸ء) پھر بڑے سے بڑا بیرسٹر ہو وہ رجوع کردہ مقدمے میں اپنے مؤکل سے ہدایات اور معلومات حاصل کرتا ہے۔ اوسکا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اوسکا مقرر کرنے والا جو کچھ اپنا مقصد اوسے بتائے اگرچہ وہ جائز ہو یا ناجائز صحیح ہو یا غلط اوسے قانونی شکل دیکر جو پہلو اوسکے مؤکل کو مطلوب ہو اوسی کے موافق مضبوطی کے ساتھ حاکم کے سامنے پیش کر دے۔ مگر لیگ کے قائدِ اعظم صاحب اپنے اون اتباع سے جو اُنھیں اپنا مقرر کیا ہوا بیرسٹر بتاتے ہیں ہدایات و احکام حاصل نہیں کرتے بلکہ خود اون کو اور اون میں کے بھی بڑے بڑے جُبّائیوں قُبّائیوں کو ہدایات و احکام دیتے ہیں۔ تو کیسے مان لیا جائے کہ لیگی لیڈران کے نزدیک اونکے قائد اعظم صاحب کی حیثیت بس اتنی ہی ہے جتنی چند روپہلی ٹکلیوں کے عوض اپنے مقرر کیے ہوئے ایک اجیر بیرسٹر کی۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی سی باعتبار وجاہتِ دنیا نمایاں ہستی نے تمام مسلمانانِ ہند کے اہم مسائل حاضرہ میں کونسے کافر بیرسٹر کے اتباع اور اوسکی تقلید کے متعلق کہا ہے کہ اِن حالات میں مسلمان کیا کریں اسکا جواب واضح طور پر ہمارے ممتاز لیڈر مسٹر محمد علی جناح نے دیدیا ہے (اخبار الامان ۹ مئی ۱۹۳۹ء) اور پھر سب سے آخر میں یہ ہے کہ اگر لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خان نواب اسمٰعیل خان، سر سکندر حیات خان۔ مسٹر فضل الحق۔ مولوی عبد الحامد، مولوی قطب الدین عبد الوالی صاحبان وغیرہم ذمہ دار لیگیوں سے ہمیں اسکی تحریر لے دیں کہ لیگی لیڈران مسٹر جناح کو ایک کافر بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے تو ہم مان لینگے کہ یہ جو لیگی لیڈران نے اپنے قائد اعظم صاحب کو محبوب رہنما۔ اور قائد ملت اور چنیں و چناں لکھ مارا۔ اس سے لیگی لیڈران کی مُراد حقیقت میں اپنے قائد اعظم صاحب کی مدح و ستائش نہیں۔ بلکہ یہ سب لیگی لیڈران کی اپنے قائد اعظم صاحب کو فریب دہی اور اونکے ساتھ تمسخر اور استہزا اور عوام مسلمین کو دھوکا دینا اور اونکے اغوا کا وبال اپنے سر لینا تھا۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم جو مسٹر جناح کو قائد اعظم کہتے ہیں اس سے ہماری مُراد نہیں کہ وہ بہت بڑے پیشوا یا سب سے بڑے پیشوا ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک اسکے

Marfat.com

معنے صرف یہ ہیں کہ بہت بڑا بیرسٹر۔ تو لیگی لیڈران بتائیں کہ وہ محض اپنی زبان ہی سے یہ کہتے ہیں یا اس معنے کا کوئی ثبوت بھی دیں گے۔ کونسی لغت میں لکھا ہے کہ قائدِ اعظم کے معنے صرف بہت بڑا بیرسٹر ہیں۔ لغت کی رو سے تو صاف طور پر اس لفظ کے معنے بڑا بھاری پیشوا اور مقتدا ہیں۔ اور قطعاً لیگیوں نے اِسے ایسے ہی موقع میں استعمال کیا۔ اور اسی پر لیگیوں کے وہ برتاؤ دال ہیں جو اونھوں نے اپنے قائدِ اعظم کے ساتھ برتے اور برتُ رہے ہیں اور اسی کے مؤید وہ القاب و خطابات ہیں جو لیگیوں نے اور اونکے ذمہ دار لیڈروں نے مسٹر جناح کے لئے استعمال کیے اور جن میں سے متعدد اوپر گزرے۔ اگر یوہیں محض زورِ زبان سے الفاظ کے معنے بدل لیے جایا کریں تو ہرے سے لغت سے امان ہی اوٹھ جائیگی۔ جس کا جب جی چاہے گا بڑی سے بڑی مدح کے الفاظ کے معنے بڑی سے بڑی گالی قرار دے لیگا۔ اور بڑی سے بڑی گالی کو بڑی سے بڑی مدح بنا لیگا۔ پھر بفرض غلط ایک لفظ قائدِ اعظم کے معنے یہ صحیح بھی ہو جائیں تو ممتاز لیڈر۔ رہبرِ اعظم۔ محبوب رہنما۔ سیاسی پیغمبر وغیرہ وغیرہ کدھر جائینگے۔ اور لیگی صاحبان اس سے کیونکر پیچھا چھڑائینگے۔ اور بہت بڑا بیرسٹر تو گاندھی بھی ہے (سیاسیات ہند وغیرہ) تو کیا لیگی لیڈران تیار ہیں کہ اوسے بھی قائدِ اعظم و رہبرِ اعظم و سیاسی پیغمبر وغیرہ کہیں۔ اوسکی بھی ایسی ہی مدحیں۔ تعظیمیں۔ اطاعت و انقیاد کریں جس طرح وہ یہ سب کچھ مسٹر جناح کے لیئے کرتے ہیں۔ نہیں تو کیوں؟ اور ہاں تو لیگیوں اور کانگریسیوں میں فرق کیا رہا۔ پھر لیگ اپنے آپ کو اسلام و مسلمین کی بڑی بھاری پشت پناہ کیوں ٹھہراتی ہے اور صرف کانگریس ہی کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن کیوں بتاتی ہے۔

عاشراً۔ بعض لیگی صاحبوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ اس وقت لیگ کے مخالف کوئی فتوی شائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگرچہ لیگ میں شرعی خرابیاں بہت سی ضرور موجود ہیں لیکن اِس وقت فتوی شائع کرنے سے وہ سب سُنّی مسلمان جنکو علما پر اعتماد ہوگا وہ سب لیگ سے علیحدہ ہو جائینگے تو لیگ کو شدید کمزوری اور کانگریس کو قوت پہنچ جائے گی پھر کانگریس مسلمانوں کو پیس ڈالیگی اور ہندوستان سے مسلمان کا نام مٹا دیگی۔ لہذا فتوی اگرچہ یقیناً حق ہے مگر اس وقت اسے شائع نکیا جائے۔ ابھی تو اتفاق کامل کے ساتھ سب سُنّی مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہو کر کانگریس اور ہندوؤں سے تو اپنے حقوق حاصل کر لینا چاہئے۔ پھر اکثریت تو سُنّیوں ہی کی ہے آٹھ کرور میں سارے بدمذہب فرقے ملکر زیادہ سے زیادہ ایک کرور ہونگے اور باقی سات کرور صرف مسلمانانِ

Marfat.com

اہلسنت ہی ہیں۔ پھر سات کروڑ کا ایک کروڑ سے اپنے حقوق حاصل کر لینا کیا دشوار ہوگا جو شرعی خرابیاں لیگ میں موجود ہیں اون سب کا اوس وقت دور کر دینا آسان ہوگا۔ اون لیگی صاحبوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس قسم کے خیالات لیگ کی شرعی خرابیوں پر اوسکو مطلع کرنے سے باز رہنے کے لیے شرعاً وجہِ موجّہ نہیں۔ ایسی وجوہ تو ہر فتنہ پرداز پیش کرتا رہا ہے کہ میری نکالی ہوئی جس تحریک کو علمائے اہلسنت فتنہ بتاکر اوسکا رد کر رہے ہیں درحقیقت اس تحریک میں اسلام و مسلمین کا نفع مضمر ہے۔ اس تحریک میں جو شرعی خرابیاں ہیں اونکو اسوقت ظاہر کرنے سے اسلام و مسلمین کو ضرر پہنچیگا یوں تو سرے سے بے دینوں بدمذہبوں پر رد وطرد کا دروازہ ہی ہمیشہ کے لیے بند کر دینا پڑے گا اس لیے کہ فتنے تو مسلسل چل رہے ہیں اور اونکے خاتمے کا وقت معلوم نہیں کب آئے یہ مبشرات و تخویفات آج جدید نہیں بلکہ جب کبھی اہل بطالت وضلالت نے گروہ بندی کی اور جماعت حقہ اہلسنت نے اوسکی بطالات وضلالات کو واضح کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو اوس سے علیحدہ اور نفور رکھنے کی کوشش فرمائی تو ہمیشہ اہل اہوا نے اسی قسم کے شبہات واہیہ اور تشکیکات رکیکہ کے جال میں مسلمانوں کی مسلمانی پھانسنے کی کوشش کی۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اپنا کام نکالا۔ جب سُنّی مسلمانوں کی قوت کو توڑ کر اپنی قوتیں بنا لیں تو تمام دل خوش کن وعدوں اور سنہرے مژدوں کو بالائے طاق رکھکر اپنی من مانی کارروائیاں شروع کر دیں۔ یاد کرو کہ جب علیگڈھ کو نیچر گڈھ بنایا جا رہا تھا اور علمائے کرام اہلسنت نے احکام ربانی وارشاداتِ قرآنی کی مبارک روشنی میں اوسکا رد فرمایا تو نیاچرہ کی طرف سے وہ ہوائی قلعے بنائے گئے تھے کہ الامان الامان۔ کہتے تھے کہ ہندوؤں پر حکومت کو اعتماد حاصل ہوچکا ہے اور اگر آج مسلمانوں نے اپنی قوتیں جمع نہیں کیں تو ہندو اونھیں پیسڈالیں گے۔ مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور یورپین سائنس حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ہمسایہ قوم کا مقابلہ کر کے حکومت کو اپنے اوپر اعتماد دلا سکیں۔ لہذا آج باہمی تفرقے کو نظرانداز کر کے یہ چیز حاصل کر لو۔ پھر اکثریت تو تمھاری ہی ہے۔ ان فرقِ ضالہ سے نوالہ چھین لینا کون بڑی بات ہے۔ یہ وہ گہرا جال تھا جس میں بے سمجھ مسلمان پھنس گئے۔ اور نام نہاد موعود ترقی کا سنہرا خواب دیکھکر نقد گمراہی مول لے لی نتیجہ دیکھتی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب اُنھوں نے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈال کر اونکے ایمان خرید کر اپنا اُلّو سیدھا کر لیا۔ تو غریب سُنّی مسلمانوں کو دودھ کی مکھی کیطرح نکالکر پھینکدیا

Marfat.com

اور آج علیگڈھ کھلم کھلا نیچریت اور لامذہبیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ مگر کسی سے اوسکا کچھ نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کے بچے گمراہ بددین بلکہ بے دین ہوکر نکل رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ از کجا آمدہ۔ رہا حکومت کا اعتماد اوسکا حال دوپہر کے آفتاب کیطرح روشن کہ آج حکومت کس پر اعتماد کر رہی ہے اور کس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ وہی مثل ہوئی کہ ؎ نہ وصال خدا نہ صنم ہی ملا۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے۔ ایمان کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ قوم نے اسلام و قرآن کو خیرباد کہہ دیا۔ فرمایئے کس نے کیا کر لیا، اور اوسکا کیا مداوا ہوا؟ ندوے کی تحریک اوٹھتی ہے۔ حق و باطل کا فرق اوٹھا کر بے دینی اور بدمذہبی کی کھچڑی پکائی جاتی ہے۔ وارثانِ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام علمائے کرام اہلسنت بباتگ دہل اوسکی شناعتیں بطالتیں طشت از بام فرماتے ہیں۔ اگلی پچھلی تباہیوں کی یاد دلاتے ہیں۔ وہاں سے بھی وہی پرانا سبق دوہرایا جاتا ہے کہ آج قوم کا بیڑا تباہی میں ہے۔ وقتی طور پر یہ تفرقے جو اختلاف عقائد کی بنا پر ہیں اوٹھا کر ایک ہوجاؤ۔ تم سُنّیوں سے تمھارے حقوق کون چھین سکتا ہے ذرا یہ تحریک قوت پکڑ لے۔ پھر ہم خود بدمذہبی و گمراہی کے عنصروں کو چھانٹ دینگے۔ یا اس میں کثرت سے شرکت کرکے اپنا اقتدار قائم کر لو۔ پھر تمھارے حکم سے کون سرتابی کریگا۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمانہ تم سُنّیوں کو ہڑپ کر جائے گا۔ تمھاری آواز بند کر دی جائیگی۔ تمھارا تمدن۔ تمھاری تہذیب تمھاری معاشرت۔ تمھاری سب چیزیں تم سے چھن جائینگی۔ یہ ہوگا اور وہ ہوجائیگا۔ غریب اور بیکس مسلمانوں نے جُبّہ و قبا و تسبیح و عمامہ سے دھوکا کھایا۔ اور اپنے دین و ایمان کی بھینٹ ندوے کی قربانگاہ پر چڑھا دی۔ بتاؤ اور خدا اور رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو شاہد بناکر بتاؤ کہ وہ زرّین وعدے جو ندوے کے جمگھٹوں میں کیے گئے تھے کس نے کس حد تک پورے کیے۔ کیا آج ندوہ بدمذہبی صلحکلی حتیٰ کہ لامذہبی و بیدینی کی تبلیغ بے دھڑک نہیں کر رہا ہے۔ خدارا بتاؤ۔ ایمان و اسلام کی بھینٹ چڑھاکر ندوے کے ذریعے کونسی دنیوی ترقی حاصل کر لی۔ بدمذہبوں کو گلے لگاکر کتنے رافضیوں وہابیوں۔ نیچریوں کو سُنّی بنا لیا۔ ارے ملعون ہے وہ نام نہاد ترقی جو دین و ایمان کا ثمن بخس ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تیسرا دور

خلافت کمیٹی کا آتا ہے جب گاندھی کی آندھی زوروں پر چڑھی ہوئی تھی اور یہی آجکل کے اینجہانی دا نجہانی جُبّائی قُبّائی لیڈرانِ محترم اور قائدان اعظم اوسکے سیلاب میں تنکے کیطرح

Marfat.com

بہے جارہے تھے۔ اور ہندوؤں کو حقیقی بھائی بنا کر اپنا دین و ایمان و اسلام و قرآن مادر و خواہر اپنے اُن مشرک بھائیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ چکے تھے۔ وہ کونسی اَن کہی تھی جو انھوں نے اپنے مشرک بھائیوں کی خاطر کہنے سے اُٹھا رکھی۔ ہندوؤں کی ٹکٹی اوٹھائی۔ قشقہ لگایا۔ تلک کھینچا۔ مرگھٹ تک رام رام کہتے ہوئے گئے۔ گاندھی کو مذکرؔ مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی اور معلوم نہیں کیا او کیا کہا۔ مسلمانوں اور علما سے اونچا مسجدوں کے منبروں پر بٹھا کر طواغیت کفار سے کتنا کھلوائی اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت اور لالہ کے دُم چھلے لگوائے۔ قربانی گاؤ کی حرمت کے فتاوی لکھکر شائع کیے۔ گائے کے گوشت کو خنزیر جیسا مُردار بتایا۔ اپنی ماں بہنوں کے ساتھ ہندوؤں کی چھچھلیوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک کلیجوں کا سُکھ بتایا۔ قرآن عظیم اور رامائن کو ایک سنگھاسن میں رکھ کر کاندھوں پر اٹھایا۔ ڈھول۔ جھانجھ بجاتے بھجن گاتے مندر میں پہنچے اور اوسکی پوجا کرائی۔ اور اس پر جب علمائے کرام اہلسنت نے احکام خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم سُنائے۔ مشرکین اور کفار کو اپنا بھائی بنانے کے وبالات و نکالات دکھائے۔ تو ان غلامانِ ہنود سے انگریزوں کے پٹھو۔ غدارانِ قوم۔ تنخواہ دار گورنمنٹ کے القاب پائے۔ حضرات علمائے کرام اہلسنت نے وہ سب کچھ بتایا اور سُنایا جو کل کے کانگریسی۔ خلافتی گاندھوی اور آجکل کے یہ لیگی (جبکہ انکے اونھیں مشرک بھائیوں نے اِنکو مُنہ پر رکھ اور بیوقوف بنا کر اور ان سے اپنا اُلّو سیدھا کر کے اِنھیں دھتا بتا دیا ہے۔ تو وہی کل کے کانگریسی۔ گاندھوی خلافتی آج لیگی بن گئے ہیں۔ یہ لیگی لیڈران) شرکتِ کانگریس کے نقصان و شناعت میں علمائے حقانی کی نقالی کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ مگر کل جب یہ مشرکین کو گلے لگا کر اونکو حقیقی بھائی بنا کر ہندو مسلم اتحاد کا ناپاک پروپیگنڈا کر رہے تھے اوسوقت یہ آیاتِ مبارکہ و احادیث کریمہ و ارشادات ائمہ کہاں چلے گئے تھے۔ ارے بالفرض یہ ناواقف تھے تو جب حضرات علمائے کرام اہلسنت نے اوسکی شناعتیں واضح فرمائی تھیں تو انھوں نے اپنے کانوں میں ٹھینٹ کیوں دے لیے تھے۔ کیا نہیں کہتے تھے کہ اسوقت ہم کو بیرونی دشمن کی فکر کرنی چاہیے۔ لہذا مشرکین و کفار سے اتحاد و وداد و اُخوّت و موالات اِسوقت ناگزیر بلکہ مذہبی فرض ہے۔ ہمارے مقاماتِ مقدسہ ہماری خلافت اسلامیہ خطرے میں ہے۔ انگریز دنیا بھر کے مسلمانوں کو کچل ڈالینگے۔ ہمارے مذہب۔ ہماری سیاست۔ ہمارے تمدن۔ ہماری تہذیب کو ملیامیٹ کر دیں گے۔ کعبے پر معاذ اللہ صلیب کا جھنڈا

Marfat.com

لڑا دینگے۔ لہذا اس وقت ہندو کو ساتھ لے لو۔ اوسکی پناہ میں انگریز کا مقابلہ کرو۔ پھر جب تمھیں قوت و شوکت مل جائیگی۔ تو اول تو خود ہندو بھائی دودھ کے دُھلے حق شناس و حق گو۔ وہ تمھارے حقوق غصب تھوڑے ہی کریں گے۔ ہمارے اونکے پکّے وعدے ہو چکے ہیں۔ بصورت دیگر اونسے نمٹنا کون بات ہے۔ تِل پھوٹتے۔ بات کرتے اونسے اپنے حقوق گنوا لینگے۔ جس طرح آج کانگریس کو ایک ہوّا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کے پنجۂ اجل سے کسی کو رہائی گویا مل ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ جس وقت یہ نمک خوارانِ لیگ ریزہ خوارانِ کانگریس میں شمار کیے جاتے تھے تو انگریزوں کو ایسا ہی ڈراؤنا ہوّا بنا کر پیش کیا کرتے تھے بلکہ اوس وقت تو وہ زور شور تھے کہ الامان الامان۔ لیگ ابھی مدتوں اپنا خون پسینے کیطرح بہا کر ایڑی چوٹی کا زور لگائیگی تو خلافت کمیٹی کا سا شغف شور و اُ حاصل کر سکیگی۔ آج صرف ہندوستان کا اسلام خطرے میں ہے کل انگریزوں کے ہاتھوں ساری دنیا کا اسلام اشد خطرے میں تھا۔ آج کانگریس سے ڈر کر زندیقین و منافقین و بتاعلین کی پناہ ڈھونڈھی جا رہی ہے۔ کل انگریزوں کے مقابلے کے لیے اسی کانگریس کی غلامی کی گئی تھی جو آجکل مردود و مطرود اور بے چنیں و چناں ہے۔ خدا کے واسطے سوچو اور غور کرو۔ ایسے غدارانِ ملت مکارانِ بنی الایام کی چھوٹی چیخ پکار پر علمائے ثبر لعینہ اور محافظانِ دین و ملت صدائے ایمانی و قرآنی کو کیونکر بند کر سکتے ہیں۔ کل کیا نتیجہ ہوا تھا کہ مشرکین کے ہاتھوں بک گئے۔ دین و اسلام و قرآن اور شعائر اسلامیہ و مراسم دینیہ کی بھینٹ اپنے مہاتما (روح اعظم) گاندھی جی مہاراج کے مقدس چرنوں میں چڑھا دی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اب مشرکین نے ان بھولے بھالے نادان دودھ پیتوں کی ساری کلیں اپنے قبضے میں کر لیں۔ انکو احمق بے عقل بنا کر اپنا کام نکال لیا۔ اور حکومت کی باگ اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ تو انکو ہیک بینی و دو گوش اپنی سبھا سے نکال دیا۔ بولو کونسے سورما نے اونسے مسلمانوں کے حقوق گنوا لیے۔ اور آج جبکہ انکے وہی کل والے ہندو بھائی نشۂ حکومت کی ترنگ میں غریب مسلمانوں پر نت نئے ظلم توڑ رہے ہیں تو یہ انکا کیا بنا رہے ہیں۔ آج وہی گاندھی جو کل انکا مہاتما جی مذکّرہ مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی تھا ورد تھا اور شیوگاؤں میں بیٹھکر ہندوستان سے اسلام و مسلمین کے بیخ کو نیست و نابود کرنے اونکو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدینے کی اسکیمیں بنا تا ہے۔ اور انکے وہی کل والے ہندو بھائی ادہر دھڑلے سے عمل پیرا ہیں۔ اور غریب و مظلوم بے یار و مددگار مسلمانوں کو کند چھری سے ذبح کر رہے ہیں تو ان لیڈران زمانہ و قائدانِ بیگانہ کے وہ عہد نامے اونکی پوٹلیوں سے کیوں نہیں نکلتے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ساری لڑائی

اور عیار لیڈروں کی ساری چیخ پکار صرف اونھیں اسباق کو دوہرانا ہے جنکو پڑھکر مسلمانانِ ہند ایک سے زائد مرتبہ دھوکا کھا چکے ہیں۔ اور اپنی سُنّیت اپنے اسلام کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ علیگڈھ وندوہ وخلافت کی تحریکات میں کونسے وعدے اوٹھ رہے تھے۔ وہی الفاظ ہیں جو یارانِ رہزنانِ قدیم کی زبانوں پر جاری ہیں۔ اور وہی ایک جال ہے جسمیں نیا دانہ ڈالکر غریب مسلمانوں کو پھانستے اور اونکے دین وایمان پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کی شان تو یہ ہے کہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ۔ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ مگر آہ کہ آج نام اسلام کے پردے میں اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیجا رہی ہیں۔ چند در چند تجربے ہو چکے ہیں لیکن پھر وہی نادانی اور گمراہی آمیز حماقت۔ کاش کچھ نئے لوگ ہوتے۔ نئے طور ہوتے۔ تو کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کا مقولہ ہی تھوڑی دیر کے لیے درست ہوتا۔ اور یہ کیا غضب ہے کہ وہی صیاد۔ وہی دام۔ وہی میدان۔ مگر مسلمان ہیں کہ ہر نئے حلقۂ تزویر میں اپنی مسلمانی پھنسانے کو تیار ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اور آج جب کہ خود ارکانِ مسلمانانِ اہلسنت شرکائے مسلم لیگ کو اعتراف ہے کہ علمائے اہلسنت پر اعتماد رکھنے والے بہت سے سُنّی مسلمان مخالفتِ لیگ کا فتوی دیکھکر لیگ سے علٰحدہ ہو کر لیگ کی مغلوبیت کا باعث ہونگے۔ تو اس سے اچھا وقت کونسا ہوگا کہ مسلمانانِ اہلسنت اپنے خالص مذہبی حقوق مسلم لیگ سے طلب کریں۔ اور اوسمیں سے بدمذہبی کے عناصر کو چھٹوا کر شرعی خرابیاں دور کرا کے لیگ کو سچے حقیقی معنے میں مسلم لیگ بنالیں۔ اور آج جبکہ اوسکو مسلمانانِ اہلسنت کی ضرورت ہے کہ سُنّی مسلمانوں کے بغیر وہ مغلوب ہو جائیگی ایسے وقت میں مسلمانانِ اہلسنت اوسکی اصلاح نکر سکے اوسمیں سے بدمذہبی کے اجزا کو علٰحدہ نکر سکے اوسکو شرعی نقائص سے پاک نکر سکے تو بقول لیگ جب اوسکو سُنّی مسلمانوں کی اکثریت وقوت کے بَل بوتے پر اقتدار حاصل ہو گیا تو اوسوقت سُنّیوں کی کونسی قوت باقی رہ گئی ہوگی جس کے زور سے اپنے خالص حقوق تسلیم کرا لینگے رد وطرد ومطالبۂ اصلاح کا وقت تو آج ہی ہے جبکہ وہ دبی ہوئی ہے۔ شاید اس دباؤ سے وہ اپنی اصلاح کرلے۔ وقت نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا حاصل ہوگا۔ نیچریت وندویت وگاندھویت کا بھی توڑ کیا جارہا ہے۔ مگر علیگڈھ وندوہ وخلافت کمیٹی کے کانوں پر کونسی جوں رینگتی ہے۔ اس رد وطرد کے سبب اب اونکی تبلیغ نیچریت وضلالت ولامذہبیت میں کتنی کمی ہوئی ہے اور موعود اقتدار در اصلاح کو تو بالائے طاق رکھیے۔ جہاں مسلم لیگ کو اِس وقت اقتدار حاصل ہے یعنی پنجاب وبنگال۔

Marfat.com

وہاں سُنّیوں کو اونکے خالص حقوق کونسے دب گئے۔ کیا پنجاب و بنگال کے دیوبندی غیر مقلد قادیانی نیچری خاکساری رافضی خارجی صلحکل وغیرہم مرتدین مبتدعین توبہ کر کے سچے سنّی مسلمان بن گئے؟ نہیں تو کم ازکم اتنا ہی ہوا؟ کہ پنجاب و بنگال میں دیوبندیت و غیر مقلدیت مرزائیت و نیچریت و خاکساریت و رافضیت و خارجیت و صلحکل وغیرہا بیدینیوں بدمذہبیوں کی تبلیغ بند کر دی گئی؟ یہ بھی نہیں تو کیا پنجاب و بنگال کی مسلم لیگی حکومتوں نے سُنّی مسلمانوں کے مخصوص حقوق کی حفاظت کا کوئی معقول انتظام کر دیا؟ اگر نہیں تو ع قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا۔ جب حال یہ ہے تو مستقبل کا ذمہ دار کون ہوگا۔ پھر اگر سُنّی مسلمان لیگ میں صرف اس لیے شریک ہو جائیں کہ وہ اونکے صرف اونھیں مقاصد میں اونکی ہم آہنگی کریں جو اسلام و سنّیت کے مخالف نہیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ شرکت اور بدمذہبوں بیدینوں کے ساتھ مجالست و مخالطت و مصاحبت عوام اہل اسلام کو اون گمراہوں کے ساتھ موانست و محابّت کیطرف نہیں لیجائیگی۔ اور بدمذہبوں بیدینوں گمراہوں کے ساتھ یہ ہر وقت کا خلاملا اونکے دین و ایمان پر اثر انداز نہو گا۔ ہوگا اور ضرور ہوگا جیسا کہ آج تک کا تجربہ شاہد ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد حدیث شریف نے بتایا کہ اِنَّ لَهُمْ عُرَّةً كَعُرَّةِ الْجَرَبِ۔ بیشک بدمذہبوں کی بدمذہبی خارشتی اونٹ کی کُھجلی کیطرح اوڑ کر لگتی ہے۔ تو اب اسوقت کے بعد مسلم لیگ کی شرعی خرابیوں کے اظہار و اعلان کا اور کونسا وقت ہوگا بہرحال لیگی لیڈران پر شرعاً فرض ہے کہ اپنے تمام گذشتہ اقوال و افعال سے جو مخالف شریعت مطہرہ واقع ہوئے توبہ صحیحہ شرعیہ کریں۔ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں جملہ کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے مسلم لیگ کا علاقہ توڑیں۔ سرکار دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ لیگ کا رشتہ غلامی و بندگی جوڑیں۔ شریعت مطہرہ کے احکام کے اتباع کی ترغیب اور محرمات شرعیہ کے ارتکاب سے ترہیب کو لیگ کے فرائض میں داخل کریں۔ اغراض و مقاصد میں مطابق شرع مطہر ترمیم و اصلاح فرمائیں۔ اور مسلم لیگ کو شرعی معنے میں سچّی حقیقی مسلم لیگ بنائیں۔ پھر خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدد و نصرت پر بھروسا کر کے میدان عمل میں آئیں۔ اہل باطل کی طاغوتی اکثریتوں کو خاطر میں بھی نہ لائیں۔ یاد رکھیں کہ کسی جماعت کی کسی سیاست کو سچی اسلامی کامیابی بغیر اتباعِ احکام شریعت اور بلا اقتدائے سرکارِ رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ

اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے دوستی
رکھیگا تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ اے ایمان والو ان لوگوں کو جنھوں نے تمھارے دین کو
ہنسی ٹھٹھا بنا لیا ہے وہ جنکو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو دوست مت بناؤ اور اللہ سے
ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی اور تم سُست مت بنو اور رنج مت کرو اور تمھیں سب
پر غالب ہوگے اگر تم مومن رہو گے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ یعنی تم سُست مت بنو اور
کفار و مشرکین کے ساتھ صلح و اتحاد کی طرف مت جھکو اور تمھیں سب پر غالب رہوگے اور اللہ تمھارے
ساتھ ہوگا اور وہ ہرگز تمھارے اعمال میں تم کو نقصان نہ دیگا۔ واللہ ھو الموفق۔ اللھم ارنا
الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔ وصلی اللہ
تعالیٰ وبارك وسلم علی سیدنا ومالکنا ومولٰنا محمد والآل والصحابة۔ آمین
والحمد للہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم جل جلاله و
صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ اله وصحبه اجمعین وبارك وسلم۔ فقیر ابو الفتح
عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولوالدیه واهله واخویه و
محبیه ربه المولیٰ العزیز القوی۔ ساکن محلہ بھورے خان۔ پیلی بھیت۔ یو۔پی۔ فی الحال وارد مٹ ۱۴۵
بھوساری محلہ بمبئی نمبر ۳ پنجشنبہ ۱۲ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۵۵ھ

تصدیق مقدس

حضرت بابرکت تاج العلما سراج العرفا مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب
قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ۔ تاجدار سجادہ قادریہ برکاتیہ۔ مارہرہ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسوله الکریم۔ فقیر حقیر نے حضرت
مولٰنا المعظم والمحترم مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی محمد حشمت علیصاحب قادری رضوی دامت معالیہم
کا یہ مبارک فتوی دیکھا بحمدہ تعالیٰ حق صریح پایا۔ حضرت مولٰنا نے دین وسنت کی حمایت فرمائی۔ اور
اہل بدعت وبطالت کی بدعت وبطالت عیاں کر دکھائی۔ اہل بدعت وبطالت جو افتراے باطل آج

Marfat.com

حضرت مولنٰا پر کرتے ہیں کہ وہ معاذ اللہ تعالیٰ صرف شرکت در کنیت لیگ ہی کو موجب کفر ٹھہرا کر مطلقاً تمام شرکائے لیگ کو اگرچہ وہ دین و عقیدہ کی رو سے بحمدہ تعالیٰ اہلسنت و اہل حق ہی ہوں کافر و بدمذہب ٹھہراتے ہیں۔ یہ افترا اہل باطل کا آج نیا شیوہ نہیں۔ اونکا پرانا منجھا ہوا پیچ ہے جس سے کام لیکر وہ ہمیشہ سادہ لوح عوام اہل اسلام کو اہل کفر و بدعت پر قیامت کبریٰ قائم فرمانے والے علمائے کرام اہلسنت کیطرف سے بھڑکاتے بہکاتے چلے آتے ہیں۔ علمائے کرام اہلسنت سے سے زیادہ کون بلا وجہ شرعی کافر کہنے سے زبان روکنے والا ہے۔ ہاں کافر کو ضرور کافر کہا اور بتایا جائیگا۔ لیگ میں جو مرتدین و بتدعین ہیں اور قطعاً و یقیناً ہیں صرف اونھیں کو علمائے اہلسنت اونکے عقائد کفر و بدعت کی بنا پر بحکم شرع کافر و مبتدع بتاتے ہیں۔ نہ کہ اون اہلسنت کو جو لیگ کی چکنی چپڑی باتوں دل خوش کن دعوؤں کی بنا پر لیگ میں پہنچ گئے ہوں۔ غرض لیگ کی خباثتیں اب ایسے افترات باطلہ و اراجیف کاذبہ سے مٹنے والی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے سب سنی بھائیوں کو ہر خبیث اور خباثت سے ہمیشہ اپنی امان میں رکھے آمین۔ فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ

تصدیق مبارک

حضرت بابرکت سید الحکما، سند العلما مولنٰا مولوی حافظ قاری حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت فیوضھم المبارکہ۔ سرکار کلان۔ مارہرہ مطہرہ۔ ضلع ایٹہ۔ یو۔ پی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ الحمد للہ الذی اتم نورہ ولو اراد الکافرون اطفاءہ ؕ واظھر دینہ ولو اراد المنافقون اخفاءہ ؕ والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان ؕ علی حبیبہ ونبیہ وعروس مملکتہ سید الانس والجان ؕ العالم بجمیع مایکون وماکان ؕ وعلی الہ واصحابہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ الی اخر الزمان ؕ وعلینا معھم وبھم ولھم وفیھم یا حنان یا منان۔ حضرت سیدی وسندی والستاذی حبیبی ومجی امام المناظرین رئیس المتکلمین ناصر الاسلام والمسلمین شیر بیشۂ سنت۔ شیخ دین وملت۔ برق خرمن سوز وہابیت نجدیت زلزلہ افگن در قلعۂ رفض و خارجیت عالم شریعت و کامل طریقت مولنٰا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام بالللطف الجلی والخفی نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتوے میں

زیبِ قرطاس فرمائے وہ سراسر حق وصواب ہیں۔ لَا وَرَبِّ الْعَرْشِ۔ کسی مسلمان کا یہ طریقہ نہیں کہ معاذ اللہ مومن مسلم کو کافر کہے۔ حدیث مجیدہ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے دست و زبان سے مسلمان کو امان ہے۔ نہ کہ ایک عالمِ دینِ متین وارثِ انبیاء و مرسلین (علیہم الصلاۃ والسلام) بلکہ محافظِ حقوقِ شرعِ مُبین اپنی تحریر و تقریر کو اس اشد حرام سے آلودہ کرے۔ حاشا و کلا۔ ہاں جو لوگ نامِ اسلام کے پردے میں کفر تک چھلے شرک بھٹک چکے اونکو بھی اپنی طرف سے نہیں احکامِ ربی کی تعمیل میں اونکے اقوال و اعتقادات کے مطابق ارشاداتِ قرآنیہ و احکامِ ربانیہ ضرور سنائے جائینگے۔ اور یہ ایک عالمِ دینِ مصطفیٰ علیٰ صاحبہ الصلاۃ والسلام کا فرضِ اولین ہے۔ مسلم لیگ ہو یا مسلمانوں کی کوئی نام نہاد دوسری جماعت جبتک اونکے ہر ہر فرد کے معاذ اللہ کفر و ارتداد پر یقین قطعی جزمی حتمی نہو اونپر حکم کفر و ردت نہ دیگا۔ مگر جو خود اس حکم کو اپنے اوپر لیگا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ مسلم لیگ میں بکثرت وہ بھی شامل ہیں جنکے کفر و ارتداد یا بد مذہبی و گمراہی کا یقیناً و قطعاً جزم شرعی ہے۔ اور وہ مسلم لیگ کے روح رواں اونکے سرپرست اور سرمایۂ ناز ہیں۔ مثلاً وہابیہ دیوبندیہ جنکے کبرا پر علمائے عرب و عجم کا فتوائے کفر و ارتداد ہے یا روافض و خوارج اور اون میں کے کھلے ہوئے مرتدین یا نیچریہ چکڑالویہ مرزائیہ خاکساریہ اور دیگر مبتدعین و منافقین بلکہ کھلے ہوئے کفار و مشرکین جنکے لیے خود لیگ کے اقرار سے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور جن سے کامل وِداد و اتحاد و محبت موالات اوسکا مقصدِ اولین ہے (ملاحظہ فرمایئے حضرت خالی و استاذی و مرشدی و ملجائی و ماوائی تاج العلماء سراج العرفاء مولنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مسند آرائے سجادۂ عالیہ غوثیہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کا فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی (مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری) تو اس صورت میں مسلم لیگ کی شرکت و رکنیت یقیناً حرام اور موجب غضب ربِ انام ہے۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم کا فرمان بالکل مطابق ایمان و قرآن ہے۔ و انا الفقیر الحقیر الحکیم السید آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی مارہروی عفی عنہ

استغاثۂ مبارکہ

حضرت بالا منزلت رفیع الدرجت عظیم البرکۃ حامی سُنت ماحی لامذہبیت گل گلزار قادریت تاج العلماء سراج العرفاء

Marfat.com

مولنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ

بحضور سرکارِ غوثیت مدار رضی اللہ عنہ الغفار

الغیاث اے محیٔ دیں اے شاہِ جیلاں الغیاث — الغیاث اے غوثِ اعظم قطبِ دوراں الغیاث
جوش پر بحرِ فتن غرشِ گناں ابرِ محن — ناؤ ہے اپنی بھنور میں آہ گرداں الغیاث
شامتِ اعمال ہے اپنی نمایاں اس طرح — نفس خود سر قلب مضطر عقل حیراں الغیاث
رہزنانِ دین کا چاروں طرف سے ہے ہجوم — ہاتھ سے جانے نہ پائے دین و ایماں الغیاث
تیرگیٔ کفر و بدعت بڑھ رہی ہے ہر گھڑی — آفتابِ حق نہ ہونے پائے پنہاں الغیاث
مصطفےٰ کی شان میں گستاخیاں بیباکیاں — دیو کے بندے اسے کہتے ہیں ایماں الغیاث
خود خدا کو ظالموں نے صاف جھوٹا کہہ دیا — اس پہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں اہلِ عرفاں الغیاث
باعثِ تذلیلِ دیں ہیں دین کے یہ مدعی — کفر ہنستا ہے کہ یہ کیسا ہے ایماں الغیاث
کانگریس اور لیگ کی ہے کشمکش چاروں طرف — شرک و بدعت کے ہیں نرغے میں مسلماں الغیاث
اوس کا ہے یہ مدعا مسلم بنیں مشرک غلام (کانگریس) — انقیادِ اہلِ بدعت اس کا ارماں الغیاث (لیگ)
قادیانی رافضی اور نیچری ندوی سبھی — ہیں ہمارے پھانسنے کا باندھے پیماں الغیاث
رہبرانِ دین و ملت سمجھے جاتے ہیں وہ آج — مقتدا اور پیشوا ہے جنکا شیطاں الغیاث
بھولی بھیڑوں کی سمجھ پر ایسے پردے ہیں پڑے — بھیڑیوں کو ہیں سمجھتی اپنا نگراں الغیاث
ہل کے ماریں گھس کے پھاڑیں ایسے پرفن بھیڑیے — بھولی بھیڑوں کے ہیں بنتے وہ نگہباں الغیاث
المدد اے محیٔ دیں سُنّی نہ پھنس جائیں کہیں — چل نہ جائے ان پہ اونکا مکر پنہاں الغیاث
تیرے جدِّ پاک کی سنت پہ یہ قائم رہیں — چھوٹنے پائے نہ ان سے تیرا داماں الغیاث
ڈالکر جو خاک دین پر بن گئے ہیں خاکسار — اونکے دھوکے میں نہ آئیں اہلِ ایقاں الغیاث
دین سے آزاد ہوکر جو بنے احرار ہیں — پھنس نہ جائیں جال میں اونکے مسلماں الغیاث

تیرے ہی در کا تو کتا ہے فقیرِ قاسمی
درد کا اسکے بھی ہو للہ درماں الغیاث

ملنے کا پتہ:- دفتر انجمن تبلیغ صداقت، رحمت منزل، کامبیکر اسٹریٹ، چھاچھ محلہ، بمبئی ۳

تعداد اشاعت بار اول ایکہزار | قیمت ۲ ر

Marfat.com

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ رسالۂ مبارکہ مجموعۂ فتاوائے مقدسہ ان مسائل کے جواب میں جو یکشنبہ ۲۵ صفر مظفر ۱۳۵۸ھ کو حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم اعلیحضرت عظیم البرکۃ مولٰنا شاہ عبد المصطفٰی محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس کے موقع پر حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم کی خدمات مبارکہ میں مسلم لیگ کے متعلق پیش کیے گئے صاف صاف واضح و روشن احکام شرعیہ سنانے والا مسلمانوں کو زمانہ موجودہ کی تمام کشمکشوں اور مصیبتوں سے نجات دلانے والا سچی آزادی حقیقی ترقی اسلامی کامیابی کا بالکل صحیح وبے خطر شرعی راستہ دکھانے والا مسلم لیگ کی کفر نوازیوں کانگریس کی ستم شعاریوں سے بچانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

اَلْجَوَابَاتُ السَّنِیَّہ

عَلٰی زُھَاءِ

اَلسُّوَالَاتِ اللِّیْگِیَّہ ۱۳

یعنی مسلم لیگ کے متعلق خوشنما سوالوں کے روشن جواب

تحریر فرمودہ

حضرت عظیم الدرجۃ جلیل البرکۃ تاج العلماء سراج العرفاء مولٰنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں ۔ مارہرہ مطہرہ و حضرت بابرکت مولٰنا مولوی سید العلماء سند الحکماء حافظ قاری حکیم سید آل مصطفٰی صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری و حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی لکھنوی دامت مکارمہما العالیہ وعمت فیوضہما المبارکہ

بصرفِ زرِ غلام محمد مسلم اللاحد الصمد ابن اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے مالک دوکان ۳۵۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳

حسبِ فرمائش ارکین جماعتِ مبارکہ اہلسنت ۔ محلہ محتشم خاں ۔ پیلی بھیت

مطبع سلطانی واقع پیرو لین ٹا بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر شائع اور باذنہٖ تعالیٰ مفید و نافع ہوا

طابع :۔ سلطان حسین مالک مطبع سلطانی ناشر :۔ منشی مصطفٰی خاں قادری برکاتی فیض آبادی ۱۴۵ بھنڈی بازار محلہ بمبئی

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العلی العظیم وافضل الصلاۃ واجمل التسلیم علی سیدنا حبیبہ الرؤف الرحیم وآلہ وصحبہ ذوی الفضل العمیم ۔ اما بعد ۔ بیکشنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ کو حضور پرنور مجدد اعظم امام اہلسنت اعلحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک عرس سراپا قدس کے موقع پر حضرات کرام علمائے اہلسنت اساطین دین وملت دامت برکاتہم کی مجلس مبارک میں مسلم لیگ کے متعلق دس سوالات پیش کیے گئے تھے ۔ اون سوالوں پر حقانیت افروز و باطل سوز فتاوائے مبارکہ جو حضرت سیدی ومرشدی وملجائی وسندی تاج العلماء ، سراج العرفاء ، مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ تاجدار سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ وحضرت مخدومی ومحترمی سید العلماء سند الحکماء فاضل نوجوان حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری حکیم سید آل مصطفٰے صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت فیوضہم المبارکہ وحضرت مکرمی ومعظمی ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت مظہر اعلحضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر اعظم ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہم واستعملہم فی رضائہ ورضاء رضائہ نے تحریر فرمائے وہ ہمیں وصول ہوئے ۔ ہم اون حقانی عرفانی ایمانی قرآنی وربانی فتاوائے مبارکہ کو یکجا جمع کرکے شائع کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ قدس میں دست بدعا ہیں کہ اپنے محبوبان کرام علی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کے صدقے میں ان فتاوائے مبارکہ کو مسلمانان اہلسنت ودیگر باانصاف ناظرین کے لیے مفید ونافع اور بدمذہبی وگمراہی وبیدینی کی اساس کا قالع وقامع بنائے آمین ۔

سوال اول :۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ لیگ کے ناقابل تبدیل اغراض ومقاصد کیا ہیں ۔ اور اون میں کوئی شرعی سقم ہے یا نہیں ۔ اور ہے تو کس درجے کا ۔ اور اوسکے ہوتے ہوئے اوس میں شرکت کا کیا حکم ہے

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :۔ لیگ کے اغراض ومقاصد

Marfat.com

حسب ذیل ہیں :۔ (الف) ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کیجائے (ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا۔ (س) دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا (د) مسلمانانِ ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتۂ اخوت کو قائم و استوار کرنا (دیکھو آل انڈیا مسلم لیگ کا دستورِ اساسی اور قواعد بترمیم جدید صفحہ ۲ و ۳ وغیرہ) مقاصد مذکورہ لیگ کے وہ اغراض و مقاصد ہیں جنکی حمایت اور پابندی کا تحریراً حلفی اقرار کیے بغیر کوئی شخص لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا (دیکھو آل انڈیا مسلم لیگ کا دستورِ اساسی صفحہ ۴ دفعہ ۵) اور یہ سب اغراض و مقاصد صریح محرماتِ شرعیہ پر مشتمل اور حرام قطعی اور منجرّ باشد وبال و نکال و کفر و ضلال ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے لیگ کی شرکت و رکنیت سخت ممنوع و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت عمیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی :۔ الجواب :- اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب ؛ صل و بارک علیٰ حبیبک سیدنا و مالکنا محمدؐ المصطفیٰ سید ولد آدم یوم الحساب ؛ وعلیٰ الہ واصحابہ خیر ال و اصحاب ؛ و ابنہ الی مالا نھایۃ لہ بغیر حساب ؛

لیگ کے اغراض و مقاصد کے چار نمبر ہیں (الف) ہندوستان میں کامل آزاد و وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے اولاً جمہوری سلطنت قائم کرنے کی کوشش کرنا جسمیں کفار و مشرکین و مرتدین پوری طرح آزاد و خودسر ہوں شرعاً حرام ہے۔ ثانیاً ایسی سلطنت جمہوریہ قائم کرنے کی سعی کرنا جس کی کونسل میں کفار و مشرکین و مرتدین کے بھی ممبر ہوں درحقیقت کفار و مشرکین و مرتدین کو بھی حکومت میں حصہ دار ٹھہرانا اور انکو بھی حاکم بنانا ہے یہ بھی حرام ہے ثالثاً ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی اقلیت اور کفار و مشرکین کی اکثریت ہے ایسی جمہوری حکومت قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا جس میں تناسب آبادی کے اعتبار سے ہر قوم و ملت کے افراد فرمانروائی کریں اور ہر بات کا کثرتِ رائے سے فیصلہ ہو۔ فی الحقیقۃ مسلمانوں پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت و سلطنت قائم کرانا مسلمانوں کو محکوم اور کفار و مشرکین کو حاکم بنانا ہے

Marfat.com

یہ اشد حرام ہے۔ رابعاً اس نمبر میں جن قوموں کو اقلیتوں کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہندوستانی
عیسائی ہندوستانی یہودی پارسی سکھ اچھوت وغیرہم کفار و مشرکین ہیں اور حقوق و مفاد کو
عام رکھا گیا ہے جو مذہبی حقوق و مفاد کو بھی شامل ہے اور دنیوی حقوق و مفاد پر مذہبی حقوق و
مفاد کو ترجیح و تقدیم بھی ہے۔ تو لیگ کے مقصد اولین میں اچھوتوں سکھوں پارسیوں ہندوستانی
یہودیوں ہندوستانی عیسائیوں کے ادیانِ باطلہ و مذاہبِ کفریہ و عقائد شرکیہ کی تبلیغ و اشاعت
کی مؤثر و مکمل حفاظت کرنا بھی داخل ٹھہرا۔ یہ کھلا ہوا کفر و ارتداد ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
حکومت جمہوریہ لیگیہ جو مذکور ہوئی اوس کی رعیت بن کر جو کفار و مشرکین رہینگے وہ شرعاً ذمی بھی
تو نہونگے کہ ان لفظوں کی تاویل و تحویل کرکے اون پر احکام اہل ذمہ نافذ کیے جاسکیں۔ خامساً
(ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا لیگ کی
کارروائیوں کارگزاریوں اور لیگیوں کی تصریحات سے روشن کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
یا گورنمنٹی مردم شماری میں اوسکو مسلمانوں میں شمار کیا جائے بس وہ مسلمان ہے۔ اسی بنا پر
وہابیہ دیوبندیہ و وہابیہ غیر مقلدین و مرزائیہ قادیانیہ و مرزائیہ لاہوریہ و نیچریہ و چکڑالویہ
و خاکساریہ و بابیہ و بہائیہ و روافضِ غالیہ و غُلاۃ خوارج وغیرہم جملہ کفار و مرتدین و ملحدین
جو اسلام کے مدعی ہیں سارے کے سارے لیگ کے نزدیک مسلمان ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ
تو ان سب زندیقوں مرتدوں کے عقائد کفریہ ملعونہ کی اشاعت و تبلیغ کو ترقی دینا اس تبلیغ
کفر و ارتداد و اشاعت زندقہ و الحاد کی حفاظت کرنا لیگ کا مقصد دوم میں ٹھہرا۔ یہ بھی حقیقۃً
کھلا ہوا کفر و ارتداد ہوگا۔ سادساً (س) دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ
تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام ہند نہیں مگر کفار و مشرکین۔ اون کے
ساتھ محبت و وداد و دوستی و اتحاد بحکم قرآن عظیم حرام قطعی ہے۔ اس عبارت میں دوستانہ
خود صراحۃً ایسا نہ ہے اور اتحاد میں بھی لیگ کو کفار و مشرکین کے ساتھ محبت و دوستی یقیناً ملحوظ
ہے۔ خود لیگی لیڈران اپنی تقریروں تحریروں میں تصریح کر رہے ہیں کہ اس اتحاد سے لیگ کی
مراد وہی ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء والے خلافتی دورِ گاندھویت کا سراپا شر و فساد ایمان سوز و اسلام
کش اتحاد ہے۔ تو یہاں لفظِ اتحاد صرف بمعنی اتفاق ہرگز نہیں کہ اہل اللیگ ادریٰ بما فی اللیگ
اور بفرضِ غلط ہوتا بھی تو کفار و مشرکین کے ساتھ اس طرح علی الاطلاق اتفاق ہی کے جواز پر کونسی

Marfat.com

شریعت نازل اور وہی کب شرعاً بلاغائلہ ہے (دیکھو فقیر کا رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ برمسلم لیگ) سابعاً (د) مسلمانان ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ اُخوت کو قائم و استوار کرنا۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو اور مدعی اسلام منکرین ضروریاتِ دین کفار و مرتدین بھی مسلمان ہیں تو اونکے ساتھ بھی مُواخات و برادرانہ اور بھائی چارہ قائم اور مضبوط کرنا لیگ کا مقصد چہارم ہے۔ اور کفار و مشرکین و مرتدین و ملحدین کو بھائی بنانا بحکم قرآن عظیم مُنافقیت ہے۔ اللہ عزجلالہٗ ارشاد فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ یعنی اے محبوب کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا جو اپنے بھائیوں کافروں سے کہتے ہیں۔ آیت مبارکہ نے کفار کے ساتھ بھائی چارہ کرنے والوں کو صاف طور پر منافق بتایا۔ بہر حال یہ چاروں نمبر لیگ کے وہ مقاصد اساسیہ ہیں کہ جب تک کوئی شخص ان کی تائید کا حلفی اقرار نامہ نہ لکھ دے لیگ کا ممبر ہی نہیں ہوسکتا۔ جو جمعیت اثم وعُدوان و معصیتِ رسول پر مشتمل مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے قائم کی گئی ہو اوسکا ممبر بننا اوسمیں شریک ہونا حرام ہے۔ قال اللہ تعالےٰ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو جب تم باہم مشاورت کیا کرو تو گناہ و ظلم پر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نافرمانی پر باہم مشاورت مت کیا کرو اور نیکی و پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کے ساتھ مشورت کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جسکے حضور تم حشر کیے جاؤ گے۔ ان مباحث سبعہ کی تفصیل فقیر کے رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ برمسلم لیگ میں ملاحظہ ہو۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلما دامت فیوضہم المبارکہ :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؛ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ الجواب :؛ اللھم ھدایۃ الحق والصواب :؛ لیگ کا مقصد الف حسب ذیل ہے۔ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جسکے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کیجائے۔ اللہ اکبر کتنے مُہیب الفاظ ہیں جنکا تصور تخیل ہی اسلامی دماغ رکھنے والے انسان کو لرزہ براندام کردیتا ہے۔ اب ہم کو صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس کامل آزادی اور جمہوری ریاستوں سے لیگ کا کیا مطلب ہے

آیئے اسکو لیگ ہی کی زبان سے سُنیئے۔ مولوی عبد الحلیم صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی وکیل و میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ ضلع ایٹہ اپنی نئی تصنیف "اختصار سیاسیات ہند" صفحہ ۵۵ و صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں۔ روس میں اس وقت ایک سو پندرہ جمہوریتیں قائم ہیں۔ جہاں کہیں ایک تمدن کے دس ہزار آدمی ہیں اونھیں اپنے علاقے کی علحدہ جمہوری ریاست بنانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ کانگریس کو جو روسی نظام کی معتقد ہے اس نظام کے قائم کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہونا چاہیے۔ ہندو اکثریت والے صوبوں کی علحدہ کلچر کی مناسبت سے آزاد ریاستیں قائم کردی جائیں۔ مسلم ریاستوں میں ہندو اقلیتوں کی اور ہندو ریاستوں میں مسلم اقلیتوں کی حفاظت دستور العمل میں تحفظات کے ذریعے سے کردی جائے۔ اور ہر دو ریاستوں میں اقلیتوں کی حفاظت اس طرح کرائی جاسکتی ہے جس طرح آج ہر ہٹلر زیکوسلواکیہ میں جرمن اقلیت کے حقوق کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو اس صورت میں یہ فائدہ ہوگا کہ مسلمان ہندوؤں سے برادرانہ تعلقات ہونے کی وجہ سے بیرونی مسلمان طاقتوں کو ہندوستان میں داخل ہونے سے باز رکھیں گے اور ہندوؤں کی محافظت کیلیے سپر کا کام کرینگے۔ علاوہ ازیں ایک دوسرے کو زیر کرنے میں جو کوششیں صرف ہوتی ہیں وہ ملکی ترقی پر صرف ہونے لگیں گی۔ ملازمت، نیابت، قربانی گاؤ، پیپل، سنکھ، باجہ، اور مسجد کے تمام قصے ختم ہوجائیں گے۔ ہندوؤں کو اپنے ارمان نکالنے کا موقع مل جائے گا۔ خواہ وہ دن رات شاہراہوں پر جلوس نکالیں، زور زور سے سنکھ اور باجے بجائیں، بندے ماترم کا گیت گائیں۔ چپے چپے پر گئوشالے بنائیں۔ سخت سے سخت سنسکرت بولیں، ہنومان اکھاڑے قائم کریں اور بھارت ورش کی عظمت کا سکہ تمام یورپ پر بٹھا دیں۔ لیگ کے مقصد اول کی اس اسلام سوز تشریح نے کوئی تسمہ لگا نہیں چھوڑا۔ اللہ اللہ۔ کتنا ناپاک تخیل ہے کہ مسلمان اور ہندو ایسے بھائی بھائی ہوجائیں کہ اگر بالفرض غیر ملکی مسلمان اِنکے ہندو بھائیوں کی طرف نظر اوٹھا کر بھی دیکھیں تو یہ اونکی آنکھیں نکال لیں۔ اپنی جانیں دیدیں مگر اپنے چہیتے ہندو بھائیوں کا بال بھی بیکا نہ ہونے دیں۔ اور یہیں سے واضح ہوگیا کہ وہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کے معنے اتفاق ہیں سراسر غلط و باطل ہے۔ بلکہ لیگ کے نزدیک اس کے معنے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اُخوت اور برادری قائم کرنا ہیں۔ خدائے قدوس جل جلالہ تو فرمائے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ یہ کہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْکٰفِرُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

قرآن مجید تو فرمائے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ؂ یعنی تو علانیہ کہدو جس بات کا تمھیں حکم ہے اور مشرکوں سے مونھ پھیر لو۔ یہ اوسکے مقابلے میں یوں خم ٹھونکیں کہ ہم تو اون کے لیے سپر کا کام کریں گے۔ اسلامی قوت و شوکت کے لیے سنگِ راہ بنیں گے۔ اللہ واحدِ قہار جل جلالہ تو ارشاد فرمائے فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ یعنی تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دو۔ یہ مشرکین معاندین اور کفارِ مجاہرین حربیین کیلیے بھائیوں کو اولٹا نشانۂ ظلم و ستم بنائیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کونسا ہندو چاہیگا کہ اوسکے مذہب کے خلاف تبلیغ کیجائے اوسکے باطل دین کی بطالت و ضلالت عالم آشکارا ہو تو اب اِنکے نام نہاد تحفظات میں یہ بھی داخل ہوگا کہ نہ تو ہم خود ہندو دھرم کا رد کریں اور اگر بیرونی مسلمان اس کا ارادہ کریں تو یہ اونکے بھی آڑے آئیں اور اپنے ہندو بھائیوں کے لیے سپر بنیں۔ آگے چلکر تو اور بھی غضب ڈھایا اور دل کی چھپی صاف صاف کہہ گئے کہ ہندوؤں کو اپنے ارمان نکلنے کا موقع مل جائے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ اکبر یہ ساری تنظیم یہ تمام تبلیغ "اسلام خطرے میں ہے" کا شور و غل صرف اسی لیے ہے کہ ان کے ہندو بھائیوں کو اپنے دلی مَن گندے پورے کرنے کا موقع مل جائے۔ اور کوئی بیرونی یا مقامی غریب مسلمان کچھ بولے تو یہ محافظانِ اسلام اوسکا گلا دبائیں۔ للہ انصاف۔ کیا حقوقِ مسلمین کی حفاظت اسی طرح ہوتی ہے۔ کیا مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مفاد اور صلہ یہی ہے کہ اونکے جانی و ایمانی دشمن کفار و مشرکین اونکے خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور اون کے ایمان و قرآن کے مقابلے میں اپنے گندے اور ناپاک ارمان پورے کریں۔ اور یہ نام نہاد مسلم لیگ کے ٹھیکیدار اون کے لیے سپر کا کام دیں۔ کفار و مشرکین کے ارمان کیا ہیں؟ ہم بتائیں گے تو یہ کاہے کو مانیں گے۔ قرآن مجید سے سنیے وہ ارشاد فرماتا ہے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ تمھارا سختی میں پڑنا اون کی تمنا ہے۔ دشمنی اونکے مونھوں سے ظاہر ہو چکی۔ اور جو اونکے سینوں میں چھپی ہے وہ اور بھی بڑھ کر ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً اونکا دلی ارمان ہے کہ کہیں تم بھی اون کی طرح کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک سے ہو جاؤ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ قرآن مسلمان کا ایمان ہے۔ اونکے ارشادات میں کسی مسلمان کو شک و شبہ کی گنجائش ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر یہ تو وہ ارشادات ہیں

Marfat.com

جن کی تصدیق عینی مشاہدات اور روزانہ کے واقعات سے بھی ہو چکی ہے کہ کفار و مشرکین کے دلی ارمان یہی ہیں کہ مسلمانوں پر زندگی دشوار کر دیں۔ اونکے ایمان و مذہب تہذیب و تمدن جان و مال کو تباہ و برباد کر ڈالیں اور اس طرح انکو ختم کر دیں۔ یا یہ معاذ اللہ تنگ آکر اونھیں میں جا ملیں اور اونھیں کیطرح یہ بھی کافر و مشرک ہو جائیں۔ الحمد للہ کہ کفار و مشرکین کے یہ مُنْ گندے ابتک خود اونکے ہاتھوں بھی پورے نہونے پائے مگر آہ کہ آج نام نہاد محافظانِ اسلام و مسلمین ٹھیکیداران لیگ ہمارے غریب اور بھولے مسلمان بھائیوں کو طرح طرح سے بہکا کر اونکو اپنے دل کے پیاروں اپنے آقاؤں اپنے خداوندوں ہندوؤں کے ہاتھوں فروخت کر رہے ہیں۔ اور کفار و مشرکین کو اونکے ناپاک ارمان پورے کرنے میں سپر کا کام دے رہے ہیں۔ فرمایئے کیا ہندوؤں کے دلی ارمان یہ نہیں کہ مسلمان مسلمان ہو کر ہندوستان میں نہ رہیں۔ اونکے تمام دینی شعائر بند ہو جائیں۔ اونکی تہذیب اونکا تمدن مٹ جائے۔ کیا آج جبکہ ان نام نہاد محافظانِ اسلام اور انکے چہیتوں کفار ہنود مشرکین ہند کے درمیان بظاہر جنگ زرگری ہے وہ ودّیا مندر جیسی نامراد اسکیم پاس نہیں کر چکے ہیں، تو جب یہ بھی کُھلم کُھلّا اونسے عہدِ مودّت و پیمانِ اُخوّت باندھ چکے ہونگے۔ اونکے لیے سپر کا کام دے رہے ہونگے تو اونکو اپنے سب سے بڑے اس دلی ارمان پورا کرنے میں کہ مسلمانانِ ہند بھی معاذ اللہ اونھیں جیسے کافر ہو جائیں کون چیز آڑے آئیگی خصوصاً جبکہ یہ آجکل کے محافظانِ اسلام کل محافظانِ ہنود بنے ہوئے ہونگے۔ "پھر تیاں بھٹے کو توال اب ڈر کا ہے کا" والی مثل پورے طور پر صادق آئیگی۔ وہ ہوگا جو خود انکی زبانوں پر آگیا کہ خواہ دن رات ہر اہل شہر جلوس نکالیں، مسجدوں کے سامنے باجے بجائیں، سنکھ پھونکیں، اذانیں بند کریں، مسجدوں کی عزت مٹائیں، اپنے پیپل دیوتا کی عظمت کا سکہ جمائیں۔ دین اسلام کے ایک بہت بڑے شعار قربانی گاؤ کو مٹائیں۔ غرضکہ انکے چہیتے پیارے ہندو بھائی اسلام و مسلمین کو جسطرح چاہیں گند چھری سے ذبح کریں انکی آنکھوں کا سکھ ہوگا، انکے کلیجوں کو ٹھنڈک ہوگی۔ تو اب فرمایئے جس لیگ کا مقصد اولین ہی یہ ہو کہ ہندوؤں کو اونکے ارمان نکالنے کا موقع دیا جائے اور کلمہ گویانِ اسلام بلکہ یہ محافظانِ اسلام اونکے لیے سپر بنیں۔ ایسی لیگ اسلام کی محافظ ہے یا اوسکی مُخرّب۔ اور اس صورت میں کوئی جاہل سا جاہل مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مایۂ فساد لیگ میں شرکت جائز ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی نیکی اور پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کو مدد دو اور گناہ اور سرکشی پر باہم ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔ تو معلوم ہوا کہ لیگ کا مقصد اول ہی چند در چند قبائح دینیہ و محرمات شرعیہ پر مشتمل ہے۔ لہٰذا جو جماعت ایسے خلاف اسلام و قرآن مقصد کی حامی و حا

Marfat.com

اوسکی شرکت یقیناً حرام وسبب غضب رب انام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ لیگ کا مقصد (د) حسب ذیل ہے
مسلمانانِ ہند کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ اُخوت کو قائم واستوار کرنا اور لیگ کی تحریرات
وتقریرات سے ظاہر ہے کہ صرف زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہنا اونکے نزدیک مدار ایمان واسلام ہے۔ اب خواہ
اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے کیسے ہی اہم واعظم مسائل ضروریۂ دینیہ کا انکار کر دیا جائے احکام قرآن اور لوازم
ایمان سے مونھ پھیر لیا جائے مگر لیگ کے نزدیک ایسوں کا اسلام ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ لہٰذا اپنے آپکو مسلمان
کہنے والے جتنے فرقِ مرتدہ اور اہلِ ضلال ہیں لیگ کے نزدیک وہ سب سچے مسلمان ہیں۔ اونکے اور مسلمانوں کے
درمیان مُواخات اور برادرانہ تعلقات قائم کرنا اوسکا مقصد چہارم ہے۔ اور مرتدین کے ساتھ مُواخاتْ
ومَودّت ومُوالات اشد حرام اور اونکے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اونکو مسلمان سمجھ کرے تو صریح کفرو
ارتداد ہے۔ جیسے نیچری ومرزائی ودیوبندی وغلاۃ روافض پر اونکے عقائدِ کفریہ کے سبب علمائے عرب وعجم نے
کفروارتداد کا فتوی دیا۔ اور وہ بھی ایسا کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ یعنی جو شخص
اونکے عقائدِ کفریہ پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی اِنکے کافر ومستحقِ عذاب ہونے میں شک رکھے وہ بھی کافر
والعیاذ باللہ العزیز الغافر۔ اور لیگ مسلمانوں کی اِنسے اُخوت قائم کراتی اِنکو مومن ومسلمان کہتی اور
بتاتی ہے۔ لہٰذا اس میں بھی شرکت اسکی بھی رکنیت اشد حرام اور مُنجرّ بکفر اور عصیان ہے۔ تفصیل کیلیے دیکھیے
فتوائے مبارکہ مسلم لیگ کی زرّین بخیہ دری نیز رسالۂ مبارکہ احکام نوریۂ شرعیہ بر مسلم لیگ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال دوم:۔ بدمذہب کے صدر ہوتے ہوئے شرکت کا کیا حکم ہے۔ اسمیں کسی ضرورت ومجبوری کا
لحاظ ہوگا یا نہیں۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ ناجائز اور حرام ہے۔ اور کوئی واقعی
شرعی مجبوری متحقق نہیں۔ اور اگر کسی کو کچھ ہو تو وہ اُسے پیش کرے اور اُس پر حکم شرعی لے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ بدمذہب کو صدر بنانا اور کسی مجلس کا
بدمذہب صدر ہو تو اوسکا رکن بننا ناجائز اور حرام ہے۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَىٰ هَدْمِ الْإِسْلَامِ
یعنی جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی تو بیشک اوس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی۔ امام ابن حجر
مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح میں فرمایا کَانَ قَامَ وَصَدَّرَهُ فِي مَجْلِسٍ أَوْ خَدَمَهُ

Marfat.com

مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ يُلْجِئُهٗ اِلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا یہ مطلب ہے کہ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی مثلاً اوسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا اوسے کسی مجلس میں صدر بنایا اوسے صدر مجلس میں بٹھایا اوسکی خدمت کی بغیر کسی ایسے عذر صحیح کے جو اوسے اِن باتوں پر مجبور کردے تو بیشک اوس نے اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی۔ اور ایسی کوئی واقعی وشرعی ضرورت و مجبوری ہرگز متحقق نہیں جسکی بنا پر بدمذہب کو صدر بنانا یا جس مجلس کا صدر بدمذہب ہو اوسکا رکن بنا شرعاً جائز ہوجائے۔ اور جو حکم شرعی ضرورت شرعیہ پر مبنی ہوگا ہرگز عام نہوگا بلکہ اہلِ ضرورت و وقتِ ضرورت وقدرِ ضرورت پر مقتصر رہیگا کما ھو مبرھن علیہ فی الکتب الفقہیہ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ بدمذہب کو صدر بنانا حرام۔ اوسکے صدر ہوئے اوس مجلس وانجمن کی رکنیت و شرکت اشد حرام۔ کیونکہ اسمیں بدمذہب کی توقیر وتعظیم ہے۔ اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اوس نے اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی۔ علامہ ابن حجر کی رحمۃ اللہ تعالیٰ اسکی تشریح یوں کرتے ہیں کَاَنْ قَامَ مثلاً اوسکے اعزاز و احترام کے لیے کھڑا ہوا وَصَدَّرَهٗ فِيْ مَجْلِسٍ اوسکو کسی مجلس کا صدر بنایا اَوْ خَدَمَهٗ یا اوسکی کسی قسم کی خدمت کی مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ يُلْجِئُهٗ اِلٰى ذٰلِكَ اور اوسکو ایسی باتوں پر مجبور کردینے والا کوئی عذر شرعی نہو فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ تو اوس نے اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی۔ اور اس وقت ہرگز کوئی ایسی مجبوری موجود نہیں جسکی بنا پر بدمذہب کو صدر بنانے یا بدمذہب کی زیر صدارت مجلس وانجمن میں شریک ہونے یا اوسکا ممبر بننے کے جواز شرعی کے احکام اضطرار یہ دیے جاسکیں۔ نیز احکام اضطرار بس ضرورت بھر ہوتے ہیں صرف ضرورت والوں کے لیے ہوتے ہیں فقط ضرورت کے وقت تک رہتے ہیں نہ کہ ایسے عام کہ عوام تو عوام نام نہاد علما بغیر دیکھے بھالے آنکھیں بند کرکے ایک بدمذہب کو اپنا صدر اور پیشوا بنالیں۔ لہذا اب بھی لیگ میں شرکت اوسکی رکنیت بدمذہب گمراہ کی صدارت کی وجہ سے شرعاً حرام ہی رہیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال سوم۔ اس نیت سے شرکت ورکنیت اختیار کرنا کہ ہم بدمذہب کو صدارت سے گرادینگے کیا حکم ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :۔ یہ ایک بیمعنی اور موہوم خیال ہے (اسکی بنا پر یہ شرکت و رکنیت جائز نہ ہو گی) واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی :۔ لیگ کے چاروں مقاصد اساسیہ جواب اوّل میں مذکور ہو چکے تو جو لوگ اون مقاصد اساسیہ لیگیہ کی تفصیلات کو سمجھتے ہوئے اونکی تائید و پابندی کا حلفی اقرار لکھکر اوسکے ممبر بنینگے وہ خود ہی بد مذہب ہو جائیں گے۔ یہ مذہبی ضرر شدید اور دینی نقصان عظیم تو یقینی ہے۔ اور بد مذہب کو صدارت سے گرا دینا ایک امر موہوم ہے۔ نفع موہوم کے لیے عظیم و شدید ضرر یقینی کو قبول کر لینا عقلاً و شرعاً کسی طرح ہرگز جائز نہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ :۔ یہ ایک دلفریب خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہوا نہو گا۔ جس صدر کو اوسکے ماتحت جہلا قائد اعظم، سیاسی پیغمبر، قائد ملت اور معلوم نہیں کیا اور کیا مانتے ہوں علماء کہلانے والے جُبّائی قبائی حضرات اوسکی خدمت میں باریاب ہوتے ہوں، اور اوس سے ہدایات لیتے ہوں اوسکو صدارت سے گرا دینا ایک دھوکا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور بالفرض گرا یا بھی جاسکے تو کم از کم فی الحال شرکت و رکنیت تو اوسی کے زیر صدارت ہی ہو گی۔ اور اس کے لیے اوپر گزرا کہ اعانت علیٰ ہدم الاسلام ہے۔ طرفہ ہے کہ صدر تو صدارت سے معلوم نہیں کب ہٹے اور تم بد مذہب کے پچھ لگوے اب ہو جاؤ۔ ایک امید موہوم کے لیے نقد گمراہی مول لینا کب جائز ہے اور نفس کا کیا اعتبار کہ کب گمراہ کر دے خصوصاً جبکہ وہاں ہر وقت بد مذہبوں صلحکلیوں بلکہ کھلے ہوئے مرتدوں منافقوں سے ربط و ارتباط میل جول رہیگا تو کہیں ایسا نہو کہ اس بھیڑ میں اپنا ایمان ہی ہاتھ سے جاتا رہے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔ پھر کیا سینے پر یہ لکھ کر لگا لوگے کہ ہم اس نیت سے شریک اور ممبر ہوئے ہیں۔ دیکھنے والے تو یہی کہیں گے کہ یہ بھی بد مذہب کے پیرو ہیں۔ کیا حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ارشادِ مبارک اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ نہیں سنا کہ تہمت کی جگہوں سے بھی بچو۔ اور اگر بالفرض بد مذہب کی صدارت ٹوٹ بھی گئی تو وہاں تو لیگی لیڈران عموماً اوسی آزادی و بیقیدی کے ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ کس کس کو گراؤ گے۔ اور اونکے ہوتے ہوئے اوسکے قبائح شرعیہ دور نہونگے۔ اور جب تک اوسکے قبائح شرعیہ دور نہونگے اوسکی شرکت و رکنیت شرعاً حرام ہی رہیگی۔ لہٰذا اس نیت کے ہوتے ہوئے بھی لیگ کی شرکت و رکنیت شرعاً جائز نہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

سوال چہارم :۔ ایسی جمعیت میں جس میں بد مذہب رُکن ہوں اوسمیں شرکت کا کیا حکم ہے ۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :۔ اسکا جواب نمبر ۲ میں گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی :۔ ناجائز اور حرام ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تم کو آگ چھوئیگی ۔ اسکے جواز کیلیے ضرورت صحیحہ شرعیہ تو متحقق نہیں ۔ اور دنیوی وسیاسی نام نہاد مصلحت کیلیے دینی مفسدت اختیار کرنا شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ عزوجل اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ یعنی یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے میں خرید لیا تو نہ انپر سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ انکی مدد کیجائیگی

واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ :۔ حرام ہے۔ قال تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ یعنی اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی ۔ اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ نیز فرمایا وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۝ یعنی اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں اوتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ اونکا انکار کیا جاتا ہے اور اونکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو اون لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جبتک وہ اور بات میں مشغول نہوں ۔ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ورنہ تم بھی اونھیں جیسے ہو۔ نیز فرمایا وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی اور اے سننے والے اگر کبھی تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ جب بدمذہب اوسمیں رکن ہیں تو اوسمیں شرکت کرنے کے بعد یقیناً اونسے ملنا جلنا بلکہ اونکے ساتھ مجالست ومصاحبت ومخالطت رہیگی اور یہ سب شرعاً حرام وناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

سوال پنجم :۔ لیگ کی شرکت میں کیا عالم اور جاہل کے حق میں کوئی فرق ہے ۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :۔ علماء پر عوام سے زیادہ فرض ہے کہ لیگ پر رد وطرد فرمائیں اور لیگ کی شرکت ورکنیت سے احتراز عوام و علماء دونوں کیلیے ضرور۔ اور اس پہلو سے کہ علماء مقتدایان ملت ہیں اونپر یہ احتراز عوام سے زیادہ ضرور۔ اور اس پہلو سے کہ

Marfat.com

اپنی کم علمی کی بنا پر زیادہ محل فتنہ عوام ہیں یہ احتراز اون پر علماء سے زیادہ ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ لیگ کے مقاصد اساسیہ اور اوسکی کارروائیوں میں جو کچھ غوائل شرعیہ ہیں اونپر رد وطرد فرمانا تو عوام سے زیادہ علمائے کرام پر فرض ہی ہے کہ یہ اونکا فرض منصبی ہے۔ اور جبتک اوسمیں شریعت مطہرہ سے مخالفتیں دین پاک اسلام سے محاربتیں موجود ہیں اوسکی شرکت و رکنیت سے اجتناب و احتراز علمائے کرام و عوام اہل اسلام دونوں پر ضروری ہے۔ اس لحاظ سے کہ علمائے اہلسنت مقتدایان ملت و پیشوایان امت ہیں۔ عامۂ اہل اسلام اونکے اقوال پر عمل کرتے اونکے افعال سے سند لیتے ہیں۔ عوام سے زیادہ علما کو اوس سے مجانبت ضرور ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ بدمذہبوں بیدینوں گمراہوں کی مصاحبت و مجالست و مخالطت میں زیادہ تر عوام ہی کے گمراہ ہو جانیکا اندیشہ ہے علما سے زیادہ عوام کو اوس سے مباعدت لازم ہے۔ لیگ کا مقصود اور اوسکے مقاصد اساسیہ سے جو سوال اول کے جواب میں مذکور ہوئے ظاہر ہے۔ اور عوام کی شرکت سے اوسکے اس مقصود نامحمود و غیر مسعود کو قوت پہنچتی ہے لہذا علمائے کرام پر فرض ہے کہ پوری قوت کے ساتھ عوام کو اوسکی شرکت و رکنیت سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کریں جو اس فرض شرعی کو بقدر قدرت و حسب استطاعت بجا نہ لائیگا وہ اس فرمان الٰہی کا مصداق ہوگا کہ اللہ تقدس تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ یعنی وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اون بری باتوں سے منع نکرتے تھے جو اونھوں نے کیں بیشک برا ہے وہ جو وہ لوگ کرتے تھے۔ اگر لیگ کو اللہ عزوجل یہ توفیق بخشے کہ وہ احکام دینیہ میں حضرات علمائے کرام اہلسنت سے رہنمائی چاہے تو بغیر اوسکی شرکت و رکنیت کے بھی اوسکو اوسکی شرعی خرابیوں اور شریعت اسلامیہ کے پاک مبارک حکموں پر مطلع کیا جا سکتا ہے جیسے ندوہ و خلافت کمیٹی کو رہنمائی فرمائی گئی۔ مگر اوسکی شرکت و رکنیت جبھی جائز ہوگی کہ وہ بتوفیق اللہ عزوجل و بکرم حبیبہ الاجل علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام الاکمل حضرات علمائے کرام اہلسنت سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرکے اپنے آپکو نقائص شرعیہ سے پاک کرلے۔ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ایمان والوں کے لیے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ پیش فرمایا کہ اونھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ یعنی بیشک ہم تم سے اور خدا کے سوا تمھارے معبودوں سے جنکو تم پوجتے ہو ہم بیزار ہیں ہم تم سے منکر ہوئے اور ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہو گئی۔ یہانتک کہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ پر ایمان لاؤ۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ جب تک لیگ میں مذکورہ بالا قبائح شرعیہ اور محرمات دینیہ موجود ہیں اوسکی شرکت و رکنیت عوام اور علماء دونوں کے لیے حرام ہے۔ علماء پر تو اس لیے کہ وہ شرعاً متبوع و مطاع ہیں۔

Marfat.com

بلکہ حقیقۃً اولوالامر وہی ہیں۔ تو اگر وہ معاذاللہ ان محظوراتِ شرعیہ کے ہوتے ہوئے شریک ہوگئے تو ضال و مضل بنینگے اور عوام کو گمراہ کرینگے۔ لہذا لیگ کی شرکت سے بچنا اونکو عوام سے زیادہ ضرور۔ یونہیں بدمذہبوں کی مجالست و مخالطت و مصاحبت سے عوام کے گمراہ ہوجانے کا اونکی کم علمی وجہالت کے سبب زیادہ اندیشہ ہے۔ لہذا عوام کو لیگ سے دور و نفور رہنا علماء سے زیادہ ضروری ہے۔ بہرحال دونوں ہی کو اوس سے علٰحدگی لازم۔ اور دونوں ہی پر اوسکی شرکت حرام ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ششم:۔ لیگ کے مقاصد و دستورِ اساسی دیکھنے کے بعد اگر اوسمیں کسی درجے کی کوئی ناجوازی نظر آئے اور مقاصد و دستورِ اساسی کو دائرۂ شرعی میں لانے کے لیے لیگ طیار نہیں تو اوسمیں شرکت کا کیا حکم ہے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ اوسی درجے کی ناجائز اور حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ لیگ کے مقاصدِ اساسیہ تو اوسکے دستورِ اساسی کے صفحہ ۲ و صفحہ ۳ سے سوالِ اول کے جواب میں نقل کیے جاچکے ہیں جو صریح محرمات وضلالات بلکہ منجر بکفریات ہیں۔ اگر لیگ اپنے آپ کو غوائلِ شرعیہ سے پاک کرنے کے لیے طیار نہیں تو اوسمیں شرکت بحکم شریعت یقیناً حرام و ناجائز ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی آپس میں نیکی و پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ لیگ کے مقاصدِ اساسیہ اوسی کے دستورِ اساسی کے صفحہ ۲ و ۳ سے نقل کیے جاچکے ہیں۔ اور اونکا چند در چند اور گوناگوں قبائح شرعیہ اور محرماتِ دینیہ پر مشتمل ہونا واضح کیا جاچکا ہے اور جبکہ وہ اونکی تبدیل و اصلاح پر طیار نہیں، تو اوس میں شرکت بحکم شرع حرام ہے جیسا کہ سوال اول کے جواب میں ہم واضح کرآئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ہفتم:۔ اگر ضلع مسلم لیگ کا صدر سُنّی ہے تو اوسمیں شرکت جائز ہے یا نہیں۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ ضلع مسلم لیگ کا صرف صدر ہی نہیں بلکہ اگر اوسکے سب عہدہ دار بھی سُنّی ہوں تو بھی جبکہ لیگ کے مقاصد وہی ہیں جو اوپر گزرے تو جو جتھے بندی اون کے لیے ہے اوس میں شرکت حرام و ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ جبکہ ضلع مسلم لیگ اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ ملحق اور اوسی کے ماتحت ہے تو ضلع مسلم لیگ کا صدر اوسی صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت ہے ایسی صورت میں صدر ضلع مسلم لیگ کی ماتحتی قبول کرنا صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت کی ماتحتی قبول

کرتا ہے۔ یعنی بدمذہب کو اپنا صدر نہیں بلکہ اپنے صدد کا صدر تسلیم کرتا ہے۔ یعنی بارش سے فرار اور پرنالے کے نیچے قرار۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الغفار علاوہ برایں یہ کہ جب لیگ کے مقاصدِ اساسیہ وہی ہیں جو جواب سوال اول میں مذکور ہوئے تو اگر بالفرض کوئی ضلع مسلم لیگ انھیں خلافِ شریعت مقاصد کو اپنا نصب العین بنا کر آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل ہی اپنا علاقہ توڑ کر بھی قائم ہو تو اگرچہ اوس ضلع مسلم لیگ کے صدر و ناظم و دیگر عہدہ داران و ممبران سب کے سب سُنی ہوں لیکن چونکہ اوسکے مقاصد بھی خلاف شریعت ہیں لہذا اوس میں بھی شرکت حرام و ناجائز ہی ہوگی۔ اللہ واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ یعنی اے محبوب کیا تم نے اونہیں نہ دیکھا جنھیں بُری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں جسکی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں۔ واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ وہ ضلع مسلم لیگ ہو یا صوبہ مسلم لیگ جب یہ دراصل اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک جزو اور اوسکی ایک شاخ ہے جسکا صدر بدمذہب ہے اور جسکے اصول و مقاصدِ اساسیہ وہ ہیں جنکا مقبوحِ شرعیہ ہونا اور منتجِ بکفر و ارتداد ہونا ہم اوپر بیان کر چکے تو ضلع مسلم لیگ اور صوبہ مسلم لیگ کا صدر بھی اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کے بدمذہب صدر کا ماتحت ہوگا اور اوسکی لیگ بھی اوسی بدمذہب آل انڈیا مسلم لیگ کے زیرِ قیادت ہوگی یہ نام نہاد سُنی صدر اون مقاصدِ اساسیہ کے قبول سے انکار کر دیگا؟ نہیں بلکہ یہ ہوگا مگر اوسی آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک رکن۔ اور رکن کیلیے اوسکے مقاصدِ اساسیہ کی تائید و حمایت کا تحریراً حلفیہ اقرار ضروری ہے۔ تو نتیجہ وہی ہوا کہ یہ بھی بدمذہب کی صدارت کو قبول کریگا۔ اوسکے مقاصدِ اساسیہ کی تائید و پابندی کا تحریراً حلفیہ اقرار کریگا اور اسکے واسطے سے اسکی ماتحت مسلم لیگ بھی ان دونو باتوں کو قبول کریگی۔ خود شیطان کو مانو یا اوسکے مرید کو۔ بات ایک ہی ہے۔ اور دراصل ایسا سُنی تنہا سُنی ہی نرہا وہ خود بدمذہب ہوگیا کہ سُنی کے معنی ہیں راہِ سنت کا پیرو۔ اور اس نے ایک گمراہ بدمذہب کی اون گمراہیوں میں اوسکی قیادت قبول کرکے گمراہی اختیار کی۔ لہذا ایسی ضلع مسلم لیگ یا صوبہ مسلم لیگ کی شرکت بھی حرام و ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ہشتم:۔ اگر اوسکے دستورِ اساسی اور مقاصد ایسے ہوں کہ ہم کسی طرح اوسمیں شریک نہو سکیں تو ہمارا طرزِ عمل مسلم لیگ کے ساتھ کیا ہونا چاہیے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ علمائے کرام پر فرض ہے کہ لیگ پر رد و طرد فرمائیں اوسکے فریبوں اور جالوں اور بطالات و ضلالات کو عوام اہل اسلام کے سامنے واضح طور پر پیش کرکے اونپر اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرمان اور شریعت مطہرہ کے احکام پیش فرمائیں اور خود لیگ سے محترز رہکر ناواقف عوام کو لیگ سے احتراز اور بیزاری کی ہدایت کریں۔ اور عام اہل اسلام

پر لازم ہے کہ اپنے علمائے کرام اہل سنت اور شریعت مطہرہ کے یہ احکام مانیں اور اونکے مطابق عملدرآمد کریں یہی طرز عمل اختیار کرنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنّت دام ظلہم العالی:۔ یہ تو آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت ہوچکا ہے کہ لیگ کی کارروائیاں اور اوسکے مقاصد اساسیہ ایسے محرمات وضلالات وبطالات اور منجر بکفریات ہیں جنکے ہوتے ہوئے کسی سُنّی مسلمان کو شرعاً کسی طرح اوسکی شرکت و رکنیت جائز نہیں۔ تفصیل کے لیے فقیر کا رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ اور حضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ جلیل المنزلۃ سیدی مولائی تاج العلما سراج العرفا مولٰنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ کا فتوائے مبارکہ مسمٰی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زرّیں بخیہ دری ملاحظہ ہو۔ ایسی صورت میں حضرات علمائے کرام اہلسنت دامت برکاتہم پر فرض ہے کہ اوسکے غوائل شرعیہ عوام اہل اسلام کے سامنے کھُلم کھلا وضاحت کے ساتھ پیش کرکے اونپر احکام الٰہیہ و فرامین نبویہ وارشادات شرعیہ سُنائیں۔ اور خود لیگ سے قطعاً علیحدہ رہکر بھولے بھالے سُنّی مسلمانوں کو لیگ سے علیحدہ و بیزار رہنے کی ہدایت فرمائیں اور عوام مسلمین پر فرض ہے کہ اپنے علمائے کرام اہلسنت کے احکام شرعیہ کو مانتے ہوئے اونھیں کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ جیسا کہ مسلمانان اہلسنت کا یہی طرز عمل بحکم شریعت ندوہ وخلافت کمیٹی کے ساتھ رہا۔ باقی رہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ایسی صورت میں مسلم لیگ کے ساتھ یہ طرز عمل ہونا چاہیے کہ لیگ کی جو صدا خلاف شرع نہو تو بغیر رکن بنے اوسکی موافقت کریں اور ممنوعات میں اوسکا ساتھ ندیں بلکہ اوسکی مخالف دین کارروائیوں منافی شرع حرکتوں پر رد کریں۔ یہ طرز عمل مسلم لیگ ہی کے ساتھ خاص نہیں حتی کہ کانگریس کے ساتھ بھی خود مسلم لیگ اپنا یہی طرز عمل بتاتی ہے۔ اللہ واحد قدوس جل جلالہٗ فرماتا ہے وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ یعنی اور اے سننے والے جب تو اونھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو اون سے مونھ پھیر لے جبتک اور بات میں نہ پڑیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ لیگ کی موافق شریعت صداؤں کی موافقت میں لیگ کی کسی طور پر تقدیم و تعظیم اور اوسکی سربراہ کاری و سرداری کی تائید و تسلیم ہو کہ یہ خود شرعاً سخت محظور و محذور و پُر خطر اور عوام اہل اسلام کے لیے اشد سبب فتنہ و پُر ضرر ہے اور لیگ کی مخالف شریعت کارروائیوں کا رد لیگ کا نام لیکر ہو ورنہ در پردہ گول گول الفاظ میں بدمذہبوں بیدینوں کا رد کرنیسے عوام لیگ کا رد نہیں سمجھینگے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ حامیان لیگ اونھیں یہ سمجھاتے پھرتے ہیں کہ لیگ میں آکر بدمذہب بدمذہب نہیں رہتے بلکہ مسلمانوں کے معظم و مکرم شہید ملت اور قائد اعظم وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ کے لحاظ سے لیگ کا مسلمانوں کے لیے ناقابل شرکت ہونا تو اوپر واضح کیا جا چکا۔ تو ایسی صورت میں اوسکے ساتھ مسلمانوں کو وہی طرز عمل برتنا چاہیے جو وہ دوسرے بدمذہبوں بیدینوں مرتدین و مبتدعین کے ساتھ فرداً فرداً یا بحیثیت جماعت برتتے ہیں یعنی اوس پر رَدّ وطرد اوس سے مجانبت اور نفرت رکھنا اوس کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مخالف اور مسلمانوں کا دشمن جاننا۔ علمائے کرام اہلسنت پر فرض ہے کہ اِس وقت وہ مسلم لیگ کے رَدّ کو اہم المہام سمجھیں کہ یہ تازہ فتنہ اِس وقت اسلام ومسلمین کے لیے اشد طور پر نقصان دہ ہے اور اونکو وبال ونکال دنیا و آخرت کی طرف لیے جا رہا ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ توکلاً علی اللہ تعالیٰ کھلم کھلا بلاخوفِ لَوْمَۃِ لَائِمٍ اوس کا رَدّ وتبلیغ فرمائیں تاکہ سُنّی مسلمان اپنے ایمان و اسلام کو اوس سے بچائیں خود اوس سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال نہم:۔ کیا بایں امید کہ عوام کی شرکت سے کانگریس کو ضرر پہنچیگا عوام مسلمین کو شرکتِ لیگ کی ممانعت سے تغافل علماء کے لیے جائز ہے؟

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ:۔ یہ امید باطل ہے۔ اور صحیح بھی ہو تو خود لیگ میں شرکت عوام کی سب سے زیادہ گراں مایہ متاعِ دین وایمان کے لیے کانگریس سے زیادہ قوی اور سریع الاثر سمّ قاتل ہے جس سے علمائے ربانی کو تغافل اب ہرگز جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتوائے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی:۔ اول تو یہ امید ہی موہوم ہے۔ دوسرے یہ کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے۔ اوسکے حملوں سے عوام مسلمین بھی خبردار ہو چکے ہیں۔ اور اوسکی کارروائیوں کو اسلام ومسلمین کے حق میں مضر ومہلک سمجھ رہے ہیں۔ مگر لیگ تو ہمدردی اسلام و مسلمین کا جامہ پہنکر حمایتِ دین وفادارِ مشرکین کا دعویٰ کرتی ہوئی اوٹھی ہے۔ اور اوسکے مقاصدِ اساسیہ اور اوسکی کارروائیوں میں بھی بطالتین شناعتین ضلالتین بھری ہوئی ہیں۔ تو جب تک لیگ سے یہ شرعی خرابیاں دور نہ ہوں لیگ کی شرکت عامۂ مسلمین کے لیے شرکتِ کانگریس سے اشد فتنہ ہے اور اون کے دین ومذہب کے لیے کانگریس

Marfat.com

سے زیادہ لیگ خطرناک اور سخت قاتل ہے۔ کانگریس تو کھلے ہوئے کفار و مشرکین کا مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرانا چاہتی ہے۔ اور لیگ کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین سب کے ساتھ مسلمانوں کی موالات مواخات منانا چاہتی ہے۔ لیگ و کانگریس دونوں کے مقاصد میں ہندو مسلم اتحاد داخل۔ اور اوس سے بڑھکر مرتدوں اور مسلمانوں کے درمیان بھی اتحاد کرانے کی لیگ حامل ہے۔ کانگرس کا مدعا بس ہندو مسلم اتحاد ۱۔ اتحاد مسلم و مرتد بھی ہے ارمان لیگ ۲۔ لیگ جو کچھ چاہتی ہے وہ اوسکے مقاصد اساسیہ سے واضح جس کی تفصیل فقیر کے رسالہ مسمی بنام تاریخی احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ سے روشن۔ خود لیگی لیڈران کی زبانی سنیے۔ لیگی ہفتہ وار رسالہ "نوجوان" کے پرچہ نمبر ۵ جلد ۲ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۵ پر اوسکے ایڈیٹر جو لیگ کے ایک پُر جوش اور آزاد لیڈر ہیں رقمطراز ہیں

ہندوستان کے موجودہ ماحول کا اقتضا یہ ہے کہ ہم صرف مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہیں۔ ایک خدا۔ ایک قرآن۔ ایک نبی کے ماننے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ فروعات سے چشم پوشی کرتے ہوئے صرف ہماری جدو جہد اور سرگرمیوں کو اون طاقتوں کے مقابلے میں ڈال دیں۔ جو ہم بحیثیت شیعہ سنی لہابی وہابی نہیں۔ بلکہ بحیثیت مسلمان قوم تسلیم کرنے کے لیے طیار ہیں

مسلم لیگ اور اوسکے فوائد پر بحث کرتے ہوئے عوام الناس کو لیگ کی شمولیت کے لیے طیار کریں اس عبارت میں لیگ کے آزاد لیڈر صاحب نے لیگیوں کے دلوں کے اندر کی کھولکر رکھدی اور صاف صاف کہدیا کہ وہابی رافضی وغیرہ جتنے فرقے اپنی زبانوں سے خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن عظیم کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ سب کے سب مسلمان ہیں۔ اس وقت علما کو چاہیے کہ بس مسلم لیگ کا پروپیگنڈا کریں۔ اور جن مسائل میں وہابی دیوبندی غیر مقلد رافضی خارجی قادیانی چکڑالوی نیچری بابی بہائی خاکسار وغیرہ کسی مدعی اسلام فرقے کو اختلاف ہے اونکو بیان نکریں۔ اس وقت اون مسائل کو تسلیم کرنے کی اونپر ایمان لانے کی ضرورت بھی نہیں نہ ہم اس کے لیے طیار ہیں۔ سُنّی مسلمانوں کا ان مدعی اسلام فرقوں سے جتنے مسائل میں اختلاف ہے وہ سب فروع ہیں۔ اس وقت ان تمام مسائل کی طرف سے مسلمانوں کو اپنی آنکھیں بند کر لینی چاہییں۔ یہ ہے لیگیوں کا ما فی الضمیر جس کا لیگ کے آزاد لیڈر صاحب نے بکمال آزادی اظہار فرمادیا۔ اب ذرا ملاحظہ ہو کہ مذہب اہلسنت و دین اسلام کے کون کون سے مسائل میں ان مدعیان اسلام بد مذہبان لئام

اختلاف ہے۔ تفصیل کے لیے تو طویل دفتر کار۔ اس وقت محض بطور نمونہ صرف چند مسائل پیش کیے جاتے ہیں۔ اس مسئلے میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصفِ کریم خاتم النبیین کے صرف یہی معنے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں دیوبندی کو اختلاف ہے (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۳ وصفحہ ۱۴ وصفحہ ۲۸) اس مسئلے میں کہ اللہ واحد قدوس جل جلالہ سچا ہے کذب سے اور ہر ایک عیب سے پاک و منزہ ہے۔ دیوبندیوں کو اختلاف ہے (فوٹوے فتوائے رشید احمد گنگوہی) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ساری مخلوقات سے زائد وسیع علم عطا فرمایا ہے شیطان و ملک الموت کا یا کسی اور مخلوق کا علم ہرگز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کے برابر نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ زیادہ مگر دیوبندیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی صفحہ ۵۱) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بےمثل و بےمثال علم عطا فرمایا کسی نبی و رسول کا علم بھی حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے علم مبارک کے مثل نہیں پھر معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کے مثل کیونکر ہوسکتا ہے مگر دیوبندیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفحہ ۸) سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل کا کلام پاک قرآن عظیم ہر نقصان وزیادت و تغییر و تبدیل سے پاک و محفوظ ہے مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل حضرات انبیاء و مرسلین ہیں علیہم الصلاۃ والسلام۔ کوئی غیر نبی خواہ صحابی ہو یا امام ہرگز کسی نبی و رسول سے افضل نہیں ہوسکتا۔ مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ سے راضی اللہ تعالیٰ اونسے راضی وہ حضرات تمام امت میں سب سے افضل ہیں وہ سب حضرات آسمان ہدایت کے درخشاں ستارے ہیں اون میں سے ہر ایک کی اقتدا کامل اہتدا ہے مگر رافضیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضرات اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مودّت و محبت تمام امت پر واجب ہے وہ حضرات سفینۂ نجات ہیں جس نے اونسے تمسک کیا جنتی ہوا جس نے اونکو چھوڑ دیا ناری ہوا مگر خارجیوں کو اس میں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آخر الانبیاء یعنی سب سے پچھلے نبی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد

Marfat.com

نہ کبھی کوئی نبی پیدا ہوا نہ کبھی کوئی نبی پیدا ہوگا۔ مگر قادیانیوں بابیوں بہائیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ قادر مطلق جل جلالہٗ نے پاک کوآری طیبہ طاہرہ مریم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم پاک سے بغیر باپ کے محض اپنی قدرت کاملہ سے اپنی نشانی پیدا فرمایا۔ مگر قادیانیوں نیچریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا و آلہ الصلاۃ والتحیہ درحقیقت کلام الٰہی کی تفسیر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ اوسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کیجائے مگر چکڑالویوں خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ توراۃ مقدسہ و زبور مبارک و انجیل شریف و قرآن عظیم اور تمام صحف انبیا علیہم الصلاۃ والسلام یقیناً کلام الٰہی ہیں ہرگز انسانی خیالات نہیں۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے اپنے مقدس پیغمبروں پر اپنے معصوم فرشتوں کے واسطے سے اپنے کلام نازل فرمائے اپنی کتابیں اوتاریں مگر نیچریوں کو اس میں بھی اختلاف ہے سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اسلام ابدی دین ہے شریعت اسلامیہ ابدی شریعت ہے قرآن پاک آخری کتاب الٰہی ہے۔ دین اسلام اور شریعت اسلامیہ اور قرآن پاک کو قیامت تک کوئی شخص منسوخ نہیں کرسکتا مگر بابیوں بہائیوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان لانا نماز قائم کرنا رمضان کے روزے رکھنا صاحب نصاب کو زکاۃ ادا کرنا کعبۂ مقدسہ کا صاحب استطاعت کو حج کرنا مگر خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا ایمان ہے کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔ اسلام کے سوا جتنے دین ہیں سب جھوٹے اور باطل ہیں۔ جو شخص دعوتِ اسلام پہنچنے کے بعد بھی مسلمان نہو وہ کافر ہے جہنمی ہے اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کا دشمن ہے مگر خاکساریوں کو اسمیں بھی اختلاف ہے۔ سُنّی مسلمان کا جنت دوزخ قیامت مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہوکر اوٹھنا فرشتوں کا نورانی جسم ہونا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا باذن خداوندی فلسفے کو عاجز سائنس کو حیران عقلوں کو متحیر کردینے والے معجزات قاہرہ دکھانا انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام پر کلام الٰہی نازل ہونا ان سب باتوں پر ایمان ہے مگر نیچریوں اور خاکساریوں کو ان تمام مسائل میں اختلاف ہے۔ ان تمام باتوں کے ثبوت دیکھنے ہوں تو سرسید احمد خان کولی ایبر نیچر علیگڈھی کی کتاب "تفسیر القرآن" اور مسٹر عنایت اللہ خان مشرقی کی کتاب "تذکرہ" اور مرزا غلام احمد قادیانی کی "براہین احمدیہ" و "ازالۃ الاوہام" و "کشتی نوح" اور بابیوں بہائیوں کی مذہبی کتا

"مقدس ذ البیان" اور عبداللہ چکڑالوی کی تحریرات اور لکھنؤ کے مجتہدین روافض کے فتوے اور لکھنؤ کے مشہور خارجی اخبار "النجم" کے پرچے ملاحظہ ہوں۔ ان مسائل دینیہ میں ان مسلمان کہلانیوالے بدمذہب و بدین فرقوں کے یہ اختلافات پیش نظر رکھیے اور پھر لیگ کے آزاد لیڈر صاحب کی اس تقریر کا مطلب سمجھیے۔ یعنی لیگیوں کا دلی ارمان یہ ہے کہ سُنّی مسلمان ان سب مسائل دینیہ ضروریہ اجماعیہ پر ایمان لانا چھوڑ دیں۔ بس زبان سے خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم و قرآن پاک کو ماننے کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو صرف مسلمان کہلائیں اور لیگ میں شامل ہوجائیں۔ یہ ہیں لیگ کی تعلیمیں۔ یہ ہیں لیگی لیڈران کی تبلیغیں۔ کیا اب بھی کسی سُنّی مسلمان باایمان کو اسمیں کچھ شک رہ سکتا ہے کہ لیگ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں اور تمام عقائد اسلامیہ اور معتقداتِ دینیہ سے قطعاً منکر ہو بیٹھیں۔ یہ ہے خود لیگ کے آزاد لیڈر صاحب کی زبان سے لیگ کے مقصد چہارم کی تشریح و تفصیل والعیاذ باللہ الملک الجلیل۔ کانگریس اگر کھُلم کھُلّا اسلام کو مٹانا چاہتی ہے تو لیگ ہمدردی اسلام و مسلمین کے پردے میں اسلام و ایمان و مذہب کو فنا کرانا مسلمانوں کو ملحد و بیدین بنانا چاہتی ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور صاف سنیے ٢ر جولائی ١٩٣٩ء کو رات کے نو بجے ڈونگری پر قیصر باغ (شہر بمبئی) میں مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت سر علی محمد خان لیڈر آف مسلم لیگ منعقد ہوا جس کی روداد گجراتی اخبار "انصاف" روزانہ بمبئی مورخہ ٣ر جولائی ١٩٣٩ء نمبر ١٠ جلد ٣ کے صفحہ ا و صفحہ ٦ پر شائع ہوئی اوسمیں آل انڈیا مسلم لیگ کے مشہور لیڈر راجہ محمود آباد نے اپنی تقریر میں کہا "افسوس ہے کہ آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اوٹھا کر مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے مگر اس سیاست میں ہے۔ آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ آگے چلکر آپ نے کہا ہمارے مولوی اور مولانا کہلانیوالے ہم کو ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ اونھوں نے مذہبی دوکانیں کھول رکھی ہیں۔ اونسے ہم کو بچنا چاہیے۔ آپس کے جھگڑوں فسادوں کو دور کرکے منظم ہوجانا چاہیے یاد رکھو کہ تنظیم زمانہ موجودہ کا جہاد ہے۔ اس جہاد پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ وہ زمانہ چلاگیا جب کہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا۔ آج ایسی جماعت مضبوط کرو جو مسلمان بنائے۔ جو اپنے آپ کو نہ احراری کہے نہ سرخ پوش بلکہ فقط مسلمان ہی کہے۔ اور وہ یہی مسلم لیگ ہے۔

ملاحظہ ہو اس تقریر میں راجہ صاحب نے کھُلم کھُلّا کہدیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل اسوقت

Marfat.com

مسلمانوں کو مت سناؤ کیونکہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے مسائل سنانے سے مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیلتی ہے۔ صاف کہدیا کہ آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ یعنی گمراہی سے بچنے کے لیے مذہب کا نام بھی چھوڑ دینا چاہیے۔ صاف کہدیا کہ مولوی اور مولانا کہلانے والے ہم کو ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ یعنی تباہی و بربادی سے بچنے کے لیے ہم کو مولوی اور مولانا کہلانے والوں کا بائیکاٹ کر دینا چاہیے۔ صاف کہدیا کہ اونھوں نے مذہبی دوکانیں کھول رکھی ہیں اونسے ہم کو بچنا چاہیے۔ یعنی مذہبی دوکانوں سے مذہب کا سودا مت خریدو۔ صاف طور پر لامذہب ہو جاؤ۔ صاف کہدیا کہ وہ زمانہ چلا گیا جبکہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا۔ آج ایسی جماعت مضبوط کرو جو مسلمان بنائے یعنی اب کسی مدعی اسلام کو کافر مت کہو بلکہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہے بس اوسکو مسلمان کہو خواہ وہ کسی مسئلہ ضروریہ وغیرہ کا انکار یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین یا اللہ عزوجل کی تکذیب کرتا ہو کیونکہ اب کسی کو کافر کہنے کا زمانہ نہیں رہا بلکہ ہر ایک کو مسلمان کہنے کا وقت آگیا۔ صاف کہدیا کہ مسلم لیگ کو مضبوط کرو جو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتی ہے۔ لیگ کے آزاد لیڈر صاحب نے اگرچہ مذہب سے بہت کچھ آزادی شریعت سے بیقیدی ظاہر فرمائی لیکن پھر بھی بہت کچھ چھپائی۔ مگر آل انڈیا لیگ کے لیڈر جناب راجہ صاحب نے تو کمال جرأت و بہادری سے کام لیکر لیگ کے چہرے سے نقاب اوٹھائی۔ ہمدردی اسلام و مسلمین کے برقع کو چاک کر کے مسلمانوں کو لیگ کی اصلی شکل و صورت دکھائی۔ صاف بتا دیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل کو لیگ بالکل دفن کر دینا چاہتی ہے کیونکہ اونسے نااتفاقی پھیلتی ہے۔ صاف دکھا دیا کہ لیگ مسلمانوں کو لامذہب بنانا چاہتی ہے کیونکہ مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ صاف جتا دیا کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اگرچہ اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مَا تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ پر کیسے ہی حملے کریں مگر لیگ چاہتی ہے کہ کسی مسلمان کہلانے والے کو کافر نہ کہا جائے۔ صاف سنا دیا کہ لیگ چاہتی ہے کہ عقائد کی پابندی کو اوڑا کر شریعت کی قیود کو اوٹھا کر مذہب کی حدود کو مٹا کر صرف اپنے آپ کو مسلمان کہلانے ہی کا نام اسلام رکھ دیا جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ کیا اب بھی کسی ایماندار سُنّی مسلمان کو اسمیں کچھ شک رہ سکتا ہے کہ لیگ اسلام کو مٹا کر صرف مسلمان کا نام باقی رکھنا چاہتی ہے۔ ہر شخص بداہۃً جانتا ہے کہ دین اسلام اونھیں سوالات و مسائل کا نام ہے جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے حضور اقدس پیغمبر اسلام

Marfat.com

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب جل جلالہٗ کے پاس سے لائے جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اپنے صحابۂ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتائے جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے دُنیا کے کافروں مشرکوں کے سامنے پیش فرمائے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ یعنی اللہ کی عبادت کرو اور اوس سے ڈرو اور میری اطاعت فرمانبرداری کرو۔ لیگ اونھیں مسائل کو اور اونھیں سچائیوں کو اختلاف پھیلانے والا بتا کر اونھیں کو مٹانا چاہتی ہے یعنی ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے اصلی سچے دین اسلام کو مٹانا چاہتی ہے۔ یہ آل انڈیا لیگ کے لیڈر جناب محمود آباد صاحب کی زبان سے لیگ کے مقصد تباہ کن کی اصلی تصویر۔ والعیاذ باللہ القاہر القدیر۔ ایسی حالت میں علمائے اہلسنت علمبرداران شریعت پر فرض ہے کہ حسب استطاعت و بقدر قدرت شرکت لیگ و شرکت کانگریس دونوں سے ممانعت پر زور دیں اور دونوں کی حرمت ناجوازی کے متعلق کتاب الٰہی جو احکام اونھیں کو علم ہیں کھلا بیان فرمادیں قطعاً تغافل نہ برتیں ہرگز اونکو نہ چھپائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ یعنی اور جب اللہ نے اون لوگوں سے عہد لیا جنکو کتاب عطا فرمائی گئی کہ ضرور ضرور تم اوسکو لوگوں کے لیے بیان کر دوگے اور اوسکو نہ چھپاؤ گے تو اونھوں نے اوس عہد کو اپنے پس پشت ڈال دیا۔ اور اوسکے بدلے میں تھوڑی سی پونجی خرید لی تو بُرا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ و رسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکہ:۔ ابتک کیا ضرر پہنچا جو اب پہنچیگا۔ لیگ کے پاس ہے ہی کیا جس سے وہ کانگریس کو ضرر پہنچائیگی۔ اوس نے وہ طریق کار اختیار ہی نہیں کیا جس سے وہ کانگریس کا کامیاب مقابلہ کر سکتی۔ اور وہ طریقہ نہیں تھا مگر وہی سیدھا اور سچا راستا جو قرآن مجید اور حدیث حمید نے ارشاد فرمایا۔ رہا جس طریقے سے وہ مقابلہ کر رہی ہے ہم اوپر بتا چکے کہ اس طریقے سے تو ہندوؤں کو اپنے ارمان نکالنے کا موقع ملے گا۔ اور مسلم لیگ اپنی زبان سے اقرار کر چکی کہ وہ اونکے ناپاک ارمان نکلوانے کے لیے سپر بنے گی۔ تو اس صورت میں ایک موہوم امید اور دور دراز کا توقع پر عوام مسلمین کو گمراہی اور بد مذہبی کے اندھیرے گڑھے میں دیدہ و دانستہ جلتے ہوئے دیکھنا اور پھر تغافل برتنا اسلام اور مسلمین سے غداری نہیں تو اور کیا ہے۔ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام جیسے جلیل القدر انبیاء و مرسلین

Marfat.com

صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین نے لعنت کیوں فرمائی۔ اس لیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال دہم :۔ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ لیگ کے نام سے جو جماعت قائم ہو گئی ہے اوسکو بدمذہبوں سے نکالکر صحیح راہ پر چلایا جاسکے۔

فتوائے حضرت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ :۔ اہلسنت کے علمائے کرام اور مشائخ عظام جنکا اسوقت بھی عوام اہل اسلام پر بہت کافی اثر ہے۔ اہل بطالت وضلالت کی معجون مرکب لیگ پر حتی الوسع پوری قوت سے ردّ وطرد کریں۔ اور عوام اہلسنت کو جو دیگر مدعیان اسلام فرقوں کے مقابلے میں اب بھی بفضلہ تعالیٰ باعتبارِ تعداد بھی غالب ترین اکثریت رکھتے ہیں۔ لیگ سے مُحترز و مُجتنِب رہنے کے احکام شرعیہ صاف صاف بتاکر لیگ سے نفور کریں۔ اور ہر جگہ خالص سُنّیوں کی چھوٹی اور بڑی جماعتیں ایسے دینداروں کی سرداری اور رہنمائی میں قائم کردیں جو دین و دنیا کا بقدر ضرورت کافی علم اور تجربہ رکھتے ہوں اور وہ شریعت مطہرہ کو دستور العمل بناکر کام کریں۔ اور اپنے اس فریضۂ مذہبی و منصبی کی بجاآوری میں ہمارے علمائے کرام و مشائخ عظام خود اپنا کسی زمانۂ حال کی رسمی اور اصطلاحی تنظیم قائم ہوجانے کے انتظار میں وقت گزاری نفرمائیں۔ سچے دین اسلام سے آزاد اور حق مذہب اہلسنت سے بیقید خودسر اور خود پسند نیچریوں اور دیگر اہل ضلالت و بطالت کی قائم کردہ لیگ جسکے اصلی ارباب اقتدار و اختیار اب بھی وہی لوگ ہیں۔ اگر صراط مستقیم اور دین مذہب حق کے سچے خالص اتباع پر آسکتی ہے تو یہ دباؤ پڑنے سے۔ اور وہ بھی بہت دشواری کے بعد۔ اس لیے کہ مرض مُزمن اور مریض جہل مرکب میں مبتلا خود سر اور اوسے خیر طلب معالج کے حکم سرتابی کے لیے مادّی قوتیں میسّر۔ کتبہ الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہروی عفی عنہ خادم السجادۃ العلیۃ الغوثیۃ البرکاتیۃ فی مارہرۃ المطہرۃ

فتوائے حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی :۔ اسکی کامیاب صورت صرف وہی ہے بحکم شریعت مسلمانان اہلسنت نے ندوہ و خلافت کمیٹی کے ساتھ اختیار کی۔ یعنی حضرات علمائے اہلسنت مشائخ طریقت و مفتیان دین و ملت جنکا اس پرفتن زمانے میں بھی عامۃ المسلمین پر کافی اثر و اقتدار ہے اونمیں سے ہر ایک اپنے اپنے حلقۂ اثر میں کفار و مشرکین کی کھچڑی کانگریس اور جمعیت مرتدین و ملحدین کی معجون مرکب لیگ دونوں پر حتی الاستطاعۃ پوری قوت کے ساتھ تحریراً و تقریراً خلوت و جلوت

Marfat.com

میں رُجوع فرمائیں۔ اور عوام اہلسنت کو جو اس دَورِ محن میں بھی دوسرے کلمہ گو بدمذہب فرقوں کے مقابل بکرم اللہ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ باعتبار تعداد بھی بہت بڑی اکثریت رکھتے ہیں کانگریس ولیگ دونوں کے متعلق شرعی اسلامی احکام اجتناب واحتراز سے صاف صاف آگاہ فرماکر دونوں سے نفور و بیزار کریں۔ اونکو استکمالِ ایمان کے چاروں اصولِ شرعیہ حُبّ فی اللہ وبغض فی اللہ واعطا ءللہ ومنع للہ کی تبلیغ وتلقین فرماکر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کا دشمن اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوستوں کا دوست بنائیں۔ جب مسلمان کامل الایمان راسخ الاعتقاد متبع شریعت مُتصلّب فی الدین اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ومرزائیہ قادیانیہ ومرزائیہ لاہوریہ وبابیہ وبہائیہ وخاکساریہ ونیچریہ وچکڑالویہ ورافضیہ وخارجیہ وگاندھویہ وصُلحِ کُلّیہ وغیرہم جملہ بدمذہبین ومرتدین وملحدین کے ساتھ محض ابتغاءً لوجہ اللہ تعالیٰ دشمنی ونفرت رکھنے والے اور اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جملہ دوستوں محبّوں محبوبوں حضرات انبیائے عظام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام وصحابۂ کرام واہلبیت عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہم واولیائے عارفین وائمہ مجتہدین وحاملانِ شریعت وکاملانِ طریقت وعلمائے اہلسنت ومسلمانانِ اہلسنت کے ساتھ اونکے مراتب ومدارج کے مطابق محض طلباً لمرضاۃ اللہ تعالیٰ دوستی ومحبت رکھنے والے ہو جائینگے تو اللہ عزوجل کے دربارِ عزت میں اللہ والے کہلائینگے۔ دُنیا میں عُلُوّ وغلبہ وترقی وکامیابی اور آخرت میں نعیمِ مُقیم ومُلکِ کبیر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکارِ کرم سے انعام میں پائینگے۔ پھر اگر مسلم لیگ بدمذہبوں گمراہوں بیدینوں مرتدوں کے اثر سے پاک ہوکر صحیح راہ پر آگئی فبہا۔ ورنہ مسلمان تو اوسکے شر ومکر سے محفوظ ومصئون ہو جائینگے۔ کانگریس کی ستم شعاریوں ظلم طرازیوں مسلم لیگ کی مکاریوں کفر نوازیوں اور دنیا بھر کے تمام کفار ومشرکین کی چیرہ دستیوں سے کامل نجات اور سچی آزادی اور حقیقی ترقی اور مستقل کامیابی کا بالکل صحیح اور سچا اور قطعاً بیخطر راستا یہی ہے اور صرف یہی ہے۔ جسے اس مبارک راستے پر چلنے سے کامیابی وفوز وفلاح ملنے پر الیقان نہیں در حقیقت اوسکا کلام الٰہی پر ایمان نہیں۔ پھر اگرچہ کلمہ گو ومدعی اسلام ہو کافر ومرتد ہے ہرگز مسلمان نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ

Marfat.com

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے رسول اور ایمان والوں سے دوستی رکھیگا
تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے اے ایمان والو جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنالیا وہ جو تمسے
پہلے کتاب دیے گئے اونکو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو اور اللہ تقدس
وتعالی فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ یعنی
اے محبوب تم اون لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پاؤگے کہ اللہ اور اوسکے رسول کے
دشمنوں سے دوستی رکھیں خواہ وہ اونکے باپ دادا یا بیٹے یا بھائی بند یا کنبے یا قبیلے کے لوگ ہوں۔ یہ ہیں
وہ لوگ جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا ہے اور اپنی طرف کی روح (یعنی روح القدس) سے اونکی مدد
فرمائی ہے اور اونکو ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ اونمیں ہمیشہ رہینگے۔ اللہ
اونسے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے بیشک اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔
اللہ عز وعلا فرماتا ہے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ یعنی
تم سست نہو۔ اور غم نکرو۔ اور تمھیں سب پر غالب ہوگے اگر تم مومن کامل ہوگے۔ اور اللہ جل جلالہ
فرماتا ہے فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ ٥ یعنی تو تم سست نہو۔ اور کفار و مشرکین و اعدائے دین کو صلح و اتحاد کیطرف مت بلاؤ اور تم
سب پر غالب رہوگے۔ اور اللہ تمھارے ساتھ ہے۔ اور وہ تمکو تمھارے اعمال میں خسارہ نہ دیگا اور اللہ
جل وعلا فرماتا ہے وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ٥
اور اگر تم صبر کروگے اور تقوی اختیار کروگے تو کفار و مشرکین و اعدائے دین کا مکر تم کو کچھ بھی نقصان
بیشک اللہ اونکے کرتوتوں کا احاطہ فرمانیوالا ہے اور اللہ تقدس وتعالی فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ یعنی اور جو اللہ اور اوسکے
کی اطاعت کریگا اور اللہ سے ڈریگا اور اللہ سے تقوی اختیار کریگا تو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے وا
جب تک مسلمان ان واضح و روشن ارشادات قرآنیہ کو اپنا دستور العمل نہ بنائینگے اوسوقت تک اگر
ہی تنظیم کریں کتنی ہی زبردست طاقت بزعم خود پیدا کرلیں سچا حقیقی اسلامی اتحاد کی ترقی و کا

Marfat.com

کبھی نہ پائینگے۔ ولیکن ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی جواب ھذہ الاسئلۃ اللیگیۃ؛ و
الموفق للخیر ھو اللہ رب البریۃ؛ وافضل الصلاۃ وادوم التحیۃ؛ علی سیدنا ومالکنا
وناصرنا محمد سید البریۃ؛ والقاسم لکل نعمۃ خفیۃ وجلیۃ؛ الدافع باذن ربہ کل فتنۃ
وبلیۃ؛ المطلع بتعلیم ربہ علی کل غیب وسر وخفیۃ؛ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ واولیاء
امتہ وعلماء ملتہ الحامین حمی الشریعۃ البیضاء النقیۃ؛ وعلینا وعلی جمیع اخواننا
واخواتنا من اھل سنتہ المنورۃ المضیئۃ؛ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔
واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔ فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ۔ روز پنجشنبہ ۱۶ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ۔ محلہ بھور خان۔ پیلی بھیت۔

فتوائے حضرت سید العلماء دامت فیوضہم المبارکۃ:۔ اسکی کامیاب صورت صرف یہی ہے کہ
علمائے کرام اہلسنت کمربستہ ہوکر حمایت حق اور نکایت باطل کے لیے طیار ہوجائیں۔ کفار ومشرکین کی
آلۂ کار کانگریس اور مبتدعین ومرتدین وملحدین کی رازدار مسلم لیگ دونوں کے رازہائے درون پردہ کا
افشا فرماکر احقاق حق وابطال باطل فرمائیں۔ ہر جلوت وخلوت مجلس ومجمع میں انپر رد وطرد کریں۔ عوام
مسلمین کو انکے قبائح وفضائح پر انشگاف اطلاع دیکر انھیں ان مایۂ فساد جماعتوں سے بیزار اور نفور بنائیں
خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ہی کے لیے محبت وعداوت رکھنے کی تبلیغ فرمائیں۔ ترقی
اور علو مدارج کے قرآنی راستے انھیں بتائیں۔ خود انپر چلیں انکو چلائیں۔ احکام دینیہ شرعیہ پر پختگی ومضبوطی و
سختی کے ساتھ عامل ہوں۔ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں کفار ومشرکین
نیز مرتدین وملحدین ومنافقین مثلاً وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین وروافض وخوارج ومرزائیہ ونیچریہ وچکڑالویہ
وخاکساریہ وبابیہ وبہائیہ وصلح کلیہ کانگریسیہ ولیگیہ وغیرہم فرق ضالہ سے کامل نفرت ومجانبت رکھیں شریعت
غرائے محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ پر تصلب وپابندی کے ساتھ عامل ہوں۔ اور مسلم لیگ اور دیگر بدمذہب
وبیدین جماعتوں سے عوام مسلمین کو باز رکھنے کی ہر ممکن طریقے سے کوشش کریں۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ
بھروسا خدا ورسول پر رکھیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کہ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ
فرمان قرآن ہے۔ اور وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ارشاد رحمٰن ہے۔ پس کامل مسلمان رہو بلند
وبالا تمھیں رہوگے۔ ایسا ہوا تو اگر مسلم لیگ اپنی شامت نفس سے راہ راست پر نہ بھی آئی تو کم از کم مسلمانوں کے
دین وایمان تو شیطان کی رہزنی سے بچ جائینگے۔ وذلک ھو الفوز العظیم؛ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ

Marfat.com

جل مجدہٗ اتم واحکم ؕ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ رسولہ الاکرم ؕ ونبیہ الاعظم ؕ و
مظہرہ الاتم ؕ وخلیفتہ فی العالم ؕ وعلیٰ آلہ واصحابہ الناصرین للدین الاقوم ؕ وعلینا
معہم وبہم ولہم وفیہم یا ذا الطول والقوۃ والعلو والحکم ؕ کتبہ الفقیر الحقیر الحکیم
السید آل مصطفیٰ القادری البرکاتی القاسمی غفرلہ ربہ القوی

۷۸۶
آل مصطفیٰ سید میاں
قادری برکاتی قاسمی

تصدیق راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی حبیبہ الکریم ۔ حضور پرنور سیدی وسندی ومرشدی ومولائی عمدۃ العالمین زبدۃ العارفین حضرت تاج العلماء مولٰنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ وحضرت فاضل نوجوان دامغ کفر وطغیان سید العلماء وسند الحکما مولٰنا مولوی حافظ قاری سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی دامت فیوضہم العالیہ وحضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت ضیغم دین وملت سرشکن لامذہبیت مفتی علام ناصر الاسلام مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بفیضان نے جو شرعی جوابات اور کلمات طیبات ان مبارک فتاوی میں ارقام فرمائے حق وصحیح اور منکر ادن کا فضیح وفبیح ۔ کانگریس میں اگر کفار ومشرکین ومبتدعین ومرتدین داخل ہیں تو لیگ میں بھی مبتدعین ومرتدین ومنافقین اکثر شامل ہیں ۔ پھر اس کی شرکت ورکنیت کیسے جائز ہوگی ۔ اور جن وجوہ کو پیش کرکے یہ کہا جاتا ہے کہ کانگریس مسلمانوں کی جان کی دشمن ہے تو اس سے بڑھکر لیگ وہ وجوہات (لیگی لیڈروں کے بیانات) موجود ہیں جن سے مسلمانوں کے اسلام وایمان دشمنی کا ثبوت مبرہن اور ارشاد الٰہی وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ کی حقانیت آج تو کل عیاں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صدقے میں اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و کے مسلمانوں کو بدمذہبوں کے کید سے بچائے ۔ آمین بجاہ حبیبک الامین المکین ۔ علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام الیٰ ابد الآبدین ۔

خادم العلماء ابوالبرکات سید عبدالقادر قادری راندیری غفرلہ ولابویہ ربہ المولی القوی

ملنے کا پتا :- حضرت تاج العلماء مولٰنا سید محمد میاں صاحب قادری ۔ دفتر جماعت مرکزیہ اہلسنت ، سرکار کلاں ۔ مارہرہ مطہرہ ضلع ا
ملنے کا پتا :- سعید حسن قادری رضوی ۔ مکتبۂ اہلسنت ۔ محلہ بھورے خان ۔ پیلی بھیت

Marfat.com

فتوائے مبارکہ مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کا خیال ہے کہ ضرورت وقت کا خیال کرتے ہوئے تمام کلمہ گو کو ایک جگہ پر ہو جانا چاہیے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔

اور بکر یہ کہتا ہے۔ کہ جب شریعت مطہرہ نے اہل بدعت اور اہل ہوا سے اتفاق و اتحاد کو ناجائز و ممنوع رکھا ہے تو وہ تمام فرقے جن میں اہل ہوا و اہل بدعت ہی نہیں بلکہ اکثر و بیشتر منافقین و مرتدین شامل ہیں ان سے اتحاد و اتفاق کیونکر درست ہو سکتا ہے اہل ندوہ کے خیال اور اقوال بھی اسی طرح کے تھے کہ کسی کی تکفیر جائز نہیں۔ تمام کلمہ گو حق پر ہیں۔ جملہ مدعیان اسلام خواہ وہ کسی مذہب و مشرب کے ہوں سب متفق ہو جائیں۔ مگر علمائے حرمین طیبین نے انکو گمراہ خارج از اسلام بتایا۔ انکے ساتھ مجالست و موافقت کو قطعاً حرام بیان کیا ان پر کفر کے فتوے دیئے۔ لہٰذا علمائے سنت ان چند باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ بحکم شرع جواب عنایت فرما دیں۔

(۱) یہ جماعت مسلم لیگ کیسی ہے۔ کیا انسے ہم اہل سنت کا اتفاق اتحاد شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ان لیڈروں کا رہنما ہونا درست ہے اور ان پر اعتبار صحیح ہے؟

(۲) مسلم لیگ کی حمایت کرنی اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا کیسا ہے؟

(۳) ان کے احوال و اقوال سے گمراہی ظاہر ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(۴) جبکہ ہنود دیرینہ سر پیکار اور مسلمانوں کے دشمن ہیں تو موجودہ صورت میں شریعت مطہرہ یہ اجازت دیتی ہے کہ تمام کلمہ گو جن میں رافضی خارجی قادیانی وہابی نیچری چکڑالوی سبھی ہیں۔ اہل سنت کو ان سب سے متفق و متحد ہونا چاہیے؟

(۵) کیا ایسی صورت میں مصلحت وقت اجازت دیتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم کو پس پشت ڈلل دیا جائے۔

(۶) جو شخص اپنے کو سُنی کہتا ہو اور مسٹر جناح کو رافضی بلکہ نیچری جانتے ہوئے اپنا پیشوا مانے اور قائد اعظم لکھے اور اسکی حمایت کرے۔ مبلغ بن کر لوگوں کو اسکی طرف ترغیب دلائے وہ کیسا ہے اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۷) زید و بکر میں سے اپنے قول میں کون حق پر ہے۔ بینوا توجروا عند المولی الجلیل

الجواب وھو الموفق للصواب.

اس میں کچھ شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے جسکا مخالف احکام شرعیہ و منافی اصول دینیہ ہونا اسکی کارروائیوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہیں زبان اردو مٹانے کا زور کہیں کفریہ و شرکیہ ترانے "بندے ماترم" کا شور کہیں مسلمانوں کے بچوں کو ودیا مندر میں لیجا کر ان سے سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم و تکریم کرانے کی پرزور کوشش کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں پیشوایان اسلام کے تذکرے نکال کر انکی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف و توصیف داخل کرانے کا جوش کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے اس میں مسلمان کہلانے والے جو شامل ہیں وہ عموماً غدار مذہب و ملت و دین فروش ہیں جو حطام دنیا کے عوض کانگرس کے ہاتھوں بک چکے ہیں۔

Marfat.com

اور اپنے مہاتما گاندھی کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران و حامیان کانگریس حسین احمد اجودھیا باشی شبیر احمد
دیوبندی۔ اور ثانی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری مسٹر ابوالکلام آزاد و عبدالغفار سرحدی گاندھی اور اون کے متبعین وہابیہ دیوبندیہ
مرتدین و نیاچرہ ملحدین ہی کی اکثریت ہے۔ ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام و مسلمین کو بچانے کے لیے کوئی جماعت قائم ہوتی۔ ایسے
نازک دور فتن اور ایسے شدید مانہ محن میں مسلم لیگ اٹھی اور اس نے حفاظت اسلام و مسلمین و دفاع اعدائے دین کا دعویٰ کیا۔ اور غریب مظلوم مسلمانوں نے
اسکو اپنا ملجا و ماوی سمجھ کر اوسکا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ وہ لیڈران قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اسی نشے کی
چڑھی ہوئی ترنگ میں اونھوں نے وہ وہ ایمان سوز و اسلام کش افعال کر ڈالے تھے کہ الامان الحفیظ۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں اور کفار و مشرکین سے محبت
و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکام الٰہیہ و ارشادات نبویہ پچھلے دور گاندھویت میں ہم نے سنائے تھے آج وہ خود بھی
وہی فرامین شرعیہ قوم کو سنانے لگے ہیں۔ اور اپنے پچھلے اسلام کش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستور اساسی کو منگا کر
پڑھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بر سر کار لانے کے لیے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے۔ جنکو پورا کرنے کیلیے لیگ اوٹھی ہے
جنکی تائید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے متضاد و مخالف بنائے گئے ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اولا مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے
حقوق و مفاد کی مؤثر و مکمل حفاظت کیجائے۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرا لیا جائے
اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جس کی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم
کے نمائندے شامل کیے جائیں۔ جس کے دستور میں مسلمانوں سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی
مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی۔ یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں
ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی۔ اب ملاحظہ ہو۔ کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم تعاقب الل
نے بھی مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں
ہندوؤں پارسیوں یہودیوں عیسائیوں سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب کثرت رائے سے حکومت کریں حاشا للہ۔ ہرگز نہیں
قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی جان و مال کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ یعنی اللہ کے راستے میں
یہاں تک جانی و مالی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے اور فرماتا ہے کہ حتی یعطوا الجزیۃ عن
ید وھم صاغرون۔ یعنی اللہ کے راستے میں جانی و مالی قربانیاں یہاں تک پیش کرو کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ قرآن پاک
مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیتا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح و مفید واقعی نعمت
آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند ہوں۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں چاہتی ہے
جس میں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی اور خود سری حاصل ہو گی۔ **ثانیا**:۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار و مشرکین ہی کو مسلمانوں پر
حکومت و فرمانروائی حاصل ہو گی کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار اور تناسب آبادی کے لحاظ سے اوسکے ممبر شامل ہونگے۔ ہندوستان
میں مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کروڑ اور مشرکین کی بائیس کروڑ بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں
اور جبکہ کثرت رائے پر فیصلے کا دار و مدار ٹھہرا تو حکومت تو مشرکین ہی کی ہو گی پھر کون سے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا کہ خود مسلمانوں پر کفار
و مرتدین کی حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی و مالی قربانیاں پیش کریں۔ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ثالثا:۔ یہ کہنا کہ اس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی صرف سیدھے سادے
بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کے لیے ہے ورنہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر
متصادم ہونگے تو اوس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعائر کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے لیے چھوڑ دینا گوارا کر لینگے۔ قرآن

فرماتا ہے یا یھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا ط ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر ط قد بینا لکم الایٰت ان کنتم تعقلون اس روشن اور واضح ارشاد قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہوجانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کرکے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلہ میں اپنے شعائر کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اسکے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رابعا:۔ مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اولین ٹھہرایا ہے تو کیا بھنگی چمار وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے کیا سکھ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے بلکہ ان سب ادیان باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مذہبی حق نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اسکو چھوڑکر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کرلو۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری سلطنت قائم کرنے کے بعد ان تمام کفار و مشرکین کے جملہ کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین بتارہی ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرارہی ہے یہ کس قدر شدید مخالفت قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافات ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر کا مٹانا اسلام کا پھیلانا بتایا ہے۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک ٹھہرادیا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان جب گناہ و ظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام و گناہ قرار دیا گیا۔ گناہ اور ظلم بتایا گیا تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام اور کفر و شرک نہو گا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

خامسا:۔ مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی و حفاظت کرنا۔ اور لیگ کی کارروائیوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا گورنمنٹی مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی و غیر مقلدین و روافض وہابی و بابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم اہلسنت کے سوا سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں مسلمان ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے ثلثہ سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمٰن غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اور اونکی مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ وغیرہ میں مشاہدہ ہورہا ہے) اور حضرات اہلبیت کرام سیدنا مولی علی و سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی او چھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے ظلم کرسکتا ہے جاہل ہوسکتا ہے اور اس کا فتویٰ دینا کہ وقوع کذب باری کے معنی درست ہوگئے یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غرض سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین شور مچائیں گے کہ ہمیں اپنے اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی اور مالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہوجائیگی تو ان عقائد کفریہ دیوبندیہ و غیر مقلدیہ و قادیانیہ و نیچریہ و خاکساریہ و چکڑالویہ و رافضیہ و خارجیہ و بابیہ و بہائیہ کی اشاعت و تبلیغ کو ترقی دیگی اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ قرآن عظیم فرماتا ہے وبشر المنفقین بان لہم عذابا الیما ن الذین یتخذون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا وقد نزل علیکم فی الکتٰب ان اذا سمعتم ایٰت اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم ان اللہ جامع المنفقین والکفرین

Marfat.com

فی جھنم جمیعاً ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر شرعی کے کلمات کفریہ سنکر اوپر خاموشی اختیار کر
ان کو بھی اللہ عزوجل کفر بکنے والوں کی طرح کافر بتاتا ہے تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ ان کفریات ملعونہ کی تبلیغ واشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر
و شرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر آپ اس سے زیادہ مسلم لیگ کی خباثتیں دیکھنا چاہیں
تو جماعت مبارکہ اہلسنت مارہرہ ضلع ایٹہ سے مسلم لیگ کا زرین بخیہ دری اور احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ اب ان
سوالات کے مختصراً جوابات عرض ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) لیگ میں مرتدین منکرین ضروریات دین شامل ہیں۔ اس لیے اہلسنت وجماعت کا ان سے اتفاق و اتحاد نہیں ہوسکتا
یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ لیگ کے لیڈروں کو رہنما سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنما بنانا اور ان پر
اعتبار کرنا ہے جو شرعاً ناجائز ہے کسی طرح بھی جائز نہیں۔

(۲) لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فر
دینا اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

(۳) لیگی لیڈروں کے افعال واقوال سے ان کی گمراہی مہر نیم روز سے زائد روشن ہے۔ مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الا
اور حکیم الامۃ کہا جاتا ہے۔ اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ مسٹر محمد علی جناح کو قائد اعظم سیاسی پیغمبر ہندو
اتحاد کے پیغامبر بتایا جاتا ہے۔ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کے خلافتی دور گاندھویت والے اسلام کش اور ایمان سوز ہندو م
اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں۔ مسٹر جناح کو قائد ملت رہبر اعظم رہنمائے محترم مخدومنا ذات گرامی تم سلامت
ہزار برس۔ مسلم ہے تیرا غمخوار جناح۔ رہبر ہے تیرا سردار جناح۔ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لوگ جو ساڑھے تیرہ سو
والے اصلی سچے مذہب اہلسنت پر قائم ہیں وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔

(۴) صورت مسئولہ میں مرتدین و منافقین سے اتحاد و اتفاق ہرگز جائز نہیں جب تک وہ باعلان اپنے عقائد باطلہ کفریہ شرکیہ
توبہ نہ کریں

(۵) مصلحت وقت کوئی شئے نہیں۔ شریعت مطہرہ عین مصلحت ہے۔ اس سے روگردانی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرنا ہر لحظہ و ہر آن فرض ہے خواہ دنیا بھر میں ایک ہی مسلمان رہے۔

(۶) اس شخص پر واجب ولازم ہے کہ فوراً توبہ کرکے سچا پکا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو
اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہوگیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کلی
کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔

(۷) زید سخت غلطی پر ہے اس کو اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہوئے فرمان خدا عزوجل کا پر ایمان لانا چاہیے۔ مصلحت وہی ہے ج
اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرمائیں۔ بکر حق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے حق پر ثابت
رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حقیر فقیر درماندہ الطفس شریر ابوالبرکات سید احمد غفرلہ
ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند
لاہور

الجواب: ماحررہ استاذنا العلامۃ فہو حق وصواب
فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی داناپوری
عفر اللہ لہ ذنبہ المعنوی والصوری

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ سُنی مسلمانوں کو کفار و مشرکین و مبتدعین و مرتدین کی محبت و مواخات الفت و موالات سے بچانے والا اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کا سبق سکھانے والا کانگریس و کانگریسیہ پر اعتماد اون سے اتحاد کو بحکم شریعت حرام قطعی بتانیوالا مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ اور اوس کی کارروائیوں میں جو شرعی خرابیاں ہیں اون کا روشن بیان سُنانے والا سچی حقیقی کامیابی و ترقی کا راستہ دکھانے والا مسلم لیگ کو اتباعِ مذہب اہل سنت و اقتدائے احکام شریعت کی طرف بلانے والا

مسمّٰی بنام تاریخی

احکامِ نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ

۱۳ ۵۸ ھ

از رشحاتِ قلمِ حق رقم شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت مولنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

جماعتِ مبارکۂ اہلِ سنت ۔ سرکار کلان ۔ مارہرۂ مطہرہ ۔ ضلع ایٹہ

بصرفِ زر و سعی جمیل

محب سنت عدو بدعت سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دوکان ۵۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی ۳ شائع کنندہ رسالہ ہذا

مطبع سلطانی واقع بیرونین نمبر ۲ بمبئی نمبر ۹ میں چھپکر

باذنہٖ تعالیٰ واقع خلائق ہوا

پرنٹر سلطان حسین مالک مطبع سلطانی نے اپنے پریس واقع بیرونین نمبر ۲ بمبئی نمبر ۹ میں سیٹھ اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے کیلئے چھاپا

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما الحمد للہ العزیز المتعال ؛ والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد صاحب الحسن والجمال ؛ والفضل والنوال ؛ وعلیٰ صحبہ واٰلہ خیر صحب وآل ؛ آمین یا ذا الاکرام والجلال ؛

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی ؛ اپنا بیانِ حُسنِ طبیعت نہیں مجھے

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم آج ایک عجیب انقلاب انگیز دَور سے گزر رہے ہیں۔ تمام دُنیا میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ جس طرف آپ نظر اُٹھا کر دیکھیں گے آپ کو ایک ہنگامہ ایک انقلاب نظر آئے گا۔ لیکن اِس وقت میں جس انقلاب کا ذکر کر رہا ہوں اُس کے سامنے یہ سب انقلابات بالکل گرد ہو جائیں گے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب انقلاب اور سیاسی کشمکشیں اُسی اصلی انقلاب کے ادنیٰ شاخسانے ہیں۔ وہ انقلاب بہت عمیق ہے۔ اور اندر ہی اندر تمام مسلمانوں پر چھا رہا ہے۔ اور تاوقتیکہ اُس کا انسداد نہ کیا جائے مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔

وہ انقلاب کیا ہے ؟ مذہب سے غفلت۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان مذہب سے دور جا پڑے ہیں۔ مذہب سے بیگانہ ہو گئے۔ خدا کو بھول گئے۔ اور احکامِ خدا و فرامینِ مصطفےٰ جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے غفلت کر رہے ہیں۔ اِسی لیے اور صرف اسی لیے مسلمانوں میں وہ رُوحانی طاقت نہیں رہی اور وہ اسلامی جوش باقی نہیں رہا جس نے اُنھیں دُنیا جہان کا حکمران بنا دیا تھا۔ مسلمانوں کی پستی تو اب ایک حقیقتِ مسلّمہ ہو چکی ہے۔ ہر زبان پر اس کا چرچا ہے۔ پریس اور پلیٹ فارم اس کے ذکر سے گونج رہے ہیں۔ لیکن اب مسلمانوں میں لامذہبیت۔ خود غرضی۔ بداخلاقی غرض ہر برائی علیٰ وجہ الکمال ترقی کرتی جا رہی ہے۔ کہیں کفار ومشرکین سے اتحاد و موالات کی دعوت دی جا رہی ہے تو کہیں بجائے تبلیغ اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم معاذ اللہ گاندھی کی پیروی پر مجبور کیا جا رہا ہے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ۔ انگریزی خوان لیڈر مغرب کی بدترین ذہنی غلامی کا ایڈوکیٹ۔ لامذہبیت کو اور اسلامی و اخلاقی قیود سے آزادی کو ترقی کا معیار قرار دے رہا ہے۔ اور وہ اگر کوئی ریزولیوشن مسلمانوں کی ترقی کے لیے پیش کرتا ہے تو اُس ریزولیوشن میں لامذہبیت کے جراثیم کی کمی نہیں ہوتی۔ اور اگر کسی ایسے مولویِ صاحب

کی طرف سے جو سیاست میں غرق اور دین سے دور ہوتے ہیں کوئی تجویز پیش ہوتی ہے تو وہ بھی اپنے اندر سیکڑوں گمراہیاں لیے ہوئے ہوتی ہے۔ الغرض قوم مسلم کا صحیح علاج آج تک اِن سیاسی لیڈرانِ قوم اور سیاسی مولویوں سے نہ ہو سکا۔ اور کیونکر ہو سکتا جب کہ تشخیص غلط علاج غلط۔ اگر مرض کی صحیح تشخیص کر کے اُس کا صحیح علاج کیا جائے تو پھر ہم کیونکر فوز و فلاح نہ پائیں اور کیسے ترقی نہ کریں۔ آج کونسل کی چند کرسیوں کے لیے چند گورنمنٹی ملازمتوں کے لیے یا نام نہاد آزادی کے لیے اسلامی احکام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور پیارے اسلام نے مسلمان کو خَلِيفَةُ اللهِ فِي الْأَرْضِ بنایا تھا۔ لیکن آہ! کہ آج مسلمان خدا کی عطا کی ہوئی خلافت نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ اسمبلی کی چند کرسیوں کا طالب ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک مخلوط اور مشترکہ حکومت چاہتا ہے۔ مسلمان تو اس لیے پیدا ہوا تھا کہ وہ اسلام کا پرچم لہرائے۔ توحید خداوندی کا علم بلند کرے۔ لیکن افسوس کہ آج وہی مسلمان مخلوط مذاہب کا محافظ بنکر اَدْیانِ باطلہ کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے۔ اور تمام مذاہب کی مخلوط حکومت کے لیے اپنی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ علم اسلامی کو بلند کرنے کے بدلے علم قومی کے نام سے مختلف اور متضاد مذہبوں کا علم بلند کر رہا ہے۔ اور پھر اسی دھوکے میں مبتلا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ترقی کر رہا ہوں۔ میں خود بھی اسی فریب میں تھا کہ بس نجات و ترقی اور تحفظِ دین و ایمان کا وہی راستا صحیح ہے جو حضرات لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں۔ لیکن کس زبان سے اور کہاں تک مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر نظرِ رحم فرمائی اور میں اس خوفناک و پُر فریب خواب سے بیدار کیا گیا۔ اور آج تاریکی کے عمیق غار سے نکل کر نورِ ہدایت پا رہا ہوں۔ بیشک نجات کا جو راستا لیڈرانِ قوم بتا رہے ہیں حقیقت میں وہ راستا قید کا عذاب کا اور ضلالت کا راستا ہے۔

قبل اس کے کہ میں آپ کو اُس نورِ ہدایت کی طرف لے جاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ایک سیدھا سادہ سوال کروں۔ اُس کا صحیح جواب دینے کے بعد آپ خود بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس نورِ ہدایت کو حاصل کر لیں گے جس سے آج میرا سینہ معمور ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سوال :۔ پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! تم کو ہندوستان کا تاج و تخت دیا جاتا ہے لیکن ایک شرط پر۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کے پُرانے دین اسلام و مذہب

Marfat.com

اہلِ سنت پر مت چلو بلکہ ہمارے لیڈر صاحبان کے کاٹے چھانٹے ہوئے مذہب کو قبول کرلو جو معجون مرکب ہے اور جسکا مقصد صرف دُنیا طلبی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ اس شرط کو منظور کریں گے۔ اگر آپ کو دنیا کے بدلے دین چھوڑنا منظور ہوگا تو آپ اس شرط کو قبول کرسکتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ لیکن اگر آپ دینِ حنیف و مذہب حق کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو پھر آپ اِس سوال کے جواب میں یوں فرمائیں گے کہ لعنت ہے اُس تخت و تاج پر جو دین کے بدلے میں ملے اور تُف ہے ایسی بادشاہت پر جو قیامت کے دن ہمیشہ کی ذلت اور دوامی عذاب پر ختم ہو۔ حقیقۃً ہر سچے سُنّی مسلمان کا یہی جواب ہونا چاہیے۔ اب آپ لیڈران قوم کی تمام تحریکوں اور تجویزوں کا بنظر غور مطالعہ فرمائیں۔ کیا ان کا مقصد اُسی ہلاکت خیز شرط کو دوسرے لفظوں میں پیش کرنا نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے۔ بالخصوص مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کا بھی یہی مطلب ہے۔ ہمیں اس وقت کانگریس سے بحث نہیں ہے کیونکہ کانگریس کُھلے ہوئے کافروں کی جماعت ہے اور اُس کی اسلام کُش پالیسی اور مسلم آزار رَوِش ظاہر ہو رہا ہے۔ نیز اُس کے ہمنوا مثلاً جمعیۃ العلماء، و مجلس احرار وغیرہم اشرار کُلُّھُمْ فِی النَّارِ۔ لیکن مسلم لیگ جاذبیت کا جامہ پہنکر "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگاتی ہوئی مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈال رہی ہے کیونکہ اس کے اغراض و مقاصد ہی اسلام کے لیے خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں خود بھی اسکا ممبر بن گیا تھا لیکن اب کہ مولیٰ تعالیٰ نے مجھے اُس کی شرعی خرابیوں پر مطلع فرمایا۔ جب تک مسلم لیگ میں شرعی نقائص موجود ہیں میں اُس وقت تک کے لیے اس کی ممبری سے توبہ کرتا ہوں۔ مسلم لیگ میں وہ شرعی خرابیاں کیا ہیں۔ آپ کو مسلمانان اہل سنت کے سچے، ہمدرد رہنما کے مبارک فتوے سے ظاہر ہوں گی جو آگے چل کر آپ اسی کتاب میں ملاخطہ فرمائینگے۔ ہمارے اس دینی پیشوا نے بلاخوف لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور بغیر کسی لالچ اور چاپلوسی کے صحیح طور پر اپنا مذہبی فرض ادا فرمایا۔ خدا اپنے شیروں کے اس شیر کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ناظرینِ کرام! میں مسلم لیگ کا مخالف نہیں ہوں۔ اور جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں میں خود بھی مسلم لیگ کا ممبر بن گیا تھا لیکن اس کو کیا کروں کہ لیگ میں ایسے ایسے شرعی نقائص ہیں جنکو پابندِ مذہب مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ مسلمان کو تخت و تاج کی حاجت نہیں ہے۔ بلکہ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ اور جب مسلمان سچا کامل مسلمان ہوجائیگا

Marfat.com

تو خود تختِ سلطنت اور تاج شاہی کو مسلمان کی ضرورت ہوگی۔ ناظرین کرام! آپ کو ہر ایک سیاسی انجمن اور خود مسلم لیگ اپنے ممبروں کی کثرت کا فریب دیگی۔ لیکن مسلمانو یاد رکھو کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار قرار نہیں پا سکتی۔ بلکہ اسلام کے بنیادی اصول پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ بسا اوقات گمراہی اور حق فراموشی کے ایسے دَور آتے ہیں کہ نوع انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور ایسے ہی دَور سے ہماری یہ سیاسی انجمنیں گزر رہی ہیں۔ خود قرآن کریم شاہد کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ یعنی اے سُننے والے زمین پر اکثر وہ ہیں کہ اگر تو اُن کے کہے پر چلے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ کسی معاملے میں انسانوں کی کثرت و قلت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ معاملے کی نوعیت اگر صدق و حقانیت پر مبنی ہے تو اُس کا ساتھ دیا جائے گا ورنہ ہرگز نہیں۔ اور اس لیے ہمیں چاہیے کہ گمراہوں کی کثرت پر ہم نظر نہ کریں بلکہ حق اور بصیرت کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے لیے ہم قرآن کریم کی روشنی اور رہنمائی حاصل کریں کہ وہ نقص و عیب اور جھوٹ سے پاک ہے۔ اگر دنیا کی مخلوق ایک راستے پر چلنا چاہے اور قرآن کریم دوسرے راستے کی رہنمائی فرمائے تو یقیناً یقیناً مخلوق غلطی پر ہوگی لیکن ارشادِ قرآنی ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ کامیابی اُسی کو حاصل ہوگی جو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اور صحیح معنی میں مسلمان ہوگا۔ اس لیے میرے بھائیو! تمام ناظرین کتاب ہذا سے میری اپیل ہے کہ وہ سچے پکے مسلمان بنجائیں اور احکامِ شرعیہ کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلیں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی۔ اگر کسی سیاسی انجمن یا کسی جماعت میں کوئی شرعی خرابی دیکھو تو اُسکی اصلاح کرو۔ اور اگر اصلاح نہ کر سکو یا وہ جماعت اصلاح قبول نہ کرے تو اُس سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ جب تک تم سرکارِ دو عالم سیدنا و مولٰنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالو گے تمہاری گردن سے زنجیرِ غلامیِ کفار ہرگز دور نہ ہوگی۔ اور اگر مسلم لیگ بھی فوز و فلاح اور کامیابی چاہتی ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ دامنِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھامے اور حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْن مضبوطی کے ساتھ پکڑے۔ لیڈرانِ قوم پہلے خود سچے کامل مسلمان بنیں

Marfat.com

اور تمام مسلمانوں میں اتباعِ شریعتِ اسلامیہ کی سچی اسلامی رُوح پھونکیں پھر کامیابی قدم چومے گی۔
تخت و تاج ٹھوکر میں ہو گا۔ اور پھر دُنیا کی کوئی طاقت تم کو مغلوب نہیں کر سکیگی۔ اور کسی اکثریت
کا کوئی خوف تم پر غالب نہ ہو گا۔ بس ترقی کا آزادی کا کامیابی کا صرف یہی ایک راستا ہے۔ اور اس
ترقی کو زوال نہ ہوگا۔ مسلمان اس لیے نہیں پیدا ہوا کہ کفار کی اکثریت سے مرعوب ہو۔ مسلمان کا پیارا
رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ○ یعنی بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تھوڑی تھوڑی جماعتیں بڑی بڑی پارٹیوں پر اللہ
کے حکم سے غالب ہوئی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس مسلمان تو اپنے رب جل جلالہٗ
پر بھروسا رکھتا ہے اور طاغوتی اکثریت کو خیال میں بھی نہیں لاتا ہے۔ اگر اکثریت کو اقلیت پر مطلقاً
غلبہ حاصل ہونا ضروری ہوتا تو قرآنِ عظیم کبھی مجاہدین و لشکریانِ اسلام پر میدانِ جہاد میں اُن سے
دوگنے کافروں کے سامنے سے بھاگنے کو حرام و گناہِ کبیرہ قرار نہ دیتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اَلْـٰٔنَ
خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ یعنی اب
اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور دیکھ لیا کہ ابھی تم میں کسی قدر کمزوری ہے تو اگر تم میں سے صبر کرنے
والے ایک سو ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ
کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہونگے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا
مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہے کہ عہدِ رسالت سے لیکر شاہانِ اسلام کے زمانے تک ہمیشہ غازیانِ
اسلام نے اسی فرمانِ قرآن پاک پر عمل کیا ہے ہر میدان میں باذنہٖ تعالیٰ اہلِ حق کی اقلیت اہلِ باطل کی
اکثریت پر غالب رہی۔ تو مسلمان یقین کامل رکھتا ہے کہ فتح و نصرت و غلبہ کا مدار ہرگز اکثریت
پر نہیں بلکہ جس چھوٹی سی چھوٹی اقلیت کے ساتھ نصرتِ خداوندی ہوگی وہ بڑی سے بڑی اکثریت
پر غالب ہی رہیگی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو ترقی کامیابی آزادی حاصل کرنا ہے تو شریعتِ مطہرہ
کے اتباع کو اپنا دستورالعمل و نصب العین بنائیں باطل کی اکثریت کو خیال میں بھی نہ لائیں۔ اللہ
تبارک و تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھروسا کریں اور ترقی و آزادی حاصل کرنے کے راستے میں جو
قدم اُٹھائیں وہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو پھر ربِّ کریم جل جلالہٗ کا وعدۂ صادقہ ہے کہ وَكَانَ
حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یعنی ہمارے ذمۂ کرم پر یہ ثابت ہے کہ ایمان والوں کی مدد فرمائیں

Marfat.com

محض اس نیک مشورے کی بنا پر ہم مسلم لیگ کو اوس کی شرعی خرابیوں پر شرعی حجت کے ساتھ آگاہ کرتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ نے ہماری اس مخلصانہ خدمت کو شرفِ قبول بخشا تو خود اوس کے حق میں بہتر اور مفید ہوگا۔ لیڈران قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان کیا تھے اور اب کیا ہو گئے؟ اور کیوں اِس موجودہ نکبت و پستی کے غار میں گر گئے؟ کیا اِس لیے کہ وہ تعداد میں کم ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اِسلیئے کہ وہ نیولائٹ کی ڈکشنری میں اَن سیولائزڈ یعنی غیر مہذب اور وحشی ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اِس لیے کہ وہ غریب ہیں؟ نہیں۔ پھر کیا اس لیے کہ وہ عالی دماغ نہیں ہیں؟ نہیں۔ پھر آخر کیوں؟ کیا سبب ہے؟ کیا وجہ ہے؟ سُنیے اور ذرا غور سے خیال کیجیے۔ جب نیّرِ اسلام اُفقِ بطحیٰ سے طلوع ہوا۔ فاران کی چوٹیوں سے چمکا اور آہستہ آہستہ بڑھکر دنیا جہان پر جلوہ ریز ہو گیا۔ عرب جو غیر متمدن تھے غیر مہذب تھے۔ جب مسلمان ہو گئے تو مہذب اور متمدن بن گئے۔ اور ساری دنیا کو خدا کا پیغام سُنانے کے لیے عرب کے ریگستان سے چلے۔ بے خوف اور نڈر ہو کر چلے۔ ہر قوم نے ہر ملت نے ہر مذہب نے قدم قدم پر شدید ترین مخالفت کی۔ زور سے۔ زر سے۔ اجتماعی قوت سے۔ فوجی طاقت سے۔ آلاتِ حرب و ضرب سے اپنی اکثریت سے۔ الغرض ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو فنا کر دینا چاہا۔ لیکن مسلمان۔ خدا کا فدائی۔ رسول پاک کا شیدائی۔ خدائی پیغام سنانے کا علمبردار نہ ڈرا۔ نہ گھبرایا۔ نہ ہٹا۔ بلکہ جس طرف رُخ کیا۔ جس طرف مونھ اوٹھا دیا برابر بڑھتا ہی رہا۔ بے سروسامان بے یار و مددگار۔ بے زور و بے زر مسلمان خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسا کرکے طاغوتی طاقتوں کو توڑتا۔ بادلوں کی طرح گرجتا۔ بجلی کیطرح کڑکتا۔ سیلاب کیطرح بڑھتا ہی رہا۔ قیصر و کسریٰ کی قاہر اور جبروتی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرکے توحید کی منادی کرتا۔ اسلام کا پیغام سُناتا ساری دنیا میں پہنچا۔ کسی مصیبت۔ کسی خوف۔ کسی تکلیف کو خاطر میں نہ لایا۔ دنیا اوس سے ڈر گئی۔ مرعوب ہو گئی۔ اوس کے سامنے جُھک گئی۔ آخر کیوں؟ کیا وہ اکثریت میں تھا؟ نہیں۔ کیا وہ بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھا؟ نہیں۔ کیا وہ دولتمند تھا؟ نہیں۔ پھر کیوں شاہی تخت و تاج اوس کی ٹھوکر میں آ گئے؟ کیوں دنیا کی فوجی اور اجتماعی قوت اوسکے سامنے جُھک گئی؟ اس لیے اور صرف اسی لیے کہ وہ سچا مسلمان اور کامل مسلمان تھا۔

میرے پیارے مسلمان برادران اور حضرات لیڈران! اگر تم عہد ماضی کا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر دنیا کے حکمران بننا چاہتے ہو۔ تو اوٹھو۔ خواب سے بیدار ہو جاؤ۔

Marfat.com

اور سچے مسلمان کامل مسلمان بن جاؤ۔ اپنے اندر اور اپنی جماعت میں سچی اسلامی اسپرٹ پیدا کرو۔
پھر خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصرت و اعانت تمہارے ساتھ ہوگی۔
کامیابی تمہارا قدم چومیگی۔ دنیا تمہاری لونڈی ہوجائیگی۔ تم اللہ والے ہوجاؤگے۔ اَلَاۤ اِنَّ
حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ سنتے ہو؟ بیشک اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور اللہ اور اوسکے رسول اور
ایمان والوں سے جو لوگ دوستی و محبت رکھیں گے تو بیشک اللہ والے ہی غالب ہونگے۔ بس
اس کتاب و فتوے کی اشاعت سے ہمارا یہی مطلب و مقصد ہے۔ اگر مسلم لیگ نے بتوفیق اللہ عزوجل
اس پر عمل کیا تو ہم بھی بحیثیت ادنیٰ خادم کے ہر طرح اوس کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اس تمام
تفصیلی تشریح کے بعد بھی اگر کوئی کوتاہ فہم انسان مجھ پر یا حضرت علامۂ زمان مفتی ہندوستان
عالم جلیل فاضل نبیل ناصر الاسلام مناظر اعظم مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ سنت مولنا مولوی حافظ
قاری مفتی ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی
مجددی لکھنوی دَامَتْ شُمُوْسُ اِفَاضَتِهٖ عَلَیْنَا بَازِغَةً اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ پر مسلم لیگ
کی مخالفت کا گمان کرے۔ یا جھوٹے پروپیگنڈوں سے کام لے تو وہ خود ہی اس کا جواب دِہ اور
شرعاً و اخلاقاً و قانوناً ذمہ دار ہوگا۔ ناظرین سے التماس ہے کہ وہ خود بنظر غور و بنگاہِ انصاف
فتوائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیں اور ایمانی فیصلہ کریں۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آئیں
اور دینِ حق کے عالم جلیل کی طرف سے سوءِ ظنی کرکے مواخذہ خداوندی اپنے سر نہ لیں۔ مکرر
عرض ہے کہ جب حضرت مفتی صاحب قبلہ سے سوال کیا گیا تو حضرت ممدوح نے جو حق تھا وا
فرما دیا۔ اور اگر حضرت علامہ موصوف ایسا نہ کرتے اور سکوت فرماتے تو یہ سکوت۔ سکوت عن الحق
ہوتا اور کتمانِ حق کی وعید شدید سے نجات کیسے ملتی۔ لہذا حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنا
فرض ادا فرمایا جَزَاهُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ عَنَّا وَعَنْ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ قَالَ اللّٰہُ
الْمَتِیْنُ فِیْ كِتَابِهِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ
اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۝ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاكُمْ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ مِنْهُمْ اٰمِیْنَ بِجَاهِ حَبِیْبِهٖ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ مسلمانان اہلسنت کا ادنیٰ خادم ابوظفر محمد سالم بن الشیخ علی باوزیر۔ آل عباس۔ عرب عفی عنہ

Marfat.com

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظۂ اقدس علامۂ زمان مفتی عالیشان حضرت شیر بیشۂ سنت مولنا مولوی قاری حافظ مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب مدظلہم العالی :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ بعض اصحاب آپ کے متعلق یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے جلسۂ وعظ منعقدہ چھاچھ محلہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ جملہ ممبران وشرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور یہ کہ مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے کیا یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

سوال دوم :- کیا آپ مسلم لیگ میں شریک ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ امید کہ جوابات ہر دو سوال عطا فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ فقط زیادہ حدِّ ادب۔

المستفتی :- محمد سالم بن الشیخ علی باوزیر آل عباس۔ ممبر آف مسلم لیگ صوبہ بمبئی۔ رول نمبر ۹۸۹

فتوی

الجواب واللہ الموفق للصدق والصواب :- (جواب سوال اول) یہ روایت کاذبہ مفتراۃ ومختلقہ ومخترعہ ہے۔ جیسا کہ سننے میں آتا ہے۔ ہمارے سُنّی مسلمان بھائی لیگ میں شامل و شریک ہوگئے ہیں تو محض شرکت مسلم لیگ کی بنا پر انکو کافر کہنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم نے فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنی اے ایمان والو جب تم اللہ کے راستے میں سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ اور جو لوگ تم کو سلام کیا کریں انکو یوں مت کہدیا کرو کہ تم مسلمان نہیں۔ آیت کریمہ نے بتا دیا کہ جو شخص اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے تو جب تک اوسکے کافر ہونیکا ثبوت نہو اوسکو کافر کہنا حرام وناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مدعی اسلام سے معاذ اللہ اوسکے کفر کا ثبوت شرعی ہوجائے تو پھر حکم شرعی کی تعمیل میں اوسکو کافر کہا جائیگا۔ اسی کا حکم اس آیت کریمہ کے صدر میں فَتَبَیَّنُوْا کہکر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُھُمَا یعنی اگر کسی کو کافر کہا جائے گا تو دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی۔ جس کو

Marfat.com

کافر کہا گیا اگر فی الواقع شرعاً وہ کافر تھا فبہا ورنہ یہ حکم کفر کافر کہنے والے پر پلٹ آئیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ تو جس قدر مسلمانانِ اہلسنت مسلم لیگ میں شریک و شامل ہوتے ہوئے بھی بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عقائدِ حقۂ اہلسنت پر ثابت و مستقیم ہیں اونکو کافر کہنا بحکم قرآن عظیم حرام اور بحکم حدیث کریم کفر واخبث الآثام ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْمَلِکِ الْمُنْعَامِ۔ کہا تو یہ گیا تھا کہ مسلم لیگ میں کفار و مبتدعین بھی شریک و شامل ہیں اور کفار و مرتدین و مبتدعین کے ساتھ مجالست ومخالطت جو اونکے ساتھ مؤانست کی طرف منجر ہو شرعاً حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی اور تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تمھیں آگ چھوئیگی۔ مگر مفتریوں نے اس حکم شرعی کو کذب و افترا کے سانچے میں ڈھالکر یوں بنا لیا کہ جملہ ممبران و شرکائے مسلم لیگ کافر ہیں اور مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ان فتنہ پردازوں سے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

(**جواب سوال دوم**) شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے جسکا مخالف احکام شرعیہ و منافی اصولِ دینیہ ہونا اوسکی کارروائیوں سے ظاہر و باہر ہے۔ کہیں زبانِ اُردو مٹانے کا زور۔ کہیں کفریہ و شرکیہ ترانہ بندے ماترم کا شور۔ کہیں مسلمان بچوں کو ودّیا مندر میں لیجاکر اون سے سرسوتی دیوی کی پوجا کرانے کی کوشش۔ کہیں تثلیثی رنگ کے کانگریسی جھنڈے کی تعظیم وتکریم کرانے پر جوشش۔ کہیں اسکولوں کی تعلیمی کتابوں میں سے پیشوایان اسلام کے تذکرے نکالکر اون کی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف و توصیف داخل کرانے کا جوش۔ کہیں ہندوؤں کی مطلق العنان حکومت ہندوستان میں قائم کرنے کا خروش۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار و مشرکین کی ایک جماعت ہے۔ اوسمیں مسلمان کہلاتے والے جو شامل ہیں عموماً غدارِ مذہب اور دین فروش ہیں جو حطامِ دنیا کے عوض کانگریس کے ہاتھ بک چکے ہیں اور اپنے مہاتما (رُوحِ اعظم) گاندھی کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان مسلمان کہلانے والے ممبران و حامیانِ کانگریس میں حسین احمد اجودھیا باشی و شبیر احمد دیوبندی اور نائی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہانپوری کے متبعین وہابیہ دیوبندیہ مرتدین کا اور مسٹر ابوالکلام آزاد و عبدالغفار خان سرحدی گاندھی کے مقلدین نیاچرہ ملحدین ہی کی کثرت ہو تو شدید ضرورت تھی کہ مخالفین اسلام کے حملوں سے اسلام و مسلمین کو بچانے کیلیے کوئی مسلم جماعت قائم

Marfat.com

ہوتی۔ ایسے نازک دورِ فتن اور ایسے شدید زمانہ میں مسلم لیگ اُٹھی اور اُس نے حفاظتِ اسلام و مسلمین و دفاعِ اعدائے دین کا دعویٰ کیا اور غریب و مظلوم مسلمانوں نے اُسکو اپنا ملجأ و ماویٰ سمجھکر اُس کا ساتھ دیا۔ ہمیں بھی مسرت ہوئی کہ لیڈرانِ قوم جو کل تک ہندو مسلم اتحاد کے نشے میں متوالے تھے اور اسی نشے کی چڑھتی ہوئی ترنگ میں اونھوں کیسے کیسے ایمان سوز و اسلام کُش افعال کر ڈالے تھے۔ اب ہوش میں آنے لگے ہیں۔ اور کفار و مشرکین سے محبت و موالات و اتحاد و مواخات کی حرمت و ناجوازی کے جو احکامِ الٰہیہ و ارشاداتِ نبویہ پچھلے دورِ گاندھویت میں ہم نے اونکو سنائے تھے آج وہ خود بھی وہی فرامین شرعیہ قوم مسلم کو سنانے لگے ہیں اور اپنے پچھلے اسلام کُش و ایمان سوز کرتوتوں پر پچھتانے لگے ہیں۔ مگر جب مسلم لیگ کے دستورِ اساسی کو منگا کر دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ او سکے وہ اغراض و مقاصد جن کو بروئے کار لانے کے لیئے مسلم لیگ کی بنا ہوئی ہے۔ جنکو پورا کرنے کے لیے لیگ اوٹھی ہے جنکی تائید کا حلفی اقرار نامہ لکھدینے کے بعد ہی کوئی شخص مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ وہی اصول شرعیہ و احکام اسلامیہ کے مُضادّ و مخالف بنائے گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

اوّلاً:۔ مسلم لیگ اپنا سب سے پہلا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کے اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی مؤثر اور مکمل حفاظت کی جائے۔ یعنی لیگ اس بات کی کوشش میں ہے اوسکا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کو انگریزوں کے پنجے سے بالکل آزاد کرالیا جائے اور پھر ہندوستان کی تمام قوموں کے باہمی اتفاق سے جمہوری سلطنت قائم کیجائے جسکی کونسل میں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کے ہر مذہب و قوم کے نمائندے شامل کیے جائیں جس کے دستور میں مسلمانوں۔ سکھوں۔ اچھوتوں۔ پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہم کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائے یعنی لیگ جو مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے اون سے لیگ کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایسی آزاد جمہوری سلطنت قائم ہو جو مذکور ہوئی۔ اب ملاحظہ ہو کیا اسلام و قرآن و رسول و رحمٰن جلّ جلالہٗ و صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ ہٰذا الحبیب و آلہٖ و سلّم ما تعاقب العصران نے بھی مسلمانوں کی مالی و جانی قربانیوں کا یہی مقصد بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک کونسل کی حکومت ہو جس میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں ہندوؤں پارسیوں یہودیوں

Marfat.com

دل سکھوں اچھوتوں کے ممبران شامل ہوں اور وہ سب کثرت رائے سے فرمانروائی کریں

حاشا للہ۔ ہرگز نہیں۔ قرآن پاک تو مسلمانوں کی قربانی مال و جان کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ یعنی اللہ کے راستے میں یہاں تک مالی و جانی قربانی پیش کرو کہ کفر و شرک باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور فرماتا ہے۔ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صَاغِرُوْنَ ۝ یعنی اللہ کے راستے میں مالی و جانی قربانیاں پیش کرو یہاں تک کہ کفار ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ قرآن پاک نے مسلمانوں کی مالی و جانی قربانیوں کا مقصد صرف یہی قرار دیا ہے کہ سب کفار مسلمان ہو کر ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح و مفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب اور بہرہ مند ہوں۔ اور اگر اپنی بدعقلی اور اغوائے شیطانی سے خود اپنی منفعت کو ٹھکرا دیں تو ایسے کج روں کی کج روی کا ضرر دوسرے بے قصور فرمانبرداروں تک پہنچنے سے روک دینے کے لیے ان پر یہ حکم نافذ کیا جائے کہ سلطنت اسلامی کو جزیہ دیکر ذلیل و مقہور ہو کر رہیں۔ مگر مسلم لیگ ایسی حکومت کے قیام کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانی چاہتی ہے جس میں ہر کافر مشرک مرتد کو پوری آزادی و خود سری حاصل ہو گی۔

ثانیاً:۔ بلکہ تناسب آبادی کے لحاظ سے کفار و مشرکین کو بھی مسلمانوں پر حکومت و فرمانروائی حاصل ہو گی۔ کیونکہ کونسل میں ہر قوم کی مردم شماری کے اعتبار و تناسب سے اس کے ممبر شامل ہونگے پھر کونسے دین و قرآن نے اسے جائز رکھا ہے کہ خود مسلمانوں پر کفار و مشرکین و مرتدین کی حکومت قائم کرنے کے لیے مسلمان اپنی جانی و مالی قربانیاں دیں۔

ثالثاً:۔ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی مردم شماری آٹھ کروڑ اور مشرکین کی بائیس کروڑ بتائی جاتی ہے تو کونسل میں مسلمانوں کے آٹھ اور مشرکین کے بائیس ممبر ہوں گے۔ اور جبکہ کثرت رائے پر فیصلے کا مدار ٹھہرا تو مشرکین ہی کی حکومت ہو گئی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

رابعاً:۔ یہ کہنا کہ اس جمہوری حکومت کے دستور میں مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی مکمل حفاظت ملحوظ رکھی جائیگی صرف سیدھے سادے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہلانے پھسلانے کی خاطر ہے۔ ورنہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ جب مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور مشرکین کے کفری شعائر باہم متصادم ہونگے تو اس وقت مشرکین باوجود اپنی اکثریت کے اپنے شعائر کفر کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کیلیے

چھوڑ دینا گوارا کرلیں گے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًاؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں کوتاہی نہ کرینگے۔ تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا اونکی دلی تمنا ہے۔ دشمنی تو اونکے مونھوں سے ظاہر ہوچکی ہے۔ اور جو عداوت اونکے سینوں میں چھپی ہے وہ اور سخت ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں اگر تم عقل رکھتے ہو اس روشن و واضح ارشاد قرآنی کے ہوتے ہوئے بھی جو شخص یہ امید رکھتا ہے کہ سوراج حاصل ہوجانے کے بعد مشرکین اپنے عہد و پیمان کا لحاظ کرکے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے مقابلے میں اپنے شعائر کفریہ کو چھوڑ دینا گوارا کرینگے وہ درحقیقت قرآن عظیم کو جھٹلاتا ہے اور اوسکے کلام الٰہی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

خامسًا:۔ مسلم لیگ نے اپنا مقصد صرف مسلمانوں ہی کے حقوق و مفاد کی حفاظت نہیں بتایا بلکہ سکھوں اچھوتوں پارسیوں ہندوستانی عیسائیوں ہندوستانی یہودیوں وغیرہ جملہ اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کو بھی اپنا مقصد اولین ٹھہرایا۔ تو کیا چمار بھنگی وغیرہ اچھوت ہندو اپنے تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی معبودیت کی تبلیغ کرنے کو اپنا مذہبی حق نہیں بتائینگے۔ کیا سکھ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے پرچار کو اپنا مذہبی حق نہیں ٹھہرائینگے۔ کیا پارسی لوگ آگ اور سورج کی پرستش اور یزدان خالق خیر و اہرمن خالق شر دونوں کی خدائی کے اعلان کو اپنا مذہبی مفاد نہیں کہینگے کیا ہندوستان کے نصاریٰ و یہود سیدنا عزیر و سیدنا عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے ابن اللہ ہونے کی تبلیغ کو اپنا مذہبی حق مذہبی مفاد نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ ان سب ادیان باطلہ کے متبعین کیا اس امر کی اشاعت کو اپنا مفاد مذہبی نہیں تصور کرینگے کہ اسلام جھوٹا دین ہے اسکو چھوڑ کر ہمارے دین ہمارے دھرم کو قبول کرلو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تو مسلم لیگ ہندوستان میں جمہوری حکومت قائم کرلینے کے بعد ان تمام کفار و مشرکین کے ان کفریات ملعونہ کی تبلیغ و اشاعت کی حمایت و حفاظت کرنا اپنا فرض اولین بتا رہی ہے۔ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مسلمانوں سے جانی و مالی قربانیاں کرا رہی ہے۔ یہ کس قدر شدید مخالفت قرآن اور کیسی کھلی ہوئی منافات ایمان ہے۔ قرآن عظیم نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد کفر مٹانا اسلام کا پھیلانا

Marfat.com

بتایا۔ اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد اشاعت کفر و تبلیغ شرک کی حفاظت وحمایت کرنا بھی ٹھہرایا۔ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط یعنی اور نیکی و پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد مت دو۔ جب گناہ وظلم پر باہم ایک دوسرے کو مدد دینا بحکم قرآن عظیم حرام اور گناہ وظلم ہے تو کفر و شرک کی حمایت کرنا کیونکر حرام و شرک و کفر نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سادسًا:۔ مسلم لیگ اپنا دوسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کی ترقی وحفاظت کرنا اور لیگ کی کارروائیوں کارگزاریوں سے روشن ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے یا گورنمنٹ مردم شماری میں اوسکو مسلمان لکھا جائے لیگ کے نزدیک بس وہی مسلمان ہے پھر خواہ کیسے ہی عقیدے رکھتا ہو۔ اسی بنا پر قادیانی و نیچری و دیوبندی وغیر مقلد و رافضی وہابی و بہائی و خارجی و چکڑالوی و خاکساری وغیرہم سارے کے سارے مرتدین و منکرین ضروریات دین لیگ کے مذہب میں سب مسلمان ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اب حضرات خلفائے راشدین ثلٰثہ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمٰن غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علی الاعلان تبرا کرنے اونکی پاک مبارک شانوں میں کھلم کھلا گالیاں بکنے کو روافض معاذ اللہ اپنا مذہبی حق بتائینگے (جیسا کہ لکھنؤ میں مشاہدہ ہو رہا ہے) اور حضرات اہل بیت کرام سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا و سیدنا امام حسن مجتبٰی و سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کھلم کھلا تبرا و بیزاری کرنے اونکی رفیع و بلند سرکاروں میں علی الاعلان گالیاں بکنے کو خوارج معاذ اللہ اپنا مذہبی حق ٹھہرائینگے۔ قادیانی کہینگے کہ متنبّی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ دیوبندی اوچھلینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم مبارک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم مشہور کرنا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل شائع کرنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد جدید نبیوں کی پیدائش کے جائز ہونے کی اشاعت کرنا اور اس بات کی تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کرسکتا ہے شراب پی سکتا ہے

Marfat.com

ظلم کرسکتا ہے۔ جاہل ہوسکتا ہے اور اس امر کا فتوی دینا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا یہ سب ہمارا مذہبی حق ہے۔ غیر مقلدین ادبھرینگے کہ اس امر کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں کے مقلدین سب کے سب کافر و مشرک ہیں۔ نیچری کو دینگے کہ پیر نیچر سید احمد خان کولی علیگڈھی نے جو کچھ اپنی "تفسیر القرآن" میں لکھا ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اُمتوں کے سامنے جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نتھا بلکہ وہ سب اونھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح اونھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر اونھیں کے دلوں پر نازل ہو گئے۔ جبرئیل کسی ہستی کا نام نہیں۔ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں ہوتا وہ سب اوسی پاگل کے خیالات ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مصروف ہونے کے سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبرئیل خدا کا یہ کلام لائے۔ فرشتوں نے مجھے خدا کا یہ پیغام پہنچایا۔ اور درحقیقت نہ جبرئیل کا وجود ہے نہ کسی اور فرشتے کا۔ بلکہ وہ سب اوسی پیغمبر کے دل کے خیالات ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے ثواب و عذاب کی تفصیلات جو قرآن عظیم و حدیث کریم میں بیان کی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ جنت و دوزخ کی حقیقت محض روحانی مسرت روحانی صدمے کے سوا اور کچھ نہیں۔ انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے جملہ معجزات جو موجودہ زمانے کی سائنس کے خلاف ہیں سب جھوٹے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریۂ نیچریہ کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ خاکساری کہیں گے کہ عنایت اللہ مشرقی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب "تذکرہ" میں جو کچھ کفر و ارتداد بکا ہے کہ اسلام کسی دین و مذہب کا نام نہیں۔ اسلام صرف اسی کا نام ہے کہ دنیا میں سلطنت حاصل کی جائے۔ جو قوم جس وقت دنیا میں حکمران ہو بس اوس وقت وہی قوم مسلم و مومن ہے خواہ وہ ہندو ہو یا نصرانی یا یہودی یا پارسی یا دہری۔ اور چونکہ دنیا کے اکثر حصوں پر اسوقت یورپ کے نصاریٰ کی سلطنت ہے لہذا اس وقت یہ یورپین لوگ ہی مسلمان و اہل ایمان ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور اوسکے نائب ہیں۔ اکثر فرشتے انگریزوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ ان تمام عقائد کفریہ خاکساریہ کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ چکڑالوی پکارینگے کہ جو عقائد میرے فرقے کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بس صرف ایک پوسٹمین کے

Marfat.com

برابر ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں کو پہنچا دیا۔ اب ہماری نجات کے لیے بس یہی کافی ہے کہ قرآن عظیم جس طرح ہماری سمجھ میں صرف اوسکا پر عمل کریں۔ تمام احادیث نبویہ ردّی کی ٹوکری میں پھینکدینے کے قابل ہیں۔ اِن تمام عقائد کفریہ چکڑالوی کی تبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ بابی اور بہائی چیخینگے اور چلائینگے کہ جو عقائد ہمارے گروہ کے ہیں کہ باب اللہ ایرانی خدا کا اوتار تھا۔ بہاؤاللہ ایرانی پیغمبر اور رسول تھا۔ اونکی کتاب جس کا نام "مقدس" ہے وہ کلام الٰہی ہے۔ کتاب "مقدس" نے قرآن عظیم کو منسوخ کر دیا۔ اور بابیت وبہائیت نے دین اسلام کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ ان تمام عقائدِ کفریہ بابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کرنا ہمارا مذہبی حق ہے۔ تو مسلم لیگ کا یہ مقصد ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی جانی ومالی قربانیوں سے جب اوسے جمہوری حکومت حاصل ہوجائیگی تو وہ اِن عقائدِ کفریہ دیوبندیہ وغیر مقلدیہ وقادیانیہ ونیچریہ وخاکساریہ وچکڑالویہ ورافضیہ وخارجیہ وبابیہ وبہائیہ کی اشاعت وتبلیغ کو ترقی دیگی۔ اور اس تبلیغ کفریات کی حفاظت کریگی والعیاذ باللہ رب العالمین۔ قرآن عظیم فرماتا ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۝ اِلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ جَمِیْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖٓ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا ۝ یعنی اے محبوب منافقوں کو خوشخبری دیدو کہ اونکے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو سوا دوست بناتے ہیں۔ کیا اونکے پاس عزت ڈھونڈھتے ہیں تو بیشک ساری عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے اور بیشک تمپر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اوپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرمادیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو تم اون لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ لوگ کسی اور بات میں مشغول ہوجائیں اگر تم نے اس حکم پر عمل نہ کیا تو بیشک اوسوقت تم بھی اونھیں کے مثل ہو۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ملاحظہ ہو جو لوگ کفریات بکنے والوں کے ساتھ بیٹھیں اور بغیر کسی عذر و مجبوری شرعی کے کلمات کفر سنکر اونپر خاموشی اختیار کریں اونکو بھی اللہ عزوجل نے کفر بکنے والوں ہی کیطرح کافر بتایا۔ تو لیگ کی جو حکومت جمہوریہ اِن کفریات ملعو

کی تبلیغ واشاعت کو ترقی دیگی تبلیغ کفر وشرک کی حفاظت کریگی وہ اسلامی حکومت ہوگی یا کفری سلطنت والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر کوئی لیگی لیڈر اس عبارت کی یوں تاویل کرے کہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق ومفاد سے صرف وہی حقوق ومفاد مراد ہیں جن کی کفار مجاہرین مجوس وہنود و نصاری ویہود مخالفت کرتے ہیں۔ لیگ اپنی حکومت جمہوریہ کے دَور میں مسلمانوں کے صرف ایسے ہی حقوق ومفاد کو ترقی دے گی اور فقط ایسے ہی حقوق ومفاد مسلمین کی حفاظت کرے گی جو ہندوؤں مجوسیوں یہودیوں نصرانیوں کے مخالف ہوں گے۔ **تو اب** سوال یہ ہے کہ یہ کفار ومرتدین جو لیگ کے نزدیک ہندوستانی مسلمانوں میں شامل ہیں جب حکومت جمہوریہ لیگیہ سے اپنے اپنے مذہبی حقوقِ کفریہ کا مطالبہ کرینگے تو لیگ اوسوقت کیا فیصلہ دے گی۔ تین ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا تو بعض فرقوں کو اونکے عقائد مخصوصہ کی تبلیغ واشاعت کی اجازت دیگی اور بعض فرقوں کو اونکی تبلیغ مذہبی سے روک دیگی یا سب کو اجازت دیگی۔ یا سب کو ممانعت کر دے گی۔ شق اول میں ترجیح بلا مُرجح لازم آئیگی۔ جب لیگ کے نزدیک تمام کلمہ گو فرقے سب کے سب مسلمان ہیں تو بعض کو اجازت دینا بعض کو منع کرنا کیا معنے رکھیگا۔ شق ثانی میں کفریات وشرکیات والحادیات شائع کرنے والی ہوگی۔ شقِ ثالث میں سُنّی مسلمانوں کو بھی اونکے اون تمام عقائد حقہ ضروریہ دینیہ کی اشاعت وتبلیغ سے روک دیگی جو کسی بدمذہب کلمہ گو فرقے کے عقائد کفریہ کے منافی ومخالف ہوں گے۔ تو مسلمانان اہلسنت کو اونکے ایمانیات ومعتقدات حقہ کی اشاعت واعلان سے روکنے والی ٹھہرے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ یعنی اور کافروں نے مسلمانوں سے یہی بات تو ناپسند کی کہ عزت والے ستودہ اللہ پر ایمان لائیں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر خبردار ہے۔ آیت کریمہ نے بتا دیا کہ مسلمانوں کو اونکے عقائد ایمانیہ کے اعلان سے روکنا کافروں کی شان ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سابعاً:۔ مسلم لیگ اپنا تیسرا مقصد یہ بتاتی ہے کہ دیگر اقوام ہند کے ساتھ مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات اور اتحاد کو بڑھانا۔ مسلمانوں کو کافروں مشرکوں کے ساتھ دوستی رکھنا اونکے ساتھ اتحاد کرنا شرعاً حرام قطعی یقینی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنے اے ایمان والو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو دوست مت بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی اونکے ساتھ دوستی کریگا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ یعنی بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اون پر داؤد وعیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس وجہ سے کہ اونھوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ سرکشی کرتے تھے۔ وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اُن بُری باتوں سے منع نہیں کرتے تھے جو اونھوں نے کیں۔ بیشک بُرا ہے وہ کام جو وہ لوگ کرتے تھے۔ (اے محبوب) اون میں سے بہت لوگوں کو تم دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بیشک بُرا ہے وہ جو اونکے لیے اونکے نفسوں نے آگے بھیجا یہ کہ اللہ نے اونپر غضب فرمایا اور وہ لوگ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اللہ اور نبی پہ اور اوس کلام پر جو نبی کی طرف نازل کیا گیا ایمان رکھتے ہوتے تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن اون میں سے بہتیرے بے حکم ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والو غیروں کو رازدار مت بناؤ وہ تم کو نقصان پہنچانے میں کچھ بھی کمی نکریں گے۔ تمھارا مصیبت میں مبتلا ہونا اون کی دلی تمنا ہے۔ بے شک دشمنی تو اون کے موہنوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جس عداوت کو اون کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ بیشک ہم نے تمھارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ جیسے کفار کے ساتھ دوستی رکھنے اون کے ساتھ اتحاد کرنے کی حرمت وناجوازی کی تفصیل دیکھنی ہو تو

Marfat.com

حضور پرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی
سیدنا اعلیحضرت قبلہ مولٰنا شاہ عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے رسائل مقدسہ المحجۃ المؤتمنہ فی اٰیۃ الممتحنہ والطاری الداری
لہفوات عبد الباری و نابع النور علی سوالات جبلفور۔ اور حضرت بابرکت
تاج العلماء سراج الوفاء مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ سیدی وسندی و مخدومی
اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ
سجادہ نشین سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالہ مبارکہ برکات مارہرہ و مہمات بدایون
اور فقیر کے رسالہ قہر القہار علی اصول الکاندھویۃ الکفار یا فقیر کے تازہ رسالہ
مسمی بنام تاریخی راز سیرت کمیٹی کی طرف رجوع لائے واللہ الموفق۔ اور خود یہی
لیگی لیڈران اپنے اسی لیگی دَور میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام و مسلمین کو کانگریس
کے ہاتھوں سے اس وقت جو کچھ اذیتیں مضرتیں پہنچ رہی ہیں سب اوسی خلافتی دَور
گاندھویت والے ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہیں۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ
کے ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا اقرار کرتے ہوئے بھی اوسی قطعی حرام و مُضِر و منافی
اسلام ہندو مسلم اتحاد نامراد بد انجام کو لیگ کے مقاصد اساسیہ میں داخل کرنا کیسی شدید
منافاتِ قرآن اور کتنی سخت مخالفت ملک دیان اور کس قدر کھلی ہوئی مُشاقّتِ حبیبِ
رحمٰن ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

ثامناً:۔ مسلم لیگ کے مقاصد اساسیہ میں جو شرعی خرابیاں ہیں یہاں تک تو اون کا
مجمل بیان تھا۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ اِن مقاصد اساسیہ کے ماتحت لیگی لیڈران نے وہ وہ
ناگفتنی باتیں بکیں اور لوگوں سے بکوائیں ایسی ایسی ناکردنی حرکات کیں اور عوام
سے کرائیں جن پر شریعت مطہرہ کی زبان سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ وہابیہ
دیوبندیہ کا مذہبی پیشوا اشرفعلی تھانوی جس نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر علم غیب کی دو
قسمیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کرکے کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے نقلی و عقلی دلیلوں سے بزعم خود باطل ٹھہرا کر بعض علم غیب کو
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے تسلیم کیا مگر ساتھ ہی لکھ دیا کہ

Marfat.com

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ یعنی یہ بعض علم غیب جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو
ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پایے کو بھی حاصل ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ
وہ تھانوی جس نے بڑھاپے میں ایک کمسن عورت سے شادی کی اور جب اس پر اعتراض
ہوا کہ یہ تو اوس کم عمر عورت کی زندگی کو برباد کرنا ہے۔ پہلی رفیق زندگی کے موجود
ہوتے ہوئے اس ضعیفی و پیری میں اس نوجوان عورت کے ساتھ شادی کی کیا حاجت
تھی تو اس کے جواب کے لیے اوس نے پرچہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ایک رسالہ
الخطوب المذیبہ للقلوب المنیبہ شائع کیا اوس میں لکھا ایک ذاکر صالح کو
مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا
(کہ کمسن بی بی ملیگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو آپکا
سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے
کوئی بھنگی چمار بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر یہ تعبیر ہرگز نہ دیگا کہ اسی سن و سال کی
بی بی مجھے مل جائیگی۔ مگر یہ تھانوی کی غیرت ایمانی ہے کہ حضرت ام المومنین سیدتنا
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تشریف لانے کا خواب گڑھکر اوسکی تعبیر یہ
دیتا ہے کہ کمسن عورت ملیگی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور خواب و تعبیر
دونوں کے درمیان ناپاک وجہ تو دیکھیے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کے سن اقدس کو اپنے ہولناک بڑھاپے کے مثل ٹھہراتا ہے۔ اور حضرت
سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کم عمری کو اپنی مرغوبہ کی کمسنی و نوخیزی کی
مثل بتاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جس کے مرید نے خواب میں
لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھا اور جاگتے میں ہوش و حواس کے
ساتھ اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی پڑھتا رہا۔ اور دن بھر
اسی خیال میں مبتلا رہا کہ اشرفعلی تھانوی رسول و نبی ہے۔ تھانوی نے اوسکو توبہ
تجدید اسلام کی نصیحت کے بدلے اسی خیال پر جمے رہنے کی اوس کو تلقین کی۔ چنانچہ

Marfat.com

رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ کے صفحہ ۳۵ پر صاف لفظوں میں اوس مُرید کو لکھا اِس واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ یعنی نہ توبہ کی تم کو ضرورت نہ تجدید اسلام کی کچھ حاجت۔ بلکہ تم نے جو مجھ کو دن بھر نبی و رسول کہکر میرا کلمہ اور مجھ پر درود پڑھا اِس میں اِس بات کی تسلی ہے کہ تمھارا پیر تھانوی متبع سنت ہے پھر اس واقعے کو چھاپکر شائع کیا تاکہ اور مریدین بھی اسی راستے پر آئیں۔ جن لوگوں کو پیر تھانوی کے متبع سنت ہونے کے متعلق تسلی حاصل کرنی ہو وہ سب کے سب لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرفعلی کو اپنا وظیفہ بنائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہ تھانوی جو اپنے اقوال کفریہ کے سبب بحکم فتاوائے عرب وعجم مندرجہ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف و رسالہ مبارکہ الصوارم الھندیہ شرعاً ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اوسکے اقوال کفریہ پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی اوسکے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی بحکم شریعتِ مطہرہ کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحقِ عذاب ابد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اوسی تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں تحریروں میں شیخ الاسلام تھانہ بھون کہا جاتا ہے (اخبار الامان ۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء) حکیم الامۃ لکھا جاتا ہے (اخبار الامان ۹۔ فروری ۱۹۳۹ء وغیرہ و اخبار وحدت مورخہ ۸۔ فروری ۱۹۳۹ء) لیگ کے اجلاس میں تھانوی کا پیغام خاص احترام واہتمام سے لیا اور سُنا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) اوسی تھانوی کے مُرید مظہر الدین شیرکوٹی جو تھانوی کو اوسکے اون اقوال کفریہ کے باوجود اپنا مرشد اور مقتدائے اسلام و معظم دینی مانتے تھے جو سہ شنبہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو دہلی میں قتل کیے گئے اونکو شہید ملت کا خطاب دیا جاتا ہے (اخبار الامان ۲۸۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ)۔ لیگ کے جلسے میں حضرت مولٰنا اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں (اخبار الامان ۵۔ اپریل ۱۹۳۸ء) مسٹر محمد علی جناح قائد اعظم (اخبار الامان ۱۳۔ مئی ۱۹۳۹ء وغیرہ) اور سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۸ء) اور ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر بنائے جاتے ہیں (اخبار وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء وغیرہ) سنہ ۱۹۲۰ء و سنہ ۱۹۲۱ء کے خلافتی دور گاندھویت والے اسلام کُش و ایمان سوز ہندو مسلم اتحاد کی یاد میں ترانے گائے جاتے ہیں

Marfat.com

(اخبار الامان ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء) ہندوؤں کے ساتھ دوستانے یارانے برادرانے منانے

جاتے ہیں (اخبار الامان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء و ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء وغیرہ) ایسی صورت

میں جو لوگ ساڑھے تیرہ سو برس والے پرانے سچے مذہب اہلسنت پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون

حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ثابت و مستقیم ہیں۔ وہ اس مسلم لیگ کی شرکت و ممبری

کو کیونکر روا رکھ سکتے ہیں۔ اگر مسلم لیگ فقیر جیسے ہیچ میرز اور پرانے زمانے کے دین اسلام و

مذہب اہلسنت کے ماننے والوں کو بھی اپنے دائرۂ عمل میں شریک کرنا چاہتی ہے تو لیگی لیڈر اپ

اپنی مسلم لیگ کو شرعی خرابیوں سے جن کی اجمالی تفصیل حضرت بابرکت تاج العلماء سراج الح

سیدی و سندی و مخدومی مولٰنا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاح

قبلہ قادری برکاتی قاسمی مارہری دامت برکاتہم القدسیہ تاجدار سجادۂ قادریہ برکاتی

سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ نے اپنے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی مسلم لیگ

زرّین بخیہ دری میں اور فقیر نے اپنے اس فتوے میں لکھی ہے پاک کر دیں۔ مسلم لیگ کو حقیق

شرعی معنے میں سچی مسلم لیگ بنا دیں۔ پھر ہم غربائے اہلسنت بتوفیق اللہ تعالیٰ و بکرم حبیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر طرح مسلم لیگ کی جائز و مفید خدمتگزاری کے لئے

حتی الوسع حاضر ہیں۔ والموفق ھو اللہ تعالیٰ۔

تاسعًا:۔ لیگیوں کا یہ کہنا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد کا مطلب میونسپلٹی

میں شرکت کی طرح صرف دنیوی معاملات میں اتفاق ہے، صریح فریب دہی اور کھلی عیاری ہے

کے قائد اعظم صاحب کو علیگڈھ میونسپل بورڈ کی طرف سے سپاسنامہ پیش ہوتا ہے جسمیں لکھا جاتا ہے

ہندو مسلم اتحاد ہماری تمام قومی سماجی اور ملکی ترقیوں کا سنگ بنیاد ہے۔ اسکے بعد لکھا جاتا ہے

ہم نہایت فراخ دلی سے مسز سروجنی نائیڈو کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہیں کہ مسٹر محمد علی جن

ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر ہیں (اخبار وحدت ۱۵ ارفروری ۱۹۳۸ء) اور لیگ کے قائد اعظم

نے اس ایڈریس کا جو جواب دیا اوسمیں اس تمام مضمون پر یہ کہکر رجسٹری کر دیتے ہیں کہ ہم

اسے ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کا کچھ نہ بن سکیگا

وحدت ۱۵۔ فروری ۱۹۳۸ء) کیا ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام یعنی سب کی سب قومی او

اور ملکی ترقیوں میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا ذرا سا بھی دخل نہیں اور اسلام کو مسلم

Marfat.com

ان ترقیوں سے تھوڑا سا بھی علاقہ نہیں۔ اور کیا مسلمانوں کا پاک دین اسلام ہندوستان کا کچھ بھی نہیں۔ تو لیگیوں کے قائداعظم صاحب کو دیئے ہوئے اونکے اوس مسلم و مقبول اڈریس سے اور خود لیگ کے قائداعظم صاحب نے جو اوسکا جواب دیا اوسکی ان تعیمات سے صاف واضح ہوگیا کہ لیگ کے نزدیک کفار و مشرکین سے اتحاد ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام تر سود و بہبود کا مدار اور خود مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بھی ترقی و بقا و حفاظت کے لیے ضروری اور لازمی درکار ہے جس کے بغیر یہاں کے مسلمان کسی قسم کی کوئی قومی جماعتی اور ملکی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور بقول لیگیوں کے قائداعظم صاحب کے ہندوستان میں مسلمانوں کے پاک دین اسلام کا بھی بغیر اوس ناپاک اتحاد کے کچھ نہ بن سکیگا۔ اور اس سے روشن ہوا کہ لیگ یہاں کے مسلمانوں کے جملہ قومی اور ملکی اور جماعتی امور اور خود مذہبی امور میں بھی اونکا کفار مشرکین کے ساتھ اتحاد چاہتی ہے۔ اور سنیے لیگی اخبار وحدت ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء نے لیگ کی تائید میں محمد الیاس صاحب کا ایک طویل مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار نے اسی ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے اسے ہندوستان کی ساری سود و بہبود کا مدار کار ٹھہراتے ہوئے لکھا ہندو مسلمان کے اتحاد کا دوسرا نام ہندوستان کی آزادی اس کے بعد اس امر کو ثابت کرنے کے لیے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا مذہبی اتحاد یعنی کفر و اسلام اور شرک و توحید اور ظلمت و نور اور اندھیرے اوجالے کا باہم متحد ہوجانا بھی ممکن بلکہ واقع ہے اس طرح ناپاک و جالی اور عیارانہ کوشش میں سر مارا کہ مانا کہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور اسمیں بسنے والی اقوام کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اونکے مذہب کا تحفظ انتہائی ضروری ہے اور اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ شے کچھ مشکل نظر نہیں آتی اسلیے کہ اونمیں سے ایک کے مذہب کا تحفظ دوسرے کے مذہب کے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ کہ اگر ہندوؤں کو اپنے مندروں میں بتوں کی پوجا کا قطعی حق حاصل ہے تو مسجد میں مسلمانوں کی نمازیں اس سے خراب نہیں ہو سکتیں اور مسجد میں آواز اذان مندر کے بتوں کی شکستگی دل کا باعث نہیں بن سکتی۔ تو پھر یہ بے چینی کیوں۔ اس اضطراب کے کیا معنے۔ اگر ہم تھوڑی سی سنجیدگی سے کام لیں تو اسکا راز آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔ اور ہمارے اندر رواداری کا زبردست فقدان ہے۔ اور وہ تمام مصائب جن سے آج ہمارا ملک دوچار ہے اسی تنگ نظری کا نتیجہ ہیں۔ کیا اسمیں کوئی شبہہ رہگیا کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ اور لیگیوں کی مراد مسلمانوں کا کفار

ومشرکین کے ساتھ بالکل گھل مل کر ایک ہوجانا اور خالص مذہبی امور تک میں اتحاد ہے جیسے مگن اور
واقع بنانے کے لیے کیسی ناپاک دجالی سے ہندو دھرم اور مسلمانوں کے پاک دین اسلام کی بعض ایسی
باتوں کی مثالیں پیش کر کے جو نظرِ عوام میں بظاہر بیک وقت جمع ہوسکتی ہیں ہندو دھرم اور اسلام
دونوں کے باہم کلیۃً اور مطلقاً متحد ہوسکنے اور متحد رہ سکنے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ لیگی اتحادی صاحب
کی پیش کردہ مثالوں میں بھی واقعات اور شرعی اسلامی احکام کے مدِّنظر جیسا کچھ ہندو مسلم اتحاد ہوسکتا
ہے وہ اگر لیگی اتحادی صاحب کو نہ سوجھا تھا تو کیا انھیں یہ بھی نہ سوجھا کہ اسلام صرف اتنی ہی بات
کا نام نہیں کہ مسجد میں اذان دیکر نماز پڑھ لی جائے۔ ہندو دھرم فقط اسی میں منحصر نہیں کہ مندروں
میں بتوں کی پوجا کر لی جائے۔ بلکہ دونوں میں اور بھی بہت سے ایسے شعائر و مراسم و احکام ہیں جو
نظرِ عوام میں بھی کسی طرح ایک جگہ ایک وقت میں جمع نہیں ہوسکتے۔ مثلاً ذبح و قربانی گاؤ کو اسلام
اسے اپنا شعار مانتا ہے۔ بخلاف اسکے گائے کے پوجاری مشرکینِ ہند اسکا قطعاً انسدادِ کلی چاہتے
اور گائے کی قربانی گائے ذبیحے کے بالکل روک دینے کو اپنا ضروری مذہبی حکم محکم مانتے اور ذبح و قربانی
گاؤ کو اپنے دھرم کی ایسی شدید بھگشنا سمجھتے ہیں جسکے غیظ و غضب کی اندھا دھند میں وہ۔۔۔
کیا کیا کچھ ظلم و ستم غریب بےقصور مسلمانوں کے جان و مال عزت و ناموس مساجد و قرآن
کر چکے اور کرتے رہتے ہیں۔ خود اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید کی تبلیغ و اشاعت کو مسلمان اپنا
قطعی یقینی دینی ایمانی ضروری لازمی فرض اہم جانتے ہیں۔ اور ہندو دھرم کے بنیادی عقیدہ
بت پرستی کے پرچار کو مشرکین و کفار اپنے دھرم کا نہایت ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ اب لیگی
اتحادی صاحب کہ توحید و بت پرستی کا اتحاد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور ان دونوں کی تبلیغ
اشاعت ترقی و حفاظت بغیر ایک دوسرے کے باہمی تصادم کے کیونکر ہوسکتی ہے۔ یہ تو ایک ضمنی
بحث تھی۔ یہاں دکھانا یہ ہے کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد سے لیگ کی مراد سراپا فساد وہ
ہے جو باعتبارِ لغت ان الفاظ کے حقیقی معنے ہیں۔ یعنی مسلمانوں اور کفار و مشرکین کا باہم گھل مل
بالکل ایک ہو جانا نہ یہ کہ صرف بعض دنیوی معاملات اسمبلی اور میونسپلٹی کی ممبری میں اتفاق و اتحاد
عمل کرنا۔ خود لیگ کے ایک خون گرم حامی و داعی اخبار الامان دہلی ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نے ایک لیگی
شاعر صاحب کی نظم گزرے ہوئے زمانے کی یاد شائع کی جس میں لیگی شاعر صاحب فرماتے ہیں

بھائی بھائی جب تھے سب حبِّ وطن کے جوش سے ؛ میری آنکھوں کو ابھی تک وہ زمانہ یاد ہے

دل ہے مضطر پھر اوسی رُبطِ محبت کے لیے ؛ مجھ کو شیخ و برہمن کا دوستانہ یاد ہے ؛
رنگ لاکر ہی رہیگا ایک دن میرا جنوں ؛ واپس آجائے گا جو گزرا زمانہ یاد ہے ؛
ہو گئے سرشار اُخوت جس سے سب اہل وطن ؛ مجھکو خادم وہ محبت کا ترانہ یاد ہے ؛

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لیگیوں کے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر آنجہانی بابائے خلافت جنکے مرنے پر اونکے ایک اتحادی مشرک بھائی نے اونکی نسبت لکھا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے پیغمبر تھے اور لیگ کے خون گرم حامی اور اِن بابائے خلافت کے مدح سرا اخبار وحدت دہلی نے اپنے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچے میں اِس اسلام کُش و ایمان سوز خطاب کو اِن بابائے خلافت کے لیے "خراج عقیدت" کے ذیل میں شائع کیا۔ یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اِن پُرجوش ایام میں (یعنی آجکل جبکہ خود لیگی لیڈران چیخ رہے ہیں کہ تمام ہندو مسلمانوں کو سرے سے فنا کر دینے کے درپے ہیں) ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیں اور پھر وہی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ۱۹۲۰ء میں ہم نے بہاریں دیکھی کیونکہ ہندو مسلمان حقیقۃً بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے (اخبار الامان ۲۸ اپریل ۱۹۳۸ء) نیز یہی بابائے خلافت کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اور ہندو مسلمان آپس میں ملکر کام کریں (اخبار الامان ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء) کیا اب بھی کوئی شبہ رہگیا کہ یہ لیگی اپنے ماضی کی طرح اپنے حال و استقبال میں بھی اپنے آقاؤں مشرکین و کفار کے ساتھ وہی ناپاک و نامراد اتحاد و انقیاد و محبت و وداد منانے کے لیے بیتاب ہیں جسکی اندھا دُھند میں کل اپنے خلافتی دَورِ گاندھویت میں وہ کونسی ایمان فروشی اور مسلم کشی اور اسلام سوزی تھی جو آجکل کے اِن لیگیوں اور کل کے لیگیوں اور خلافتیوں دونوں نے چھوڑ رکھی۔ اور وہ کونسے مشرکانہ اور کافرانہ نام اور کام تھے جو انھوں نے اوٹھا رکھے تھے۔ یہ لیگی لیڈران قطعاً یہی چاہتے ہیں کہ وہی نامراد اتحاد جو کل انھوں نے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اپنے اتحادی بھائیوں مشرکین و کفار سے منایا تھا اوسی کو آج بھی بروے کار لائیں۔ یہی مضمون یہ لیگی لیڈران صاف صاف کہتے ہیں۔ اِسی کا نام لے لے کر یہ روتے دھوتے چیختے چلاتے ہیں۔ پھر کیا کل کے خلافتی دَورِ گاندھویت میں اِن کا مشرکین و کفار سے ناپاک اتحاد صرف میونسپلٹی اور اسمبلی کی ممبری تک محدود تھا۔ حاشا و کلا۔ بلکہ اوسوقت تو یہ اپنے افعال و

اقوال وگفتار وکردار تمام وکام حال وقال سب میں اسی کے کوشاں تھے کہ اپنے کافر مشرک بھائیوں سے اپنا دلی اتحاد قلبی محبت ووداد پورا کر دکھائیں. جنکی اندعا و مقصد میں اللہ واحد قہار جل جلالہ کی پاک عبادتگاہوں مساجد کے اندر کفار و مشرکین کے ماتم اور سوگ انہوں نے منائے. مشرکین کے لیے مغفرت کی دعائیں انہوں نے کیں. کفار کے مشرکانہ تیوہاروں میں شریک ہوکر سنکھ انہوں نے بجائے. اونکے بتوں پر پھول انہوں نے چڑھائے. قشقے انہوں نے لگوائے اونکی رامائن کو سنگھاسن میں رکھ کر ہار پھول سے سجا کر بھجن گاتے ڈھول جھانجھ بجاتے مندر میں لیجا کر رکھکر اوسکی پوجا انہوں نے کرائی. مشرکین کی جے انہوں نے پکاری. اور جانے کیا کیا اونکی مدح وستائش کر ڈالی. یہاں تک کہ مشرک کو بالقوہ نبی اور مذکر مبعوث من اللہ تک یہ کہہ بھاگے اور انکے ایک بڑے بھاری بھرکم لیڈر لیگ کے بڑے موٹے تازے حامی وداعی وساعی آنجہانی بابائے خلافت جنکی وہ تصریح ابھی حال کے لیگی دور کی اوپر گزری کہ میں چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۹۲۰ء وسنہ ۱۹۲۱ء کا سا دور شروع ہو اونھیں بابائے خلافت نے جلسہ خلافت کمیٹی الہ آباد ۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ صاف تصریح کی کہ الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ کو انشاء اللہ ترقی دے گا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگم کو ایک مقدس علامت ٹھہراتا ہے (تحقیقات قادریہ بحوالہ اخبار ہمدم لکھنؤ ۸ جون سنہ ۱۹۲۰ء) اب ان بڑے بھاری بھرکم موٹے تازے لیگی آنجہانی لیڈر بابائے خلافت کی اس سنہ ۱۹۲۰ء کی اور اوپر گزری ہوئی سنہ ۱۹۳۸ء کی تصریحات کو ملاکر پڑھیے. کیا اب بھی کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ لیگی لیڈران صرف یہی نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کا صرف ملکی اور قومی اور جماعتی معاملات میں کفار و مشرکین کے ساتھ اتحاد ہو جائے بلکہ خاص دین و مذہب میں بھی مسلمانوں کا کفار و مشرکین کے ساتھ گھل مل کر بالکل ایک اور قطعاً متحد ہو جانا ان لیگی لیڈران کا مقصد ہے. بلکہ یہ تو ایک ایسا نیا مذہب گڑھنا چاہتے ہیں جو ہندو مسلمان اور مشرک و موحد کا امتیاز قطعاً موقوف کرکے بتوں کے معبد مشرکین کے تیرتھ پریاگ و سنگم کو بھی مسلمانوں کے لیے مقدس علامت بنا دے. اسی لیے تو لیگی لیڈران کی مراد اس نامراد اتحاد پر سچے مسلمانان اہلسنت ردو طرد کرتے ہیں کہ وہ اونکے پاک دین اسلام کو سرے سے معدوم کرکے لیگیوں کے ایک گڑھے ہوئے باطل مذہب کو جاری کرنا چاہتا ہے. اور بفرض غلط

Marfat.com

وباطل اگر کفار و مشرکین کے ساتھ اس اتحاد سے لیگ کی مُراد صرف بعض دنیوی معاملات میں
اتفاق و اشتراک عمل ہی ہو جیسے میونسپلٹی اور اسمبلی وغیرہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب بھی اول تو
یہ لیگی لیڈران صاف مکمل طور پر یہ واضح کر دیں کہ وہ کون کون سے دنیوی معاملات ہیں۔ اور
اون میں مشرکین و کفار کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا اور کیا اتفاق چاہتے ہیں۔ تاکہ شرعی نقطۂ
نظر سے دیکھکر بتایا جاسکے کہ شریعت مطہرہ اون دنیوی معاملات میں اوس اتفاق پر کیا حکم
دیتی ہے۔ بحالیکہ یہ پہلے سے واضح ہے کہ مسلمانوں کی دنیا اونکے دین سے باہر نہیں۔ اور مسلمانوں
کا دین اور اونکی شریعت اونکی دنیا پر بھی حاکم ہے۔ دوسرے یہ کہ میونسپلٹی و اسمبلی وغیرہ کی
ممبری میں شرکت کی جو مثال اِسوقت اِن لیگیوں نے پیش کی اِسمیں کفار و مشرکین کے ساتھ
مسلمانوں کے اتحاد کی بحالاتِ موجودہ کیا اس سے کم اور کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے کہ مشرکین و
کفار کو اِن اِداراتِ حکومت میں کچھ نہ کچھ خودسری و اقتدار ضرور حاصل ہو جو ہندوستان کے
بیشتر صوبوں میں تناسب آبادی وغیرہ کے لحاظ سے یقیناً قطعاً غیر مسلموں کافروں اور مشرکوں
کی غالب اکثریت کی بنا پر کفار و مشرکین ہی کی حکومت کی صورت میں ہو گا۔ تو کونسی شریعت
اور کس اسلام و قرآن نے لیگ کو اجازت دی ہے کہ دین و اسلام کے نام پر ناواقف
عوام اہل اسلام سے اونکی مالی اور جانی قربانیاں اِس لیے پیش کرائے کہ ملک کی حکومت میں
کفار و مشرکین کو حصہ اور ملک کے بیشتر حصوں میں غالب ترین حصہ ملے۔ اللہ و رسول جل جلالہٗ
و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم نے تو مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کا مقصد یہی بتایا کہ
حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔ فتنہ یعنی کفر و شرک قطعاً باقی نہ رہے اور
سارا دین اللہ واحد قہار ہی کے لیے ہو جائے۔ عالم میں ایک ہی دین اسلام کی حکومت کا دَور
دَورہ ہو۔ صرف اوسی پاک دینِ اسلام و سنت ہی کے فدائیوں کا سکّہ چلے۔ تو تاویل کرنیوالوں نے بھی کھایا
اور کان بھی نہ کٹا۔ یعنی کفار و مشرکین کے ساتھ اپنے نامراد اتحاد سے اپنی مراد کی بے ثبوت
و بے ثبات تاویل بھی گڑھی مگر وہ بھی خود انھیں پر اُوندھی رہی۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم مسٹر
جناح کو صرف اِسی قدر مانتے ہیں جیسے مقدمے میں کسی کافر بیرسٹر کو بھی کبھی مقرر کر لیا جاتا ہے
تو لیگی حضرات بتائیں کہ کیا کسی بڑے سے بڑے کافر بیرسٹر کے ایسے دھوم دھڑکے سے عظمت و
شان ظاہر کرنے والے جلوس بھی لیگی لیڈران نے کبھی نکالے۔ جیسے لکھنؤ۔ دہلی۔ کراچی۔ پٹنہ وغیرہا مقامات

Marfat.com

ہیں اپنے قائدِ اعظم صاحب کے نکالے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو بھی ایسے تعظیم و احترام و اعزاز و اکرام کے مُظہر سپاسنامے پیش کیے جیسے اپنے قائدِ اعظم صاحب کو غازی آباد۔ علیگڈھ وغیرہ مقامات میں پیش کیے۔ کیا کبھی کسی کافر بیرسٹر کو اپنے مقدمے میں مقرر کرنے اور اوسکے سمجھانے بجھانے کے لیے اوس کے پاس جانے کو یوں شائع کیا کہ اوس سے ہدایات و نصائح حاصل کرنے کے لیے ہمنے اوسکی بارگاہ میں باریابی اور شرف اندوزی حاصل کی۔ جیسا لیگ کے بڑے بڑے جُبّائی قُبّائی مولانا صاحبان کی نسبت لیگی اخبار وحدت ۴۔ اگست ۱۹۳۸ء کی رپورٹ میں شائع کیا گیا۔ رپورٹ مذکور یہ ہے

ارا کین مسلم لیگ بدایوں کے وفد نے جو حضرت الحاج مولانا عبد الحامد صاحب عثمانی و مولوی حکیم فضل الرحمن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون و مولانا خواجہ غلام نظام الدین صاحب و مولانا عبد الصمد صاحب و مولانا غلام مصطفےٰ صاحب پر مشتمل تھا۔ قائدِ اعظم سے اونکی قیام گاہ پر باریابی حاصل کی وفد نے مختلف مسائل پر قائدِ ملت سے ہدایت و نصائح حاصل کیں۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں حکیم فضل الرحمن صاحب سکریٹری مسلم لیگ بدایون نے قائدِ ملت کو بدایون تشریف آوری کی دعوت دی جو الحمد للہ کہ منظور فرمالی گئی۔ حضرت مولٰنا الحاج محمد مظہر الدین صاحب ورکنگ سکریٹری مرکزی جمعیت علمائے ہند اس وفد کی رہنمائی فرمارہے تھے۔ اور اراکین وفد آپ کے بیحد مشکور ہیں کہ آپ نے اون کے لیے تمام آسانیاں بہم پہنچائیں۔

کیا کسی کافر بیرسٹر کے لیے بھی کبھی ایسے تعظیم و احترام کے الفاظ و القاب و خطابات پر مشتمل خطبے پڑھے اور ترانے گائے جیسے اپنے قائدِ اعظم صاحب کیلیے لیگی لیڈروں نے پڑھے اور گائے۔ جن سے لیگی اخبار وحدت و الامان وغیرہ بھرے پڑے ہیں۔ محبوب[۱] رہنما۔ ہندو مسلم اتحاد کے پیغامبر[۲]۔ مسلمانوں کے واحد نمائندے[۳] (اخبار وحدت ۱۶ فروری ۱۹۳۸ء) قائدِ اعظم[۴]۔ قائدِ ملت[۵] (اخبار وحدت ۴۔ اگست ۱۹۳۸ء) مسلمانوں[۶] کے سیاسی پیغمبر (اخبار حق لکھنؤ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۸ء) ایسا رہبر[۷] جسکی قابلیت و اعتماد پر تمام دنیا بھروسا کرسکتی ہے (تقریر مظہر الدین مندرج اخبار وحدت ۱۶ فروری ۱۹۳۸ء) رہبر اعظم[۸]۔ بصد ادب و[۹] احترام جناب والا کی تشریف آوری پر خوش آمدید۔ رہنمائے محترم[۱۰]۔ مخدومنا[۱۱]۔ ذات گرامی[۱۲]۔ ہندی مسلمانوں کا بے تاج بادشاہ[۱۳]۔ جناب مکرم[۱۴]۔ گرامی جناب[۱۵]۔ جناب معظم[۱۶]۔ تم سلامت رہو ہزار برس[۱۷] ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (اخبار وحدت مذکور) ہمارے ممتاز لیڈر[۱۸] (اخبار الامان ۹ مئی ۱۹۳۹ء) مسلم[۱۹] ہے تیرا غمخوار جناح رہبر[۲۰] ہے تیرا سردار جناح (اخبار الامان ۲۵ مئی ۱۹۳۹

Marfat.com

پورے کوڑی بھر یہ مدائح اور مناقب تو ایک سرسری نظر ڈالنے سے لیگی اخبارات کے پانچ پرچوں میں سامنے آئے۔ اور اون میں بھی ابھی اور ہیں جو بنظر اختصار چھوڑ دیے گئے۔ کیا کسی کافر بیرسٹر کو بھی اوسکے ساتھ اظہار عقیدت واحترام میں کیسے ہائے زر پیش کیے جاتے ہیں جیسے لیگی لیڈران نے اپنے قائد اعظم صاحب کو پیش کیے (اخبار وحدت ۱۶۔ فروری ۱۹۳۸ء) پھر بڑے سے بڑا بیرسٹر ہو وہ رجوع کردہ مقدمے میں اپنے مؤکل سے ہدایات اور معلومات حاصل کرتا ہے۔ اوسکا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اوسکا مقرر کرنے والا جو کچھ اپنا مقصد اوسے بتائے اگرچہ وہ جائز ہو یا ناجائز صحیح ہو یا غلط اوسے قانونی شکل دیکر جو پہلو اوسکے مؤکل کو مطلوب ہو اوسی کے موافق مضبوطی کے ساتھ حاکم کے سامنے پیش کردے۔ مگر لیگ کے قائد اعظم صاحب اپنے اون اتباع سے جو اونھیں اپنا مقرر کیا ہوا بیرسٹر بتاتے ہیں ہدایات و احکام حاصل نہیں کرتے بلکہ خود اون کو اور اون میں کے بھی بڑے بڑے جُبّایوں قبّایوں کو ہدایات و احکام دیتے ہیں۔ تو کیسے مان لیا جائے کہ لیگی لیڈران کے نزدیک اونکے قائد اعظم صاحب کی حیثیت بس اتنی ہی ہے جتنی چند روپہلی ٹکلیوں کے عوض اپنے مقرر کیے ہوئے ایک اجیر بیرسٹر کی۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی سی باعتبار وجاہت دنیا نمایاں ہستی نے تمام مسلمانان ہند کے اہم مسائل حاضرہ میں کونسے کافر بیرسٹر کے اتباع اور اوسکی تقلید کے متعلق کہا ہے کہ "اِن حالات میں مسلمان کیا کریں اسکا جواب واضح طور پر ہمارے ممتاز لیڈر مسٹر محمد علی جناح نے دیدیا ہے" (اخبار الامان ۹ مئی ۱۹۳۹ء)

اور پھر سب سے آخر میں یہ ہے کہ اگر لیگی لیڈران سچے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتے تو وہ ظفر علی خان نواب اسمٰعیل خان، سر سکندر حیات خان۔ مسٹر فضل الحق۔ مولوی عبدالحامد۔ مولوی قطب الدین عبدالوالی صاحبان وغیرہم ذمہ دار لیگیوں سے ہمیں اسکی تحریر لے دیں کہ لیگی لیڈران مسٹر جناح کو ایک کافر بیرسٹر سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے تو ہم مان لینگے کہ یہ جو لیگی لیڈران نے اپنے قائد اعظم صاحب کو محبوب رہنما، اور قائد ملت اور چنیں و چناں لکھ مارا۔ اس سے لیگی لیڈران کی مُراد حقیقت میں اپنے قائد اعظم صاحب کی مدح و ستائش نہیں۔ بلکہ یہ سب لیگی لیڈران کی اپنے قائد اعظم صاحب کو فریب دہی اور اونکے ساتھ تمسخر اور استہزا اور عوام مسلمین کو دھوکا دینا اور اونکے اغوا کا وبال اپنے سر لینا تھا۔ رہا بعض لیگیوں کا یہ مغالطہ کہ ہم جو مسٹر جناح کو قائد اعظم کہتے ہیں اِس سے ہماری مُراد نہیں کہ وہ بہت بڑے پیشوا یا سب سے بڑے پیشوا ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک اسکے

معنے صرف یہ ہیں کہ بہت بڑا بیرسٹر۔ تو لیگی لیڈران بتائیں کہ وہ محض اپنی زبان ہی سے یہ کہتے ہیں یا اس معنے کا کوئی ثبوت بھی دیں گے۔ کونسی لغت میں لکھا ہے کہ قائد اعظم کے معنے صرف بہت بڑا بیرسٹر ہیں۔ لغت کی رو سے تو صاف طور پر اس لفظ کے معنے بڑا بھاری پیشوا اور مقتدا ہیں۔ اور قطعاً لیگیوں نے اِسے ایسے ہی موقع میں استعمال کیا۔ اور اسی پر لیگیوں کے وہ برتاؤ دال ہیں جو اونھوں نے اپنے قائدِ اعظم کے ساتھ برتے اور برت رہے ہیں اور اسی کے مؤید وہ القاب خطابات ہیں جو لیگیوں نے اور اونکے ذمہ دار لیڈروں نے مسٹر جناح کے لیئے استعمال کیئے اور جن میں سے متعدد اوپر گزرے۔ اگر یوں ہیں محض زورِ زبان سے الفاظ کے معنے بدل لیے جایا کریں تو ہر ے سے لغت سے امان ہی اوٹھ جائیگی۔ جس کا جب جی چاہے گا بڑی سے بڑی مدح کے الفاظ کے معنے بڑی سے بڑی گالی قرار دے لیگا۔ اور بڑی سے بڑی گالی کو بڑی سے بڑی مدح بنا لیگا۔ پھر بفرضِ غلط ایک لفظ قائد اعظم کے معنے یہ صحیح بھی ہو جائیں تو ممتاز لیڈر۔ رہبر اعظم۔ محبوب رہنما سیاسی پیغمبر وغیرہ وغیرہ کدھر جائینگے۔ اور لیگی صاحبان اس سے کیونکر پیچھا چھڑائینگے۔ اور بہت بڑا بیرسٹر تو گاندھی بھی ہے (سیاسیات ہند وغیرہ) تو کیا لیگی لیڈران تیار ہیں کہ اوسے بھی قائد اعظم و رہبر اعظم و سیاسی پیغمبر وغیرہ کہیں۔ اوسکی بھی ایسی ہی مدحیں، تعظیمیں۔ اطاعت و انقیاد کریں جس طرح وہ یہ سب کچھ مسٹر جناح کے لیے کرتے ہیں۔ نہیں تو کیوں؟ اور ہاں تو لیگیوں اور کانگریسیوں میں فرق کیا رہا۔ پھر لیگ اپنے آپ کو اسلام و مسلمین کی بڑی بھاری پشت پناہ کیوں ٹھہراتی ہے اور صرف کانگریس ہی کو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن کیوں بتاتی ہے۔

عاشراً:۔ بعض لیگی صاحبوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ اس وقت لیگ کے مخالف کوئی فتوی شائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگرچہ لیگ میں شرعی خرابیاں بہت سی ضرور موجود ہیں لیکن اِسوقت فتوی شائع کرنے سے وہ سب سُنّی مسلمان جنکو علما پر اعتماد ہوگا وہ سب لیگ سے علیحدہ ہو جائیں گے تو لیگ کو شدید کمزوری اور کانگریس کو قوت پہنچ جائے گی پھر کانگریس مسلمانوں کو پیس ڈالیگی اور ہندوستان سے مسلمان کا نام مٹا دیگی۔ لہذا فتوی اگرچہ یقیناً حق ہے مگر اسوقت اسے شائع نکیا جائے۔ ابھی تو اتفاق کامل کے ساتھ سب سُنّی مسلمانوں کو لیگ میں شامل ہوکر کانگریس اور ہندوؤں سے تو اپنے حقوق حاصل کر لینا چاہیے۔ پھر اکثریت تو سُنّیوں ہی کی ہے آٹھ کرور میں سارے بد مذہب فرقے ملکر زیادہ سے زیادہ ایک کرور ہونگے اور باقی سات کرور صرف مسلمانان

اہلسنت ہی ہیں۔ پھر سات کروڑ کا ایک کروڑ سے اپنے حقوق حاصل کر لینا کیا دشوار ہوگا جو شرعی خرابیاں لیگ میں موجود ہیں اون سب کا اوس وقت دور کر دینا آسان ہوگا۔ اون لیگی صاحبوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس قسم کے خیالات لیگ کی شرعی خرابیوں پر اوسکو مطلع کرنے سے باز رہنے کے لیے شرعاً وجہِ مُوَجَّہ نہیں۔ ایسی وجوہ تو ہر فتنہ پرداز پیش کرتا رہا ہے کہ میری نکالی ہوئی جس تحریک کو علمائے اہلسنت فتنہ بتاکر اوسکا رَدّ کر رہے ہیں درحقیقت اس تحریک میں اسلام و مسلمین کا نفع مضمر ہے۔ اس تحریک میں جو شرعی خرابیاں ہیں اونکو اسوقت ظاہر کرنے سے اسلام و مسلمین کو ضرر پہنچیگا یوں تو سرے سے بے دینوں بدمذہبوں پر رد و طرد کا دروازہ ہی ہمیشہ کے لیے بند کر دینا پڑے گا اس لیے کہ فتنے تو مسلسل چل رہے ہیں اور اونکے خاتمے کا وقت معلوم نہیں کب آئے یہ تبشیرات و تخویفات آج جدید نہیں بلکہ جب کبھی اہل بطالت و ضلالت نے گروہ بندی کی اور جماعت حقہ اہلسنت نے اوسکی بطالات و ضلالات کو واضح کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو اوس سے علیحدہ اور نفور رکھنے کی کوشش فرمائی تو ہمیشہ اہل اہواء نے اسی قسم کے شبہات واہیہ اور تشکیکات رکیکہ کے جال میں مسلمانوں کی مسلمانی پھانسنے کی کوشش کی۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھاکر اپنا کام نکالا۔ جب سُنّی مسلمانوں کی قوت کو توڑ کر اپنی قوتیں بنالیں تو تمام دل خوش کُن وعدوں اور سُنہرے مژدوں کو بالائے طاق رکھکر اپنی من مانی کارروائیاں شروع کر دیں۔ یاد کرو کہ جب علیگڈھ کو نیچرگڈھ بنایا جا رہا تھا اور علمائے کرام اہلسنت نے احکام ربانی و ارشاداتِ قرآنی کی مبارک روشنی میں اوسکا رَدّ فرمایا تو نیاچرہ کی طرف سے وہ ہوائی قلعے بنائے گئے تھے کہ الاماں الاماں۔ کہتے تھے کہ ہندوؤں پر حکومت کو اعتماد حاصل ہو چکا ہے اور اگر آج مسلمانوں نے اپنی قوتیں جمع نہیں کیں تو ہندو اونھیں پیس ڈالیں گے۔ مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور یوریپین سائنس حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ہمسایہ قوم کا مقابلہ کرکے حکومت کو اپنے اوپر اعتماد دلا سکیں۔ لہذا آج باہمی تفرقے کو نظرانداز کرکے یہ چیز حاصل کرلو۔ پھر اکثریت تو تمھاری ہی ہے۔ ان فرقِ ضالہ سے نوالہ چھین لینا کون بڑی بات ہے۔ یہ وہ گہرا جال تھا جس میں بے سمجھ مسلمان پھنس گئے۔ اور نام نہاد موعود ترقی کا سنہرا خواب دیکھکر نقد گمراہی مول لے لی نتیجہ دیکھنی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب اُنھوں نے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈال کر اونکے ایمان خرید کر اپنا اُلّو سیدھا کر لیا۔ تو غریب سُنّی مسلمانوں کو دودھ کی مکھی کیطرح نکالکر پھینکدیا

Marfat.com

اور آج علیگڈھ کھلم کھلا نیچریت اور لامذہبیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ مگر کسی سے اوسکا کچھ نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کے بچے گمراہ بد دین بلکہ بے دین ہوکر نکل رہے ہیں۔ مگر کوئی نہیں پوچھتا کہ از کجا آمدہ۔ رہا حکومت کا اعتماد اوسکا حال دوپہر کے آفتاب کیطرح روشن کہ آج حکومت کس پر اعتماد کر رہی ہے اور کس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ وہی مثل ہوئی کہ سے نہ وصال خدا نہ صنم ہی ملا ؎ نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے ؎ ایمان کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ قوم نے اسلام وقرآن کو خیرباد کہہ دیا۔ فرمائیے کس نے کیا کرلیا۔ اور اوسکا کیا مداوا ہوا؟ ندوے کی تحریک اوٹھتی ہے۔ حق وباطل کا فرق اوٹھاکر بے دینی اور بدمذہبی کی کھچڑی پکائی جاتی ہے۔ وارثان انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام علمائے کرام اہلسنت ببانگ دُہل اوسکی شناعتیں بطالتیں طشت ازبام فرماتے ہیں۔ اگلی پچھلی تباہیوں کی یاد دلاتے ہیں۔ وہاں سے بھی وہی پُرانا سبق دوہرایا جاتا ہے کہ آج قوم کا بیڑا تباہی میں ہے۔ وقتی طور پر یہ تفرقے جو اختلاف عقائد کی بنا پر ہیں اوٹھاکر ایک ہوجاؤ۔ تم سُنّیوں سے تمہارے حقوق کون چھین سکتا ہے وہ ذرا یہ تحریک قوت پکڑلے۔ پھر ہم خود بدمذہبی وگمراہی کے عنصروں کو چھانٹ دینگے۔ یا اس میں کثرت سے شرکت کرکے اپنا اقتدار قائم کرلو۔ پھر تمہارے حکم سے کون سرتابی کریگا۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمانہ تم سُنّیوں کو ہڑپ کرجائے گا۔ تمہاری آواز بند کردی جائیگی۔ تمہارا تمدن۔ تمہاری تہذیب تمہاری معاشرت۔ تمہاری سب چیزیں تم سے چھن جائینگی۔ یہ ہوگا اور وہ ہوجائیگا۔ غریب اور بیکس مسلمانوں نے جُبّہ وقبا وتسبیح وعمامہ سے دھوکا کھایا۔ اور اپنے دین وایمان کی بھینٹ ندوے کی قربانگاہ پر چڑھادی۔ بتاؤ اور خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو شاہد بناکر بتاؤ کہ وہ زرّین وعدے جو ندوے کے جمگھٹوں میں کیے گئے تھے کس نے کس حد تک پورے کیے۔ کیا آج ندوہ بدمذہبی صلحکلی حتیٰ کہ لامذہبی وبیدینی کی تبلیغ بے دھڑک نہیں کر رہا ہے خدارا بتاؤ۔ ایمان واسلام کی بھینٹ چڑھاکر ندوے کے ذریعے کونسی دنیوی ترقی حاصل کرلی بدمذہبوں کو گلے لگاکر کتنے رافضیوں وہابیوں، نیچریوں کو سُنّی بنالیا۔ ارے ملعون ہے وہ نام ترقی جو دین وایمان کا دشمن بخس ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تیسرا دور

خلافت کمیٹی کا آتا ہے جب گاندھی کی آندھی زوروں پر چڑھی ہوئی تھی اور یہی آجکل کے اینجہانی وآنجہانی جُبّائی قبائی لیڈران محترم اور قائدان اعظم اوسکے سیلاب میں تنکے کیطرح

بہے جارہے تھے۔ اور ہندوؤں کو حقیقی بھائی بناکر اپنا دین وایمان واسلام وقرآن مادر وخواہر اپنے اُن مشرک بھائیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ چکے تھے۔ وہ کونسی اَن کہی تھی جو انھوں نے اپنے مشرک بھائیوں کی خاطر کہنے سے اُٹھا رکھی۔ ہندوؤں کی ٹکٹی اوٹھائی۔ قشقہ لگایا۔ تلک کھینچا۔ مرگھٹ تک رام رام کہتے ہوئے گئے۔ گاندھی کو "مذکر" مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی اور معلوم نہیں کیا اور کیا کہا۔ مسلمانوں اور علما سے اونچا مسجدوں کے منبروں پر بٹھا کر طواغیت کفار سے کتھا کہلوائی اپنے ناموں کے ساتھ پنڈت اور لالہ کے دُم چھلے لگوائے۔ قربانی گاؤ کی حرمت کے فتاوی لکھکر شائع کیے۔ گائے کے گوشت کو خنزیر جیسا مُردار بتایا۔ اپنی ماں بہنوں کے ساتھ ہندوؤں کی چھچھلیوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک کلیجوں کا سُکھ بتایا۔ قرآن عظیم اور رامائن کو ایک سنگھاسن میں رکھ کر کاندھوں پر اٹھایا۔ ڈھول۔ جھانجھ بجاتے بھجن گاتے مندر میں پہنچے اور اوسکی پوجا کرائی۔ اور اس پر جب علمائے کرام اہلسنت نے احکام خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سُنائے۔ مشرکین اور کفار کو اپنا بھائی بنانے کے وبالات ونکالات دکھائے۔ تو ان غلامانِ ہنود سے انگریزوں کے پٹھو۔ غداران قوم۔ تنخواہ دار گورنمنٹ کے القاب پائے۔ حضرات علمائے کرام اہلسنت نے وہ سب کچھ بتایا اور سُنایا جو کل کے کانگریسی۔ خلافتی گاندھوی اور آجکل کے یہ لیگی (جبکہ انکے اونھیں مشرک بھائیوں نے انکو مُوڑکھ اور بیوقوف بناکر اور ان سے اپنا اُلّو سیدھا کرکے اِنھیں دُھتا بتا دیا ہے۔ تو وہی کل کے کانگریسی۔ گاندھوی خلافتی آج لیگی بن گئے ہیں۔ یہ لیگی لیڈران) شرکتِ کانگریس کے نقصان وشناعت میں علمائے حقانی کی نقالی کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ مگر کل جب یہ مشرکین کو گلے لگا کر اونکو حقیقی بھائی بناکر ہندو مسلم اتحاد کا ناپاک پروپگنڈا کر رہے تھے اوسوقت یہ آیات مبارکہ واحادیث کریمہ و ارشادات ائمہ کہاں چلے گئے تھے۔ ارے بالفرض یہ ناواقف تھے تو جب حضرات علمائے کرام اہلسنت نے اوسکی شناعتیں واضح فرمائی تھیں تو انھوں نے اپنے کانوں میں ٹمینٹ کیوں دے لیے تھے۔ کیا نہیں کہتے تھے کہ اسوقت ہم کو بیرونی دشمن کی فکر کرنی چاہئے۔ لہٰذا مشرکین وکفار سے اتحاد وودادواخوتِ موالات اسوقت ناگزیر بلکہ مذہبی فرض ہے۔ ہمارے مقامات مقدسہ ہماری خلافت اسلامیہ خطرے میں ہے۔ انگریز دنیا بھر کے مسلمانوں کو کچل ڈالینگے۔ ہمارے مذہب۔ ہماری سیاست۔ ہمارے تمدن ہماری تہذیب کو ملیامیٹ کردیں گے۔ کعبے پر معاذ اللہ صلیب کا جھنڈا

Marfat.com

لہرا دینگے۔ لہذا اس وقت ہندو کو ساتھ لے لو۔ اوسکی پناہ میں انگریز کا مقابلہ کرو۔ پھر جب تمہیں قوت و شوکت ملجائیگی۔ تو اول تو خود ہندو بھائی دودھ کے دُھلے حق شناس و حق گو۔ وہ تمہارے حقوق غصب تھوڑے ہی کریں گے۔ ہمارے اونکے پکّے وعدے ہوچکے ہیں۔ بصورتِ دیگر اونسے نپٹنا کون بات ہے۔ تِل پھوٹتے۔ بات کرتے اونسے اپنے حقوق گِنوا لینگے۔ جس طرح آج کانگریس کو ایک ہوّا بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ جس کے پنجۂ اجل سے کسی کو رہائی گویا مل ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ جس وقت یہ نمک خوارانِ لیگ ریزہ خوارانِ کانگریس میں شمار کیے جاتے تھے تو انگریزوں کو ایسا ہی ڈراؤنا ہوّا بنا کر پیش کیا کرتے تھے بلکہ اوسوقت تو وہ زور شور تھے کہ الامان الامان۔ لیگ ابھی مدتوں اپنا خون پسینے کیطرح بہا کر ایڑی چوٹی کا زور لگا لیگی تو خلافت کمیٹی کا سا شورو شغب حاصل کرسکیگی۔ آج صرف ہندوستان کا اسلام خطرے میں ہے کل انگریزوں کے ہاتھوں ساری دنیا کا اسلام اشد خطرے میں تھا۔ آج کانگریس سے ڈر کر مرتدین و منافقین و مبتدعین کی پناہ ڈھونڈھی جارہی ہے۔ کل انگریزوں کے مقابلے کے لیے اسی کانگریس کی غلامی کی گئی تھی جو آجکل مردود و مطرود اور مجنیں و چنیاں ہے۔ خدا کے واسطے سوچو اور غور کرو۔ ایسے غدّارانِ ملت مکّارانِ بنی الایام کی چھوٹی چیخ و پکار پر علمائے شریعت اور محافظانِ دین و ملت صدائے ایمانی و قرآنی کو کیونکر بند کرسکتے ہیں۔ کل کیا نتیجہ ہوا تھا کہ مشرکین کے ہاتھوں بک گئے۔ دین و اسلام و قرآن اور شعائرِ اسلامیہ و مراسم دینیہ کی بھینٹ اپنے مہاتما (روح اعظم) گاندھی جی مہاراج کے مقدس چرنوں میں چڑھا دی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اب مشرکین نے ان بھولے بھالے نادان دودھ پیتوں کی ساری کلیں اپنے قبضے میں کرلیں۔ انکو احمق بیعقل بنا کر اپنا کام نکال لیا۔ اور حکومت کی باگ اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ تو انکو بیک بینی و دو گوش اپنی سبھا سے نکال دیا۔ بولو کونسے سورما نے اونسے مسلمانوں کے حقوق گِنوا لیے۔ اور آج جبکہ انکے وہی کل والے ہندو بھائی نشۂ حکومت کی ترنگ میں غریب مسلمانوں پر نت نئے ظلم توڑ رہے ہیں تو یہ اونکا کیا بنا رہے ہیں۔ آج وہی گاندھی جو کل انکا مہاتما جی رہنمائے گروہ مبعوث من اللہ۔ بالقوہ نبی تھا۔ وردھا اور شیوگاؤں میں بیٹھکر ہندوستان سے اسلام و مسلمین کے بیخ کنی و نابود کرنے اور انکو جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدینے کی اسکیمیں بناتا ہے۔ اور انکے وہی کل والے ہندو بھائی اوپر دھڑتے سے عمل پیرا ہیں۔ اور غریب و مظلوم بے یار و مددگار مسلمانوں کو کُند چھری سے ذبح کر رہے ہیں تو ان لیڈرانِ زمانہ و قائدانِ یگانہ کے وہ عہد نامے اونکی پوٹلیوں سے کیوں نہیں نکلتے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ساری لڑائی

اور عیار لیڈروں کی ساری چیخ پکار صرف اونھیں اسباق کو دوہرانا ہے جنکو پڑھکر مسلمانانِ ہند
ایک سے زائد مرتبہ دھوکا کھا چکے ہیں۔ اور اپنی سُنّیت اپنے اسلام کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ علیگڈھ
وندوہ وخلافت کی تحریکات میں کونسے دعوے اوٹھ رہے تھے۔ وہی الفاظ ہیں جو بار بار ان رہزنانِ
قدیم کی زبانوں پر جاری ہیں۔ اور وہی ایک چال ہے جسمیں نیا دانہ ڈالکر غریب مسلمانوں کو پھانسنے
اور اونکے دین وایمان پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کی شان تو یہ ہے کہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ
جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ مگر آہ کہ آج نام اسلام
کے پردے میں اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیجارہی ہیں۔ چند در چند تجربے ہو چکے ہیں لیکن پھر وہی نادانی
اور گمراہی آمیز حماقت۔ کاش کچھ نئے لوگ ہوتے۔ نئے طور ہوتے۔ تو کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کا مقولہ
ہی تھوڑی دیر کے لیے درست ہوتا۔ اور یہ کیا غضب ہے کہ وہی صیاد۔ وہی دام۔ وہی میدان۔
مگر مسلمان ہیں کہ ہر نئے حلقۂ تزویر میں اپنی مسلمانی پھنسانے کو تیار ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔
اور آج جبکہ خود ان مسلمانانِ اہلسنت شرکائے مسلم لیگ کو اعتراف ہے کہ علمائے اہلسنت پر اعتماد
رکھنے والے بہت سے سُنّی مسلمان مخالفتِ لیگ کا فتوی دیکھکر لیگ سے علیحدہ ہو کر لیگ کی مغلوبیت
کا باعث ہونگے۔ تو اس سے اچھا وقت کونسا ہو گا کہ مسلمانانِ اہلسنت اپنے خالص مذہبی حقوق مسلم
لیگ سے طلب کریں۔ اور اوسمیں سے بدمذہبی کے عناصر کو چھٹوا کر شرعی خرابیاں دور کراکے لیگ کو
سچے حقیقی معنے میں مسلم لیگ بنالیں۔ اور آج جبکہ اوسکو مسلمانانِ اہلسنت کی ضرورت ہے کہ سُنّی
مسلمانوں کے بغیر وہ مغلوب ہو جائیگی ایسے وقت میں مسلمانانِ اہلسنت اوسکی اصلاح نہ کرسکے
اوسمیں سے بدمذہبی کے اجزا کو علیحدہ نہ کرسکے اوسکو شرعی نقائص سے پاک نہ کرسکے تو بقول لیگ جب
اوسکو سُنّی مسلمانوں کی اکثریت وقوت کے بَل بوتے پر اقتدار حاصل ہو گیا تو اوسوقت سُنّیوں
کی کونسی قوت باقی رہ گئی ہوگی جس کے زور سے اپنے خالص حقوق تسلیم کرالینگے رد وطرد ومطالبۂ
اصلاح کا وقت تو آج ہی ہے جبکہ وہ دبی ہوئی ہے۔ شاید اس دباؤ سے وہ اپنی اصلاح کرلے۔
وقت نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا حاصل ہو گا۔ نیچریت وندویت وگاندھویت کا بھی توڑ
کیا جارہا ہے۔ مگر علیگڈھ وندوہ وخلافت کمیٹی کے کانوں پر کونسی جوں رینگتی ہے۔ اس رد وطرد
کے سبب اب اونکی تبلیغ نیچریت وضلالت ولامذہبیت میں کتنی کمی ہوئی ہے اور موجود اقتدار د
اصلاح کو تو بالائے طاق رکھیے۔ جہاں مسلم لیگ کو اِس وقت اقتدار حاصل ہے یعنی پنجاب وبنگال۔

Marfat.com

مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم القدسیہ
بحضور سرکارِ غوثیت مدار رضی عنہ اللہ الغفار.

الغیاث اے محیِ دیں اے شاہِ جیلاں الغیاث
جوش پر بحرِ فتن غرش گناں ابرِ محن
شامتِ اعمال ہے اپنی نمایاں اس طرح
رہزنانِ دین کا چاروں طرف سے ہے ہجوم
تیرگیِ کفر و بدعت بڑھ رہی ہے ہر گھڑی
مصطفٰے کی شان میں گستاخیاں بیباکیاں
خود خدا کو ظالموں نے صاف جھوٹا کہہ دیا
باعثِ تذلیلِ دین ہیں دین کے یہ مدعی
کانگریس اور لیگ کی ہے کشمکش چاروں طرف
اوس کا ہے یہ مدعا مسلم بنیں مشرک غلام
(کانگریس)
قادیانی رافضی اور نیچری ندوی سبھی
رہبرانِ دین و ملت سمجھے جاتے ہیں وہ آج
بھولی بھیڑوں کی سمجھ پر ایسے پردے ہیں پڑے
مل کے ماریں گھس کے پھاڑیں ایسے پُرفن بھیڑیے
المدد اے محیِ دیں۔ سُنّی نہ پھنس جائیں کہیں
تیرے جدِّ پاک کی سنّت پہ یہ قائم رہیں
ڈالکر جو خاک دین پر بن گئے ہیں خاکسار
دین سے آزاد ہوکر جو بنے احرار ہیں

الغیاث اے غوثِ اعظم قطبِ دوراں الغیاث
ناؤ ہے اپنی بھنور میں آہ گرداں الغیاث
نفسِ خودسر، قلب مضطر، عقل حیراں الغیاث
ہاتھ سے جانے نہ پائے دین و ایماں الغیاث
آفتابِ حق نہونے پائے پنہاں الغیاث
دیو کے بندے اسے کہتے ہیں ایماں الغیاث
اس پہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں اہلِ عرفاں الغیاث
کفر ہنستا ہے کہ یہ کیسا ہے ایماں الغیاث
شرک و بدعت کے ہیں نرغے میں مسلماں الغیاث
انقیادِ اہلِ بدعت اس کا ارماں الغیاث
(لیگ)
ہیں ہمارے پھانسنے کا باندھے پیماں الغیاث
مقتدا اور پیشوا ہے جنکا شیطاں الغیاث
بھیڑیوں کو ہیں سمجھتی اپنا نگراں الغیاث
بھولی بھیڑوں کے ہیں بنتے وہ نگہباں الغیاث
چل نہ جائے انپہ اونکا مکرِ پنہاں الغیاث
چھوٹنے پائے نہ اِن سے تیرا داماں الغیاث
اونکے دھوکے میں نہ آئیں اہلِ ایقاں الغیاث
پھنس نہ جائیں جال میں اونکے مسلماں الغیاث

تیرے ہی در کا تو کتا ہے فقیر قاسمی
درد کا اسکے بھی ہو للہ درماں الغیاث

ملنے کا پتہ:- دفتر انجمن تبلیغ صداقت، رحمت منزل، کامبیکر اسٹریٹ، چھاچھ محلہ، بمبئی ۳

قیمت ۲ /

Marfat.com

ملنے کا پتہ: حضرت تاج العلماء سراج العرفا مولانا مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔

بحمدہٖ تعالیٰ

سنی مسلمانوں کی دینی بھلائی، سچی خیر خواہی اور ہدایت کے لئے ہندوستان کے پچاسی اکابر علمار اہل سنت مفتیان شریعت و پیران طریقت کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم کے یہ نفیس ومبارک فتاوے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان میں عظیم وجلیل سندوں اور قاہر دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ احمد یوسف فارسی امام ذکریا مسجد بمبئی اپنے افعال خبیثہ واقوال کفریہ کی بنا پر کافر ومرتد ہو گیا۔ اب اس کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوگی۔ اس کو علانیہ توبہ اور تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا لازم بجز اس کے اس کی امامت حرام اور اس سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، اس کیساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام اشد حرام

مسمیٰ بنام تاریخی

سَلُّ الصَّوَارِمِ الصَّمَدِيَّة

۱۳۵۹ھ علیٰ

حَلِيفِ شَيَاطِينِ النَّجْدِيَّة

۱۵ اے اکبر اعظم قال تعالیٰ واذا خلوا الیٰ شیٰطینھم
اے اے اکبر اعظم منہ ۱۲

اس مبارک رسالہ میں حضرات علمار کرام (۱) مبارکپور (۲) بھیرون گڑھ ریاست گوالیار (۳) سنبھل (۴) آگرہ (۵) حیدرآباد دکن (۶) مرادآباد (۷) ریاست پٹیالہ (۸) شہر چاندنی ہگلی (۹) گیا (۱۰) پیلی بھیت (۱۱) دادون علی گڈھ (۱۲) بریلی (۱۳) کلکتہ (۱۴) بدایوں (۱۵) بمبئی (۱۶) بنگلور (۱۷) علی پور (۱۸) سیالکوٹ (۱۹) مارہرہ مطہرہ کے واجب العمل فتاوے ہیں

ارکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی نے سلطانی پریس بمبئی ۳ میں چھپوا کر دفتر انجمن واقع رحمت منزل ابکامیکر اسٹریٹ چھوٹا محلہ بمبئی ۳ سے شائع کیا

قیمت ۴ر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُقدمہ

پیارے سُنّی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ تعالیٰ ہم آج آپ کی خدمات میں اُن تمام فتووں کو یکجا کتابی صورت میں پیش کر رہے ہیں جو زکریا مسجد کے نجدی العقیدہ امام ..... احمد یوسف فارسی کے متعلق ہندوستان کے ۸۵ جلیل القدر اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام نے صادر فرمائے۔

حضرات! آپ کو زکریا مسجد کے امام۔ احمد یوسف فارسی کی نجدیت کا حال اچھی طرح معلوم ہو گیا؟ اور جن صاحبان کو اُن واقعات وحالات کا علم نہ ہو وہ ہمارا اشتہار "دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" مطالعہ کریں (جو اس رسالہ کے ساتھ بھی شائع کیا جاتا ہے)

حضرات! ہمارے اس اشتہار کی اشاعت کے بعد احمد یوسف فارسی (امام زکریا مسجد) نے اس معاملہ کو از خود اپنی مرضی سے بمبئی کی جمعیت العلماء میں پیش کیا اور جمعیت کو اپنا حکم و منصف قرار دیکر جمعیت سے فیصلہ چاہا اور اس کے ہر فیصلہ کو تسلیم کرنے کا تحریری اقرار کیا اور صاف لکھدیا کہ جمعیت جو فیصلہ کرے گی۔ مجھے منظور ہوگا۔ جمعیۃ العلماء کے کئی اجلاس ہوئے۔ بعد تحقیقات جمعیت نے احمد فارسی کو مُجرم قرار دیدیا۔ اور اس کو توبہ صحیحہ شرعیہ کا حکم سنایا۔ لیکن افسوس احمد فارسی شرابِ نجدیت سے بالکل ہی مدہوش ہو چکا تھا پھر کڑوا کریلا اس پر نیم چڑھا کہ دین کے ڈاکو راہ مارنیوالے رہزن مل گئے۔ مولوی...... منشی اپنا رنگ جما گئے مگر پھر بھی جمعیت العلماء کے صدر محترم اور اُن کے بھائی شمس حکمت جناب مولوی حکیم شمس الاسلام صاحب دھلوی نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح یہ قضیہ بصورت احسن ختم ہو جائے۔ اسی لئے اُن حضرات سے

Marfat.com

(باوجودیکہ خود منصف تھے) جمعیت کا ایک وفد لے کر احمد یوسف کے پاس گئے اور اُس کو سمجھایا۔ اُس بد عہد نے اُن حضرات سے پھر وعدہ کیا کہ میں کل بروز جمعہ بر سر منبر توبہ علانیہ کر دوں گا۔ لیکن اس مغرور نے پھر بھی توبہ نہ کی۔ سچ ہے "تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بزندان لعنت گرفتار کرد"۔ اس طرح احمد یوسف فارسی نے وعدہ و اقرار کے خلاف اپنے بنائے ہوئے حکم اور عدالت سے غداری کی۔ اُس سے غداری۔ وعدہ خلافی۔ دھوکہ بازی کی۔ کیا شکایت جبکہ وہ اپنے دین و ایمان و اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ العلماء نے اپنا فتویٰ و فیصلہ بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ جمعیت کے فیصلہ کی اشاعت کے بعد منشی ...... نذیر احمد خجندی میرٹھی کے بڑھاپے کی مُرجھائی ہوئی رگوں میں احمد یوسف کی حمایت کا خون جوش کھانے لگا اور خجندیت مآب نے ایک صفحہ اشتہار کا جمعیت کے خلاف سیاہ کر ڈالا اور اپنے نامۂ اعمال میں ایک عمل کا اضافہ کر لیا۔ چونکہ خجندی صاحب نے محض ذاتیات و رکیک تاویلات سے کام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہا تھا اس لئے جناب حکمت مآب مولوی حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی سکریٹری جمعیۃ العلماء نے خجندی کا رد شائع کر دیا۔ حکیم صاحب موصوف کے جواب کے بعد خجندی نے پھر ایک اشتہار شائع کیا۔ اس میں بھی وہی غیر معقول قول بلکہ کفری بول سے کاغذ سیاہ کیا گیا تھا اس کا قاہر رد ایک سُنّی بھائی نے بعنوان "ضرب محمدی بر ہفوات خجندی" شائع فرمایا۔ یہ ضرب ایسی کاری پڑی اور اُس میں ایسی دہن دوزی فرمائی گئی کہ خجندی صاحب صم بکم عمی فہم لا یرجعون بنے ہوئے صوم سکوت رکھکر زاویۂ خاموشی میں معتکف ہو گئے اس سے قبل بھی اشتہار بازی بہت ہو چکی۔ اہلسنت کے اب تک کئی اشتہارات نجدی امام کے خلاف شائع ہو چکے۔ مگر ضدی اور سرکش امام۔ احمد یوسف کو قبول حق کی توفیق نصیب نہ ہوئی جب امام مذکور کے سر سے نجدیت کا نشہ کسی طرح نہ اُترا۔ تو ہم نے حضرت پیر حیدر شاہ صاحب و حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری وغیرہ کے فتاوے بصورت اشتہار شائع کر دئے[1] اور بذریعہ خط ٹرسٹی صاحبان کو بھیجدیا اور ٹرسٹیان زکریا مسجد کی خواہش پر ہم نے اُن سے ملاقات کر کے اُن کو معاملہ کی نزاکت و اہمیت پر توجہ دلائی۔ ٹرسٹیان زکریا مسجد میں سے جناب عبدالقادر صاحب نورانی (صدر ٹرسٹی) و جناب عبدالستار صاحب واحدنا و جناب محمد عمر نورانی نے ہم کو یقین اور اطمینان دلایا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں گے اور شریعت مطہرہ کے حکم پر سر جھکائیں گے۔ سُنّی مصلیان زکریا مسجد کے ایک وفد نے بھی ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں امام مذکور سے اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ لیکن افسوس

[1] یہ فتاوے بھی رسالہ ہذا میں شائع کئے جاتے ہیں۔ (حاشیہ نمبر ۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

Marfat.com

صد ہزار افسوس کہ ابتک ٹرسٹیان زکریا مسجد نے باوجود وعدوں کے کوئی فیصلہ نہیں کیا اور بدستور مسلمانوں کی نمازیں برباد ہو رہی ہیں اور ٹرسٹی صاحبان تساہل و تغافل سے باز نہیں آتے کیا اب ہم اُمید کریں کہ ان فتووں کی اشاعت کے بعد وہ حضرات خدا و رسول جل علاؤ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرم کریں گے اور حسب اقرار خود بہت جلد اس نجدی امام کا فیصلہ کر کے مسلمانوں کی پیاری نمازوں کو بربادی سے بچا کر خود کو مواخذہ خداوندی سے بچائیں گے ؟

ہم اپنے سنّی بھائیوں بالخصوص میمن بھائیوں سے پُرزور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے ارشادات مقدسہ کے مطالعہ کے بعد خواب غفلت سے ہوشیار ہوں اور اس نجدی وہابی امام کے خلاف متحدہ قوت سے پُرزور آواز اُٹھائیں اور ٹرسٹیان زکریا مسجد کو مجبور کردیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے حکم پر سر جھکائیں اور اس امام کو عہدۂ امامت سے خارج کردیں۔

سُنّی بھائیو ! اس امام کے خلاف ہر جائز کارروائی کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس کو زکریا مسجد سے خارج کراؤ۔ اس نجدی کی ضد۔ ہٹ دھرمی حد سے گذر چکی وہ اپنی نفسانیت سے باز نہیں آتا اور اب اہلسنّت کی طرف سے اس پر اتمام حجت کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ اس نے باوجود وعدہ و اقرار اب تک اپنے کفریات سے توبہ نہ کی جمعیت العلماء صوبہ بمبئی کو اپنا حکم بنا کر دھوکہ دیا۔ بلکہ اپنے ذلیل حامیوں سے علمائے کرام و مخلصین اہلسنّت کو گالیاں دلوائیں اُن کی توہین کروائی "رات کی بات" "رات کی بات" جیسے ناپاک گندے اور ملعون اشتہار اپنے تقدس کے جتہ میں لکھکر تقسیم کیا۔ اہلسنّت اور ان کے علماء کی دل آزاری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی بلکہ اِترا کر اُڑ چلا اور مذہب کے انتہا درجہ کی ضد باندھنے پر تلا کہ "توبہ" کو بچوں کا کھیل کہہ بھاگا۔ کیا ایسے افعال شنیعہ اور اقوال خبیثہ کے بعد بھی ٹرسٹیان زکریا مسجد اس مسلم آزار شخص کو عہدۂ امامت سے خارج نہیں کریں گے ؟

ٹرسٹی صاحبو اور سُنّی بھائیو بعلمائے کرام کے فتاوے ملاحظہ فرماؤ اور غور کرو کہ احمد یوسف نازکی کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ خبردار ہو جاؤ۔ اور اگر پہلے نہ جانتے تھے تو اب جان لو کہ تمام بدمذہبوں کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اَصْحَابُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ (بدمذہب دوزخیوں کے کتے ہیں) اور اس کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی مذمت شدیدہ میں وارد ہوئی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ نماز مقام مناجات و مانند اور تمام اعمال صالحہ میں معزز و ممتاز۔ پھر کیا لطافت ایمانی گوارا کر سکتی ہے کہ ایسی جگہ

(بسلسلہ صفحہ ۳) حضرت پیر حبیب شاہ صاحب قبلہ کے فتوے کی اشاعت سے پہلے بھوساری محلہ کی انجمن اہلسنّت کے اراکین نے حضرت عظیم البرکت رئیس الدین جمیل الحسن حامی فروع و اصول گل بوستان آل رسول جامع فضائل و حسنات شاہزادہ خاندان برکات تاج العلماء سراج العرفا مولانا مولوی حافظ (اگلے صفحہ پر دیکھئے)

Marfat.com

اشرار و مرتدین کو پیشوا و سردار کیا جائے جن کے حق میں سگان جہنم وارد ہوا ہو۔ کس کا دل گوارا کریگا کہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا مناجات الٰہی میں اُس کا مقتدا ہو؟ کوئی مسلمان ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ ہم خود ذکریا مسجد کے امام ...... احمد فارسی کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ بلکہ آپ کی توجہ علمائے کرام کے ارشادات پر مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ دیکھئے کہ اُن حضرات کرام نے امام مذکور کو کن الفاظ سے یاد فرمایا اور کیا احکام صادر فرمائے۔ زیر نظر فتاوے میں تمام علمائے دین نے امام مذکور کو فاسق معلن۔ مبتدع۔ ضال۔ مضل۔ بدمذہب۔ بددین۔ گمراہ رہزن اسلام۔ دوست دار اہل کفر و بدعت۔ مبتلا بہ سخت وغضب الٰہی۔ خارج از اسلام۔ سخت وہابی۔ نجدیوں کا غلام نافرجام۔ نجدیوں کا پجاری۔ اہلسنّت سے خروج کیا۔ نجدیوں میں شمار ہوا کافر مرتد بے توبہ مرے تو مستحق نار ابد۔ اُس کے پیچھے نماز حرام۔ اس سے میل جول حرام۔ جس قدر نمازیں اُس کے مرتد ہونے کے بعد پڑھی گئیں سب کا اعادہ واجب۔ اس کی امامت ایسی ہے جیسے کوئی مہاتما گاندھی یا جواہر لال کو ایسی حالت میں اپنا امام بنالے بلکہ امام مذکور اس سے بھی بدتر ہے کہ وہ کافر مرتد ہے۔ اس کو عہدۂ امامت سے خارج کرنا لازم ہے۔

پیارے بھائیو اور ٹرسٹی صاحبو! ان ارشادات کو دیکھو اور اصلاح عاقبت کے لئے احکام شرعی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اسلام کے حضور سر جھکاؤ۔ کہ اسلام گردن نہادن ہے نہ کہ سرکشیدن مولیٰ عزوجل قبولِ حق کی توفیق دے آمین۔ ہم ٹرسٹیان ذکریا مسجد بالخصوص جناب عبدالقادر نورانی صاحب و جناب عبدالستار صاحب واحدنا و جناب محمد عمر صاحب نورانی کی غیرتِ اسلامی اور حمیتِ دینی و حرارتِ ایمانی سے امید رکھتے ہیں کہ وہ حضرات بہت جلد مسئلہ شرعیہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور سُنّی مسلمانوں کے جذبات کو اپنی غفلت سے مجروح نہ ہونے دیں گے۔ جناب عبدالستار صاحب واحدنا و جناب محمد عمر صاحب نورانی ہمارے پاس قبول کر چکے کہ بیشک امام مذکور کو تو بہ و تجدید ایمان لازم اور بغیر تجدید ایمان اُس کی امامت باطل کیا وہ حضرات اپنے قول و اقرار کا لحاظ نہیں کریں گے۔ ہم کو کسی سچے مسلمان سے بدعہدی کا اندیشہ نہیں۔ ہم کو آج بھی ان حضرات ٹرسٹیان ذکریا مسجد کی دین پرستی انصاف اور سچائی سے اُمید ہے کہ وہ بہت جلد شریعت مطہرہ کے حکم کا احترام کریں گے اور اپنے وعدوں کا لحاظ فرمائیں گے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ سب کو قبول حق کی توفیق دے۔ آمین۔

مفتی سید شاہ ابو الاعلیٰ محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کا مبارک فتویٰ مع تصدیقات دیگر علماء شائع فرمایا اور ٹرسٹی صاحبان کو بھی بذریعہ خط فتویٰ کی نقل بھیجی ہم باجازت اراکین انجمن اہلسنت اس رسالہ مبارکہ کے آخر میں درج کریں گے۔ منہ غفرلہ

Marfat.com

مسلمانو وٹرسٹی صاحبو! بحمد اللہ اس فتوے نے حجت الہیہ قائم کر دی۔ نجدیین وہابیئن وجملہ مبتدعین کی
اندرونی وبیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی۔ گردن کتر دی۔ اب جو نہ دیکھے۔ کان نہ دھرے۔ حق سمجھنے کا قصد نہ کرے
روز قیامت اُس کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔ دنیا چند روزہ ہے۔ واحد قہار سے کام پڑنا ہے۔ لہٰذا ایک ذرہ تعصب وسخن
پروری سے جدا ہو کر۔ ان ارشادات پہ نظر فکر کرو۔ تنہائی قبر وہنگامہ حشر کا تصور کرو۔ اُس دن نامہ اعمال کھولے جائیں گے
اُس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے۔ اہلسنت نجات پائیں گے۔ اُن کے مخالف نار جہنم میں دھکے کھائیں گے مخالفوں
کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے۔ تولیت ٹرسٹیٹ کے منصب کچھ کام نہ آئیں گے۔
دنیا کے یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے ہر شخص اپنی اکیلی جان سے۔ اپنے اعمال۔ اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت
میں حاضر ہوگا۔ ہر دل کا راز ظاہر ہوگا۔ کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نہ چلیگا۔ بات بنانے کو راستہ نہ ملیگا۔ عالم الغیوب سوال
کریگا۔ واقف قلوب اظہار لے گا۔ وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے۔ کسی مولوی۔۔۔۔۔ کسی منشی نے بہکا دیا ہم جاہل
تھے۔ آج کام اپنے اختیار میں ہے۔ رحمت پروردگار انتظار میں ہے۔ لِلّٰہ انصاف کی آنکھ کھولو۔ حق وباطل میزان عقل
میں تو لو۔ وہ کام کر چلو کہ بول بالا ہو۔ اللہ ورسول سے منہ اُجالا ہو۔ دیکھو حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب جلوہ نما ہو گیا۔ اب اگر آنکھ اٹھا کر نظر نہ ڈالو۔ تو
تم ہی کہو کہ کیا عذر کرو گے۔ واحد قہار کو کیا جواب دو گے۔ ہم نے اپنا کام پورا کر دیا۔ اگر اب بھی بعض جہال جہالت میں
گرے ہوئے۔ فساد پر اڑے ہوئے۔ عناد میں پڑے ہوئے۔ بُغض کے بھرے ہوئے۔ حق سے پھرے ہوئے اپنی
ہٹ دھرمی نہ چھوڑیں۔ پند پذیر نہ ہوں۔ بلکہ ناحق ناصح پر بہتان اٹھائیں۔ علمائے کرام کو گالیاں دیں۔ افتراپردازی
تہمت تراشی۔ فتنہ بازی۔ کفر نوازی سے کام لیں تو وہ آتا اور سُن لیں کہ ہم ان تمام باتوں کو منتقم حقیقی کے حسن انتقام
پہ چھوڑ دیں گے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ اب امام مذکور کی وہابیت کھُل گئی اور اس پر کفر کا فتویٰ لگ چکا اب جو شخص اس
کی حمایت کرے گا۔ اس کا دم بھرے گا۔ قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ شریعت مطہرہ
کا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کی حمایت گناہ۔ کفر کی حمایت اور رضا۔ کفر۔ اس حکم سے ہر مسلمان کو خوف کرنا چاہئے۔ بالخصوص
حضرات ٹرسٹیان ذکریا مسجد کو توجہ کرنی چاہئے۔ ورنہ محرومی شفاعت وتباہی عاقبت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔
لہٰذا اگر اب بھی ٹرسٹی صاحبان نے یا اور کسی مسلمان نے احمد یوسف فارسی کی حمایت کی اور خواب غفلت سے
بیدار نہ ہوئے تو شریعت مطہرہ میں اُن کا حکم بھی وہی ہے۔ جو احمد یوسف امام مذکور کا نعوذ باللہ اب ہم اپنی گذارش

Marfat.com

کو دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللھم یا ربنا ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

اللھم انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین لاسیما علی النجدیین المفسدین المارقین

من الدین مروق السہم من الرمیۃ والخارجین منہ ثم لا یعودون الیہ کما قال

الصادق المصدوق النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ

وحزبہ اجمعین۔ آمین؛

اب ہم ہمارا اشتہار ،، دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنہ عظیم ،، درج ذیل کرتے ہیں۔ اس کے بعد استفتاء، ہمارا اشتہار علماء کرام کی خدمات بابرکات میں بھیجا گیا تھا الحمد للہ تعالیٰ علماء کرام نے اس کی تصدیق و تائید فرمائی۔ مخالفین اہل سنت بالخصوص نجدی میرٹھی کے لئے مقام عبرت ہے کہ اُس نے اپنے اشتہار میں لکھا تھا کہ:۔ راقم اشتہار قابل تعزیر ہے اب وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں (اگر نجدی ظاہری بینائی سے قطعی محروم نہ ہو گئے ہوں) کہ ہمارے اشتہار کو مفتیان عظام حق و صواب فرما رہے ہیں۔

ضروری گذارش

فتاویٰ کی ترتیب میں مراتب کا لحاظ نہیں کیا گیا ورنہ ہمارے جذبات عقیدتمندی کا تقاضہ یہی تھا کہ ہمارے حضور پرنور تاج العلماء سراج العرفا زین الاصفیا حاوی فروع و اصول حضرت سیدی و سندی مولانا مولوی مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ تاجدار مسند عالیہ غوثیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ کا مبارک فتویٰ سب فتووں سے پہلے ہو۔ لیکن اس مقدس فتوے کو اراکین انجمن اہلسنت بھوساری محلہ نے شائع فرمایا ہم اس شرف کے حصول پر اراکین انجمن اہلسنت کو مبارکباد دیتے ہوئے اس مبارک فتوے کو بطور پشت پناہ آخر میں درج کریں گے۔

Marfat.com

دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں

ایک فتنۂ عظیم، بعض ائمہ مساجد کے ہاتھوں احکامات اسلام کی

پامالی مسلمانوں کے جذباتِ ایمانی سے اپیل

مسلمانو اس اشتہار کو اول سے آخر تک ضرور پڑھو کہ آخر میں مسلمانوں کی مظلومی کے دردناک حالات لکھے گئے ہیں

پیارے دیندار مسلمانو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند روز قبل ایک اشتہار بعنوان "سنی بھائیوں سے دینی گذارش" شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ آج انقلاب زمانہ کی وجہ سے ظالم نجدیوں کو مساجد میں بلا کر منبروں پر انکی تعریف کی جاتی ہے۔ ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے وغیرہ۔ اب ہم اپنے پیارے اور دینی بھائیوں کی خدمت میں تفصیلاً تمام حالات عرض کرنا چاہتے ہیں اور ان کو خدا اور رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واجب العمل فرمان پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

پیارے بھائیو! خدا کے واسطے ہماری گذارشات کو دلی توجہ سے ملاحظہ کرو اور حق و باطل میں امتیاز کرو اپنی عاقبت کی عافیت کے لئے غور کرو اور ایک مرتبہ ہماری گذارشات کو ٹھنڈے دل سے ایمانی نگاہ سے ضرور ہی ملاحظہ فرما مولیٰ تبارک تعالیٰ اپنی توفیق رفیق فرمائے آمین۔

پیارے مسلمانو! یہ انقلاب کیسا ہو رہا ہے۔ ان ظالم نجدیوں کی بر سر منبر تعریف کی جا رہی ہے۔ ان دشمن اسلام ظالموں، لٹیروں، سفاکوں کو امیر، بلند مرتبہ والے، معظم، سمو امیر وغیرہ خطابات سے نوازا جاتا ہے۔ دیکھو شیخ احمد امام زکریا مسجد کی تقریر (عربی اخبار النشرہ بمبئی ۲۳ مئی) چونکہ ہمیں صرف احمد یوسف امام زکریا مسجد کی تقریر اخبار مذکو میں ملی۔ لہذا ہم نے صرف اسی کے متعلق لکھا ہے۔ ورنہ سنا جاتا ہے کہ جامع مسجد اور منارہ مسجد میں بھی نجدیوں کی تعریف یا امن کے لئے دعا کم از کم ان کی عزت کی گئی۔ لہذا اگر یہ خبر صحیح ہے تو خطیب جامع مسجد اور امام منارہ مسجد کے متعلق بھی حکم ہے جو احمد یوسف امام زکریا مسجد کے لئے شریعت مطہرہ کا حکم سب کے لئے یکساں ہے۔ لہذا اس اشتہار صرف امام زکریا مسجد کے لئے خاص نہ سمجھا جائے بلکہ یہ اشتہار (بصورت صحت خبر) امام منارہ مسجد اور خطیب جامع

Marfat.com

کی تقریر بلیغی انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر ضرور شرعی محاسبہ قائم کر کے ان کے خلاف بھی آواز اٹھائیں گے۔ احمد یوسف امام زکریا مسجد کی تخصیص محض اس لئے ہو کہ ان کی تقریر بمبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۳ مئی میں شائع ہو گئی ہے۔

پیارے مسلمانو! یہ وہی احمد یوسف ہو جو ابن سعود عاقبت نا محمود کے داخلہ مکۂ معظمہ کے وقت اسمٰعیل حبیب مسجد میں آج کے اپنے سمو امیر کے لئے بددعا کیا کرتا تھا۔ یہ وہی ہے جو نجدیوں سے مسلمانوں کو نفرت دلایا کرتا تھا اور نجدیوں کی ہلاکت و تباہی کا دل سے متمنی تھا۔ مگر آج ظالم نجدیوں کو ان خطابات سے خوش کر رہا ہے اور مسلمانوں کی نماز برباد کر رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ہم محض تمہارے دینی فائدہ کے لئے، تمہاری نمازوں کو بربادی سے بچانے کے لئے تمہارے سامنے پھر حق و باطل کو پیش کرتے ہیں۔ خدارا اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے حق پہچانو۔ باطل سے دور بھاگو۔

پیارے سُنّی بھائیو! اب ہم احمد یوسف امام ذکریا مسجد کی کھلی گمراہی سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں اور اس نے جو کچھ اپنے نجدی آقایان نعمت کے متعلق تقریر کی اس پر شرعی محاسبہ قائم کرتے ہیں۔ مسلمانو۔ دیکھو اور غور کرو زکریا مسجد کا امام ان نجدیوں کے متعلق کیا کہتا ہے اور تمہارے و کُل جہان کے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کیا فرماتے ہیں۔ سوچو۔ غور کرو کہ خدا کے محبوب جمیل مخبر صادق عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سچے یا معاذ اللہ احمد یوسف سچا۔ ہم زکریا مسجد کے امام کے اقوال عربی اخبار النشرہ سے لکھتے ہیں اور پھر اس کے متعلق فرمانِ خدا و رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔ جس عبارت پر خط (لکیر) ہو وہ امام زکریا مسجد کا قول سمجھا جائے۔

(اخبار النشرہ مورخہ ۲۳ مئی) ۱؎ نماز جمعہ کے بعد کھڑا ہوا خطیب اور مصافحہ کیا بلند مرتبہ والے امیر معظم اور ان کے ساتھیوں سے اور آداب بجا لایا اور چڑھا منبر پر شیخ احمد اور کہا آپ کے قدوم آوری پر خوشی بجا لایا اور کہا سمو امیر کے لئے اپنے قصیدہ سے تین بیت جو بنا رکھا تھا سمو امیر کے لئے۔ دنیا جانتی ہے کہ نجدیوں سے زیادہ ظالم بارھویں صدی سے اب تک کوئی نہیں ہوا۔ اور ان کی نازل کی ہوئی مصیبت سے بڑھکر اسلام اور اہل اسلام پر کوئی مصیبت نہیں گذری۔ پھر ایسے ظالموں کی تعریف کرنا آداب بجا لانا، خوشی کا اظہار کرنا حرام اشد حرام ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے اور فرماتا فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین ۰ یعنی یاد آئے پر ظالم لوگوں کے

Marfat.com

پاس نہ بیٹھو۔ کلام فقہ سے ظاہر یہ ہے کہ حکم آیت باقی ہے اور ظالم لوگ بدمذہب و فاسق و کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے۔ تفسیر امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ میں ہے۔ امام ضحاک نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بدمذہب تا قیام قیامت داخل ہے۔ ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے۔ یہ تو فرمان خداوندی ہے۔

لیکن افسوس زکریا مسجد کا امام ظالموں سے مصافحہ کرتا، ان کی تعظیم بجالاتا ہے۔ زکریا مسجد کا امام پھر کہتا ہے۔

(۲) ہمو امیر (بلند مرتبہ والا) کی خداوند حفاظت کرے گے۔ خطیب زکریا مسجد ان کی حفاظت کی دعا کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لئے دعا نہیں فرماتے۔ بلکہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نجد کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔ تو حضور نے التفات نہ فرمایا، یہاں تک کہ پھر دوبارہ درخواست کی گئی اور حضور نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر تیسری مرتبہ نجد کے لئے درخواست کی گئی تو حضور کریم نے فرمایا۔ هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان۔ یعنی وہاں (نجد) میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا (گروہ شیطان کا) صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الفتن مشکوٰۃ ص۵۸۲ اب زکریا مسجد کے امام کو نجدیوں کے لئے دعا کرکے حضور کی مخالفت کرنا اور حضور کے فرمائے ہوئے فتنہ کی حفاظت چاہنا منظور ہو تو رات دن دعا کیا کرے لیکن یہ بھی یاد رکھے کہ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم۔ یعنی وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔ نجدیوں کی حمایت کرنا اور ان کی حفاظت چاہنا یقیناً حضور کو ایذا دینا ہے اور حضور کی ایذا باعث لعنت و عذاب مہین ہے العیاذ باللہ۔

پھر زکریا مسجد کا امام اپنی تقریر میں کہتا ہے (۳) اے طلوع ہونے والے نیک ستارے، قریب تر کیا ہم نے اپنی جانوں کو۔ اگر فرماؤ تم اے امیر کسی روز آخر شب میں تو تیار ہو جائیں گے جنگ کے لئے اور دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے ہم تنہا تنہا اور جماعت بنکر، مسلمانو دیکھو زکریا مسجد کا امام مسلمانوں کی جانوں کو نجدیوں سے قریب تر کر رہا ہے اور ان کا ساتھ دے حتی کہ اپنی جانوں سے مدد کرنیکا وعدہ کرتا ہے حالانکہ نجدی اللہ و رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمن ہیں۔ دیکھو تمہارا رب تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ

Marfat.com

اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ۔ تو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ اور رسول کے مخالفوں سے۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے بھائی یا کنبے والے ہوں۔ آہ یہاں نجدیوں سے دوستی کیسی؟ بلکہ جانوں سے جنگ میں مدد کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانو غور کرو فرمان خدا کیا ہے لعد زکریا مسجد کا امام مذکور پھر کہتا ہے (۲۴) شک اور خوشی کا باعث یہ کہ ہمارے بادشاہ اور ہمارے اُمراء ادائے فریضہ نماز میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور یہ بھی خوشی کا سبب ہے کہ ہمو امیر صفوں کے ساتھ دوش بدوش شریک ہوتے ہیں۔ ہماری نمازوں میں اور اسباب شکر خداوند جل یہ کہ اس حکومت کا اپنی طرف بلانا صحیح اور راستہ ایسا جس میں کجی اور ٹیڑھا پن نہیں لکھا ہوا ہے ان کے جھنڈوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اشارہ کرتا ہے اس پر کہ ان کا اور ہمارا ایک ہی کلمہ ہے۔ مسلمانو دیکھو۔ امام پھر وہی نجدیوں کی خوشامد اور ان کے لئے چاپلوسی کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۰

اللہ و رسول کے جتنے مخالف ہیں۔ سب ہر ذلیل سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نے عنقریب میری اُمت میں اختلاف ہوگا اور فرقے پیدا ہوں گے۔ ایک قوم ہوگی جن کے اقوال نیک ہوں گے اور افعال بُرے ہوں گے۔ پڑھیں گے وہ قرآن کو (مگر) نہیں تجاوز کرے گا قرآن ان کے حلق سے نکل جائیں گے دین سے۔ مثل نکل جانے تیر کے کمان سے نہیں پھریں گے دین کی طرف جب تک نہ پھرے تیر اپنی نشست کی طرف۔ وہ لوگ بدترین خلق سے ہیں .... بلائیں گے وہ کتاب کی طرف حالانکہ نہیں ہوں گے کسی امر میں موافق کتاب کے .... نشانی اس قوم کی سر منڈوانا ہے۔

روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں کنز العمال شریف جلد ششم کتاب الفتن ملاحظہ ہو۔ حضور فرمائیں کہ وہ (نجدی) کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے۔ حالانکہ کسی امر میں کتاب کے موافق نہ ہوں گے اور زکریا مسجد کا امام احمد فارسی کہتا ہے کہ بلانا اس حکومت کا (مذہب باطل وہابیہ کی طرف) صحیح ہے اور اس میں کجی نہیں۔ مسلمانو انصاف کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے یا امام زکریا مسجد سچا ہو تو امام مذکور کہتا ہے کہ ان کے جھنڈوں پر کلمہ لکھا ہوا ہے اور رب تبارک و تعالیٰ نے

قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (ترجمہ) جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لانبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی تاکید ولام سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید۔ پھر کیا موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو پھر نجدیوں کا صرف اپنے جھنڈوں پہ کلمہ شریف لکھنا کیا نفع دیگا۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا ہو اپنے کو مسلمان کہتا ہو ہم اس کو مسلمان جانیں گے۔ جب تک اس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافی اسلام صادر نہ ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کچھ کام نہ دے گی۔ پھر جھنڈوں پر کلمہ لکھنا کیا کام دیسکتا ہے اب حضور اقدس کا ارشاد بھی سنو۔ فرماتے ہیں کہ تم میں مسلمانوں میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ جن کے نماز روزے اور دیگر اعمال کے مقابلے میں تم لوگ اپنی نماز روزوں اور دیگر اعمال کو حقیر سمجھو گے۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن نہیں تجاوز کریگا ان کے حلق سے، دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے (قد روی البخاری عن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ حدیث بھی نجدیوں پر پوری صادق آتی ہے۔ ظاہری تقویٰ اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی ہے۔ لیکن حقیقت میں بے دین کلمہ شریف کے نام سے بھولے مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دیا جاتا ہے حالانکہ ابن سعود کا مذہبی مورث اعلیٰ ابن عبد الوہاب اپنی کتاب التوحید میں صاف صاف لکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبت کرنا شرک ہے۔ معاذ اللہ۔ پھر کیا کلمہ شریف کے نام سے بھولے مسلمانوں کو زکریا مسجد کا امام دھوکہ نہیں دے رہا ہے۔ پھر احمد یوسف امام زکریا مسجد اپنی تقریر میں کہتا ہے (۵) اور باعث فخر یہ کہ تحقیق یہ حکومت مقلد مذہب امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو ایک ائمہ مجتہدین اعظام میں سے ہیں۔

مسلمانو! یہ بھی ایک دھوکہ اور فریب ہے جبکہ حسب ارشاد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرقہ مخذولہ دین ہی سے نکل گیا تو پھر تقلید کیسی؟ اور سنئے فقہ حنفی کے زبردست فقیہ اور عالم حضرت علامہ شامی قدس سرہ السامی اپنی معتبر و مستند کتاب فتاویٰ شامی میں فرماتے ہیں کَمَا وَقَعَ فِیْ زَمَانِنَا فِیْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَکَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰکِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ

Marfat.com

هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللهُ شَوْكَتَهُمْ وَخَرَبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ
عام ثلث و ثلثین والف - جیساکہ واقعہ ہوا۔ ہمارے زمانہ کے پیروان عبدالوہاب نجدی نکلے نجد سے اور ظلم و تعدی غلبہ
کیا حرمین شریفین پر اور یہ وہابیہ نجدیہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں۔ لیکن ان نجدیوں کے عقائد میں یہ ہو کہ فقط وہی مسلمان ہیں اور
جو اُن کے (من گھڑت) عقائد کے موافق نہ ہو وہ مشرک ہے اور اسی (خبیث عقیدہ کی) وجہ سے اہلسنت اور ان کے
علماء کا قتل جائز و مباح سمجھتے ہیں۔ زکریا مسجد کا امام بتائے کیا اسی کا نام تقلید امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ مسلمانوں
کا اور ان کے علمائے کرام کا قتل جائز سمجھا جائے۔ اور سنئے حضرت علامۂ زماں مفتی سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ وَكَانَ يَدَّعِي الْاِنْتِسَابَ اِلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ كِذْبًا وَتَسَتُّرًا وَزُوْرًا یعنی
نجدی جھوٹ بولتے اور اپنی خرافات پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتے اور امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف
اپنی نسبت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں وَيَتَسَتَّرُوْنَ ظَاهِرًا بِمَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَيُلَبِّسُوْنَ بِذٰلِكَ
عَلَى الْعَامَّةِ یعنی یہ نجدیہ از راہِ تقیہ چھپاتے ہیں۔ ساتھ مذہب حضرت امام حنبل کے تاکہ عوام کو دھوکہ دے سکیں اور
تلبیس ابلیس کریں خود قرن الشیطان اول ابن عبدالوہاب کا پوتا اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھتا ہے الا انما فی
بعض المسائل اذا صح لنا نص جلی ترکنا المذہب وان خالف مذہب الحنابلۃ یعنی ہم کو جب
کوئی نص جلی مل جاتی ہے تو ائمہ اربعہ کے مذہب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ حنبلی مذہب ہو (آشوب نجد صفحہ) دیوبند
کے صدر مدرس مولوی حسین احمد کا فتویٰ بھی سنئے وہ اپنی کتاب رجوم المدنین " میں لکھتے ہیں۔ نجدی خونخوار ظالم۔
باغی فاسق۔ مسلمانوں کے خون اور مال کو حلال سمجھنے والے ہیں۔ نجدیوں کے نزدیک تقلید امام معین شرک ہے نجدیوں
کے نزدیک روضۂ مطہرہ سرکار مدینہ کی زیارت حرام ہے اور سفر زیارت زنا کے برابر ہے۔ رجوم المدنین صفحہ ۵۱
تحذیر الخنیفہ صفحہ ۱۰۱-۲۰۰ غور کرو مسلمانوں تم کو زکریا مسجد کا امام کس طرح دھوکہ دیرہا ہے۔ امام مذکور پھر اپنی تقریر
میں کہتا ہے (۲) اور میں زیادہ تقریر کرنا نہیں چاہتا اور میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا
اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ دیکھو مسلمانو غور کرو یہ آیت کریمہ اہل کتاب

Marfat.com

یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں انھیں سے خطاب. لیکن افسوس کہ ذکریا مسجد کا امام اس آیۂ کریمہ کو مسلمانوں پر پیش کرتا ہے اور اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ آؤ اللہ کی وحدانیت کی طرف. گویا زکریا مسجد کے امام کے نزدیک اس وقت جتنے مصلی زکریا مسجد میں موجود تھے وہ سب معاذ اللہ یہودی و نصاریٰ تھے. اور وہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کسی کو اس کی ذات میں شریک کرتے تھے یا آپس میں ایک دوسرے کو رب سمجھتے تھے اور امام گویا ایسے ہی مشرکوں سے مخاطب تھا. اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیہ راجعون.

مسلمانو کیا تمہاری غیرت ایمانی بالکل ہی جاتی رہی جو تمہارے جذبات ایمانی سے کھیل کھیلا جاتا ہے اور تم سے کھلم کھلا و دو ٹوک یہود و نصاریٰ کی طرح خطاب کیا جاتا ہے اور مسلمانوں تم کو معلوم نہیں کہ اس طرح کا خطاب مسلمانوں سے زکریا مسجد کے امام ہی نے نہیں کیا بلکہ بعینہ یہی خطاب خارجی اور نجدی ہمیشہ مسلمانوں سے کرتے رہے ہیں. جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے.

پیارے مسلمانو! لِلّٰہ انصاف کرو. کیا یہ خطاب مسلمانوں سے جائز تھا؟ کیا آیت شریف کے مخاطب مسلمان ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں. پھر کیا یہ ظلم نہیں کہ مسلمانوں کی مسجد میں برسر منبر مسلمانوں سے یہود و نصاریٰ کا خطاب کیا جائے

پھر امام مذکور اپنی تقریر میں کہتا ہے (۲) فعلینا ینبغی لنا الیوم ان نترک البحث فی الفروعات ونصطف صفا واحداً یعنی آج کے دن فروعات کی بحث چھوڑ دو اور سب ایک صف میں ہو جاؤ.

مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ. دیکھو تم کو پھر دھوکہ دیا جاتا ہے. مسلمانوں کا اور نجدیوں کا اختلاف ہرگز صرف فروعی اختلاف نہیں. بلکہ فروعی و اصولی اختلاف ہے. کفر اور اسلام کا اختلاف ہی. ہم زکریا مسجد کے حامی نجدیت امام سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر حلال المال والدم سمجھنا اور یہ سمجھکر ہی لاکھوں بے گناہ مسلمانوں اور ان کے ذی عزت علماء کو تلوار کے

گھاٹ اتارنا صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا خود قرن الشیطان اول ابن عبد الوہاب اپنی کتاب کشف الشبہات میں نہیں لکھ چکا کہ چھ سو برس سے پوری دنیا بلا استثناء کافر ہے. کیا یہ بھی فروعی اختلاف ہے؟ کیا تمام مقلدین ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بسبب تقلید کافر سمجھنا اور کہنا بھی صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا اتباع غیر سبیل المومنین فروعی اختلاف ہی

Marfat.com

کیا حضرت باری عزاسمہٗ جل شانہٗ کے لئے وجہ ید، جہت ثابت کرنا اور اس کے لئے ایسا جسم ماننا جو اُترتا چڑھتا ہو۔ کیا یہ بھی فروعی اختلاف ہے۔ کیا اجماع کے معتبر اور قابل عمل ہونے سے انکار کرنا بھی فروعی اختلاف ہو (از آشوب نجد) معاذ اللہ و انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانو! کہاں تک لکھا جائے صاحب ایمان کے لئے اتنا ہی کافی ہے جتنا لکھا گیا اور جس کے دل میں نجدی بدعت داخل ہوگئی اس کے لئے دفتر بھی ناکافی ہے۔

پیارے دینی بھائیو! ہمارا اور نجدی خبثا کا اختلاف ہرگز صرف فروعی اختلاف نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے یعنی کفر واسلام کا اختلاف ہو۔ لیکن افسوس برحال امام زکریا مسجد کہ وہ برسر منبر کس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتا۔ اور مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے۔ خیر زکریا مسجد کے امام کو چھوڑو وخ رھم فی طغیانھم یعمھون۔ لیکن مسلمانو تم کیوں اپنی پیاری نمازوں کو اس امام کی اقتدار میں برباد کرتے ہو؟ زکریا مسجد کا امام تو نجدیوں کو خوش کرکے ان سے انعام (ہدیہ نفیہ) پاتا ہے اور اس کا امیر معظم اس خوشامد سے خوش ہوکر اس کو دنیوی انعام دیتا ہے (ملاحظہ ہو بمبئی کا اخبار المنشرہ ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء) لیکن مسلمانو تم اس حامی نجدیت کو امام بناکر خسران مبین کے مستحق نہ ہو۔

پیارے سُنّی بھائیو! ظالم ابن سعود اور اس کی ظالم حکومت کے سنسنی خیز مظالم سے کون ناآشنا ہے۔ ابن سعود نجدی ہے اور ہمارے آقا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نجدیوں سے نفرت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ حضور اقدس نے نجد کے لئے دعا نہ فرمائی اور نجد میں زلزلے اور فتنے ہونے کی اور شیطان کے سینگ نکلنے کی خبر دی (صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الفتن) حضور اقدس نے بارہا نجد کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہاں سے فتنہ نکلے گا۔ یہاں سے شیطان کا گروہ نکلے گا وغیرہ اکثر احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجدیوں سے نفرت فرمایا کرتے اور نجدی فتنہ کی خبر دیا کرتے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ طوالت کے خوف سے احادیث نقل نہ کی گئیں۔ جس کو تفصیل مطلوب ہو وہ بخاری شریف اور مسلم شریف مشکوٰۃ شریف و فتاویٰ شامی و دیگر کتب ملاحظہ کرے۔ اب ہم پھر وضاحت کے ساتھ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ نجدیوں میں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ دیکھو موجودہ نجدی ابن سعود کی خاص کتاب الہدیۃ السنیہ ہم اس کتاب کی عبارت مع ترجمہ نقل کرتے ہیں تاکہ ہمارے سُنّی بھائیوں کو یہ بھی معلوم ہوجائے کہ موجودہ نجدی اور قرن الشیطان اول ابن عبدالوہاب میں علماً و اعتقاداً کوئی فرق نہیں۔ جو اس شیطان اول کے عقائد تھے وہی اس نجدی کے بھی ہیں ملاحظہ ہو یارسول اللہ کہنا شرک اکبر ہو۔ ہدیۃ السنیۃ صفحہ ۴۷ پر لکھتا ہے لا یقال یارسول اللہ

Marfat.com

او یا ولی اللہ اسئلک الشفاعۃ او غیرھا کان رکینی او اغثنی او اشفعنی۔ الی آخرہ
یعنی یا رسول اللہ نہ کہا جائے۔ اسی طرح یا ولی اللہ کیونکہ اس بارے میں قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ یہ
شرک اکبر ہو۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتال کیا اور اس کا شرک اکبر ہونا قرآن و حدیث سے
ثابت ہے (معاذ اللہ) اور سنیے شفاعت طلب کرنے والا مشرک ہے اور اسی اپنی کتاب ہدیۃ السنیۃ میں لکھا ہے۔
فمتخذ الشفیع مشرک لا تنفعہ شفاعۃ یعنی شفیع پکڑنے والا مشرک ہے۔ اور اس کو شفاعت کرنیوالے
کی شفاعت کچھ نفع نہ دیگی ہدیۃ السنیہ صفہ ۶۵ اور لکھتا ہے فبین ان المتخذین شفعاء مشرکون یعنی ظاہر ہو گیا
شفیع بنانیوالے مشرکین ہیں ہدیہ صفحہ ۴۶ تحذیر المنفیہ صحہ ۱۳ مسلمانو ذرا انصاف کرو۔ کیا تم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو شفیع المذنبین نہیں مانتے کیا تم حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان نہیں رکھتے
پھر کیا اس نجدی نے تم کو کافر مشرک نہیں کہا۔ آہ نہ صرف تم کو بلکہ اس ظالم نے منھ بھر کر تمام روئے زمین کے مسلمانوں
اور نہ صرف موجودہ مسلمانوں بلکہ اگلے پچھلے نہ صرف عام مسلمانوں کو بلکہ صحابہ کرام بلکہ خود حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور ان کے رب تبارک و تعالیٰ کو بھی معاذ اللہ کافر مشرک کہا۔ کیونکہ شفاعت قرآن و حدیث سے ثابت ہے فلا حول ولا قوۃ
الا باللہ۔

پیارے بھائیو! اب تو آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ ابن عبد الوہاب اور موجودہ نجدی ابن سعود اعتقاداً ایک ہی
ہیں۔ دونوں کے مذہبی عقائد میں کوئی فرق نہیں۔ اب ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ عملاً بھی دونوں ایک ہی ہیں ابن
عبد الوہاب نے بھی مسلمانوں پر شدید مظالم کئے۔ دیکھو حضرت سیدی علامہ محمد امین عابدین رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار حاشیہ
در المختار جلد سوم (حنفی المذہب کی معتبر اور مستند کتاب فتاویٰ شامی) میں پیروان ابن عبد الوہاب کی نسبت لکھتے
ہیں کہ ہمارے زمانہ میں یہ لوگ نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر تغلب کیا۔ یہ لوگ اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن اعتقاد ان
کا یہ تھا کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اسی عقیدہ کی بناء پر اہلسنت
اور ان کے علماء کے قتل کو مباح سمجھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کیا۔
اور ۱۲۳۳ھ میں اسلامی لشکر کو ان پر فتح دی (فتاویٰ شامی) مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے جس طرح زمانہ سابق میں
وہابیوں نجدیوں کے منحوس وناپاک قدم سے سرزمین حجاز کو پاک صاف کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اب بھی مکہ معظمہ

اور مدینہ منورہ کی مقدس و مبارک گلیوں کو ظالم وہابی نجدیوں کے وجود نا سعود سے پاک کرے۔ آمین ثم آمین۔

مسلمانو! پیارے دیندار بھائیو! یہ کیسا انقلاب ہے آہ تمہاری غیرت دینی کیا ہوئی۔ تمہارے جذبات ایمانی کیسے سرد ہو گئے؟ کیوں نہیں۔ تمہاری رگوں میں حرارت ایمانی سے خون جوش کرتا تھا

آہ تم کو اسلامی ہمدردی کیسے چین لینے دیتی۔ کیا تم اتنے بحس ہو گئے؟ کیا تم ظالم نجدیوں کے دلخراش مظالم بھول گئے۔ کیا تم ان ظالموں کی داستان ظلم و ستم فراموش کر سکتے ہیں؟ آہ کون، ظالم ابن سعود جس نے دنیائے اسلام میں دل ہلا دینے والے مظالم سے تہلکہ ڈال دیا تھا جس کے بے پناہ ظلم سے اسلامی دنیا میں کہرام مچ گیا تھا۔ جس شقی نے مکہ معظمہ میں جس کے متعلق تمہارا رب تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے من دخلہ کان امنا یعنی جو شخص مکہ میں داخل ہوا۔ وہ امن میں آگیا۔ آہ اس بیت امن میں رہنے والوں کو اس ظالم نے تباہ و برباد کیا، ان کا مال لوٹا۔ ان کو بے دریغ قتل کیا۔ بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ کیا۔ گھر والوں کو بے گھر کیا۔ ہاں ہاں اس ظالم ابن سعود نے ساکنان مدینہ طیبہ کو بیدردی سے تلوار کے گھاٹ اتارا۔ ہاں ان اہل مدینہ کو جن کے متعلق مسلمانوں کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ من اخاف اھل المدینۃ ظالما لھم اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنۃ اللہ (نسائی شریف فتح الباری صـ۲۳۵) یعنی فرمایا حضور نے جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے درانحالیکہ ان پر ظلم کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو ڈراتا ہے اور ہوگی اس پر لعنت اللہ تعالیٰ کی۔ ظالم ابن سعود نے حضور کے ارشاد کی کچھ پرواہ نہ کی۔ نہ خدا کی لعنت کا خوف کیا۔ اس ظالم نے مسلمانوں کے عظمت والے مقدس مقامات کو برباد کیا، آہ صد ہزار آہ۔ جس ظالم نے تمہارے آقا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی۔ تکلیف پہونچائی۔ ان کو قبر انور میں بے چین کیا۔ ان کے مقدس مولد النبی کو منہدم کیا آہ وہ مقدس مولد النبی جہاں باعث ایجاد عالم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جہاں ہر وقت رحمت و انوار کی بارش ہوا کرتی تھی۔ ہیہات ہیہات اس مبارک یادگار اور محترم مقام کو اپنے ناپاک کدالوں سے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ وا حسرتاہ۔ تمام مسلمانوں کی ماں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کو اپنی ناپاک گولیوں سے ظالموں نے شہید کیا۔ وا ویلتاہ۔ عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جناب سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کو شہید کیا بلکہ اس مقدس مزار پر خبیث مع جوتے کے چڑھ گئے اور کہنے لگے اے عباس تجھ میں کچھ طاقت ہو تو ہمارا کچھ بگاڑ۔ آہ عم رسول کی یہ توہین، کون عم رسول جن کے متعلق حضور

پُرنور فرماتے العباس منی وانا منہ یعنی عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آہ جس ظالم نے حمی جابہ نے جس دشمن اسلام واہل اسلام نے دودھ پیتے بچوں پر رحم نہ کیا۔ آہ جس سنگدل نے عفت مآب پردہ نشین عورتوں پر رحم نہ کیا ہو۔ وامصیبتاہ جن پاک بیبیوں کا ناخن چشم فلک نے نہ دیکھا ہو۔ ان کو بے پردہ کیا گیا نہ صرف بے پردہ بلکہ معاذ اللہ خلاف شریعت حرکات کیے گئے۔ ان کو برہنہ کیا گیا وہ مظلوم خواتین صرف زانوؤں تک ایک رومال لپیٹے ہوئے تمام بدن ننگا دوڑائی گئیں۔ آہ جو کبھی چند قدم بھی نہ چلی تھیں۔ نازونعم کی پلی ہوئی ظالم نجدیوں کے خوف سے اپنی عصمت بچانے کے لئے ساٹھ ساٹھ میل بھوکی پیاسی تپتی ہوئی زمین پر ننگے بدن ننگے پاؤں جان وعزت کے خوف سے گرتی پڑتی بھاگی بھاگی پھر رہی تھیں۔ پاؤں سُوج گئے۔ تلووں میں چھالے پڑ گئے۔ پنڈلیوں میں زخم ہو گئے مگر ظالم اور سفاک نجدیوں کے خوف سے اپنی جان اور عزت بچانے کے لیے بھاگی بھاگی گوشۂ عافیت کی تلاش کر رہی تھیں۔ ظالم نجدیوں نے غدر مچا رکھا تھا۔ نجدی درندوں نے تمام مکانوں کو لوٹنا اور مکانوں کے مالکوں کو بلا استثنیٰ قتل کرنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے ان درندہ صفت نجدیوں کو دیکھتے تھے اور سہم جاتے تھے آہ وہ مظلوم اپنے پیارے پیارے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو جوڑ کر ان ظالموں سے رحم وکرم کی التجائیں کرتے تھے لیکن ہائے مصیبت کہ بچوں کی عاجزی کا جواب تلواروں، خنجروں کی نوکوں اور بندوقوں کی سنگینوں سے دیا جاتا تھا۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے سب ہی قتل کیے جا رہے تھے۔ بازار خونریزی گرم تھا۔ نجدی وحشی مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیل رہے تھے۔ آہ ان ظالموں پر کسی کے آنسو، کسی کی زاری، کسی کی خوشامد، ان سنگدلوں کے دلوں پر ذرہ برابر اثر نہ کرتی تھی۔ جو ان بیدردوں کے سامنے آتا۔ انتہائی قساوت قلبی سے جانوروں کی طرح ذبح کیا جاتا تھا۔ آہ ایسی بربریت، ایسے جہالت کے مظالم کر کے آسمان فلک بھی لرز گئے ہوں گے۔ آہ مسلمان کلمۂ رسول پر گولی کا نشانہ بنائے گئے۔

مسلمانو! اس ظالم جابر ابن سعود اور اس کی شیطانی فوج نے ایک دو ظلم نہیں کیے جن کا شمار کرایا جا سکے۔ ان ظالم خارجیوں نے ہر اس مقام کو اور مزار کو شہید ومسمار کر دیا۔ جو مسلمانوں کے نزدیک مقدس تھا اور جن کو مسلمان اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ مثلاً (۱) مزار سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) مزار سیدتنا آمنہ والدہ حضور پُرنور (۳) مزار سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۴) مزارات اہل الہواشم (۵) مسجد جن (۶) مسجد ابوقبیس (۷) مزار سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۸) مزار حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۹) مولد النبی صلی اللہ

ہمارے اشتہار کی اشاعت اول ہی غلطی سے جہاں بجائے لفظ "مظلوم" معصوم لکھا گیا اس پر علمائے کرام نے اس تنبیہ فرمائی بالخصوص حضرت ناصر الاسلام والمسلمین سلطان العلماء نائب مفتی عالی شان آیۃ من آیۃ الرحمٰن مولانا مولوی مفتی حافظ قاری ابو الفتح محمد حشمت علی خاں لازال بالحسنٰی والاحسان نے توجہ دلائی (بقیہ صفحہ ۱۹ پر دیکھئے)

تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) مولد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (۱۱) مسجد انا اعطیناک الکوثر (۱۲) وہ مقام جہاں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے پیارے صابر بیٹے سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو قربانی کے لئے لٹایا تھا (۱۳) جبل النور کا وہ مقام جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدر مبارک جبریل علیہ السلام نے چاک کر کے نور ربانی بھرا تھا۔ الغرض نجدی ظالموں نے وہ وہ ظلم وستم ڈھائے کہ دنیائے اسلام کانپ گئی۔ آسمانوں پر مظلوموں کی فریاد سے شور برپا ہو گیا مسلمانوں کے دولت ایمانی کے ڈاکوؤں اور مسلمانوں کے مال دنیوی کے لٹیروں نے اپنی انسانیت سوز بربریت اور درندگی کا خوب خوب مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف پہونچائی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو بے چین کیا اور اسی لئے مسجدوں میں نجدی ظالموں کے لئے بددعائیں کی جاتی تھیں لیکن آج مسلمانوں کی حرارت ایمانی سرد ہو گئی۔ آج مسلمانوں کا مذہبی جوش ٹھنڈا ہو گیا، آج مسلمان بےحس ہو گئے۔ آج مسلمانوں کی غیرت دینی میں کوئی جوش باقی نہیں رہا۔ آج مسلمانوں میں دینی ولولہ نہیں رہا۔ آہ مسلمانو! اب تمہاری بے غیرتی۔ بےحسی وجمود کی انتہا ہو گئی آہ آج تمہارے سامنے تمہاری مسجدوں میں تمہارے منبروں پر تمہارے خطیب کہلانے والے تمہارے امام بننے والے اسلام کے بدترین دشمن اور ظالم نجدیوں کی علی الاعلان تعریفیں کر رہے ہیں ؎

اخ اکان الغراب دلیل قوم ؛ سیھدیھم طریق الھالکین

مسلمانو! کیا یہی تقاضا غیرت دینی اور اخوت اسلامی ہے۔ کیا تم اپنے دشمنوں کے دوست کی تعریف کرو گے یا ٹھنڈے دل سے سنو گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کیا ہو گیا تم کو۔ کہ تم خدا اور رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمنوں کی تعریف برداشت کرتے ہو۔ ان کا اپنی مسجدوں میں آنا گوارا کرتے ہو۔ مسلمانو مسلمانو، اے سنی بھائیو! اٹھو اٹھو۔ خدا اور رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی پر کمر باندھو۔ امن وقانون میں رہ کر ان کے خلاف ہر بات کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جس مسجد میں نجدی کا طرفدار امام ہو اس کو عہدۂ امامت سے خارج کراؤ اور اگر خارج نہ کرا سکو۔ تو اس کا قطعی بائیکاٹ کرو۔ اس کے پیچھے ہرگز نماز مت پڑھو۔ زکریا مسجد کے امام احمد یوسف فارسی کا حال تم کو معلوم ہو چکا۔ اب تمہارا دینی۔ ایمانی۔ اسلامی فرض ہے کہ تم اس امام کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرو اور زکریا مسجد کے متولیوں سے درخواست کرو کہ وہ تمہاری نمازوں کا احترام کریں اور اس امام کو فوراً امامت سے خارج کریں۔ اگر کبھی خدانخواستہ ٹرسٹی صاحبان زکریا مسجد تمہاری درخواست منظور نہ کریں تو تم اس امام کا اس وقت تک کے لئے بائیکاٹ کرو۔ جب تک کہ وہ

(بقیہ صفحہ ۱۸) کہ بجز حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے کوئی معصوم نہیں اور لفظ معصوم اہلسنت کا خاص اصطلاحی لفظ ہے۔ اس کا اطلاق حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ہم حضرات علمائے کرام بالخصوص حضرت قبلہ شیر بیشہ سنت مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور بارگاہ رب العزت

Marfat.com

شرعی طور پر توبہ صحیحہ علی الاعلان بر سر منبر نہ کرے اور اس کو اپنی تقریر کی طرح اخباروں میں شائع نہ کرے۔ یاد رکھو مسلمانو! اب تمہاری نماز اس امام کے پیچھے ہرگز درست نہ ہوگی۔ شرعاً احمد یوسف امام زکریا مسجد کو اب امام بنانا اس کو قاضی بنانا۔ اس سے نکاح پڑھوانا۔ اس کو سلام کرنا۔ اس کی ذرہ برابر عزت کرنا۔ سب حرام، قطعاً حرام، مسلمانو اگر اپنے ایمان کی سلامتی اور عاقبت کی عافیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔ ان سے دور رہو۔ اُن سے اپنی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ قیامت کے دن شفاعت رسول سے محروم ہو جاؤ گے۔ وہاں سوائے اُس رؤف و رحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی مددگار اور حامی نہ ہوگا۔ لہٰذا بچاؤ اپنی جانوں کو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے۔

دیندار بھائیو! اس اشتہار کی اشاعت سے ہمارا مقصد صرف تمہاری دینی بھلائی ہے۔ خدارا اس پر غور کرو اور مکاروں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہو۔ اب ہم زکریا مسجد کے ٹرسٹی صاحبان سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس اشتہار کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمادیں اور شرعی احکام کو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کی نماز برباد ہونے سے بچائیں اور احمد یوسف امام زکریا مسجد کو فوراً عہدۂ امامت سے خارج کردیں اور اپنی دینداری اور اسلامی ہمدردی کا ثبوت دیں۔

(نوٹ) مسلمان بھائی اور دیگر متولیان مساجد ہمارے اس اشتہار کو خاص زکریا مسجد ہی کے امام کے خلاف نہ سمجھیں بلکہ ہر اُس امام کے خلاف جانیں جس نے نجدیوں کی تعریف کی ہو۔ ان کی مدح سرائی میں قصیدہ خوانی کی ہو لہٰذا مسلمان بھائی اور دیگر مساجد کے متولی صاحبان بھی ہماری گذارشات پر توجہ فرمائیں اور جہاں اور جس جس مسجد میں ابن سعود اور اس کے لڑکوں کی اور نجدیوں کی تعریف کی گئی ہو اور جس امام نے ایسا کیا ہو مسلمانوں پر فرض مذہبی ہے کہ ایسے امام کے خلاف پُر زور احتجاج کریں اور اس کو امامت سے خارج کرائیں ورنہ بصورت دیگر اس کا بالکل بائیکاٹ کریں اور وہاں نماز نہ پڑھیں۔ خواہ وہ مسجد جامع مسجد ہو، خواہ مینارہ مسجد یا

اور کوئی مسجد فقط وما علینا الا البلاغ، ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

حسب فرمائش ارکین انجمن تبلیغ صداقت مسلمانوں کی دینی بھلائی کے لئے لکھا اس مضمون کو فقیر ابو المظفر محمد سالم بن شیخ علی دربار ہاشمی قادری رکن مجلس عاملہ انجمن تبلیغ صداقت نے مولی تعالیٰ رحمت کرے راقم پر اور مشتہرین پر اور ان سب پر جو چلیں راہ سیدھی۔

المشتہرین:۔ ارکین انجمن تبلیغ صداقت چھا چھ محلہ کا مبیکر اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

Marfat.com

اِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ احمد یوسف امام زکریا مسجد بمبئی نے بروز جمعہ زکریا مسجد میں ابن سعود کے بیٹوں کا خود استقبال کیا، آداب بجالایا اور مصلیوں سے استقبال کرایا اور نجدی حکومت کی ابن سعود نجدی کی اور اس کے لڑکوں کی تعریفیں کیں نجدیوں کی شان میں قصیدے پڑھے انکی حفاظت و سلامتی کی دعا کی اور ایک تقریر کی جسمیں کہا کہ اللہ عزوجل کے بہت بڑے شکر کا سبب یہ ہے کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح، اور ایسی دعوت جسمیں کجی اور نقصان نہیں اور نجدی حکومت کو حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد بتایا اور کہا کہ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ جو اشارہ کرتا ہے کہ ان کا اور تمام اہل زمین کا ایک ہی کلمہ ہے جسکی بناء پر ہم سب پر لازم ہے کہ فروعات کی بحث چھوڑدیں اور ایک صف ہو جائیں اور ایسے امور اور مسائل میں مشغول نہ ہوں جن کا نقصان نفع سے زیادہ تر ہے۔ نیز اپنی تقریر میں ابن سعود کے بڑے لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے بلند تر امیر نیکی کے تمام ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو اور نزدیک کر دیا ہمنے واسطے اے سہا ستارے تیرے لئے نظر کو۔ اگر تو کسی روز میدان جنگ میں بحر کیوقت بھی بلائیگا تو ہم تنہا تنہا اور جماعتیں بنا کر بلندی حاصل کرنیکے لئے تیرے پاس حاضری دینگے اسکے بعد کہا کہ میں زیادہ تقریر کرنا پسند نہیں کرتا اور میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قل یا اھل الکتٰب الیٰ اخرہٖ اس کے بعد نہایت تعظیم و تکریم سے ابنائے سعودی کو رخصت کیا اور ابنائے سعودی نے امام مذکور کو انعام دیا یہ تمام حالات بمبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں شائع ہو گئے ہیں اس کے بعد شہر کے چند سنی مسلمانوں نے ایک اشتہار شائع کر کر ان حالات پر تمام سنیوں کی توجہ مبذول کرائی پھر ہماری انجمن نے ایک اشتہار بعنوان "دشمنانِ اسلام کی آمد بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" شائع کرایا جو آپکی خدمت میں بھی ارسال ہے (۱) اب عرض یہ ہے کہ اس امام کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟ (۲) اس کی امامت درست ہے یا نہیں اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی جائیں وہ واجب الاعادہ ہیں یا نہیں؟ اور اگر اعادہ نہ کیا جائے تو فرض ذمہ سے ساقط ہو گا یا نہیں؟ (۳) اگر امام توبہ کرنا چاہے تو کسطرح کرے کیا امام کو اپنی غلطی اور توبہ کا اعلان برسر منبر عام مسلمانوں کے سامنے کرنا اور اس کو اپنی تقریر کی طرح شائع کرنا ضروری ہے اور کیا توبہ کیساتھ تجدید اسلام بھی ضروری ہے؟ (۴) اگر امام چند معتبر اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو کیا شرعاً اسکی توبہ قابل قبول ہو گی اور ایسی خفیہ توبہ کے بعد اسکی امامت درست ہو گی یا نہیں؟ (۵) راقم اشتہار نے جو کچھ اپنے اشتہار "دشمنانِ اسلام کی آمد بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" میں لکھا ہے وہ حق و صواب ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ ارشاد فرمائیں اور مولےٰ تبارک و تعالےٰ سے اجر پائیں۔

المستفتئین:- اراکین انجمن تبلیغ صداقت۔ رحمت منزل کامبیکر اسٹریٹ چھاچھ محلہ بمبئی ۳

Marfat.com

فتوائے دار الافتاء مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

الجواب

نجدیوں کی بددینی اور اسلام و مسلم کشی کوئی راز اور مخفی چیز نہیں۔ ان کی گمراہی وفتنہ پردازی عالم آشکار ہے
آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے بالاعلان فرمادیا کہ نجد سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ بخاری شریف
کی حدیث ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ نجد کے لوگ
حاضر تھے۔ انھوں نے عرض کیا یا رَسُوْلَ اللّٰہ ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے پھر حضور نے شام و یمن
کے لئے دعا فرمائی اور نجد کے لئے دعا نہ کی۔ انھوں نے پھر درخواست کی۔ مگر حضور نے قبول نہ فرمائی۔ بلکہ
تیسری مرتبہ درخواست کرنے پر فرمایا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنی نجد سے
زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ بخاری شریف مصری جلد رابع صفحہ ۱۵۳
مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نجد سے وہ شیطان کا سینگ ابن عبدالوہاب نجدی
نکلا جس نے اپنا ایک جتھا تیار کر کے وہابی مذہب ایجاد کیا۔ اگرچہ وہابی فرقہ اپنے کو حنبلی کہتا ہے مگر یہ ان کا
فریب ہے۔ ان گمراہوں کے عقیدے میں تمام دنیا کے مسلمان مشرک ہیں۔ مسلمانانِ اہلسنت و علمائے اہلسنت کا
قتل جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب رد المحتار عرف شامی میں فرماتے ہیں کہ کما
وَقَعَ فِیْ زَمَانِنَا فِیْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَھَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَکَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْھَبَ
الْحَنَابِلَۃِ لٰکِنَّھُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّھُمْ ھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَمَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَھُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِکَ
قَتْلَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَقَتْلَ عُلَمَائِھِمْ حَتّٰی کَسَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَوْکَتَھُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَھُمْ وَظَفِرَ بِھِمْ عَسَاکِرُ
الْمُسْلِمِیْنَ عَامَ ثَلٰثِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَاَلْفٍ۔ حدیث مبارک کی روشنی میں ظاہر ہو گیا کہ نجدی مذہب ذریت

Marfat.com

شیطان کا ایک عظیم فتنہ ہے ۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوا کہ نجدیوں کے عقیدے میں تمام دنیا کے مسلمان مشرک ہیں ۔ اور ان کے نزدیک مسلمانان اہلسنت کا قتل حلال ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان خبثا نے غلبہ پایا ۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور وہ وہ ظلم کئے کہ شیطان بھی انگشت بدنداں رہ گیا ان کے کفر و ارتداد میں کیا شبہ جب تک وہ اپنے عقائد کفریہ سے توبہ نہ کریں ان کا جھنڈوں پر کلمہ لکھنا قرآن پڑھنا اسلام کا دعوی کرنا ان کو کفر سے نہ بچائے گا ۔ احمد یوسف امام زکریا مسجد کے اقوال و افعال مذکورہ فی السوال اس کی وہابیت کی شہادت دیرہے ہیں ۔ وہ یقیناً نجدیوں خبیثوں کے ہم عقیدہ ہے در سخت وہابی ہے ۔ برضا و رغبت نجدیوں کی تعظیم و توقیر کرنا ان کی تعریف و توصیف میں قصیدہ پڑھنا بحکم قرآنی نجدی بنتا ہے ۔ ارشاد ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی تم میں سے جو ان سے دوستی کرے وہ انھیں سے ہے ۔ لہٰذا امام مذکور اپنی ان حرکات و اقوال کی بناء پر نجدی وہابی فرقہ کا ایک فرد ہوا مسلمانوں کو اُس سے پرہیز و گریز لازم ہے ۔

۱ امام مذکور بددین گمراہ وہابی نجدی و نجدی پرست ہے ۔ اس کو فوراً امامت سے معزول کرنا ضروری ہے

۲ اس کی امامت حرام ہے ۔ اس کے پیچھے نماز درست نہیں ۔ اس واقعہ پر مطلع ہونے کے بعد اس کے پیچھے نماز پڑھنا اپنی نمازوں کو برباد کرنے کے علاوہ گناہ عظیم ہے ۔

۳ اگر توبہ کرے تو بالاعلان مجمع عام میں نجدیوں کی گمراہی و بددینی کا اقرار کرے نجدی وہابی عقیدوں سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے توبہ نامہ شائع کرے ۔ تجدید اسلام کرے ۔

۴ گناہ بالاعلان کی توبہ بالاعلان ضروری ہے ۔ چند آدمیوں کے سامنے خفیہ طور پر توبہ معتبر نہیں اگر بالاعلان توبہ کی ۔ تو توبہ معتبر ہوگی ۔ مگر پھر بھی ایسے شخص کو منصب امامت پر قائم رکھنا خلاف احتیاط ہے ۔

۵ اشتہار (دشمنانِ اسلام کی آمد بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم) میں جن واقعات کی بناء پر شرعی احکام بیان کئے ہیں ۔ وہ احکام حق و صواب ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ۔

(۱) کتبہ

عبد العزیز صدر مدرس دارالعلوم اہلسنت مصباح العلوم مبارکپور

Marfat.com

الجواب صحیح

(۲) شمس الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ اہلسنت

مصباح العلوم مبارکپور

الجواب صحیح

(۳) ابوالفضل علی احمد غفرلہ الصمد مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

(۴) فقیر محمد ثناء اللہ اعظمی غفرلہٗ مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۵) الجواب صحیح

محمد عثمان اعظمی مدرس جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۸)

فتوائے بھیروں گڈھ ریاست گوالیار

الجواب

(۱) فرقہ جدیدہ نجدیہ نہ حنبلی ہے نہ شافعی، بلکہ مثل روافض و خوارج اہل سنت سے خارج اور گمراہ بددین

اور بدعتی وناری فرقہ ہو طحطاوی میں ہے مَنْ کَانَ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ

وَالنَّارِ یعنی جو شخص ان چاروں مذہب اہلسنت سے خارج ہے وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ اس فرقہ والے کی

عزت و مدحت و وقعت و تعظیم بلاشبہ حرام ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ

غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَیْہَقِیُّ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے غضب فرماتا ہے۔ اور عرش عظیم ہل جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ وَابْنُ عَسَاکِرَ یعنی جس نے مبتدع کی تعظیم وتکریم کی۔ اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔ قَدْ صَرَّحُوْا عُلَمَاءُنَا قَاطِبَةً فِیْ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا مِنْ زَمَانِ خُرُوْجِهَا اِلٰی یَوْمِنَا هٰذَا امام مذکور بھی نجدی ہے اگر پہلے نہ تھا۔ تو اب ہوگیا بلکہ نجدی کا غلام نافرجام اور وہ اس کا امام جو حکم اس کے لئے وہی اس کے لئے ہے۔ کہ مسلمان اس سے دور رہیں اور میل جول ترک کریں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں فتاویٰ تاتارخانیہ اور فتح القدیر میں ہے رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَجُوْزُ خَلْفَ اَهْلِ الْهَوٰی یعنی ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور جو نماز جب بھی اس کے پیچھے پڑھی ہو اس کا لوٹانا واجب درمختار رد المحتار میں ہے کُلُّ صَلٰوةٍ اُدِّیَتْ مَعَ کَرَاهَةِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ اِعَادَتُهَا فِی الْوَقْتِ وَبَعْدَهٗ یعنی جو نماز مکروہ تحریمی بھی ادا کی جائے۔ اس کا لوٹانا وقت میں یا بعد وقت کے واجب ہے اور اب ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے اور اُسے امامت سے خارج کرنا واجب ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے لَوْ قَدَّمُوْا فَاسِقًا يَأْثَمُوْنَ یعنی اگر فاسق کو بھی لوگ امام بنائیں گے تو گنہگار ہونگے امامت تو امامت مسلمانوں کے کسی کام میں اُسے متولی کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

زواجر نے اقتراف الکبائر میں ہے الکبیرة تولیة جائر او فاسق امرا من امور المسلمین یعنی ظالم اور فاسق کو مسلمانوں کے کسی کام میں متولی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ نماز اہم ترین فرائض دینیہ میں سے ہے اس کا اہتمام امامت ضروری ہے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔ حدیث ہے اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ رَوَاهُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ یعنی اگر تمہیں یہ منظور اور پسند ہو کہ ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو چاہئے کہ تم میں سب سے بہتر کو امام بناؤ۔ فقط (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳) حدیث میں ہے اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِهِ الْکَبِیْرِ یعنی جب تو کوئی گناہ کرے تو اس کے ساتھ توبہ کر۔ پوشیدہ کی پوشیدہ اور آشکارا کی آشکارا۔ پس امام مذکور نے جس طرح نجدیوں کی سب کے سامنے مدح کی۔ اسی طرح اس پر لازم ہے

کہ سب کے سامنے توبہ کرے۔ خفیہ توبہ اس کی توبہ نہیں ہوگی اور جب توبہ نہیں تو امامت کیسی؟ بلکہ لازم یہ ہے کہ توبہ کے بعد اُس پر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو (نجدیوں سے نفرت وبیزاری) جب تک آسے ہرگز امام نہ بنائیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے اَلْفَاسِقُ اِذَا تَابَ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهٗ مَا لَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ زَمَانٌ يَظْهَرُ عَلَيْهِ اَثَرُ التَّوْبَةِ یعنی فاسق کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ اتنا زمانہ نہ گذر جائے کہ اُس پر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو جائے۔ جب شہادت میں یہ حکم ہو تو امامت جو نیابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیسے جائز ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جواب نمبر ۳ میں گذرا یعنی خفیہ چند اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو وہ توبہ نہ ہوگی۔ علانیہ برسر منبر در برد اشخاص عام کرے اور اشتہار چھپوا کر عام طور پر شائع کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اشتہار میں جو کچھ نجدیوں کے لئے لکھا وہ صحیح ہے

(۶) عبدالکریم غفرلہ المولےٰ الرحیم چتوڑی

ملنے کا پتہ

جناب سلطان حسین صاحب تاجر کتب۔ وزیر بلڈنگ۔ بھنڈی بازار بمبئی ۳

جناب غلام محی الدین صاحب تاجر کتب بندر والی بلڈنگ۔ کولسہ محلہ۔ بمبئی ۳

جناب حکیم بابو محمد عمر صاحب۔ قریب بڑی مسجد۔ مدن پورہ بمبئی

ضیاء کمپنی پارچہ فروش ۲۱۶۔ مسجد بندر روڈ۔ ناخدا محلہ ناگ بمبئی ۳

انجمن اہلسنت ۳۵ بھوساری محلہ۔ سانگ اسٹریٹ۔ بمبئی ۳

Marfat.com

۷۸۶

فتوائے سنبھل ضلع مراد آباد

الجواب

(۱) بلا کسی معذوری و مجبوری کے ابن سعود اور اس کے بیٹوں کے عقائد باطلہ و حرکات نالائقہ پر مطلع ہو کر ان کی نہ فقط ایسی تعریفیں اور استقبال و اعزاز کرنا بلکہ ان کے باطل مذہب کو صحیح قرار دینا۔ ان کے اصولی اختلافات کو فروعی اختلافات بتانا۔ کسی صحیح العقیدہ سُنّی المذہب شخص سے ممکن نہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ایسے حرکات ایسے افعال و اقوال کسی گمراہ و بد دین۔ نجدی سیرت سے صادر ہوں گے۔ رد المحتار میں ہے۔ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَہٗ کَافِرٌ وَحُکْمُہُ الْقَتْلُ وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ کَفَرَ (رد المحتار ص ۲۹۹ ج ۳) شرح فقہ اکبر میں ہے اَلرِّضَا بِالْکُفْرِ کُفْرٌ سَوَاءٌ کَانَ بِکُفْرِ نَفْسِہٖ اَوْ بِکُفْرِ غَیْرِہٖ (شرح فقہ اکبر مصری ص ۲۰۳) لہٰذا امام زکریا مسجد پر نجدی کے کفری عقائد کو معمولی اختلافات کہنے اور باوجود اس کی ایسی ناپاک گستاخیوں کے اسے قابل ملامت و طعن اور لائق توہین و تذلیل نہ ٹھہرانے کا جرم کم از کم ضرور عائد ہوتا ہے جو خود اس کے نجدی ہمعقیدہ ہونے اور صحیح معنی میں سُنّی المذہب نہ ہونے کا صاف اظہار کر رہا ہے۔ لہٰذا اس امام مذکور پر توبہ و استغفار لازم و ضروری ہے۔

(۲) بلا توبہ کے نہ اس کی امامت صحیح نہ اس کی اقتدا درست۔ نہ فریضہ مقتدی ذمہ سے ساقط ہو۔ کَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ فِیْ کُتُبِ الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ۔

(۳) امام مذکور کو باعلان عام علی رؤس الاشہاد توبہ کرنا اور تجدید ایمان کرنا اور اس کا تقریراً و تحریراً اظہار کرنا ضروری ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْبَۃِ ثَلٰثَۃُ مَوَاضِعَ اَحَدُھَا اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ تَکَلَّمَ بِالْبُهْتَانِ عِنْدَھُمْ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قَدْ خَرَّبْتُ عِنْدَکُمْ بِکَذَا وَکَذَا فَاعْلَمُوْا اَنِّیْ کُنْتُ کَاذِبًا فِیْ ذٰلِکَ (ص ۲۳۵) لہٰذا جس طرح ارتکاب جرم کیا اسی طرح توبہ کرے۔

(۴) علانیہ جرم کی خفیہ طور پر توبہ کرنا اور اس کا صرف چند شخصوں پر اظہار کرنا کافی نہیں۔ لہٰذا امام مذکور

Marfat.com

خفیہ طور پہ تائب ہو کر امامت نہیں کر سکتا. بلکہ ایسے شخص کو بلا تجربہ کے صرف توبہ بالاعلان پر اعتماد کرتے ہوئے پھر امامت کے لئے مقرر کرنا نامناسب ہے. کہ امامت کی بڑی ذمہ داری ہے.

(۵) اشتہار مندرجہ فی السوال کا مضمون صحیح وصواب ہے. اہل اسلام اس پر عمل کریں اور اس کو حق جانیں. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:- المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل
محمد اجمل غفر لہ اللہ عزوجل
ناظم مدرسہ اہلسنت فی بلدۃ سنبھل

الجواب صحیح:- محمد شجاعت عفی عنہ

۷۸۶

فتوائے دار الافتاء جامع مسجد آگرہ

الجواب

اِس میں تو شک نہیں کہ فرقہ نجدیہ اپنے عقائد باطلہ کی بنا پر فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے ان کے عقائد باطلہ مشت انبام ہو چکے ہیں جن کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں. علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی شامی باب البغاۃ میں اس فرقہ کا شمار باغیوں میں فرمایا. اور تحریر فرمایا کہ ان کا اصل اعتقاد یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ مشرک ہے اس کا مال اُس کی جان ان نجدیوں کے نزدیک مباح ہے.

انھیں لوگوں کے واسطے حضور نے دعا نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا. ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا

یطلع قرن الشیطان ان کے مقتدا و پیشوا محمد ابن عبد الوہاب نجدی نے جو کچھ کیا وہ تاریخ وہابیہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں. حجاز و مصر و ہند وغیرہ کے علمائے اہلسنت نے ان کا ہمیشہ رد فرمایا اور لوگوں کو ان سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین فرمائی.

ایسی صورت میں کسی سنی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کی ذرہ بھر تعظیم و توقیر مدح و ثنا کرے جس نے ایسا کیا اس نے اپنے مذہب کو برباد کیا. حضور ارشاد فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ (مشکوٰۃ شریف)

(۱) جس امام نے ان کی تعظیم و توقیر مدح و ثنا کی. اس نے مذہب اہلسنت سے خروج کیا اور وہ انھیں میں شمار کیا گیا ہے.

(۲) اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور جو نمازیں اس بدعت شنیعہ کے اختیار کرنے کے بعد پڑھی گئیں وہ واجب الاعادہ ورنہ بذمہ مسلم باقی رہیں گی.

(۳) تَوْبَةُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَتَوْبَةُ الْاِعْلَانِ بِالْاِعْلَانِ فقہ کا جزئیہ ہے. جس صورت سے بدعت اختیار کی. اسی صورت سے توبہ کرے.

(۴) ہرگز نہیں حکم شریعت کے مطابق توبہ ہونا چاہئے.

(۵) اشتہار میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل صحیح و درست اور حمایت مذہب اہل سنت و جماعت ہے کَثَّرَ اللّٰہُ تعالٰی سَوَادَهُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

فقیر عبد الحفیظ قادری مفتی آگرہ جامع مسجد

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
دار الافتاء
جامع مسجد آگرہ

Marfat.com

۷۸۹

فتوائے ریاست حیدرآباد دکن

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ التَّوَّابِ

(۱) امام مذکور کے اہل بدعت، فاسق معلن، ضال مضل ہونے میں تو شک ہی نہیں، پھر اگر وہ نجدیہ وہابیہ کے عقائد کفریہ ارتدادیہ میں بھی اُن کا متبع اور حامی ہے تو بفحوائے "مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ" خود بھی اُن کا شریک و سہیم خارج از دائرہ ایمان و اسلام اور مستحق عذاب نیران ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (پ ۶- س مائدہ) و ایضاً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝" (پ ۶ س مائدہ) حدیث شریف میں ارشاد ہوا "مَنْ مَشٰى اِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ" (طبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو شخص ان اہل بدعت پرستاران ضلالت سے میل جول رکھے گا وہ انھیں میں سے ہے۔ "بنی اسرائیل پر (حضرت سیدنا) داؤد اور (حضرت سیدنا) عیسیٰ ابن مریم علیٰ نبینا و علیہما الصلاۃ والسلام) کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ یوں کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھے۔ وہ ایک دوسرے کو بُرے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے۔ کیسے بُرے کام کرتے تھے وہ، اُن میں کے بہتوں کو تو دیکھے گا کہ وہ کفار (و مشرکین، اہل بدعت و ضلالت، فاسقین فاجرین مثلاً نجدیہ وہابیہ۔ روافض و نیاچرہ وغیرہم مرتدین و مبتدعین) سے محبت رکھتے ہیں (ان کے لئے منبر پر کھڑے ہو کر قصیدے پڑھتے ہیں۔ ان کو بلند و بالا القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کا لانعام

بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ ذلیلوں کو بلند امیر، اور اُن مصادیق ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ اور عند اللہ شر الدواب کو نیکی کا تارا بتاتے ہیں) کتنا بُرا اُنھوں نے اپنی جانوں کے لئے پیش کیا کہ اُن پر خدا کا غضب ہے اور عذابِ (آخرت) میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھتے ہوتے تو ان (دشمنانِ دین اعدائے پرکیں) کو اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں کے بہت سے نافرمان ہیں (قرآن کریم) جو کوئی بدعتی (بدمذہب، بددین گمراہ جیسے وہابیہ نجدیہ، وغیرہم اشرار) کی طرف اس کی عزت بڑھانے، اُس کا استقبال کرنے، اس کو ممتاز جگہ بٹھانے کے لئے ایک قدم بھی چلا تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی (حدیث شریف) تو معلوم ہوا کہ امام مذکور، بحکم قرآن مجید و حدیث حمید دوست دار اہلِ کفر و بدعت، مبتلا بہ نحت و غضب الٰہی (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا) مستحق عذاب نار، ہادم اسلام ضال مضل ہے اس پر علانیہ کُھلّم کُھلّا توبہ نہ صرف توبہ بلکہ تجدید اسلام و ایمان و تجدید نکاح فرض ہے، صرف چند آدمیوں کے سامنے خفیہ توبہ کر لینا شرعًا ہرگز ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ اُس نے گناہ منبر پہ کھڑے ہو کر علی الاعلان پکار پکار کر تحریرًا و تقریرًا کیا۔ خود گمراہ ہوا، دوسروں کو گمراہی میں ڈالا، وہ ایک بڑی مسجد کا امام تھا۔ بہت سے مسلمان اُس کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اس کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے تھے اُس نے اپنے ساتھ ان کو بھی بدعت کی راہ دکھائی۔ گمراہی کی ٹھوکر کھائی۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اپنی جھوٹی کھوٹی دنیاوی عزت بچانے کے لئے کلھیا میں گڑ پھوڑے۔ آہ اُس نے ناموس اسلام کو برسرِ منبر برباد کیا علی الاعلان دشمنانِ اسلام۔ بدترین اعدائے خدا و رسول جل و علا و علیہ الصلاۃ والسلام، یعنی ابنائے سعود نامسعود اور حکومت نجدی مردود کو اپنی جھوٹی خوشامد اور جہنمی چاپلوسی سے شاد کیا۔ آج اُس کو اپنی عزت پیاری ہو گئی۔ جو وہ کونے میں منہ چھپاتا ہے۔ اگر درحقیقت اُس کو اپنے کئے پر پشیمانی ہے۔ کچھ بھی خوفِ ربانی ہے تو ایک بار پھر منبر پر چڑھے۔ کل شیطان لعین کے بہکانے سے دشمنانِ دین کی مدح میں قصیدے پڑھے تھے آج رحمان و رحیم جل و علا سے توفیق پانے پر اپنی گمراہی اور نکبت کا ماتم کرے اور بصدق دل سے صاف صاف الفاظ میں اپنی ضلالت و بطالت سے توبہ و رجوع کر کے پھر سے مسلمان ہو، تحریرًا اور تقریرًا اس توبہ اور تجدید اسلام کا اعلان ہو۔ اس سے پہلے وہ ہرگز مسلمانوں کی امامت نہیں کر سکتا۔ امامت درکنار مسلمانوں کو اُس سے ملنا جلنا۔ اُس کے پاس اُٹھنا بیٹھنا۔ شادی بیاہ۔ سلام و عیادت ناجائز ہے حدیث شریف نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا "لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ"

(۲) امام مذکور کے کم از کم مبتدع، فاسق معلن، بدمذہب، بدعقیدہ ہونے میں تو شک ہی نہیں ہے حدیث شریف میں ایسوں کے لئے ارشاد ہوا "لَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ" نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ ان کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ فقہائے کرام نے باب امامت میں فاسق معلن کے پیچھے کراہت نماز کی دلیل ارشاد فرماتے ہوئے تصریح فرمائی کہ فاسق اگرچہ عالم ہو مگر اس کو نماز کے لئے نہ بڑھایا جائے گا۔ وہ مسلمانوں کا امام نہ بن سکے گا کہ شرعاً اس کی اہانت اور تذلیل واجب ہے اور امام بنانے میں تعظیم ہوتی ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے۔ چنانچہ فرمایا: اَمَّا الْفَاسِقُ الْاَعْلَمُ فَلَا یُقَدَّمُ لِاَنَّ فِیْ تَقْدِیْمِهٖ تَعْظِیْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا۔ مراقی الفلاح وحاشیہ کنز از علامہ سید ابو السعود وغیرہ کتب فقہ) اور بدمذہب مبتدع تو فاسق فی العمل سے بھی بدتر ہے۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرمایا: "اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِّنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَهُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ" ان تصریحات سے واضح ہے کہ امام مذکور کے پیچھے نماز کم از کم مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور اگر وہ ان خبثا نجدیہ وہابیہ کے عقائد کفریہ ارتدادیہ میں بھی ان کا شریک و سہیم ہے تو سرے سے کسی کی نماز ہی نہ ہوگی۔ فرض علی حالہ ذمہ پر باقی رہے گا۔ بلکہ اس صورت میں اگر مقتدیوں نے اس کو مسلمان سمجھ کر امام بنایا تو ان پر بھی وہی حکم عائد ہوگا اور نہ صرف نماز بلکہ اسلام وایمان کی بھی تجدید کرنا پڑیگی۔

(۳و۴) کا جواب نمبر ایک میں گذرا نمبر ۵ اشتہار دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم سراسر حق وصواب ہے۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا اور دشمنان اسلام ومسلمین کے مکائد سے واقف ہو کر ان سے علیحدگی اور کلی اجتناب اہم الفرائض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) کتبہ الفقیر الحقیر السید آل مصطفیٰ المعروف
بسید میاں القادری البرکاتی القاسمی الطبیب فی صدر
نظامیہ شفاخانہ یونانی حیدرآباد دکن۔
شنبہ دوازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ
مطابق ۱۱ مہر ۱۳۴۹ ف

سید آل مصطفیٰ
حیدرآباد دکن

فتوائے دار الافتاء مراد آباد

الجواب

وہابیہ نجدیہ گمراہ فرقہ ہے اور اس کی گمراہی حد کفر تک پہونچی ہوئی ہے۔ اپنے سوا تمام جہان کو مشرک کہتا ہے اور شرک وکفر کے احکام اس قدر عام کر دیتے ہیں کہ اس سے خود بھی نہیں بچتا ہے اپنے احکام سے خود ہی کافر ٹھہرتا ہے۔ مجموعۃ التوحید ص۱۱۰ میں ہے۔ موالاۃ الکفار موجبۃ لسخط اللہ والخلود فی العذاب بمجردھا۔ اسی صفحہ میں ہے ذکر تعالیٰ ان موالاۃ الکفار منافیۃ للایمان باللہ والنبی وما انزل اللہ (ثم اخبر) ان سبب ذالک کون کثیر فیہم فاسقین ولم یفرق بین من خاف الدائرۃ وبین من لم یخف۔ ان عبارات کا حاصل یہ ہے کہ کفار کی دوستی خدا کی ناراضی اور عذاب دائم کی موجب اور ایمان کے منافی ہے اور خواہ یہ خوف سے ہو یا بغیر خوف کے اس میں کوئی فرق نہیں ص۱۸۲ میں ہے فمن رکن الی اھل الشرک ای مال الیہم ورضی بشیئ من اعمالہم فانہ مستحق لان یعذبہ اللہ وان یخذلہ فی الدنیا والآخرۃ یعنی اہل شرک کی طرف جو میل کرے اور ان کے کسی عمل کے ساتھ راضی ہو وہ عذاب نار اور خذلان دنیا وآخرت کا مستحق ہے اسی صفحہ میں فمن واد کافرا فلیس بمؤمن جس نے کسی کافر سے دوستی کی وہ ایماندار نہیں ص۱۹۲ میں ہے ان المسلم اذا اظہر الطاعۃ والموافقۃ للمشرکین من غیر اکراہ انہ یکون بذالک مرتدا خارجا من الاسلام وان کان یشہد ان لا الہ الا اللہ ویفعل الارکان الخمسۃ ان ذالک لا ینفعہ یعنی جب مسلمان بغیر کسی اکراہ کے مشرکین کے ساتھ طاعت وموافقت کا اظہار کرے تو وہ مرتد خارج از اسلام ہوجاتا ہے اگرچہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو اور ارکان خمسہ ادا کرتا ہو۔ یہ اسے کچھ نافع نہ ہوگا یہ مجموعۃ التوحید جس کی عبارتیں نقل کی گئیں وہابیہ کی مستند کتاب ہے جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں اور حکومت نجدیہ کی طرف سے چھاپی گئی ہے کفار ومشرکین

Marfat.com

کے ساتھ نجدیوں کے جو تعلقات اور جیسی موافقت و مودت ہے ظاہر ہے۔ پھر اپنے ان احکام سے وہ کافر مخلد فی النار سب کچھ ٹھہرتے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے گمراہی کے عقیدے ہیں جن کی علمائے عرب و عجم نے اپنی کتابوں میں تصریحیں فرمائی ہیں حتیٰ کہ ان کے پروردہ کرم ہندوستان کے دیوبندی وہابی بھی اُنھیں خارجی کہتے ہیں۔ چنانچہ المہند جو علماء دیوبند کی ایسی کتاب ہے کہ ان کے اکابر و اصاغر اُس کے مصدق ہیں اُس میں جو کچھ نجدیوں کے متعلق لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔

سوال محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور اُن کے مال اور اُن کی آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اُس کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو کیا مشرب ہو؟

جواب۔ ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے۔ جو صاحب درمختار نے فرمایا۔ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی۔ تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں۔ ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے۔ اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ اور اسی بناء پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اب معلوم ہوا کہ وہابیہ نجدیہ ایسا فرقہ ہے۔ جس کو عرب و عجم کے تمام علماء بیدین گمراہ سمجھتے ہیں اور خود اُن کے ہمخیال وہابیہ دیوبند بھی ان کو خارجی ظالم اور تمام مسلمانوں کو مشرک سمجھنے والا مانتے ہیں۔ ردالمحتار میں بھی یہی ہے اور وہ خود اپنے حکم سے ہی خارج از اسلام ہیں اور جو مظالم انھوں نے کئے ہیں۔ انھوں نے دنیائے اسلام کو تڑپا دیا ہے۔ اور مسلمانان عالم کے قلوب مجروح کر ڈالے ہیں بلکہ ان کی سفاکیاں اور درندوں کو شرما دینے والے مظالم اس حد پر پہونچ گئے کہ دنیا کے غیر مسلم بھی اُس کے تصور سے

لرزہ براندام ہوتے ہیں۔ ایسوں کے ساتھ رسم وراہ میل وجول، محبت ووداد تعظیم تکریم مسلمان کا کام نہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وقال اللہ تعالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ وقال اللہ تعالٰی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وقال اللہ تعالٰی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ الآیۃ۔ اس مضمون کی بکثرت آیات ہیں جن میں بے دینوں گمراہوں ظالموں کے ساتھ میل محبت مجالست مخالطت منع فرمائی گئی۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ جب فاسق کی مدح کیجاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ کہ جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منھ میں خاک جھونک دو یہ احکام خدا اور خدا کے رسول کے ہیں اس مجمع پر لعنت ہے۔ جس کی بدولت کوئی شخص مسلمانوں کا امام ہو کر مسجد میں بددینوں کی مدح کرے دنیا کی بات تو مسجد میں جائز نہیں۔ چہ جائیکہ ایسی عظیم معصیت۔ نجدیوں کا یہ حال ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے جو امام تھے اور ان میں بہت بہترین خطیب تھے۔ ان سب کو برطرف کر دیا تو اگر وہ انھیں مسلمان سمجھتے اور ان کی امامت جائز جانتے تو ایسا نہ کرتے۔ مگر بمبئی کے امام صاحب کو ذرا شعور نہ ہوا

ع بدوز د طمع دیدہ ہوشمند

ان کے حال پر بہت ہی افسوس ہے۔ اللہ تعالٰی ہدایت نصیب کرے۔ انھیں لازم ہے کہ اللہ کے لئے اس کی اور اس کے حبیب کی رضا جوئی کے لئے مجمع عام میں کلمہ شہادت پڑھکر توبہ صادقہ کریں۔ اظہار جرم میں شرم نہ کی تھی تو اعلانِ توبہ میں نہ جھجکیں کہ توبہ میں تو بندہ کا معاملہ رب کے ساتھ صاف ہوتا ہے۔ اور سیئات کے دفتر دھل جاتے ہیں۔ سوال میں امام احمد یوسف کے جو کلمے منقول ہیں۔ بہت ہی شنیع ہیں نہایت ہی قبیح ہیں۔ ان سب سے توبہ ضروری ہو اور جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی امامت درست نہیں کہ امام بنانا تو فاسق کو ہی مکروہ ہے۔ چہ جائیکہ مسجد میں اہل ضلال کی تعریفیں کرنا اور ان کے ضلال سے اغماض کرکے ان کی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دینے اور ضلالت کی ترویج کرنے والا۔ نہ اس کی امامت جائز۔ وہ نمازیں جو اس حال کے بعد اس کے پیچھے پڑھی گئیں اول سب کا اعادہ ضروری ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم

Marfat.com

(۱۱) العبد المعتصم بحبل المتین
کتبہ
محمد نعیم الدین عفی عنہ المعین

(۱۲) مَا اَجَابَ بِہٖ سَیِّدِیْ فَھُوَ حَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ
عمر النعیمی

(۱۳) صحیح الجواب محمد یونس عفی عنہ
وَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ اِلَّا الضَّلَالُ

(۱۴) وصی احمد

(۱۵) الجواب صحیح ۔ محمد مختار اشرفی غفرلہ

(۱۶) نعم التوفیق وحبذ التقریب ۱۲
العبد
محمد شجاعت عفی عنہ

(۱۷) الجواب صحیح
ظفر الدین احمد
جامعہ نعیمیہ مراد آبادی

Marfat.com

۱۲۲

فتوائے دارالافتاء ریاست پٹیالہ

الجواب

جواب اوّل۔ امام مذکور نے جب کہ نجدی ابن سعود نامسعود کی دعوت و مذہب کو صحیح و درست بتایا۔ اس میں بھی اور نقصان نہیں مانا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور ابن سعود کے کفریات کو فروعی بحث ٹھہرا کر اس کو معاذ اللہ سراہا۔ اس کی تعریف کے گیت گائے تو کون خیال و وہم کرسکتا ہے کہ یہ امام نجدی کا پیرو اور اس کے عقیدہ کا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ امام نجدی ہے اور نجدی عقائد کفریہ کا متبع ہے۔ لہٰذا اپنی تقریر کے آخر میں صاف کہدیا کہ میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اِلیٰ آخرہ

یعنی تم فرماؤ اے کتابیو۔ ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے۔ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو کہدو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (ترجمہ رضوی) اس آیت کو مسلمانوں کو مخاطب کرکے پڑھکر امام مذکور نے کھُلم کھُلا اپنی وہابیت و نجدیت کی نقاب کشائی و پردہ دری کردی کہ وہابیوں کی طرح وہ امام بھی تمام دنیا کے مسلمانانِ اہلسنت کو کافر مشرک جہنمی جانتا اور اہل سنت کو قتل کرنا، اُن کا مال لوٹنا بھی امام مذکور حلال مانتا ہے۔ ورنہ اس آیت کے پڑھنے اور اہلسنت کو مخاطب کرنے کا منشاء اور مطلب کیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ امام مذکور نے نہایت آزادی سے بغیر تقیہ کے اپنے وہابی ہونے کا اُس مجمع میں اقرار و اظہار کیا اور اخبار میں وہی اقرار وہابیت شائع کرکے اپنی وہابیت پر مکمل رجسٹری کرادی۔ اب امام مذکور رجسٹری شدہ وہابی ہے اور شرعاً وہ کافر و مرتد ہے اور بغیر توبہ اسی کفری حالت میں مرگیا تو مستحق نارِ ابد ہے اور یہ تو ہر تھوڑی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص جس مذہب و عقیدہ کا پیرو ہوگا۔ ہمیشہ اُس کی صحت و

Marfat.com

برائی بیان کرے گا۔ کبھی برائی نہیں کرے گا۔ دیکھو وہابی جو تقیہ باز نہ ہو۔ کبھی مذہب اہلسنت کی تعریف نہیں کرے گا۔ تو امام مذکور اگر پکا کٹر وہابی نہیں۔ تو وہابی دعوت و مذہب و عقیدوں کی تصحیح و بزرگی کیونکر بیان کی۔ شفا شریف میں ہے وَنُکَفِّرُ مَنْ لَّمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِیْھِمْ اَوْ شَکَّ ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملّتِ اسلام کے سوا کسی ملّت کا اعتقاد کیا یا اُن کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور امام مذکور تو وہابی مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ بحر الرائق وغیرہ میں ہے۔ مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْ کَلَامٌ لَہٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ کُفْرًا مِّنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ شخص جو اُس کی تحسین کرتا ہے۔ یہ بھی کافر ہو جائیگا کتاب الاعلام میں امام ابن حجر نے فرمایا مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ الْکُفْرِ یَکْفُرُ وَکُلُّ مَنِ اسْتَحْسَنَہٗ اَوْ رَضِیَ بِہٖ یَکْفُرُ۔ جو شخص کفر کی بات کہے۔ وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ پس امام مذکور پکا وہابی کافر مرتد ہے مسلمان اس سے دور و نفور رہیں۔

جواب دوم۔ اس کی امامت ایسی ہے جیسے کوئی وہابی گاندھی یا جواہر لال کو اسی حالت میں اپنا امام بنالے بلکہ امام مذکور تو اس سے بدتر ہے کہ وہ کافر ہے اور امام مذکور مرتد ہے۔ اس کے پیچھے نماز حرام حرام، حرام، قطعاً حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ فرض ذمہ باقی رہے گا۔ دوبارہ پڑھنا اعادہ کرنا فرض ہوگا۔ کبیری میں ہے۔ اَمَّا لَوْ کَانَ مُؤَدِّیًا اِلَی الْکُفْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَصْلًا کَالْغُلَاۃِ مِنَ الرَّوَافِضِ (اِلٰی قَوْلِہٖ) وَ مَنْ یُّنْکِرُ الشَّفَاعَۃَ اَوِ الرُّؤْیَۃَ اَوْ عَذَابَ الْقَبْرِ اَوِ الْکِرَامَ الْکَاتِبِیْنَ یعنی اگر بد مذہب کی بد مذہبی کفر تک موّدی ہو تو اس کی اقتدا قطعاً جائز نہیں جیسے رافضی جو ضروریاتِ دین کے منکر ہیں یہاں تک کہا جو شفاعت مصطفےٰ[1] کا انکار کرے یا دیدارِ خدا کا یا عذاب قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرے درمختار میں ہے۔ وَاِنْ کَفَرَ بِھَا فَلَا یَصِحُّ الْاِقْتِدَاءُ بِہٖ اَصْلًا اور فتح القدیر میں ہے رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ لَا تَجُوْزُ۔

جواب سوم۔ یقیناً جس طرح بر سرِ منبر عقائد کفریہ وہابیہ کی تصدیق و تصحیح کی اور بخاری میں و ہی

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کفری تقریر شائع کی۔ اسی طرح اُس پہ لازم و ضروری ہوگا کہ برسر منبر علی رؤس الاشہاد اُسی طرح مسلمانوں کو جمع کرکے صاف لفظوں میں عقائد کفریہ وہابیہ نجدیہ سے نفرت و بیزاری و برأت کا اظہار کرے اور توبہ کرے اور ابن سعود نامسعود کے عقائد کفریہ بیان کرکے اُس کا کھلم کھلا رد کرے اور اس پر حکم شرعی بیان کرے پھر یہ تمام تقریر اخبارات میں شائع کرے۔ جب اس کی توبہ ہوگی اور اس توبہ میں تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔

جواب چہارم۔ یہ توبہ۔ توبہ نہیں اور اس کے بعد امامت درست نہیں۔ جب تک اپنی کفری تقریر کی طرح عام مسلمانوں کے روبرو توبہ کرکے صاف لفظوں میں اس کو شائع نہ کرے۔ شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔ تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ۔

جواب پنجم۔ اشتہار مذکور میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ حق و صحیح ہے مَاشَاءَ اللہ راقم کو خدائے تعالے جزائے خیر بخشے کہ انھوں نے اس نازک و پرفتن دور میں ایمان کے ڈاکوؤں اور دین کے لٹیروں سے مسلمان بھائیوں کو خبردار کیا اور اہل سنت کے ایمانوں کی حفاظت کی۔ مسلمان بھائیوں اور متولیان و ٹرسٹیان مساجد کو لازم ہے کہ اس اشتہار پر عمل کریں۔ مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ان کی امت میں نہ بھیجا۔ مگر ان کے لئے ان کی امت میں سے کچھ انصار اور مددگار ہوئے اور کچھ مخلص احباب واصحاب کہ ان کے طریقہ پر چلتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد کچھ ناخلف آئے کہ جو کہتے وہ نہ کرتے اور جس کا حکم نہ ہوتا۔ وہ کرتے۔ یعنی میری امت میں بھی ایسے ناخلف ہوں گے۔ جیسے وہابی۔ مرزائی۔ نیچری۔ ندوی۔ گاندھوی۔ دیوبندی۔ احراری۔ خاکساری۔ کانگریسی وغیرہ

Marfat.com

وغیرہ۔ تو جو شخص ان کو رفع کریگا اور اپنی بستی کو اُن سے محفوظ اور اُن کو اپنی محافل و مساجد میں نہ آنے دیگا تو وہ مومن ہے۔ جو اس امر سے عاجز ہے اور زبان سے ان کے عقائد فاسدہ اور اقوالِ خبیثہ کا رد کرے گا۔ اور اُن کی حالت سے مسلمانوں کو مطلع کریگا وہ بھی ایماندار ہے اور جو شخص اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔ اور دل سے اُن کو بُرا اور بددین جان کر اُن سے کنارہ کشی کرکے اُن سے سلام کلام، میل جول اُن کے ساتھ نماز پڑھنا حرام جانے گا تو وہ بھی مسلمان اور باایمان ہے۔ اور اس سے کم درجہ ایمان کا اور کوئی نہیں ہے۔ مسلمان اس امام کا قطعاً بائیکاٹ کریں اور متولیان و ٹرسٹیان جلد از جلد ایسے امام کو امامت سے علیحدہ کردیں۔ خدا سے ڈریں اور فرمان شرعی کے سامنے سرِ نیاز جھکادیں اور مسلمانوں کی نمازیں خراب نہ کریں۔

حدیث ۲ ارشاد فرماتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی تو ضرور اُس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی۔ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ،

حدیث ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ۔ زَادَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَعِنْدَ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ زَادَ ابْنُ حِبَّانَ عَنْہُ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ وَلِلدَّیْلَمِیِّ۔ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ بُرَاءُ مِنِّیْ جِھَادُھُمْ کَجِھَادِ التُّرْکِ وَالدَّیْلَمِ

خداوند کریم عمل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)، واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

Marfat.com

(۱۸) فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ لابویہ واخویہ واہلہ
ناظم دار الافتاء عالیہ اسلامیہ ریاست پٹیالہ
۹ رجب المرجب پنجشنبہ ۱۳۵۹ھ

سنی حنفی قادری برکاتی رضوی لکھنوی
مصطفائی احمد رضائی الرحمن
من و دست و دامان احمد رضا
۱۳۵۱ھ
ابو الظفر محمد محبوب علی خاں
[illegible]

ملنے کا پتہ

یہ مبارک رسالہ حضرت مفتی صاحب موصوف سے پتہ ذیل پر مل سکتا ہے:۔

جامع مسجد پٹیالہ ۔ ریاست پٹیالہ (پنجاب)

دفتر جماعت اہلسنت ۔ محلہ محتشم خاں پیلی بھیت ۔ یوپی

سعید حسن خاں قادری رضوی ۔ ناظم مکتبہ اہلسنت محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی

Marfat.com

فتویٰ دار الافتاء شہر چاپاندانی ضلع ہگلی!!

الجواب

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْمُوَفِّقُ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ۞ لَهُ الْحَمْدُ وَالْبِرُّ الصَّمَدُ وَمِنْهُ النَّصْرُ وَالْعَوْنُ
وَهُوَ الْغَفُورُ الْمَنَّانُ التَّوَّابُ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَسْلِيْمَاتُهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ وَمُخْتَارِ خَزَائِنِهِ وَقَاسِمِ
رِزْقِهِ وَالْمُطَّلِعِ عَلٰى غَيْبِهِ وَالشَّفِيْعِ عِنْدَهُ لِخَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَالِكِنَا وَمَلِيْكِنَا مُحَمَّدٍ نِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۞ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهِ الْاَطْهَارِ ۞ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ ۞ اَلَّذِيْنَ هُمْ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ وَاَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ ۞ ثُمَّ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْعَارِفِيْنَ الْوَاصِلِيْنَ ۞ وَعَلٰى عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۞
وَعَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ النَّاجِيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ هُمْ اَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٌ
عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۞ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ جن وجوہ کثیرہ عظیمہ کی بنا پر حضرات علمائے اسلام رحمہم اللہ الملک المنعام نے مجموعہ بدعات کفر وضلال وفسق بانی مذہب نامہذب وہابی شیخ نجدی (ابن عبد الوہاب باغی خارجی) اور اس کے متبعین ومعتقدین کی تکفیر وتضلیل وتفسیق فرمائی تھی۔ انھیں میں سے ایک بڑی وجہ مہم یہ بھی تھی کہ شیخ نجدی اور اس کے ہم مذہب وہابی سارے کے سارے کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پہلے ہی جزء لا الٰہ الا اللہ کے منکر تھے اس طرح کہ لا الٰہ الا اللہ کے قائلین وقارئین، مومنین ومسلمین کو کھلم کھلا کافر مشرک حلال المال مباح الدم کہتے اور لکھتے یوں کلمہ طیبہ کے توحید الٰہی ہونے سے انکار رکھتے اور ایک اسی بات ہی سے قرآن ورسول ورحمٰن پر ان کا ایمان نہ ہونا بھی ظاہر تھا۔ بھلا پھر کیسے اور کیونکر بحکم شریعت مطہرہ کافر نہ کہے جاتے۔ ان ملاعنہ کے اسی ناپاک عقیدۂ کفریہ کا علامہ شامی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ نے اپنی معتبر و متداول بین العلماء کتاب رد المحتار میں انہیں باغی خارجی بتا کر ان الفاظ سے تذکرہ کیا ہے۔ اِعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ یعنی اُن وہابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو لوگ اُن کے عقیدے پر نہ ہوں وہ سب کے سب مشرک ہیں اور اسی بنا پر اُنھوں نے مسلمانان اہلسنّت اور علمائے اہلسنّت کے قتل کو حلال ٹھہرایا اور حضرت علامہ احمد زینی دحلان علیہ رحمۃ اللہ الملک المنان نے اپنی کتاب مستطاب "الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ" میں تحریر فرمایا ہے۔ هٰؤُلَاءِ الْمَلَاحِدَةُ الْمُكَفِّرَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی یہ وہابی ملحد بے دین ہیں جو تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ گذشتہ اور ابن سعود نامسعود اور اس کے ابناء و متبعین قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَاَمْثَالَهُمْ بلا استثنا سب کے سب وہابیہ موجودہ عملاً وقولاً ہی نہیں بلکہ اصولاً و اعتقاداً ومذہباً بحکم شریعت مطہرہ ایک ہی نمبر کے کافر، مرتد، مردود اور یہود کی طرح خبثاً و عنوداً ہیں۔ اور ان مردہ کفار کی یہ خباثتیں اب کی مرتبہ حجاز مقدس پر تسلط و تغلب کے بعد اس قدر طشت ازبام ہو چکی ہیں کہ ان کی قلمی وزبانی تقریروں، تحریروں کے حوالے کی نہ ہم کو ضرورت رہی اور نہ کسی مخالف معاند کو مجال دم زدن باقی کہ نجدی لٹریچر آج گھر بیٹھے لوگوں کو قیمتاً اور بلا قیمت پہونچایا جا رہا ہے اور کتب نجدیہ اور ان کے تراجم سربازار مفت تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ بُغاۃ نجدیہ کے عقائد کفریہ تاریخی اوراق ہی تک محدود نہیں رہے اس وقت وہ کھلم کھلا بکتے ہیں اور اپنی کتابوں، اپنے اخباروں میں لکھ لکھ کر شائع کراتے ہیں۔ کوئی حد بھی ہے۔ کہ لندن تک میں نجدی سفیر کی انکار شفاعت پر تقریر ہو چکی جو اردو و انگریزی اخباروں تک میں آگئی تھی۔ پھر بھی فقیر غفرلہ القدیر جگ بیتا نہیں خود بیتا ہی ایک واقعہ مختصر اُعرض کرے جس سے اولاً تو یہ بھی واضح و آشکار ہوئے کہ اگلے پچھلے وہابیہ نجدیہ اعتقاداً سب ایک ہیں۔ ثانیاً نجدیوں کا کھلا اقرار کھلے کہ وہ کلمۂ طیبہ کے پہلے جزو لا الہ الا اللہ کے واقعی منکر ہیں۔ کچھ زمانہ نہیں تقریباً سات ہی آٹھ برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ میں ناخدا مسجد کلکتہ میں مفتی و خطیب تھا۔ اُسی زمانے میں میں اپنے ایک دوست کے گھر پر اُن کی ملاقات کے لئے گیا۔ وہاں ایک نجدی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے پوچھا: مَا تَقُوْلُ فِی النَّجْدِیِّیْنَ۔ یعنی نجدیوں کے حق میں کیا کہتے ہو۔ میں نے برجستہ جواب دیا۔ کُفَّارٌ مُّرْتَدُّوْنَ۔ یعنی وہ کافر مرتد ہیں۔ اُس نے تیوری چڑھا کر پوچھا "لِمَ" یعنی کیوں؟ میں

Marfat.com

نے کہا۔ لِاَنَّ اِعْتِقَادَھُمْ اَنَّھُمْ ھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَ ھُمْ مُشْرِکُوْنَ۔ یعنی اس لئے کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ بس صرف وہی مسلمان ہیں اور تمام مسلمان جو ان کے اعتقاد پر نہیں وہ سب کے سب مشرک ہیں وَمَنْ کَفَّرَ مُسْلِمًا لَاسَبًّا وَّلَاشَتْمًا بَلْ مَذْھَبًا وَّاِعْتِقَادًا فَھُوَ کَافِرٌ قَطْعًا اِتِّفَاقًا۔ یعنی جو شخص گالی دینے اور برا کہنے کے طور پر نہیں بلکہ مذہب واعتقاد کی بنا پر کسی مسلمان کو کافر ومشرک کہے وہ یقیناً اتفاقاً کافر ہے فَکَیْفَ لَا یَکْفُرُ النَّجْدِیَّۃُ الَّذِیْنَ یَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ جَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَدِیْنُوْنَ الدِّیْنَ الْبَاطِلَ دِیْنَ الْوَھَّابِیَّۃِ کُلَّھُمْ کُفَّارٌ مُشْرِکُوْنَ تو کیونکر وہ نجدی وہابی کافر نہ ہوں گے جو یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام مسلمان جو وہابیوں کے دین باطل کو نہیں مانتے ہیں۔ وہ سب کے سب کافر مشرک ہیں۔ اس پر وہ نجدی اپنے غیظ وغضب کی آگ میں بھڑک اٹھا مگر فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ کا مصداق بنا ہوا ساکت وصامت ومبہوت ہی بیٹھا رہا۔ وہاں سے میرے چلے آنے پر اس نے میرے دوست سے کہا (جنھوں نے دوبارہ ملاقات کے وقت مجھ سے کہا) کہ یہ شخص ایسا سخت کلام ہے اگر ہم عرب میں ہوتے اس وقت کہتا تو ہم اس کو فوراً قتل کر دیتے۔ میرے دوست نے کہا کہ تم نے یہاں آخر اس وجہ کا جواب کیوں نہ دیا۔ جو انھوں نے تمہارے کافر مرتد ہونے کی پیش کی تھی۔ اس نے کہا اس کا ہم کیا جواب دیتے کہ وہ تو ہمارا مذہب ہی ہے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ابن سعود نامحمود قبحہ الملک المعبود نے تو تمام وہابیوں نجدیوں کے اعتقادات کفریہ کی خود اشاعت وتبلیغ کے لئے مصر کے مطبع المنار میں چھپوا کر ایک ناپاک رسالہ "الھدیۃ السنیہ والتحفۃ الوھابیۃ" شائع کرایا۔ پھر اس کا اردو ترجمہ "تحفہ وہابیہ" ہندوستان میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ سے چھپوا کر مفت تقسیم کرایا۔ جو رنگون ملک برما میں مجھ کو بھی مفت ہی ملا خیر اسی الھدیۃ السنیہ کے صفحہ ۴۲ پر ہے۔ فَلَا یُقَالُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ اَسْأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَوْغَیْرَھَا کَاَدْرِکْنِیْ اَوْ اَغِثْنِیْ اَوِ اشْفِنِیْ اَوِ انْصُرْنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِمَّا لَا یَقْدِرُ عَلَیْہِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِذَا طَلَبْتَ ذٰلِکَ مِمَّا ذُکِرَ فِیْ اَیَّامِ الْبَرْزَخِ کَانَ مِنْ اَقْسَامِ الشِّرْکِ اِذْ لَمْ یَرِدْ بِذٰلِکَ نَصٌّ مِّنْ کِتَابٍ اَوْ سُنَّۃٍ وَّلَا اَثَرٍ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ عَلٰی ذٰلِکَ بَلْ وَرَدَ الْکِتَابُ وَالسُّنَّۃُ وَاِجْمَاعُ السَّلَفِ اَنَّ ذٰلِکَ شِرْکٌ اَکْبَرُ قَاتَلَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی یوں نہ کہا جائے کہ یا رسول اللہ یا ولی اللہ میں آپ سے شفاعت طلب کرتا ہوں اور اس کے سوا کچھ اور بھی نہ کہا جائے جیسے یا رسول اللہ یا ولی اللہ میری

Marfat.com

خبر لیجئے یا میری فریاد کو پہونچئے یا مجھے شفا دیجئے یا میرے دشمن پر میری مدد کیجئے اور اسی قسم کی کوئی اور بات نہ کہی جائے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور قدرت نہیں رکھتا تو جب تو ایسی کوئی بات رسول اللہ یا ولی اللہ سے طلب کریگا۔ جب کہ وہ حالتِ برزخیہ میں ہیں تو یہ شرک کی قسموں میں سے ہے۔ کیونکہ نہ اس پر کتاب کی کوئی نص وارد ہوئی ہے نہ حدیث کی۔ نہ سلف صالحین کا کوئی فعل و قول اس بارے میں آیا ہے۔ بلکہ کتاب و سنت و اجماع سلف میں یہ بات وارد ہوئی ہے کہ ایسا کرنا سب شرکوں سے بڑھکر شرک ہے۔ اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کفار سے جہاد و قتال فرمایا۔ اسی الہدیۃ السنیہ کے صفحہ ۴۴ پر ہے۔

مَنْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنَّہٗ مُشْرِکٌ مُھْدَرُ الدَّمِ یعنی جو شخص کہے کہ یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو بے شک وہ مشرک ہے اُس کا خون بہانا اُس کا قتل کرنا حلال ہے۔ اب ان نجدیوں، دل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ قرآن عظیم و حدیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلاۃ والتسلیم و آثار صالحین سلفِ قدیم محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کے ساتھ استشفاع واستغاثہ واستعانت سے مالا مال ہیں۔ جن کے حضور لب کشائی سے وہابیوں، نجدیوں، دیوبندیوں ناریوں کی ناپاک زبانیں گنگ و لال ہیں ان نجدیوں ہئے کے پھوٹوں کو کون بتائے کہ قرآن میں ارشاد ربِ رحمٰن ہے

وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ جس میں صاف مولائے پاک نے اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بتایا تحفہ میں شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے زبور مقدس میں سے نقل کیا حضور سید المحبوبین علیہ وعلی اللہ التحیۃ والتسلیمین کے بارے میں مَلِکُ الْاَرْضِ وَرِقَابُ الْاُمَمِ حدیث شریف میں آیا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رو کر فرمایا ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس حدیث شریف نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ باغی نجدی حنبلی نہیں ورنہ امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی کتب میں نقل کی ہوئی اس حدیث کا انکار اپنی اوپر کی لکھی ہوئی عبارتوں میں نہ کرتے) اور بھی حدیث شریف میں ہے کہ اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر اشعار میں ایک عرضی پیش کی جس کا ایک مصرع یہ بھی ہے

Marfat.com

"یَامَلِكَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ" اس کے علاوہ بھی اور بہتیری حدیثوں میں ہے کہ زمین کے مالک بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وغیرہ وغیرہ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بارے میں ملنا بر قاب الارض" وغیرہ فرمایا اور امام اجل عارف باللہ حضرت سیدی سہل بن عبداللہ تستری امام اجل قاضی عیاض، امام احمد قسطلانی شارح بخاری، علامہ خفاجی مصری، علامہ زرقانی وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم نے اس مسئلہ کا فیصلہ بدیں الفاظ فرمایا "مَنْ لَمْ یَرَ وِلَایَةَ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ وَیَرٰی نَفْسَهٗ فِیْ مِلْكِهٖ لَا یَذُوْقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ" بعونہ تعالیٰ فقیر غفر الکبیر اس موضوع خاص پر اور بھی بکثرت آیات و احادیث، و اقوال ائمہ وعلماء پیش کر سکتا ہے۔ اس وقت بوجہ طوالت اس مختصر میں اسی قدر پر بس کر کے طالب حق کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ قدرے قلیل تفصیل جلیل ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ تو حضور پرنور امام اہل سنت مجدد اعظم اعلیٰحضرت قبلہ فاضل ابن فاضل ابن فاضل بریلوی (مولانا شاہ عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کتاب مستطاب "الامن والعلٰی لناعتی المصطفےٰ بدافع البلا" کی طرف رجوع لائے ور اصل ان نجدی کور باطنوں نے اس مسئلہ شفاعت کو بھی سمجھا ہی نہیں۔ ان دل کے اندھوں کو کون بتائے کہ شفاعت ایسی چیز ہی نہیں جس کے کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ قادر ہو سکے۔ شفاعت درحقیقت اس کا نام ہے کہ کوئی شخص کسی اپنے بڑے یا برابر والے سے اپنے کسی متوسل کے لئے کوئی ایسی چیز طلب کرے جو خود اس کے اختیار میں نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑا یا برابر والا کون ہو سکتا ہے۔ جس کے پاس وہ اپنے بندے کی شفاعت کرے گا۔ تعالیٰ اللہ عما یقولون النجدیون الظالمون علواً کبیرا "قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا" کے تو یہ معنی تھے۔ کہ اللہ عزوجل کے دربار میں جتنے شفاعت کرنے والے ہیں۔ سب کو شفاعت کرنے کا اختیار اسی نے عطا فرمایا ہے مگر نجدی مرتدوں نے عداوت محبوبان الٰہی کے نشے میں مخمور ہو کر آیت کریمہ کے معنی یوں بگاڑ ڈالے کہ اللہ کے سوا کوئی شفاعت کر ہی نہیں سکتا فسبحان رب العرش عما یصفہ بہ النجدیون المرتدون۔ ان نجدیوں عقل کے اندھوں کو کون دکھائے کہ کفار و مشرکین پر حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جہاد و قتال فرمانے کی ہرگز ہرگز یہ وجہ نہ تھی کہ وہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیٰ سیدہم وعلیہم اجمعین واولیائے الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا شفیع مانتے تھے۔ کوئی بھی نجدی

وہابی یا اس کا پھٹو دیوبندی وہابی قیامت تک بھی اس کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ بلکہ ان پر جہاد وقتال کی یہ وجہ تھی کہ سیدنا عزیر یا سیدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا یا ملئکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ یا غیر خدا کی عبادت کرتے تھے یا دین اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے سے انکار رکھتے تھے لیکن ہو یہ کہ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ یعنی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تعالے بہر حال نجدیوں کی ان دونوں ناپاک عبارتوں سے بھی واضح ولائح ہوگیا کہ تمام اولین وآخرین مسلمانانِ اہلسنّت کو جو حضور انور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالی وبارک وسلم علیہ وعلی آلہ فی الدارین کو شفیع روز جزا و شافع محشر جانتے ہیں۔ اُن سب کو یہ نجدیہ ملاعنہ کافر مشرک حلال الدم مباح المال مانتے ہیں۔ تو ثابت ہوگیا یوں بھی کہ نجدی بے دینوں کا کلمہ لاالہ الااللہ کے کلمہ توحید الٰہی ہونے پہ ہرگز ایمان نہیں ورنہ کلمہ لاالہ الااللہ پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز مشرک نہیں کہہ سکتے۔ اب فقیر غفرلہ النصیر وہابیہ نجدیہ گزشتہ اور موجودہ بلا استثناء ابن سعود سخت عنود باغی نجدی وہابی خارجی خبیہ (جانشین بانی مذہب نامہذب وہابی۔ یاغی ابن عبدالوہاب شیخ نجدی خارجی) اس کے بیٹوں بے دینوں خذلہم اور اس کے ہم مشربوں، ہم مذہبوں، ہم عقیدوں، ہمنواؤں، پلیدوں بلیدوں قاتلہم کا صاف اور کھلا کفر وارتداد (جامع بدعت کفر وفسق ومعصیت ہونا ظاہر کرنے کے بعد امام زکریا مسجد ممبئی احمد یوسف کا ابن سعود کے لڑکوں کے استقبال کرنے، نجدی حکومت ابن سعود اور اس کے لونڈوں کی تعریف میں اس کا قصیدہ پڑھنا اور ان کی حفاظت وسلامتی کی دعا کرنے وغیرہ پہ مختصر شرعی احکام لکھے۔ حدیث شریف میں ہے

۱ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰى إِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ (معجم کبیر طبرانی، حلیہ ابو نعیم وغیرہ) یعنی جو کسی بدمذہب (بدعتی) کی طرف اُس کی توقیر کرنے چلے۔ اُس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔ کافر مرتد جو بدعتی سے اشد ہے۔ اُس سے جو یہ معاملہ کرے اُس کے حشر کا فیصلہ ناظرین خود ہی کریں۔

۲ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ فَقَدْ أَجْرَمَ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ۔ یعنی جو ظالم کے ساتھ چلا اُس نے جرم کیا۔

Marfat.com

۳ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُعِیْنَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ رواہ الطبرانی یعنی جو ظالم کے ساتھ چلا کہ اُس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

۴ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ مشکوٰۃ وطبرانی وغیرہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

۵ وعَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ اَخْرَجَہٗ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ ذَمِّ الْغِیْبَۃِ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ لَفْظٍ لِّلْبَیْھَقِیِّ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِی الْاَرْضِ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اُس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے اور بیہقی کی روایت میں یُوں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین پر فاسق کی تعریف کی جاتی ہے قرآن پاک میں ہے۔

۱ وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمھیں آگ چھوئے گی ظالم کی تفسیر میں تفسیرات احمدیہ میں یُوں تصریح ہے۔ دَخَلَ فِیْہِ الْکَافِرُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْعَفْوُ حُکْمٌ کُلِّھِمْ مُمْتَنِعٌ۔ یعنی اِسی آیت کے حکم میں (جہاں ظالم کا لفظ آیا ہے) یہ کافر و بتدع اور فاسق داخل ہیں اُن میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۲ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور اگر تجھے بھلا دے شیطان تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور آیتِ پاک وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ کے تحت تفسیر جلالین میں یُوں ہے۔

۱ (وَلَا تَرْکَنُوْا) تَمِیْلُوْا (اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا) بِمُوَادَّۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃٍ اَوْ رِضًا بِاَعْمَالِھِمْ (فَتَمَسَّکُمْ) تُصِیْبَکُمْ (النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ) اَیْ غَیْرِہٖ (مِنْ) زَائِدَۃٌ (اَوْلِیَاءَ) یَحْفَظُوْنَکُمْ مِنْہُ (ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ)

تُمۡنَعُوۡنَ مِنۡ عَذَابِہٖ یعنی ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ اُن سے دوستی یا چکنی چپڑی بات کرو یا اُن کے اعمال پر راضی ہو کہ تمھیں آگ پہونچے گی اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں کہ اُس سے تمھیں بچائے۔ پھر تمہاری مددگاری نہ ہوگی کہ اُس کے عذاب سے روک دیئے جاؤ۔ علامہ صاوی اسی جلالین کے حاشیہ میں یوں لکھتے ہیں۔

(قولہ الی الذین ظلموا) ای بالکفر والمعاصی (قولہ بمودۃ) مصدر قادر کقاتل ای محبۃ (قولہ او مداھنۃ) ای مصانعۃ فالمداھنۃ بذل الدین و اصلاح الدنیا (قولہ او رضا باعمالھم) ای تزیینا لھم ولا عذر فی الاحتجاج لضرورۃ الدنیا فان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (قولہ فتمسکم النار) ای لان المرء مع من احب (قولہ یحفظونکم منہ) ای من عذاب النار یعنی ظالم سے مراد عام ہے کافر ہو یا فاسق مداہنت کے معنی کارستانی اور دین دیکر دنیا سنوارنی (جیسے امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے دنیا بٹوری) ان کی اعمال پر راضی ہونا یعنی ان کی زینت بڑھانا اور ضرورت دنیا کے ساتھ حجت لانا یہ عذر مسموع نہیں۔ کہ اللہ ہی روزی دینے والا مضبوط قوت والا ہے۔ تمھیں آگ چھوئے گی۔ اس لئے کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے آہ۔ اقول قد تبین جلیا ان الایۃ الشریفۃ صریحۃ فی النھی عن محبۃ المبتدعین ومعاونتھم وتکثیر سوادھم ومشارکتھم فی امور الدین والدنیا معا سواء کانت بدعھم بدع کفر او عصیان۔ فالمسئول عنھم جامعون لبدع الکفر والفسق وعلی کل ھم من الذین ظلموا انفسھم اور جواہر التنزیل میں اسی آیت کے تحت یوں مرقوم ہے والرکون ھو المیل الیسیر وتماطناتہ بمن یمیل الیھم علی المیل ویتھالک علی مصاحبتھم ویتعب قلبہ وقالبہ فی ادخال السرور علیھم ویستنھض الرجل والخیل فی جلب المنافع الیھم ویتبجح بالتزیی بزیھم والمشارکۃ فی غیھم ویمد عینیہ الی ما متعوا بہ زھرۃ الدنیا الفانیۃ ویغبطھم بما اوتوا من الحظوظ الدانیۃ غافلا عن حقیقۃ ذالک ذاھلا عن منتھی ما ھنالک وینبغی ان یعد مثل ذالک من الذین ظلموا

Marfat.com

اور تفسیر روح البیان میں تحت آیۂ کریمہ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ لکھا ہے والمواد بمن حاد اللہ ورسولہ المنافقون والیہود والفساق والظلمۃ
والمبتدعۃ والمراد بنفی الوجدان نفی الموادۃ علی معنی انہ لا ینبغی ان یتحقق ذلک وحقہ
ان یمتنع ولا یوجد بحال وبالجملۃ فالآیات والاحادیث واقوال ائمۃ الدین وفقہاء المذاہب
الاربعۃ فی ھذا المعنی یعسر حصرھا انتہی انہی وجوہ اور انہی احکام کے تحت علماء کتب عقائد نے شرح
مقاصد وغیرہ میں لکھا ہے ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ والرد والطرد یعنی بدمذہب کا حکم
اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے ومن
داھن مبتدعا سلبہ اللہ حلاوۃ السنن ومن تحبب الی مبتدع لطلب عز فی الدنیا او عرض
منھا اذلہ اللہ بذلک العزۃ وافقرہ اللہ بذلک الغنی اور اسی تفسیر میں ہے عن سھل بن عبداللہ
التستری قدس سرہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یأنس الی مبتدع ولا یجالسہ
ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر من نفسہ العداوۃ والبغضاء۔ وللسلفی فی انتخاب
حدیث الفراء عن الامام جعفر ن الصادق حدثنی ابی محمد عن ابیہ علی عن ابیہ الحسین
عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ لا تجالس قدریا ولا مرجیا ولا خارجیا
انھم یکفئون الدین کما یکفأ الاناء ویغلون کما غلت الیھود والنصاری الحدیث
اس حدیث سے بھی صاف ظاہر تھا برتاؤ ان خارجیوں باغیوں نجدیوں کے ساتھ وغیرہ وغیرہ مگر امام مذکور
نے سراسر احکام الہی اور احادیث رسالت پناہی وغیرہم کے خلاف اور الٹا کیا اور یہی نہیں اپنی کوری
تقریر پرتزویر سے ثابت کر دکھایا کہ وہ ملعون نجدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور نجدی ملحدوں کے سوا
جمیع اہل اسلام کو کافر مشرک مانتا ہے اسی لئے تو مسلمانوں سے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ
سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من
دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون پڑھ کر خطاب کرتا ہے بالجملہ خلاصہ
کلام یہ ہی کہ بحکم شریعت مطہرہ امام زکریا مسجد بمبئی خود کافر مرتد ہے اور معاذ اللہ بے توبہ نصوص شرعی حرا

Marfat.com

تو مستحق عذاب ابد ہے۔ اُس کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ ایسی حالت میں جتنی نمازیں اُس کے پیچھے پڑھی جائیں گی۔ سب کا اعادہ واجب نہیں بلکہ قطعاً فرض ہوگا۔ وہ سب نمازیں قطعاً و یقیناً فاسد ہوں گی۔ اُس پر فرض ہے کہ جس طرح اُس کی طرف سے اشاعت فاحشہ ہوئی اُسی طرح اشاعت توبہ بھی کرے۔ چند اپنے معتمد علیہ مسلمانوں کے سامنے خلوت میں اُس کی خفیہ توبہ شرعاً ہرگز کافی نہیں کہ اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالعَلَانِیَۃُ بِالعَلَانِیَۃِ شریعت مطہرہ کا عام قانون ہے۔ جب تک توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح نہ کرے۔ اُس وقت تک مسلمانانِ اہل سنّت پر فرض ہے کہ اُس کی اقتدا سے قطعاً اجتناب رکھیں۔ انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کا اشتہار "دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" دیکھنے میں آیا۔ اُس میں بدمذہبوں بے دینوں، نجدیوں، وہابیوں، ان کے حامیوں، طرفداروں پر جو کچھ شرعی احکام لکھے گئے۔ سب بحمد اللہ تعالیٰ حق و صحیح اور ان کے منکر بدمذہب قبیح و فضیح ہیں۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

۱۹۔ حررہ الفقیر السید الشاہ محمد ان المدعو لعبد الولی الحسنی القادری البرکاتی الکھنوی غفرلہ ربہ القوی العلی الغنی مفتی شہر جابدانی ہگلی

۲۰۔ الجواب صحیح

سید شاہ نظام الدین خطیب جامع مسجد گورہٹی ہوگلی

Marfat.com

فتوائے دار الافتاء بیت الانوار

ضلع گیا

الجواب

بعون الملک الوہاب

معاندین دین و مخالفین اسلام سے کوئی زمانہ خالی نہیں جب کہ شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی کا آفتاب انتہائی منزل پر رونق افروز تھا۔ اس وقت بھی معاندین دین چاند نکلتا دیکھکر سگانِ بے تمیز کی طرح بھونک رہے تھے اور آج جب کہ اسلامی دنیا پستی کے دور سے گذر رہی ہے کیا پوچھتے ہیں کہ اس وقت عالم میں کیا کیا ہو رہا ہے کشتی امت گمراہی کی عالمگیر طوفان و تلاطم میں گھری ہوئی ہے بے دینی کے ہمہ گیر سیلاب کے تھپیڑوں سے ٹکرا رہی ہے۔ علاوہ کھلے دشمنوں کے ہزاروں ایسے بدباطن بے لگام سرکش چھپے دشمن ہیں کہ نہ اسلام بلکہ نام اسلام تک مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتسلیم کی توہین بہت سے معاندینِ اسلام نے کی مگر وہابیہ نجدیہ اس پیشہ کے پرانے ماہر ہیں۔ یہ ان کا آبائی و اجدادی اور خاندانی ترکہ ہے۔ ان کے گندے گھنونے عقائد خبیثہ خسیسہ کی دنیا میں دھوم ہے ان کی مذہبی کتابیں توہین مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سے پر ہیں اسلام اور مسلمانوں کی بیخکنی اور استیصال میں جن جن وحشیانہ ظالمانہ حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان سے ہر طبقے کے لوگ واقف ہیں۔ نجدیوں کا معاذ اللہ یہ دھرم ہے کہ جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں بے ادبی محبانِ خدا کے ساتھ گستاخی اور مسلمانوں کے ایذا رسانی میں ان کا شامل ہو۔ وہ تو ان کے نزدیک مسلمان ہے اور باقی دنیا کے تمام مسلمان ان کے نزدیک مشرک ہیں۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں ہے۔ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا

بذالِکَ قَتلَ اَھلِ السُّنَّۃِ وَقَتلَ عُلَمَائِھِم حَتّٰی کَسَرَ اللہُ شَوکَتَھُم وَخَرَّبَ بِلَادَھُم وَظَفَرَ بِھِم عَسَاکِرُ المُسلِمِینَ

عَامَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِینَ وَمِائَتَینِ وَاَلفٍ یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں پیروانِ عبدالوہاب میں واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین طیبین پر تغلب کیا وہ لوگ خلاف واقع اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن در اصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انھوں نے اہلسنّت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور اُن کے شہروں کو ویران کیا ۱۲۳۳ھ میں اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے صاف ظاہر ہے کہ نجدیوں کے عقیدے میں دنیا کے تمام مسلمان مشرک ہیں اور ان کے نزدیک مسلمانان وعلمائے اہلسنّت کا قتل مباح ہے نیز اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے باطل مذہب کو رافضیوں کی طرح چھپانا وہابیہ نجدیہ کا شعار اور آبائی ترکہ ہے۔ پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نجد ہی سے وہابیت نجدیت پھیلی ہے۔ نجد ان کا مذہبی مرکز ہے۔ یہ نجد وہی نجد ہے۔ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آج سے صدیوں قبل ارشاد فرمایا۔ ہُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ وَبِھَا یَطلَعُ قَرنُ الشَّیطَانِ یعنی نجد سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ نجدیوں کا فرقہ وہی فرقہ ہے جس کے متعلق حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سِیمَاھُمُ التَّحلِیقُ یعنی ان کی علامت سر مُنڈوانا ہے اس حدیث مبارکہ میں مطلق سر منڈوانا مراد نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ سر منڈوانے کا التزام کریں گے۔ بس اس حدیث شریف کے ہوتے ہوئے نجدیوں کے بے دین خارج از اسلام ہونے پر کسی اور دلیل کی احتیاج نہیں۔ اس لئے کہ بدعتی فرقوں میں کوئی بھی ایسا نہیں۔ جس کے یہاں سر مُنڈوانے کا اہتمام والتزام کیا جاتا ہو۔ نجدیوں نے سر منڈوانے کو اتنی اہمیت دی کہ مرد تو مرد عورتوں کے بھی مُنڈوا ڈالے ان ارشادات مبارکہ کی روشنی میں یہ معلوم ہوگیا کہ نجدی فرقہ ذریت شیطان کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ جس کے کفر اور ارتداد میں کچھ بھی شبہ نہیں لہٰذا ان کا نماز پڑھنا، اسلام کا دعویٰ کرنا، جھنڈوں پر کلمہ توحید لکھنا لاحاصل ہے عہد نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبتدعین ومنافقین کا بھی یہی حال تھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے کفر وارتداد اور دشمنئ اسلام کو چھپانے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ ہوکر جنگ وجہاد میں کفاروں سے

Marfat.com

لڑتے بھی تھے مسجد نبوی میں نماز بھی ادا کرتے تھے جن کو بعد اطلاع حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی مسجد سے نکلوا دیا تھا۔ انھوں نے ایک مسجد بھی بنوائی تھی جس کا نام مسجد ضرار تھا جس کو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے گروا دی تھی وہ حضور کے دربار میں حاضر ہو کر بڑے شدّ ومد کے ساتھ رسالت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی کیا کرتے تھے مگر چونکہ یہ سب کچھ محض دھوکہ اور فریب دہی کے لئے تھا۔ اور زبانی اقرار مگر دل میں وہی کفر ونفاق پوشیدہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے جھوٹے ہونے کی خبر دیدی اور صاف فرما دیا کہ یہ کافر ہیں۔ مسلمان ہرگز نہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

ترجمہ: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

احمد یوسف امام زکریا مسجد کے وہ اقوال وافعال جو اس سے نجدیوں کی تعریف وتوصیف میں صادر ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مذکور سخت وہابی اور نجدی پرست ہے اس لئے کہ نجدیوں کی تعریف وتوصیف وہی کرے گا جس کے دل میں ان کی دوستی اور محبت ہو اور قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا۔ وہ انھیں میں سے ہے لہذا امام مذکور نجدیوں کی تعریف وتوصیف کر کے خود نجدی ہوا۔

(۱) امام زکریا مسجد وہابی نجدیوں کا پجاری ہے۔ اُس کو فوراً امامت سے معزول کر دینا ضروری ہے

(۲) امام مذکور کی امامت حرام اور اس کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز درست نہیں۔ جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہونے کے بعد اس کے پیچھے نماز ادا کرے گا۔ اس کی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ پھر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

(۳) اگر امام مذکور توبہ کرنا چاہے۔ تو جس طرح مجمع عام میں اس نے نجدیوں کی تعریف اور اخبار میں تعریفی مضمون شائع کیا ہے اسی طرح مجمع عام میں نجدیوں کی گمراہی بے دینی اور کافر ہونے کا اعلان کر دے اور بالاعلان توبہ نامہ شائع کر کے اپنی غلطیوں کا اعتراف اور نجدیوں سے اپنی بیزاری کا

اظہار کرے۔

(۴) اگر فقط چند آدمیوں کے سامنے توبہ کی تو ہرگز معتبر نہیں ایسے شخص کا منصب امامت پر قائم رکھنا خلاف احتیاط ہے اس لئے کہ دھوکہ فریب اور تقیہ کرنا ان کا قدیم شیوہ ہے ابھی ردالمحتار کی عبارت مذکور ہوئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ پیروانِ عبدالوہاب نجدی خلاف واقع اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے۔ یعنی وہ حنبلی نہ تھے۔ محض دھوکہ دینے کی غرض سے اپنے باطل مذہب کو چھپاتے تھے۔ لہذا ان کا کیا اعتبار۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔ یعنی فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے۔ مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

(۵) اشتہار (دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم) جو ارکین انجمن تبلیغ صداقت کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں جو شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر محمد سراج الہدا عفی عنہ گدائے آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار

بیت الانوار گیوال بگھ گیا
آستانہ عالیۃ قادریہ

ملنے کا پتہ

حضرت مولینا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی

خطیب مسجد بکر قصابان کھڑک لکڑی بازار بمبئی ۹

Marfat.com

فتوائے پیلی بھیت یوپی

الجواب

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُوَفِّقُ لِلصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ہ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَشَافِعِنَا وَمَاْلِکِنَا وَمَلْجَئِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاَوَّابِ ہ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ اٰلٍ وَّاَصْحَابٍ ہ وَاَنْزِلْ بَاْسَکَ الشَّدِیْدَ بِمَنْ کَذَّبَکَ اَوْ اَھَانَ حَبِیْبَکَ وَعَابَ ہ لَاسِیَّمَا بِالْمُرْتَدِّیْنَ الْمُبْتَدِعِیْنَ الْمُتَّبِعِیْنَ لِابْنِ عَبْدِ الْوَھَّابِ وَبِمَنْ اَکْرَمَھُمْ اَوْ وَقَّرَھُمْ اَوْ وَادَّھُمْ اَوْ حَابَّ ہ اٰمِیْنَ یَا مَالِکَ یَوْمِ الْحِسَابِ ہ

ابن سعود خذلہ الملک المعبود نے تحریک وہابیت کی تفصیل وتبلیغ کے لئے ۱۳۴۳ھ میں چند رسائل ملعونہ کا ناپاک مجموعہ مطبعۃ المنار مصر میں چھپوا کر شائع کیا جس کا نام الھدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوھابیۃ رکھا۔ اس کے صفحہ ۲۶ پر لکھا۔ لَیْسَتِ الْوَسِیْلَۃُ بِمَخْلُوْقٍ یَنْبَغِیْ لِیُجْعَلَ وَاسِطَۃً بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ خَلْقِہٖ یَشْفَعُ لَھُمْ وَیَتَقَرَّبُوْنَ اِلَیْہِ لِاَنَّ ھٰذَا عَیْنُ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْاٰیَاتِ وَاَنْزَلَ بِقُبْحِہِ الْکُتُبَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ یعنی کوئی مخلوق وسیلہ نہیں جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ و واسطہ بنایا جائے کہ وہ بندوں کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کرے اور بندے اس سے نزدیکی حاصل کریں اس لئے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آیتوں میں منع کیا اور اسی کی برائی ظاہر کرنے کے لئے اس نے کتابوں کو نازل کیا۔ اور رسولوں کو بھیجا۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا ہ یعنی اے محبوب تم ان خدا کا شریک بنانے والے کافروں سے فرماؤ کہ جن کو

Marfat.com

تم نے خدا کے سوا اپنا معبود بنالیا ہے اُن کو پکارو تو وہ تم سے مصیبت دور کرنے کے اپنی ذات سے مالک نہیں اور نہ پھیر دینے کے۔ جن کو یہ کفار پوج رہے ہیں۔ وہ لوگ خود ہی اپنے رب کی طرف اُس کو وسیلہ بناتے ہیں جو اُن میں سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہے اور وہ اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ یہود و نصاریٰ سیدنا عزیز و سیدنا عیسےٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا مانتے اُن کی عبادت کرتے تھے۔ مشرکینِ عرب ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو خدا کی بیٹیاں کہتے اور اُن کو پوجتے تھے۔ اِن آیاتِ مبارکہ میں بتایا گیا کہ وہ حضرات بغیر حکم خداوندی تم سے مصیبتیں دور نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں جسے اُن میں سب سے زیادہ قربِ الٰہی حاصل ہے۔ اور تمام انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام میں سب سے زائد قرب الٰہی جن کو حاصل ہے وہ نہیں ہیں مگر حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کا اقرب الخلق الی اللہ ہونا مسئلہ ضروریہ دینیہ ہے۔ خبثائے نجد نے بارگاہِ الٰہی میں کسی مخلوق کے وسیلہ ہونے ہی کا مطلقاً انکار کیا۔ حالانکہ قرآن عظیم کی نصّ قطعی سے ثابت ہے کہ حضور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی بارگاہِ اقدس میں انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسّلام کے لئے بھی وسیلہ ہیں۔ تو ملاعنہ نجد نے قرآن عظیم کی اس آیت کریمہ کی کھلم کھلا تکذیب کی جو قطعاً کفر قطعی ہے

اسی ابن سعود قبحہ الملک الودود کے اُسی ناپاک مجموعہ کے صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے وَالْمَقْصُوْدُ اَنَّ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ دَلَّا عَلٰی اَنَّ مَنْ جَعَلَ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالْاَنْبِیَاءَ اَوِ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا طَالِبٍ اَوِ الْمَحْجُوْبَ وَسَائِطَ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ لِیَشْفَعُوْا لَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ لِاَجْلِ قُرْبِہِمْ مِنَ اللّٰہِ کَمَا یُفْعَلُ عِنْدَ الْمُلُوْکِ اِنَّہٗ کَافِرٌ مُشْرِکٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ وَاِنْ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَصَلّٰی وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ بَلْ ھُوَ مِنَ الْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا الَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث دونوں نے بتادیا کہ جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں کو یا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا ابوطالب یا محجوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے درمیان واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اُن کی شفاعت کریں کیونکہ اُن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نزدیکی حاصل ہے جس طرح بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے تو بیشک وہ لوگ کافر ہیں مُشرک ہیں اُن کو قتل کرنا حلال، اُن کا مال لوٹنا جائز ہے اگرچہ وہ لوگ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے روزہ رکھتے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ اُن کافروں میں سے ہیں جن کو ان کے اعمال میں ٹوٹا ہوا جن کی ساری کوششیں دنیوی زندگی میں برباد ہوگئیں اور وہ اس گمان میں ہیں کہ اچھے اعمال کر رہے ہیں۔ یہ تو ابھی قرآن عظیم کی ہی نصِ قطعی سے بتایا جاچکا کہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی یقیناً خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں۔ کفرۂ نجد نے اِس عبارتِ ملعونہ میں پھر اُس آیت کریمہ کو جھٹلایا۔ اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ مقربانِ بارگاہِ خداوندی کا شفیع و شافع و مشفع ہونا بھی قرآن پاک کی نصوص قطعیہ سے ثابت اور مسئلہ ضروریۂ دینیہ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۔ یعنی جن لوگوں کو یہ کفار و مشرکین اللہ عزوجل کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اُن میں شفاعت کا مالک اُن لوگوں کے سوا کوئی نہیں جنھوں نے رحمٰن جل جلالہٗ کے حضور عہد لے لیا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی یہ کفار و مشرکین جن لوگوں کو اللہ عزوجل کے سوا پوجتے ہیں۔ ان میں کوئی شفاعت کا مالک نہیں سوا اُن لوگوں کے جنھوں نے حق کی گواہی دی اور وہ علم رکھتے ہیں۔

ان مقدس آیاتِ مبارکہ نے صاف صاف فرمادیا کہ ملائکہ و انبیاء و محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کو حضرت ربُّ العزت جل جلالہٗ نے شفاعت کا مالک بنادیا ہے اُن حضرات نے اپنے ربِّ کریم بے نیاز عز جلالہٗ سے شفاعت کا عہد لے لیا ہے مَرَدَۂ نجد نے اِس عبارتِ ملعونہ میں عقیدۂ شفاعت کو قطعی یقینی کفر و شرک ٹھہرا کر تمام مسلمانانِ اہلسنت اولین و آخرین کو کافر و مشرک حلال الدم مباح المال ٹھہرایا اور خود قرآن عظیم کو کفر و شرک سکھانے والی کتاب اور حضرت ربِّ واحد قہار جل جلالہٗ کو کفر و شرک کی تعلیم دینے والا بتایا۔ اس سے بڑھکر اور کونسا کفر قطعی و ارتدادِ یقینی متصور ہو سکتا ہے والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ پھر اسی مضمون ملعون کو اس مجموعہ خبیثہ کے آخر صفحہ ۵۰ سے ربع صفحہ ۵۱ تک

Marfat.com

یوں لکھا: فمن جعل الانبیاء او غیرھم کابن عباس او المجوب او ابی طالب وسائط یدعوھم
ویتوکل علیھم ویسألھم جلب المنافع ودفع المضار بمعنی ان الخلق یسألونھم وھم
یسألون اللہ کما ان الوسائط عند الملوک یسئلون الملوک حوائج الناس لقربھم منھم والناس
یسألونھم ادبا منھم ان یباشروا سوال الملک او لکونھم اقرب الی الملک فمن جعلھم
وسائط علی ھذا الوجہ فھو کافر مشرک حلال المال والدم یعنی جو شخص انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو یا اُن کے سوا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا مجوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یا ابوطالب کی طرح صحابہ و اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو واسطہ ٹھہراتا ہے کہ اُن کو پکارتا اُن پر اعتماد کرتا اُن سے فوائد حاصل ہونے اور نقصانات دور ہونے کا سوال کرتا ہے۔ اس طور پر کہ لوگ اُن سے مانگتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ جیسے کہ بادشاہوں کے یہاں جو لوگ واسطہ اور وسیلہ ہوتے ہیں وہ بادشاہوں کا مقرب ہونے کا سبب لوگوں کی حاجتیں بادشاہوں سے مانگتے ہیں اور لوگ اُن مقربین سے مانگتے ہیں۔ اس امر کا ادب لحاظ کرتے ہوئے کہ خود براہ راست بادشاہ سے مانگیں یا بادشاہ کے دربار میں اُن لوگوں کے مقرب ہونے کے سبب۔ تو جو شخص انبیا علیہم الصلاۃ والسلام یا اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس طرح پر واسطہ و وسیلہ مانے تو وہ کافر ہے مشرک ہے۔ اُس کا مال لوٹنا جائز ہے اُس کا خون بہانا حلال ہے۔ اس عبارت ملعونہ میں اور اس سے پہلے کی صفحہ ۱۲ والی عبارت میں ابوطالب کا نام تو محض افتراءً لکھدیا ہے۔ ورنہ جمہور اہلسنت کے نزدیک صحیح و ترجیح یہی ہے کہ ابوطالب تادمِ آخر ایمان نہیں لائے پھر کونسا متبع جمہور سُنّی مسلمان ہوگا۔ جو ابوطالب کو اپنا شفیع یا اپنے اور اپنے رب جل جلالہٗ کے درمیان واسطہ و وسیلہ ٹھہرائیگا یا حصول منافع و دفع مفاسد کے لئے اُن کی روح سے سوال کرے گا۔ مگر اس عبارت نجسہ میں صاف صاف کہدیا کہ جو لوگ انبیاء و اولیاء کو مقرب بارگاہِ الٰہی مانتے ہیں وہ بھی کافر مشرک مباح المال والدم ہیں اور جو لوگ اُن کو خالق و مخلوق کے درمیان اس طرح کا واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنی ذات سے کسی کو کچھ دینے کی قدرت نہیں رکھتے بلکہ لوگ اپنی حاجتیں اُن سے عرض کرتے ہیں اور اُن کو چونکہ بارگاہ خداوندی میں قرب و وجاہت و علو

Marfat.com

منزلت و رفعت مکانت حاصل ہے وہ اُن حاجات کو اللہ عزوجل کے حضور میں عرض کر دیتے ہیں تو یہ سب لوگ بھی کافر ہیں مشرک ہیں۔ مباح الدم والمال ہیں۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کا بارگاہِ الٰہی میں وجیہ و مقرب ہونا بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ یعنی وہ دنیا و آخرت میں وجاہت والے اور بارگاہِ خداوندی کے مقربوں میں سے ہیں۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے رب جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِیۡهًا یعنی وہ اللہ کے حضور وجاہت والے ہیں۔ اسی طرح حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربِ خداوندی حاصل ہونا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِیۡكٍ مُّقۡتَدِرٍ یعنی بیشک متقی اور پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہیں۔ سچائی کے مقام میں عزت والے بادشاہ کے پاس۔ اسی طرح ہر زمانہ و قرن میں اہل ایمان و اسلام برابر بلانکیر اپنی حاجتیں اللہ عزوجل کے محبوبانِ کرام علی سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کی سرکاروں میں اسی لئے عرض کرتے رہے کہ وہ اُن عرضداشتوں کو حضرت ملیک الملک جل جلالہٗ کی بارگاہِ جلیل میں عرض کر دیں۔ بنی اسرائیل جب من و سلوٰی پر صبر نہ کر سکے تو انھوں نے حضرت سیدنا کلیم علیہ الصلاۃ السلام کی جناب میں عرض کیا یٰمُوۡسٰی لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ یُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا یعنی اے موسیٰ اب ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے کچھ ایسی چیزیں پیدا فرمائے جن کو زمین اُگاتی ہے اُس کے ساگ اور اُس کی ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔

بنی اسرائیل کی اس حرکت پر کہ انھوں نے اپنی حاجات کی عرضداشت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے واسطہ سے بارگاہِ رب العزت جل جلالہٗ میں پیش کرائی۔ نہ تو حضرت کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے کچھ انکار فرمایا نہ خود حضرت رب صمد جل جلالہٗ نے اپنی ناراضی کا اظہار فرمایا۔ حواریوں کو جب مائدہ کی خواہش ہوئی تو انھوں نے خود براہِ راست اللہ تبارک تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا نہیں کی

Marfat.com

حضرت سیدنا روح اللہ وکلمتہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں عرض کیا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یعنی اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کا رب آسمان سے ہم پر مائدہ اتار سکتا ہے۔ حواریین کے اس فعل پر کہ انہوں نے اپنی حاجت کی عرضداشت خود براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کی سرکار میں پیش نہیں کی۔ بلکہ جناب روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے پیش کرائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی فرماتا ہے۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یعنی اور اپنے رب سے مغفرت مانگو بیشک وہ بڑا مغفرت فرمانے والا ہے اور خود ہی فرماتا ہے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کی مغفرت کرے اور خود ہی مغفرت مانگنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا یعنی اور اگر ایمان والے اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہو جائیں پھر اللہ سے مغفرت مانگیں اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت مانگے تو یقیناً وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔ ملاحظہ ہو خود حضرت احد صمد جل جلالہ حکم دیرہا ہے کہ گناہوں کی مغفرت کی حاجت ہو تو میرے محبوب کے دربار میں حاضر ہو کر مغفرت کی عرضداشت پیش کرو کہ یا رسول اللہ اپنے رب سے ہمارے گناہوں کی مغفرت کرا دیجئے۔ پھر تم خود بھی ہم سے مغفرت مانگو اور ہمارا پیارا رسول بھی تمہارے لئے ہم سے مغفرت مانگے۔ تو ہم توبہ قبول کریں گے۔ تم پر مہربانی فرما دیں گے اشقیائے نجد نے اپنی عبارتِ بالا میں ان ضروری دینی مسئلوں کا انکار بھی کیا اور ان آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب بھی کی اور سیدنا موسیٰ وسیدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو کفر وشرک پر راضی رہنے والا بھی بتایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو کفر وشرک پر راضی رہنے والا اور کفر وشرک کا حکم دینے والا بھی ٹھہرایا یہ بھی قطعی یقینی اشد کفر وارتداد ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کفار نجد کے اس مجموعۂ خبیثہ میں اور بھی بکثرت کفریات قطعیہ وارتدادات یقینیہ اعلیٰ کھلے بھرے ہیں۔ مگر آدمی کے کافر ومرتد ہو جانے کے لئے معاذ اللہ ایک ہی کفر وارتداد بس ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ

Marfat.com

وَالدُّنْيَا وَالْعَاقِبَۃِ بہرحال شک نہیں کہ وہابیہ نجدیہ علیہم اللعنۃ السرمدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے سبب
بحکم شریعت قطعاً یقیناً کافر مرتد اور بے توبہ مرے تو مستحق نار ابد ہیں۔ کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ
دینیہ کا انکار یا کسی ایک آیت قرآن کی تکذیب کرے وہ قطعاً یقیناً کافر مستحق خزی دنیا و عذاب آخرت ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
یعنی تو کیا کتاب الٰہی کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصہ سے کفر کرتے ہو تو تم میں سے جو شخص ایسا
کرے اُس کا بدلہ اس کے سوا کیا ہے کہ دنیوی زندگی میں رُسوائی ہو اور قیامت کے دن وہ سخت ترین
عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں یہ توہین مرتدین نجد کے اصلی
عقائد کفریہ مگر ازانجا کہ اس زمانہ غربت میں بھی بحمدہ تبارک و تعالیٰ عوام کلمہ گویان اسلام میں اکثریت
مسلمانانِ اہل سنت ہی کی ہے۔ لہٰذا جس طرح بلی اپنے غلیظ کو چھپا دیا کرتی ہے۔ اگرچہ اپنی خباثتِ قلبیہ
کے اقتضا کی بنا پر اپنی یہ کفری نجاستیں شائع تو کر دیں۔ لیکن سُنی مسلمانوں کے ڈر سے ان پر پردہ ڈالنا بھی
ضروری ہوا و لہٰذا صفحہ ۴۶ پر لکھا جاتا ہے وَشَفَاعَةُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ عِنْدَ بَعْضٍ كُلُّهَا مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فَلَا
يَقْبَلُ اَحَدٌ شَفَاعَةَ اَحَدٍ اِلَّا لِرَغْبَةٍ اَوْ لِرَهْبَةٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَرْجُوْ اَحَدًا وَلَا يَخَافُهٗ وَلَا يَحْتَاجُ
اِلٰى اَحَدٍ وَهُوَ الْغَنِيُّ سُبْحَانَهٗ عَمَّا سِوَاهُ وَكُلُّ مَا سِوَاهُ فَقِيْرٌ اِلَيْهِ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَتَّخِذُوْنَ مِنْ
شُفَعَآءَ مِنْ جِنْسِ مَا يَعْهَدُوْنَهٗ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِ یعنی بندوں میں ایک دوسرے کے پاس شفاعتیں سب
کی سب اسی قسم کی ہیں کہ کوئی شخص بغیر کسی لالچ یا بغیر کسی ڈر کے کسی شخص کی شفاعت قبول نہیں کرتا۔ اور
اللہ تعالیٰ کو نہ کسی سے کچھ امید ہے نہ اُس کو کسی کا کچھ ڈر ہے اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اپنے تمام ماسوا سے بے نیاز ہے اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ
کے دربار میں اسی قسم کے شفیع مانتے ہیں۔ جیسے بندوں کے پاس شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ...
کذّابانِ نجد کا یہ تو افترا ہے کہ مسلمانانِ اہلسنت معاذ اللہ انبیاء و اولیاء سے اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا لالچ
یا ڈر مانتے ہوئے ان کو شفیع مانتے ہیں۔ للہ الحمد کہ ایک کھیتی کرنے والا کسان ایک گاؤں کا رہنے والا مسلمان

Marfat.com

بھی ہرگز ہرگز یہ نہیں سمجھتا کہ جو انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام یا اولیائے امت و علمائے اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس سید الشافعین افضل المشفعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ ان سے یا حضور اکرم مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اللہ عزوجل جلالہٗ کو کچھ لالچ یا ڈر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بلکہ جاہل سا جاہل مسلمان بھی ایمان رکھتا ہے کہ اللہ واحد قہار جل جلالہٗ خالق و مالک و شہنشاہ حقیقی ہے۔ اس کو کسی سے کسی قسم کا نہ لالچ ہے نہ ڈر۔ وہ تمام عالم سے غنی ہے اور سب اسی کے محتاج ہیں۔ اسی نے اپنی قدرتِ کاملہ و حکمتِ بالغہ سے اپنے بندوں میں سے اپنے محبوبوں کو چن لیا اور اپنے تمام محبوبوں کا سردار علی الاطلاق سرکار عرش مدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا وہ بکمالِ بے نیازی اپنے کرم سے اپنے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کی نازبرداری فرماتا ہے۔ اس نے اپنے محبوبوں کی عظمت و جلالت اور شانِ محبوبیت ظاہر فرمانے ان کی شوکت و وجاہت دکھانے کے لئے ان کو اپنے بندوں کا شفیع بنایا۔ اسی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت کے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ مرتبہ بخشا کہ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ یعنی اگر وہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو رب جلیل جل جلالہ ان کی قسم کو سچا کر دے اسی نے اپنے پیارے کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کو وہ وجاہت جلیلہ کرامت فرمائی کہ انھوں نے مقتضائے محبوبیت اپنے رب جل جلالہٗ سے عرض کر دیا۔ اِنْ ہِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ اسی نے اپنے پیارے دوست ابراہیم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا کہ انھوں نے باقتضائے شانِ خُلّت اپنے رب بے نیاز عز جلالہٗ سے مجادلہ فرمایا یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاہٌ مُّنِیْبٌ ۝ اسی نے ہمارے مالک و آقا سیدنا محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنا مظہر اتم و خلیفۂ اعظم و حبیب اکرم بنایا اور ارشاد فرمایا۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ یعنی اور اے محبوب تم کو تمہارا رب ضرور دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور اس ارشاد الٰہی پر اس نازنین حضرتِ حق محبوب اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ناز اٹھانے والے رب بے نیاز جل جلالہٗ کی بارگاہِ کریم میں عرض کیا۔ اِذًا لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ یعنی جب تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہ گیا۔ اس مبارک عقیدۂ شفاعت

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ کو کسی سے معاذ اللہ لالچ یا ڈر ہونے کا شائبہ بھی نہیں ہے پھر یہ بے دینانِ نجد کیوں مسلمانانِ اہلسنت کو کافر مشرک حلال الدم مباح المال کہہ رہے ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ صفحہ ۲۶ کی عبارت میں اُن مسلمانوں کو کافر و مشرک لکھ دیا۔ جو انبیاء و اولیاء علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں۔ صفحہ ۵۶، ۵۷ کی عبارت میں اُن مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرا دیا جو اپنی حاجتیں محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام والثناء سے اس لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب جل جلالہٗ سے عرض کر کے اُن کی حاجت روائی کرا دیں۔ اُسی عبارت میں اُن مسلمانوں کو بھی کافر و مشرک ٹھہرا دیا۔ جو محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کو بارگاہِ الٰہی میں وجیہ و مقرب مانتے ہیں صفحہ ۶۲ کی عبارت میں اُن مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا ڈالا۔ جو اللہ عزوجل کے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اُس کی بارگاہِ عزت میں اپنا واسطہ و وسیلہ و شفیع مانتے ہیں۔ چونکہ یہ کھلے ہوئے واضح و بین و صریح کفریاتِ قطعیہ تھے۔ ڈر تھا کہ دنیائے سُنیت جب ان گندے گھنونے ملعون کفروں پر اطلاع پائے گی تو ان کلمات اور ان کے قائلین و معتقدین پر چاروں طرف سے لعنتیں برسائے گی اور پھر بے ایمانانِ نجد کی گرم بازاری میں خرابی آ جائے گی۔ لہٰذا صفحہ ۶۴ پر یہ عبارت لکھ کر اس پر پردہ ڈال کر بھولے بھالے مسلمانوں کی مسلمانی اور سیدھے سادے سُنیوں کی سنت کو اس طرح اپنے حلقۂ تزویر میں پھانسا جائے کہ ہم تو صرف انھیں لوگوں کو کافر مشرک کہتے ہیں جو اللہ عزوجل کو شفاعت کرنے والوں سے لالچ یا ڈر مانتے ہیں۔ حالانکہ تمام مسلمان اپنے رب سبوح جل جلالہٗ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے لالچ اور ڈر سے اور ہر عیب و نقصان سے اُس کو پاک و منزہ مانتے ہیں نیز صفحہ ۲۶ و ۵۶ و ۵۷ و ۶۲ میں اللہ عزوجل کے محبوبوں کو اُس کی بارگاہ میں واسطہ و وسیلہ و مقرب و وجیہ و شفیع ماننے پر قطعی و یقینی کفر و شرک کے فتوے جڑے ہیں اُن تینوں عبارتوں میں کہیں لالچ اور ڈر کا قطعاً تذکرہ نہیں۔ پھر اپنے تقیہ و فریب کو مکمل کرنے کے لئے ملاحدۂ نجد نے اسی ناپاک مجموعہ کے صفحہ ۷۰ پر لکھا وَنُؤْمِنُ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا يُنْكِرُهَا اِلَّا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ وَاَنَّهَا لَا تَنْفَعُ اِلَّا بَعْدَ الْاِذْنِ وَالرِّضَا یعنی اور ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت پر ایمان

Marfat.com

رکھتے ہیں اور اس پر بھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں۔ اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی شفاعت قبول ہوگی اور بدمذہب گمراہ کے سوا کوئی اُس کا کوئی انکار نہیں کرے گا اور جب تک اللہ تعالیٰ اذن و رضا نہ دے گا۔ شفاعت نہ ہوگی۔ مسلمانو! یہ ہے مکاری یہ ہے غداری یہ ہے عیاری یہ ہے فریب کاری۔ جس عقیدے کو کفر قطعی و شرک یقینی بتایا اُسی پر اپنے آپ کو ایمان رکھنے والا بھی ٹھہرایا۔ ہر مسلمان جو مسائل دینیہ کا بقدر اپنی ضرورت کے علم رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی شخص معاذ اللہ کسی عقیدۂ حقہ اسلامیہ کو کفر و شرک ٹھہرائے پھر اُسی عقیدے کا قائل و معتقد اپنے آپ کو بتائے تو جب تک وہ اپنے اُس کلمۂ کفر سے شرعی طور پر باز نہیں آئے گا بحکم شریعت ہرگز مسلمان قرار نہیں پائے گا بلکہ یہ اُس کا اقرار کفر قرار دیا جائے گا۔ جب ملحدین نجد اپنے اُن کفریات ملعونۂ قطعیہ کو صحیح و درست مانتے ہوئے عقیدۂ شفاعت پر اپنا ایمان بتلاتے ہیں تو بحکم شریعت مطہرہ وہ خود اپنے ناپاک فتوے سے بھی کافر و مرتد ہو گئے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ۔ اور باوجود اس تقیہ و فریب کے پھر بھی دلوں کی خباثت چھپ نہیں سکی۔ اپنی گندی جھلک دکھا ہی گئی۔ عقیدۂ شفاعت میں زنادقہ نجد نے اتنی پخ بھی لگا دی وَاَنَّھَا لَا تَنْفَعُ اِلَّا بَعْدَ الْاِذْنِ وَالرِّضَا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو شفاعت کا اذن نہیں ملا۔ روز قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ راضی ہو کر شفاعت کا اذن دے گا۔ تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شفاعت کریں گے۔ حالانکہ یہ بھی آیات قرآنیہ کی تکذیب ہے ایک آیت مبارکہ تو سورۂ مریم شریف کی تلاوت ہو چکی کہ اللہ تعالیٰ کے محبوبان کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کریم جل جلالہ سے شفاعت کا عہد لے لیا ہے۔ سورۂ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حکم دیا جا رہا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی اور اے محبوب تم اپنے متعلقین اور وابستگان دامن کرم کے لئے اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرو۔ شفاعت اسی کا نام ہے کہ کسی کے لئے اللہ تعالیٰ سے اُس کے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے تو اللہ عزوجل اپنے محبوب اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو

Marfat.com

شفاعت کا اذن ہی نہیں۔ بلکہ دنیا ہی میں شفاعت کا حکم دے چکا تو ملعونین نجد نے اس عبارت تقیہ میں بھی آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب کر کے کفر بکا وَالعیاذ باللہ رب العالمین۔

بہرحال سُنی مسلمانو! یہ تمہارے پیارے مذہب اہلسنّت کا رُعب حقانیت ہے کہ فراعنہ نجد حجاز پاک کی ارضِ مقدسہ پر متغلّب و متسلّط ہوتے ہوئے بھی لرز رہے ہیں، کپکپا رہے ہیں۔ خوف کھا رہے ہیں بمقتضائے اہلبیت جو نجاساتِ کفریہ ظاہر کر چکے۔ تمہارے ڈر سے اُن پر تقیہ کی خاک ڈال کر چھپا رہے ہیں۔ اور ابنا السنۃ نجد کے یہ وہ عقائد خبیثہ ہیں جن میں اُن کے ساتھ شیاطین دیوبند بھی برابر کے شریک ہیں چنانچہ تذکرۃ الخلیل مطبوعہ الخلیل مشین پریس کے صفحہ ۱۶۷ پر عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے کہ (حضرت خلیل احمد انبیٹھی) فرمایا کرتے تھے۔ میں نے حق تعالیٰ سے ایک یہ دعا مانگی تھی کہ عرب میں امن و امان کی حکومتِ اسلامیہ شرعیہ دیکھ لوں۔ سو الحمد للہ وہ امن و امان آنکھوں سے دیکھا کہ جہاں پہاڑیوں میں قافلوں کا چلنا دشوار تھا۔ اب تنہا آدمی سونا اچھالتا ہوا چلتا ہے اور کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔

سُنی مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ ایسے ناپاک گندے کفری عقیدے رکھنے والی حکومت ملعونہ کو دیوبندی دھرم کا گرو خلیل احمد انبیٹھی حکومتِ اسلامیہ شرعیہ بتا رہا ہے۔ اب تو معلوم ہوا کہ دیوبندی و نجدی دونوں ایک ہی طرح کے عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر و ارتداد میں دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی ہیں وَالعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے مردود ابن سعود کے بیٹوں کا استقبال کیا اُن کے آداب بجا لایا حکومتِ نجدیہ و ابن سعود نجدی کی اور اُس کے بیٹوں کی تعریف کی۔ نجدی مرتدوں کی مدح وثنا میں قصیدے پڑھے اور حدیث شریف میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔ رب عزوجل غضب فرماتا اور اُس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ اَخْرَجَهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِی ذَمِّ الْغِیْبَةِ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ دوسری روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِی الْاَرْضِ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین

Marfat.com

میں فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تیسری حدیث میں ہے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی
ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جو شخص کسی بدمذہب کی توقیر کرے اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔
رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَغَیْرُہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چوتھی حدیث میں ہے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ
یعنی جو شخص کسی بدمذہب کی طرف اُس کی توقیر کرنے کو چلے اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی ـــــ
رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پانچویں حدیث میں
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَہِرُّوْا فِیْ
وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ وَلٰکِنْ یَتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ
مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ یعنی جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اُس کے سامنے اُس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے
کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے اُن میں کوئی پُل صراط پر گذرنے نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر
آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیریاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
چھٹی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ
بُغْضًا لَّہٗ مَلَاَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنِ انْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ
فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَوْ لَقِیَہٗ بِالْبُشْرٰی اَوِ اسْتَقْبَلَہٗ بِمَا یَسُرُّہٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یعنی جو شخص کسی بدمذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر منھ پھیرے اللہ تعالیٰ اُس کا دل امان و ایمان سے بھر دے
اور جو شخص کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو شخص کسی
بدمذہب کو ذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجہ بلند فرمائے اور جو شخص کسی بدمذہب کو سلام
کرے یا اُس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اُس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اُس کا دل خوش ہو اُس
نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر رَوَاہُ الْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھُمَا جب فاسق و بدمذہب کی مدح و ثنا اُس کی تعظیم و توقیر اُس کے استقبال کا یہ حکم شرعی ہے

Marfat.com

تو کیا پوچھنا ہے کافر و مرتد کی مدح و ثنا اُس کی تعظیم و توقیر اُس کے استقبال کا والعیاذ باللہ تبارک و تعالےٰ۔
امام مذکور نے صرف اپنے ان اعمال و اقوال سے غضب الٰہی کا استحقاق کمانے عرش الٰہی کو لرزانے اسلام و سُنیت کو ڈھانے مخلوقِ خدا کو لعنتِ خداوندی کی طرف بُلانے سُنیت سے روک کر بد مذہبی پر جمانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے حکومت شقیہ نجدیہ کی دعوت کو صحیح اور ایسی درست بتا کر جس میں کجی اور نقصان نہیں اور وہابیہ نجدیہ کو مسلمان ٹھہرا کر نجدی مرتدوں کے عقائد کفریہ قطعیہ کی بھی تحسین و تائید کی اور بحکم شریعت مطہرہ ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف مطبوع دار الکتب العربیۃ الکبریٰ صفحہ ۲۲۷ پر فرماتے ہیں۔ نُکَفِّرُ مَنْ لَّمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِیْہِمْ اَوْ شَکَّ اَوْ صَحَّحَ مَذْہَبَہُمْ وَاِنْ اَظْہَرَ مَعَ ذٰلِکَ الْاِسْلَامَ وَاعْتَقَدَہٗ وَاعْتَقَدَ اِبْطَالَ کُلِّ مَذْہَبٍ سِوَاہُ فَہُوَ کَافِرٌ بِاِظْہَارِ مَا اَظْہَرَ مِنْ خِلَافِ ذٰلِکَ یعنی ہم اُس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسے شخص کو کافر نہ کہے جس نے مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور دین کا اعتقاد کیا یا اُس کو کافر کہنے میں توقف کرے یا اُس کے کافر ہونے میں شک رکھے یا ایسے لوگوں کے مذہب کو صحیح بتائے اگرچہ اس کے ساتھ وہ اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتا ہو اور اسلام کے حق ہونے کا اور اسلام کے سوا تمام مذہبوں کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو لیکن اسلام کے خلاف اُس نے جو یہ بات ظاہر کی اس کے سبب وہ کافر ہے۔ امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے یہ بھی کہا کہ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ جو اشارہ کرتا ہے کہ اُن کا اور تمام اہلِ زمین کا ایک ہی کلمہ ہے۔ جس کی بنا پر ہم سب پر لازم ہے کہ فروعات کی بحث چھوڑ دیں اور ایک صف ہو جائیں اور ایسے امور اور مسائل میں مشغول نہ ہوں۔ جن کا نقصان نفع سے زیادہ تر ہے۔
اُس کا یہ قول کفریاتِ عدیدہ پر مشتمل ہے اس نے مرتدین و مبتدعین کے رد طرد کو جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اعلیٰ ترین مرتبہ ہے شراب اور جوے کی طرح وَاِثْمُہُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِہِمَا کا مصداق قرار دیا یہ اُن بیسیوں آیات قرآنیہ کی تکذیب و توہین ہے جن میں حضرت رب العزت جل جلالہٗ نے مسلمانوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے اس وقت صرف ایک مختصر سورۂ مبارکہ کی تلاوت مناسب اللہ عز و جل فرماتا ہے وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o یعنی زمانے

کی قسم بیشک انسان ٹوٹے اور نقصان میں ہیں سوا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق پر ثابت قدم رہنے کی اور صبر کرنے کی وصیت کی۔ اللہ واحد قہار جل جلالہ تو فرماتا ہے کہ نقصان اور ٹوٹا پانے سے صرف وہی مومنین صالحین محفوظ ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر قائم اور باطل سے مجتنب رہنے کی اور اس راہ میں جو مصیبتیں آئیں اُن پر صبر کرنے کی وصیتیں کرتے ہیں اور امام زکریا مسجد بد مذہبوں بے دینوں کے ردّ و طرد کو ان کے کفر اُن کی بد مذہبی سے مسلمانوں کے بچانے کو کہتا ہے کہ اس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ تر ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وہ اپنی اسی عبارت میں کھلم کھلا بتاتا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کافی ہے اس کے سوا جتنے مسائل دینیہ ہیں وہ سب فرعیات ہیں تو اس ناپاک قول میں اُس نے کلمہ طیبہ کے سوا تمام ضروریاتِ دین و جملہ ضروریات مذہب اہلسنت سب کو معاذ اللہ سُنّی مسلمان ہونے کے لئے غیر ضروری بتایا اس سے بڑھکر اور کیا کفر اشد ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ۔ یعنی اے مسلمانو! تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہماری طرف نازل ہوا اور جو کچھ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اولاد یعقوب کی طرف نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا۔ سب پر ہم ایمان لائے ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے لئے فرمانبردار ہیں تو اگر وہ بھی تمہاری ہی طرح ایمان لے آئے تو بیشک ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر گئے تو اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ وہ مخالفت میں ہیں۔ آیت کریمہ نے صاف واضح روشن طور پر فرمایا کہ جو شخص تمام مسائل ضروریہ دینیہ میں سے کسی ایک مسئلہ پر بھی ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔ ہرگز مسلمان نہیں۔ امام زکریا مسجد بمبئی نے اس آیت مبارکہ کی بھی تکذیب کی۔ وہ اپنی اسی عبارت میں صاف طور پر یہ بھی بتا رہا ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھ لے پھر وہ کچھ بھی کرے کچھ بھی کہے کچھ بھی اعتقاد رکھے بس وہ مسلمان صاحب ایمان ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ

وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔ یعنی اے محبوب جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک یقیناً تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یقیناً منافقین جھوٹے ہیں۔ تو اُس نے اس آیت کریمہ کی بھی تکذیب کی۔ امام زکریا مسجد بمبئی کا ابن سعود کے فرزند ناسعود سے یہ کہنا کہ ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو واسطے تیرے اور اگر فرماؤ۔ تم اے امیر کسی روز آخر شب میں تو تیار ہو جائیں گے جنگ کے لئے اور دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے ہم تنہا تنہا اور جماعت جماعت بنا کر ایسا ہی ہے۔ جیسا منافقین عنود نے کفار یہود سے کہا تھا۔ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ یعنی اگر تم نکالے گئے تو ہم ضرور بضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اُنھوں نے کفار مجاہرین یہود سے۔ یہود سے کہا تھا اور اِس نے کفار مرتدین نجدیہ سعود سے کہا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّثْلَ قَوْلِھِمْ تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ بہرحال اُن منافقین کے اس قول کے سبب قرآن عظیم نے اُن کو منافق اور کفار کا بھائی فرمایا۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ یعنی اے محبوب کیا تم نے اُن منافقوں کو نہ دیکھا جو اپنے بھائیوں کو کتابی کافروں سے کہتے ہیں۔ تو اُن کے اتباع میں بحکم شریعت مطہرہ اس نے بھی منافق اور مرتدین کے بھائی کا خطاب پایا۔ والعیاذ باللہ رب البرایا امام زکریا مسجد بمبئی کا مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا کہ میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ صاف صریح واضح طور پر بتا رہا ہے کہ وہ مسلمانانِ اہلسنت کو یہود و نصاریٰ کی طرح کافر اور منکرِ توحید الٰہی جانتا ہے۔ وہ صرف زبان ہی سے نجدی مذہب کا موید و مصدق نہیں بلکہ وہ نجدی پتا پاکر دل سے بھی ملت نجدیہ خبیثہ کا متبع و معتقد بن چکا ہے اور اسی لئے وہ اپنے آقایانِ نعمت مرتدین نجدیہ کے اتباع میں مسلمانان اہلسنت کو کافر مشرک اور غیر خدا کا پوجنے والا بتا رہا ہے امام قاضی

عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف صفحہ ۲۴۷ پر فرماتے ہیں نقطع بتکفیر کل قائل قال قولاً یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ یعنی ہم ہر ایسے شخص کو یقیناً کافر کہتے ہیں۔ جو ایسی بات کہے جس سے تمام اُمت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے۔ یہی امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی شفا شریف کے صفحہ ۲۶۳ پر فرماتے ہیں واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشیء منہ او سبھما او جحدہ او حرفا منہ او اٰیۃ او کذب بہ او بشیء منہ او کذب بشیء مما صرح بہ فیہ من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شیء من ذلک فھو کافر عند اھل العلم باجماع یعنی اور اس بات کو معلوم کرلو کہ جو شخص قرآن عظیم کی یا مصحف شریف کی یا اُس کے کسی حصہ کی توہین کرے یا قرآن عظیم و مصحف شریف کو بُرا کہے یا اُس کا انکار کرے یا اُس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اُس کو یا اُس کے کسی حصہ کو جھٹلائے یا کسی ایسے حکم یا کسی خبر کو جھٹلائے جسکی تصریح قرآن پاک میں فرمائی گئی ہو۔ یا جس چیز کی قرآن پاک نے نفی کی۔ اُس کا اثبات کرے یا جس چیز کا قرآن پاک نے اثبات کیا اُس کی نفی کرے اور اس کو قرآن عظیم کی اُن تصریحات کا علم بھی ہو یا قرآن شریف کے کسی حصہ میں شک رکھے تو وہ علماء کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔ ہم نے نجدیوں کے یہ چند عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ محض بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ اس پر کوئی شخص یہ نہ کہے کہ تمام وہابیہ نجدیہ کے یہ عقائد نہیں۔ کسی ایک خاص شخص یا مخصوص نجدی کے یہ عقائد ہوں گے۔ اس لئے کہ مجموعہ خبیثہ الھدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوھابیۃ کسی ایک شخص خاص کے عقائد کی کتاب نہیں بلکہ بالعموم تمام وہابیانِ نجد کے عقیدہ و مذہب کو اس میں پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ کہیں دعوۃ الوھابیۃ لاھل مکۃ کی سرخی ہے کہیں مذھب الوھابیین فی الاصول والفروع کا عنوان قائم کیا گیا ہے کہیں جملۃ دعوۃ الوھابیۃ کے عنوان سے مضمون کو شروع کیا گیا ہے بہرحال حکومتِ نجد و تمام وہابیہ نجدیہ وجمیع وہابیہ دیوبندیہ کا مذھب و اعتقاد یہی ہے جو الھدیۃ السنیۃ سے التقاطاً لکھا گیا ہے۔ جو وہابی نجدی یا وہابی دیوبندی ان عقائد کفریہ سے انکار کرے اُس کا انکار نہ ہوگا مگر تقیہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ ۝ یعنی منافقین جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

Marfat.com

اس کے سوا کچھ نہیں کر ہم بھٹھا کرتے ہیں اب اسئلہ پنجگانہ کے جواب مختصراً معروض

(۱) امام مذکور بحکم شریعتِ مطہرہ کافر مرتد ہے اُس پر فرض اور ہر فرض سے بڑھکر اہم فرض ہے کہ فوراً اپنی نجدیت وحمایت نجدیت سے توبہ صحیحہ شرعیہ کرکے کلمہ طیبہ پڑھکر از سر نو سُنّی مسلمان ہو۔ واللہ الموفق ورنہ سُنّی مسلمانوں پر فرض ہے کہ اُس سے میل جول سلام کلام، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا غرض اُس کی موت و زندگی میں مسلمانوں کے سے تمام معاملات قطعاً بند کردیں۔ قال تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ وَفِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ لَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ۔

(۲) جب وہ شرعاً کافر مرتد ہے تو اُس کے پیچھے نماز قطعاً باطل محض ہے اُس کی نجدیت ظاہر ہونے کے بعد سے جس قدر نمازیں اُس کی اقتدا میں پڑھی گئیں سرے سے ہوئی ہی نہیں اُن سب کا اعادہ واجب نہیں۔ بلکہ فرض ہے ہرگز فرض ذمّہ سے ساقط نہ ہوا۔

(۳) جس طرح اُس کی نجدیت وحمایتِ نجدیت شائع ہوئی۔ اسی طرح اُس سے توبہ بھی اخبار میں تحریراً اور مجمع میں بر سر منبر تقریراً ہونا فرض ہے۔ فی الحدیث عن النبی الکریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ

(۴) اُس پر فرض ہے کہ جس حد اور جس درجہ تک اشاعت فاحشہ ہوئی اُسی حد اور اُسی درجہ تک اشاعت توبہ بھی کرے اگر چند معتمد اشخاص ہی کے سامنے اُس کی نجدیت وحمایت نجدیت کا اظہار ہوا ہوتا تو چند معتمد اشخاص کے سامنے اس کی توبہ بھی شرعاً قابل قبول ہوتی۔ جب کہ نجدیت وحمایت کی اشاعت مجمع عام میں بر سر منبر تقریراً اور اخبار میں تحریراً ہوئی تو توبہ کی اشاعت بھی اسی طرح ہونا فرض ہو۔

(۵) انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کا اشتہار مطالعہ کیا گیا۔ اشتہار حق وصحیح وصدق صریح اور اُس کا مخالف بدمذہب فضیح یا مرتد قبیح اور مقام اشتہار بفضل العزیز الغفار مصیب ومثاب ونجیح ہے۔

Marfat.com

وَالْمَسَائِلُ عُلِّمَا مُصَرَّحٌ بِهَا فِي الْكُتُبِ الْكَلَامِيَّةِ وَالْاَسْفَارِ الْفِقْهِيَّةِ واللہ تعالےٰ ورسولہ
الاعلےٰ اعلم جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم

(۲۱) فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی
لکھنوی غفرلہٗ ولوالدیہ واخویہ واہلہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی
محلہ بھورے خاں پیلی بھیت
سہ شنبہ، ۱۱ جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

اَلْاَجْوِبَةُ الْخَمْسَةُ صَحِيحَةٌ بِلَا شَكٍّ وَارْتِيَابٍ وَالْمُجِيبُ اللَّبِيبُ مُصِيبٌ وَمُثَابٌ وَ
خِلَافُهَا قَبِيحٌ بِحُكْمِ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(۲۲) حررہ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین البیلی بھیتی
(مفتی شہر پیلی بھیت)

مجیب ولبیب کے جوابات کل کے کل صحیح ہیں۔ ان کے صحیح ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔
لا ریب فیہا کے پورے مصداق ہیں۔

واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

(۲۳) حررہ العبد الحقیر ابوسراج عبدالحق رضوی عفی عنہ

کل جوابات مجیب مصیب کے صحیح ہیں۔ مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق ہیں۔

(۲۴) فقیر قادری محمد حبیب الرحمٰن خطیب جامع مسجد
وناظم مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت

فتوائے دار العلوم سعیدیہ دادون ضلع علی گڈھ

الجواب

(۱) کون نہیں جانتا کہ نجدیوں نے اپنا وظیفہ لعن وشتم علماء وصلحاء ومسلمین قرار دے رکھا ہے ان کے نزدیک قتل علماء وصلحاء ومومنین حلال۔ مسلمانوں کا مال وخون حلال۔ چھ سو برس سے اب تک کے تمام علماء و مسلمین اُن کے نزدیک کافر ومرتد۔ مولانا سید احمد بن زینی دحلان رضی اللہ عنہ اپنی کتاب الدرر السنیہ میں فرماتے ہیں فَكَفَّرُوْا اَكْثَرَ الْاُمَّةِ وَاسْتَحَلُّوْا دِمَائَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَجَعَلُوْهُمْ مِثْلَ الْمُشْرِكِيْنَ نجدیوں نے اکثر مسلمانوں کو کافر کہا اور ان کے خون ومال کو حلال جانا اور اُن کو مشرکین جیسا بتایا۔ اُسی میں ہے وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَنْ قَالَ لِاَحَدٍ مَوْلَانَا وَسَيِّدُنَا فَهُوَ كَافِرٌ یعنی اور نجدی کا خیال ہے کہ جو کسی کو سیدنا مولانا کہے وہ کافر ہے۔ دُنیا میں کون ایسا ہے۔ جو کسی نہ کسی کو مولانا یا سیدنا نہ کہتا ہو۔ تو اس نجدی کے طور پر تمام دنیا کافر ہوئی۔ نہیں نہیں۔ بلکہ اُس کا یہ قول باطل اللہ عز وجل وحضور پر نور شافع یوم النشور تک پہونچتا ہے۔ سورہ آل عمران میں حضرت سیدنا یحیٰی علیہ السلام کے لئے سید کا لفظ آیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اور فرمایا اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (۲) نجدیوں کا اپنے کو حنبلی کہنا یہ اُن کا پرانا وطیرہ ہے ورنہ وہ نہ حنبلی ہیں نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی کوئی بھی نہیں۔ بلکہ ان چاروں سے خارج ہیں علامہ سید احمد بن زینی دحلان فرماتے ہیں وَكَانَ يَدَّعِي الْاِنْتِسَابَ اِلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذِبًا وَتَسَتُّرًا وَزُوْرًا وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ بَرِيْءٌ مِّنْهُ اور حضرت سید احمد شریف مصری طحطاوی حاشیہ در مختار

میں فرماتے ہیں۔ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْیَوْمَ فِی مَذَاھِبَ اَرْبَعَۃٍ وَھُمُ الْحَنَفِیُّوْنَ وَالْمَالِکِیُّوْنَ وَالشَّافِعِیُّوْنَ وَالْحَنْبَلِیُّوْنَ وَمَنْ کَانَ خَارِجًا عَنْ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃِ فِی ھٰذَا الزَّمَانِ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالنَّارِ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ نجدی بدعتی و بدمذہب ہے اب ایسے کی جو تعظیم کرے اس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے بتدع کی تعظیم کی۔ تو اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو اللہ عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔ حضرت امام زکی الدین نے اپنی کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق و بدعتی کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد نہ کیا جائے حَیْثُ قَالَ اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ قَوْلِہٖ لِفَاسِقٍ اَوْ مُبْتَدِعٍ یَا سَیِّدِیْ وَنَحْوِھَا مِنَ الْکَلِمَاتِ الَّتِیْ عَلَی التَّعْظِیْمِ پھر حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ یَا سَیِّدُ فَاِنَّہٗ اِنْ یَکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَنَسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ منافق کو سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو تم نے بیشک اپنے رب کو ناراض کیا۔ خود یہ نجدی بھی ایک قسم کے منافق ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے اور ان ملاعنہ کی اہل حجاز سے عداوت ظاہر ہے کہ انھوں نے اہل حجاز پر کیا کچھ مظالم نہ کیے جن کو سنکر روح کانپ جاتی ہے۔ جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انھیں صرف محل خطاب میں لفظ سردار سے ذکر کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اُن کو بحالت اختیار امیر و سردار بنانا۔ آپ اُس کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب الٰہی نہ ہوگا اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن ہو۔ اُس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔ بدعتی کے متعلق سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَصْحَابُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ بدعتی جہنم کے کتے ہیں مبغوض خدا و رسول اور جس کے لئے جہنم کا کتا فرمایا گیا۔ اس سے دوری و نفرت واجب۔ بدعتی کی تعظیم کر نیوالا اشد تر

Marfat.com

فاسق بدعتی مبغوض خدا و رسول ہے۔ اُس سے مسلمانوں کو اجتناب واجب جب تک وہ اپنے اس فعل قبیح و شنیع سے توبہ نہ کرے۔ اُس سے سلام و کلام، میل جول، اُٹھنا بیٹھنا سب حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(۲) ایسے شخص کو امام بنانا ناجائز و گناہ اور اُس کو امامت سے معزول کر دینا واجب۔ جو نمازیں ایسے شخص کے پیچھے پڑھی گئیں۔ سب کا اعادہ واجب۔ محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں وَرَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اِنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَہْلِ الْاَہْوَاءِ لَا تَجُوْزُ۔ محرر المذہب امام محمد حضرت امام اعظم و حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّؤُمَّہُمْ صَاحِبُ بِدْعَۃٍ مسلمانوں کو لائق نہیں کہ اُن کا امام بدعتی ہو غیاث المفتی پھر مفتاح السادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ لَا تَجُوْزُ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں تو جو نمازیں ایسے شخص کے پیچھے پڑھی گئیں وہ جائز ہی نہ ہوئیں۔ سب ذمہ پر واجب ہیں واللہ تعالیٰ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

(۳) توبہ جب تک اُسی اعلان سے نہ کرے جس اعلان سے اُس نے وہ افعال کئے قضائے توبہ مقبول نہیں اور جب توبہ مقبول نہیں اُس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

(۴) چھپ کر توبہ کر لینا کافی نہیں تا وقتیکہ اعلان نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اشتہار میں جو حالات نجدیوں کے مرقوم ہیں۔ سب صحیح ہیں۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۵) حررہ الفقیر القادری عبید المصطفیٰ محمد اعجاز ولی خان الرضوی البریلوی عفی عنہ

بجاہ النبی المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خادم جمعیت

خدام الرضا آستانہ عالیہ بریلی شریف

مقیم دار العلوم سعیدیہ دادون ضلع علی گڈھ

Marfat.com

(۲۶) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

محمد امجد علی اعظمی رضوی

(۲۷) الجواب صحیح وصواب والمجیب مُصیبٌ ومُثابٌ واللہ اعلم بالصواب

الفقیر محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہروی غفرلہٗ

(۲۸) لقد اصاب من اجاب فجزاہ اللہ خیر الجزاء فی المرجع والمآب

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۲۹) الفقیر ظہیر احمد القادری الرضوی النگینوی عفی عنہ

۲۸۶

فتوائے دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف

الجواب وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فقیر حقیر نہایت اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اس زمانۂ فتنہ

Marfat.com

وفساد میں ہر دشمنِ اسلام مسلمانوں کے مقابلہ میں دلیر ہو رہا ہے۔ پیارے اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ اصولِ ایمان ارکان اسلام کی مخالفت کر رہا ہے۔ سب سے زیادہ مفسد مضر دشمنِ اسلام وہ ہے جو مسلمانوں کے گھر کا مذہبی چور ہے۔ ایمانی ڈاکو ہے مسلمان کہلا کر اسلام کے عقیدوں کی مخالفت کرتا ہے۔ کلمۂ اسلام سنا کر مسلمانوں کے پیارے مذہب کو مٹا رہا ہے۔ قادیانی نے اسی پردے میں ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنا دیا۔ مشرقی عنایت اللہ خاکسار نے اسی مکر و فریب سے مسلمانوں کی ایک جماعتِ عظیم کو ارکان اسلام اور اصولِ ایمان سے بیگانہ کر دیا۔ وہابیوں نجدیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو بدعقیدہ کر دیا۔ اسلام کے خلاف عقائدِ باطلہ کی تحریر و تقریر سے اشاعت کی اور عرب و عجم میں ایک فتنۂ عظیمہ برپا کر دیا۔ جس جگہ وہابیت نجدیت کا گذر ہوا وہاں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دی۔ جب سے وہابیت نجدیت نجد سے ہندوستان آئی۔ ہندوستان میں اس کے دم سے جو فتنہ و فساد رونما ہوا ظاہر ہے۔ کسی منصف پر مخفی نہیں خصوصًا جن شہروں میں وہابی مذہب کی تبلیغ کرنیوالے نجدی مُلّاں موجود ہیں وہاں تو فتنہ و فساد کی آگ رات دن مشتعل ہے۔ باپ سُنّی۔ لڑکا وہابی۔ شوہر سُنّی عورت وہابی۔ گھر گھر فتنے آئے دن فساد لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بہرحال وہابیت نجدیت کا فتنہ پیارے مسلمانوں اور اسلام کے حق میں نہایت ہی بڑا مضر رساں اور مہلک ثابت ہوا۔ ساری اُمّت کے نگہبان رحمت عالم نورِ مجسّم شفیع معظّم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی علم تھا کہ وہابی نجدی فلاں جگہ پیدا ہوں گے۔ اُمت میں فتنہ و فساد کریں گے اور پھیلائیں گے لہٰذا غیبوں کی خبریں دینے والے اُمّت کو فتنہ و فساد سے بچانے والے آقا و مولیٰ حضور اقدس سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ نجد کی خبر واضح کھلے الفاظ میں بیان فرمائی۔ بخاری شریف میں ہے۔ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا

یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنی نور مجسم رحمت ہر دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ الٰہی ہمارے لئے برکت دے۔ ہمارے شام میں الٰہی ؟ ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں۔ بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ؟ اور ہمارے نجد میں۔ حضور نے دوبارہ وہی دعا فرمائی۔ الٰہی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ؟ ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ ؟ اور ہمارے نجد میں ؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی نسبت فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کی جماعت نکلے گی۔ حضور مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانے کے مطابق تیرھویں صدی میں نجد سے نجدیوں کا خروج ہوا۔ وہابیوں نجدیوں کی جماعت شیطان کی جماعت ہے میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ یعنی جماعت شیطان۔ حضرت عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں آیۂ کریمہ (اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ الاٰیة) کی تفسیر میں فرماتے ہیں وَقِیْلَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ نَزَلَتْ فِی الْخَوَارِجِ الَّذِیْنَ یُحَرِّفُوْنَ تَاْوِیْلَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَیَسْتَحِلُّوْنَ بِذٰلِكَ دِمَآءَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمْوَالَهُمْ كَمَا هُوَ مُشَاهَدُ الْاٰنَ فِیْ نَظَآئِرِهِمْ وَهُمْ فِرْقَةٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ یُقَالُ لَهُمُ الْوَهَّابِیَّةُ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْكَرِیْمَ اَنْ یَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ اھ۔ یعنی یہ آیت کریمہ خارجیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو قرآن پاک اور حدیث شریف کے معنی میں تحریف کرتے ہیں اور اس غلط تاویل سے مسلمانوں کے قتل کرنے کو اور ان کے مال چھین لینے کو مباح و حلال جانتے ہیں۔ جیسا کہ اس زمانہ میں خارجیوں کے ہمعقیدہ لوگوں میں اس کا مشاہدہ ہے اور خارجیوں کے ہم عقیدہ ایک فرقہ ہے حجاز میں اُس فرقہ کو اس زمانہ میں وہابیہ کہا جاتا ہے وہابی گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھے راستہ پر ہیں۔ خبردار بیشک وہابی بہت جھوٹے ہیں۔ وہابیوں پر شیطان کا غلبہ ہے۔ شیطان نے وہابیوں کو یاد خدا سے بھلا دیا ہے وہابیہ کا فرقہ شیطان کا گروہ ہے۔

Marfat.com

خبردار بیشک شیطان کا گروہ خسارہ میں ہے۔ ہم اہلسنّت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل وہابیوں کو جڑ سے فنا کر دے شیطان لعین کو بھی اقرار ہے کہ اُسے نجدیوں وہابیوں کے نجد سے خاص تعلق ہے مکہ معظمہ میں جب کفار نے دار الندوہ میں مجلس شوریٰ قائم کی اور حضور پُر نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت میں دروازہ بند کر کے مشورے کر رہے تھے تو نجدیوں وہابیوں کے شیخ نجدی شیطان نے بھی اپنے مسکن نجد سے خروج کیا اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عداوت میں جل بھن کر کافروں کا ساتھ دیا اور کفار کے عین مشورہ کے وقت دار الندوہ کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہوا۔ کافروں نے کہا تو کون ؟ شیطان نے کہا نجد سے آیا ہوں۔

سیرت حلبی کے حاشیہ پر سیرت نبویہ میں ہے وَجَاءَهُمْ اِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ نَجْدِيٍّ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فِيْ هَيْئَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ عَلَيْهِ كِسَاءٌ غَلِيْظٌ وَقِيْلَ طَيْلَسَانٌ مِنْ خَزٍّ فَقَالُوْا مَنِ الشَّيْخُ قَالَ مِنْ نَجْدٍ اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی شیطان کو شیخ نجدی کی صورت میں دیکھا ہے تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَكَانَ يَرٰى اِبْلِيْسَ فِيْ صُوْرَةِ الشَّيْخِ النَّجْدِيِّ۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ شیطان سب انسانوں کا دشمن ہے سیدھی راہ سے بھٹکانا شب و روز اس کا وظیفہ ہے۔ وہ کسی ملک کے ہوں، کسی علاقہ کے ہوں۔ پھر بھی شیطان نے اپنی نسبت خاص علاقہ نجد کی طرف کی شام، روم، مصر، ایران، بخاری، عراق، سمرقند، قندھار، پنجاب ہندوستان، بنگال میں سے کسی کی طرف نہیں کی۔ شیطان نے اپنے کو شامی۔ رومی۔ مصری۔ فارسی۔ عراقی۔ سمرقندی۔ بخاری۔ پنجابی۔ ہندی۔ بنگالی نہیں بتایا۔ بلکہ شیطان نے اپنے کو شیخ نجدی بتایا۔ معلوم ہوا کہ شیطان کو علاقہ نجد سے خاص گہرا تعلق ہے جو اور علاقوں سے نہیں ہے اور نجد کے ساتھ شیطان کے خاص گہرے تعلق کی خبر مخبر صادق حضور اقدس سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیوں پیشتر بتادی اور اپنی امت کو مطلع فرمادیا کہ نجد سے شیطان کا فرقہ نکلے گا۔ سیرت حلبی میں ہے۔ وَاِنَّمَا تَصَوَّرَ بِصُوْرَةِ نَجْدِيٍّ لِاَنَّ فِي الْحَدِيْثِ نَجْدٌ يَطْلُعُ مِنْهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ

وَلِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا فَاعَادَ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيْ قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَفِيْهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اہلِ نظر صاحبِ بصیرت پر مخفی نہیں کہ پنجاب۔ ہندوستان۔ بنگال میں قادیانیوں، چکڑالویوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں خاکساروں کے اکثر فتنے نجد کے وہابیوں، نجدیوں کے فتنہ وفساد سے نکلے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

بخاری شریف میں ہے وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَرَى الْخَوَارِجَ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو مخلوقِ الٰہی میں سے بدترین مخلوق جانتے اس لئے کہ خارجیوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اُتریں وہ مسلمانوں پر ناحق چسپاں کر دیں۔ یہی حال بالکل نجدیوں وہابیوں کا ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ جو کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئیں۔ نجد کے وہابی و نجدی کی کتاب التوحید کی رُو سے اور ہندوستان کے دیوبندی وہابی و غیر مقلدین وہابی امام الوہابیہ کی کتاب تقویت الایمان کی رُو سے اہلسنت و ائمہ اہلسنت پر ناحق چسپاں کرتے ہیں جس شخص نے وہابیوں کی کتابوں کو دیکھا ہو یا کبھی وہابی سے گفتگو کا سابقہ پڑا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ نجدیہ وہابیہ زمانہ کا فتنہ پہلے خارجیوں کے فتنہ سے بہت ہی زیادہ ہے۔ علامہ شامی قدس سرہُ السامی ردالمحتار شرح درمختار میں خوارج کے بیان میں فرماتے ہیں۔

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوْا يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَاَلْفٍ یعنی خارجی لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعداروں سے واقع ہوا۔ عبدالوہاب کے گروہ نے نجد سے خروج کیا اور حرمین طیبین پر ظلماً غلبہ کیا اور وہ اپنی نسبت حنبلی مذہب کی طرف کرتے تھے مگر اُن گمراہوں کا عقیدہ

Marfat.com

یہ تھا کہ صرف وہی نجدی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اس وجہ سے نجدیوں نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل مباح ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے نجدیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کر دیئے اور مسلمانوں کے لشکر کو نجدیوں پر فتح عطا فرمائی بسنہ ۱۲۲۳ھ میں شرح تحفہ محمدیہ مطبوعہ کریمی پریس بمبئی میں مصباح الانام سے نجدی کے بعض احوال مختصراً نقل کئے ہیں۔ عبارت یہ ہے مِنْ مُنْكَرَاتِهٖ فِي تَوَلِّيْهِ الْخِلَافَةَ لِلْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَاِحْرَاقُهُ الْكُتُبَ الْكَثِيْرَةَ۔ وَقَتْلُهُ لِلْعُلَمَاءِ وَتَنْقِيْصُهُ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءَ وَاِحْرَاقُهُ الدَّلَائِلَ الْخَيْرَاتِ وَتَبْطِيْلُهُ الرَّوَاتِبَ وَالْاَذْكَارَ بِالْجَهْرِ فِي الْمَسَاجِدِ وَمَنْعُهُ قِرَاءَةَ خَبَرِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرْبُ رِقَابِ مَنْ يُنَادِيْ فِي الْمَنَارَةِ بِالْمَنَارَةِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّ مِنْهُمْ يُفَسِّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ وَيَفْرَحُ فِي مَقَاعِدِهٖ وَخُطَبِهٖ بِكُفْرِ الْمُتَوَسِّلِ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَيُنْكِرُ الرِّحْلَةَ لِزِيَارَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَنَّهٗ لَا نَفْعَ فِيْهَا وَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَافَّةُ الْاَمْوَاتِ مِنْ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ لَا يَنْفَعُوْنَ الْاَحْيَاءَ بِشَيْءٍ وَاَنَّهٗ مَنْ نَادَاهُ بِاسْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفَرَ وَصَارَ مُشْرِكًا وَبِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلِيٍّ يَكْفُرُ مَنْ نَادٰى اَحَدًا مِنْهُمْ ——— وَيُنْكِرُ النَّحْوَ وَاللُّغَةَ وَالْفِقْهَ وَاِنْكَارُهٗ قَوْلَكَ اَمَانَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَفِي كُفْرِ قَوْلِ النَّجْدِيِّ اَنَّ مَذْهَبَ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَفِي رَدِّ اتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَكُتُبِهِمْ وَمَا اَعْظَمَ مِنْ قَوْلِ النَّجْدِيِّ مِنَ الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ مِنْ سِنِيْنَ قَرِيْبًا مِنْ سِتِّمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى مَشَايِخِهٖ وَمَشَائِخِ مَشَائِخِهٖ حَكَمَ عَلَيْهِمْ بِالْكُفْرِ زُوْرًا وَبُهْتَانًا وَقَوْلُهٗ اِنَّ قَصْدَ الصَّالِحِيْنَ وَالْاِعْتِقَادَ فِيْهِمْ وَالتَّبَرُّكَ بِهِمْ شِرْكٌ اَكْبَرُ وَاِنْكَارُهٗ عَلٰى شَاعِرِ الْعُلَمَاءِ وَعَالِمِ الشُّعَرَاءِ الْاِمَامِ الْعَلَّامَةِ الْبُوْصِيْرِيِّ صَاحِبِ الْبُرْدَةِ وَمَحْوُهٗ اَعْصَارَ الْاِسْلَامِ فِيْهِ وَاَتْبَاعِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مِلَّتِهٖ وَدِيْنِهٖ مُشْرِكٌ سَوَاءٌ كَانَ حَيًّا اَوْ مَيِّتًا وَيَهْدِمُوْنَ الْقِبَبَ وَيَنْبُشُوْنَ قُبُوْرَهُمْ وَيَمْنَعُوْنَ

ع۵ یہ عبارت اصل کتاب کے مطابق ہے۔ اس عبارت میں بظاہر جو لفظی مناسبت جملوں میں نہیں اس کا فقیر ذمہ دار نہیں (فقیر سردار احمد غفرلہ)

زِيَارَةَ الْاَمْوَاتِ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ مِنَ الْقُبُوْرِ وَمَا قَوْلُكُمْ فِيْ كُفْرِ مَنْ يَقُوْلُ عَصَايَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَيِّتِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمْنَعُ النَّذْرَ مُطْلَقًا لِلْاَكَابِرِ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِيِّ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ نَادٰى وَلِيًّا فِيْ قَبْرِهٖ مُشْرِكٌ یعنی نجدی کے بُرے افعال باطل عقیدے یہ ہیں۔

(۱) چاروں اماموں امام اعظم ابوحنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذاہب کی مخالفت (۲) اور بہت سی دینی کتابوں کو جلا دینا (۳) علمائے اہلسنت کو قتل کرنا (۴) انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام و اولیاء کرام کی شان میں نجدی نے گستاخیاں کیں (۵) دلائل الخیرات کو جلا دیا (۶) مسجدوں میں جہراً ذکر و شغل کرنے کو مطلقاً منع کیا (۷) حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر مولد شریف پڑھنے سے روکا۔ مجالس متبرکہ کو بند کیا (۸) جس نے منارہ پر چڑھکر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف پڑھا اُس کو قتل کیا (۹) ہر نجدی قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے (۱۰) انبیاء و ملائکہ اور اولیاء کو وسیلہ بنانے والوں کو کافر کہتا ہے (۱۱) حضور اقدس سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کے سفر کو ناجائز کہتا اور کہتا ہے کہ اس زیارت میں کچھ نفع نہیں (خاک بدہن گستاخ) (۱۲) حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے اور کسی نبی یا ولی سے زندوں کو کسی چیز میں کچھ نفع نہیں (۱۳) جو شخص سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا کرے وہ کافر ہے وعلیٰ ھذا القیاس جو شخص کسی ولی یا نبی کا نام لے کر ندا کرے وہ کافر ہے (۱۴) نجدی علم نحو و علم لغت و علم فقہ کا منکر تھا (۱۵) اللہ و رسول کی امانت لیا کہنے پر انکار کرتا یعنی اللہ تعالیٰ کے نام مقدس کے ساتھ اگر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک ملاوے تو اس سے منکر (۱۶) نجدی کے کفر کا یہ قول تھا کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب کچھ نہیں (۱۷) ائمہ اربعہ کے مقلدین حنفیہ مالکیہ۔ شافعیہ۔ حنبلیہ کا اور ان کی کتابوں کا رد کرتا (۱۸) قریباً چھ سو برس کے مسلمانوں پر یہاں تک کہ بزرگانِ دین و علمائے کرام پر حتیٰ اپنے استادوں پر کفر کا حکم لگایا اور جھوٹ اور بہتان اُٹھایا (۱۹) بزرگوں کی زیارت کے قصد کو اور ان کو ماننے کو اور ان سے تبرک حاصل کرنے کو شرک اکبر کہتا ہے (۲۰) قصیدہ نعتیہ بردہ شریف کے مصنف حضرت امام اجل شرف الدین بوصیری قدس سرہ پر انکار کرتا ہے (۲۱) نجدی دعویٰ کرتا ہے کہ صرف وہ اور اُس کے ماننے والے ہی مسلمان ہیں۔ جو نجدی مت کے علاوہ ہیں، وہ مسلمان نہیں۔ اسلام

Marfat.com

کو صرف اپنے گروہ میں منحصر جانتا (۲۲) جو نجدی کے نئے مذہب پر نہ ہو اُس کو نجدی مشرک کہتا خواہ وہ زندہ ہو یا انتقال کر چکا ہو (۲۳) اولیائے کرام کے مقابر مقدسہ کو کھودتا اور قبور کو توڑتا (۲۴) اُس کا یہ قول بھی کفر تھا کہ یہ عصا حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے زیادہ نفع دیتا ہے (۲۵) اور بزرگوں کے لئے نذر کو مطلقاً منع کرتا (۲۶) نجدی کہتا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنائے وہ کافر ہوا (۲۷) قبروں کی زیارت اور وہاں قرآن پاک کی تلاوت سے روکتا (۲۸) نجدی کہتا کہ جو شخص ولی کو جو قبر میں ہے ندا کرے۔ وہ شخص مشرک ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْخُرَافَاتِ النَّجْدِیَّۃِ الْوَھَّابِیَّۃِ الغرض وہابیہ نجدیہ کے عقائد باطلہ و اقوال فاسدہ تو بہت ہیں کہاں تک نقل کئے جائیں۔ علماء اعلام فضلائے کرام نے نجدیوں کے ردو ابطال میں بہت کتابیں تحریر فرمائیں۔ آجکل کے نجدی اُس نجدی کے عقائد باطلہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ اُسی گمراہی بددینی پر قائم ہیں۔ فتنہ و فساد برپا کرتے رہتے ہیں اہلسنت وجماعت پر کفر و شرک کے جھوٹے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ سوالات مطلوبہ کے جوابات کے فقیر کے نزدیک بطور تمہید مضمون سابق کی ضرورت تھی۔ کہ جوابات کی توضیح و تفہیم میں آسانی ہو۔ اب فقیر جواب مقصود کی طرف توجہ کرتا ہے وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَبِوَسِیْلَۃِ حَبِیْبِہٖ وَنَبِیِّہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْوُصُوْلُ اِلَی الْمَقْصُوْدِ الْحَقِّ بِالتَّحْقِیْقِ امام مذکور نے نجدیوں کا استقبال کیا۔ ایک حرام کا ارتکاب کیا۔ نجدیوں کے آداب بجا لایا۔ دوسرے حرام کا ارتکاب کیا اور نمازیوں سے استقبال کرایا۔ یہ تیسرے حرام فعل کا ارتکاب کیا۔ جتنے مسلمانوں نے امام مذکور کے اتباع میں نجدیوں وہابیوں کا استقبال کیا۔ وہ بھی گنہگار ہوئے اور ان سب کی برابر گناہ امام مذکور کو ہوا جو اس گناہ کا باعث ہوا۔ نجدیوں کی تعریفیں کیں اُن گمراہوں کی شان میں مدح کے قصیدے پڑھے امام مذکور نے یہ سخت جرأت کی۔ شریعت مطہرہ کی علانیہ مخالفت کی گمراہوں بددینوں کی مدح کرنا تعظیم بجالانا شریعت مطہرہ کی رو سے سخت حرام ہے۔ متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اُس نے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد کی۔ امام مذکور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ اُس نے نجدیوں گمراہوں کی تعظیم کرکے اسلام کی کتنی بڑی مخالفت کی۔

Marfat.com

مسلم شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی گمراہوں سے دور بھاگو۔ انھیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمھیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ امام مذکور نے نجدیوں گمراہوں کا استقبال آداب بجالا کر اُن کے ساتھ میل جول کر کے اِس حدیث شریف کی بھی کھلی مخالفت کی۔ ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ یعنی قدریوں گمراہوں کے پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام میں ابتدا کرو ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے گمراہوں کے متعلق فرمایا۔ فَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ یعنی گمراہوں کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تبارک و تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس سے عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ جب فاسق کی مدح کی۔ یہ بُرائی ہے تو گمراہ بددین تو فاسق سے بدتر ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَھُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ ہر حکم شرعی کی انتہا قرآن پاک پر ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ قرآن پاک میں ہے وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ اور نہ جھکو طرف ظالموں کے کہ تم کو آگ چھوئے گی۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو گمراہوں، بددینوں سے اجتناب کا حکم فرمایا۔ احادیث شریفہ میں گمراہوں، بددینوں کے ساتھ میل جول کو منع فرمایا۔ نجدیوں گمراہوں کے متعلق نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے قَرْنُ الشَّیْطٰنِ فرمایا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نجدیوں کو خلق اللہ سے بدترین مخلوق بتایا۔ عرب و عجم کے اعلام مشائخ عظام نے نجدیوں گمراہوں کا رد و ابطال کیا۔ مگر امام مذکور نے قرآن پاک کی آیاتِ کریمہ اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی احادیث شریفہ اور علمائے کرام کے ارشادات کے خلاف کیا۔ امام مذکور نے نجدیوں کو حنبلی بتایا یہ اُس کی صریح غلطی ہے نجدی اپنے کو حنبلی بتلاتے ہیں مگر جھوٹے ہیں۔ اِس نسبت سے مقصود

Marfat.com

یہ ہے کہ نجدیوں کی گمراہی بددینی پر پردہ پڑا رہے۔ حضرت سیدنا امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے مقلدین بلاشبہ نجدیوں گمراہوں کے مذہب سے بیزار ہیں۔ اسی لئے نجدیوں کے رد و ابطال میں حنبلی مذہب کے علما نے بھی رسائل تحریر فرمائے اور نجدیوں کے پاس بھیجے بھی مگر نجدی نے اپنی گمراہی سے توبہ نہ کی۔ درر سنیہ میں ہے وَکَانَ يَدَّعِي الْاِنْتِسَابَ اِلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذِبًا وَتَسَتُّرًا وَزُوْرًا وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ بَرِيْءٌ مِّنْهُ وَلِذٰلِكَ انْتَدَبَ كَثِيْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْحَنَابِلَةِ الْمُعَاصِرِيْنَ لَهٗ لِلرَّدِّ عَلَيْهِ نیز اسی میں ہے وَاَلَّفَ كَثِيْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْحَنَابِلَةِ وَغَيْرِهِمْ رَسَائِلَ فِي الرَّدِّ عَلَيْهِ وَاَرْسَلُوْهَا لَهٗ فَلَمْ يَنْتَهِ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہابیوں نجدیوں کا مذہب صحیح ہے اور وہابیوں سے اصولی اختلاف نہیں صرف فروعی اختلاف ہے بیشک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا ماننے والا مسلمان ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی ساتھ تمام ضروریات دین کو بھی مانتا ہو کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ توحید رسالت پر ایمان لائے اور تمام ضروریاتِ دین کو مانے۔ اصول ایمان و ضروریات اسلام سے کسی بات کا منکر نہ ہو اگر ضروریات دین اسلام سے کسی بات کا انکار کر دیا تو گویا اُس نے کلمہ طیبہ کا انکار کر دیا۔ لہٰذا ایسا شخص مسلمان نہیں رہے گا۔ دیکھئے قادیانی بھی لَا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ ختم نبوت کا منکر ہے اس لئے وہ مسلمان نہیں۔ رافضی بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ قرآن پاک کو ناقص بتاتا ہے اس لئے مسلمان نہیں مشرقی خاکسار بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ کا منکر ہے اس لئے مسلمان نہیں۔ دیوبندی وہابی بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم شریف سے شیطان کے علم کو وسیع بتاتا ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں پاگلوں، جانوروں، چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اس لئے مسلمان نہیں۔ کیا امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے جھنڈے کی طرح قادیانیوں۔ رافضیوں۔ نیچریوں، خاکساروں مشرقیوں کے جھنڈے پر صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھ کر ان سب دشمنانِ دین کا استقبال کرے گا۔ آداب بجا لائے گا۔ اُن کی مدح کرے گا۔ ان کے سپرد اپنی جان کرے گا اور امام مذکور کا نجدیوں وہابیوں کے ساتھ فروعات میں اختلاف

بتانا غلط ہے۔ امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے عقائد باطلہ پر پردہ ڈالتا ہے۔ نجدی وہابی تمام اہلسنت وائمہ اہلسنت کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ امام مذکور بتائیں کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ نجدی وہابی وسیلہ بنانے کو اور انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے کو ندا کرنے کو مطلقاً کفر و شرک کہتا ہے کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ نجدی وہابی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان رفیع میں گستاخیاں کرتا ہے کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ امام مذکور نے نجدی وہابی سے کہا۔ ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو اور کہا کہ اگر تو کسی روز میدان جنگ میں سحر کے وقت بھی بلائیگا تو ہم تنہا تنہا اور جماعتیں بنا کر بلندی حاصل کرنے کے لئے تیرے پاس حاضری دیں گے۔

اے مسلمانو! اے عزیزو! امام مذکور سے دریافت کرو کہ نجدی کی جنگ کس سے ہوتی ہے اور تو کس کے مقابلہ میں نجدی کا ساتھ دیگا۔ سنو اور گوشِ ہوش سے سنو۔ نجدی کی جنگ نہ تو اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے ہے نہ اور مشرکین سے ہے۔ نجدی وہابی جنگ کرتا ہے تو صرف اہلسنّت سے بہادری دکھاتا ہے تو اہلسنت کے مقابلہ میں ان نجدیوں کے بڑے اباؤں نے معلوم ہے کس سے جنگ کی تھی؟ مسلمانوں سے جنگ کی تھی اور صرف مسلمانوں سے کی تھی۔ مسلمانوں کو بڑی بے رحمی سے ظلم وستم سے شہید کیا تھا اور کہاں کے مسلمانوں کو، مکۂ معظمہ کے مسلمانوں کو، طائف کے مسلمانوں کو، مدینۂ طیبہ میں بسنے والوں کو اُس ظالم نے اپنی حکومتِ نجدیہ کے وقت جور و ستم کئے۔ جو پہاڑ اہلسنت وجماعت پر گرائے وہ عالم پر آشکارا ہیں اُس نجدی ظالم نے سارا غصہ مسلمانوں پر ہی اُتارا۔ ہمیشہ مسلمانوں کو مشرک کہا۔ مسلمانوں ہی کے قتل و غارت کا حوصلہ رہا۔ آخر اُس ظالم نے کچھ دن شوکت بھی پائی۔ فوج اور لشکر کو جمع کیا۔ پھر نجدی وہابی نے کونسا ملک کافروں سے لیا۔ کونسا حملہ مشرکوں پر کیا۔ ہاں یہ ضرور کیا کہ خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے شہروں پر حملہ کیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے مسلمانوں کا خون بہایا۔ اُن دنوں حکومتِ عثمانیہ کا نصاریٰ کے ساتھ سخت مقابلہ تھا۔ مسلمانوں کی فوج نصاریٰ کے قتل میں مشغول تھی اسلامی عنبر تاریخ الفتوحات الاسلامیہ میں ہے۔ وَكَانَتِ الدَّوْلَةُ الْعُثْمَانِيَّةُ فِي تِلْكَ السِّنِيْنَ فِي اِرْتِبَاكٍ كَثِيْرٍ وَنَشَبَةِ قِتَالٍ مَعَ النَّصَارٰى نجدیوں وہابیوں سے یہ تو نہ ہوسکا کہ مسلمانوں کا ساتھ دیتے اور کفار کا مقابلہ کرتے بلکہ نجدیوں وہابیوں نے ایسے نازک وقت میں حرمین طیبین مکۂ معظمہ و مدینہ طیبہ پر حملہ کیا۔

Marfat.com

اور مسلمانوں کو شہید کیا اُن کے مال لُوٹے۔ ناگفتہ بہ ظلم و ستم کئے۔ یہ بھی ظالم نجدیوں وہابیوں کی بہادری جن کے چیلوں نجدیوں پر اب امام زکریا مسجد متوالا ہے۔

اے عزیز مسلمانوں! یہ مقام بھی قابلِ غور ہے کہ نجدیوں نے مسلمانوں کو تو شہید کیا اور نصاریٰ بلکہ کسی کافر و مشرک سے مقابلہ نہ کیا۔ ان دشمنانِ اسلام کے متعلق مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیوں پیشتر فرمادیا تھا کہ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ السَّلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ حاشیہ نسائی میں ہے اَیْ يَتْرُكُوْنَ الْقِتَالَ مَعَ الْكُفَّارِ وَيُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْاَئِمَّةِ یعنی وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کُفّار و مشرکین سے لڑائی نہ کریں گے۔ نجدیوں ظالموں نے بالکل ایسا ہی کیا کہ صرف مسلمانوں کو ہی شہید کیا اور کسی کافر و مشرک سے قتال نہ کیا فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَارِ۔ ان نجدیوں وہابیوں نے اس زمانہ میں بھی مسلمانوں پر حرمین طیّبین میں وہی بعینہ سخت مظالم کئے۔ محافل متبرکہ کو بند کر دیا اور مستحسنہ سے روک دیا۔ مقابر مقدّسہ و مقامات متبرّکہ کو مسمار کیا۔ مسلمانوں کو عموماً اور علماء کو خصوصاً قتل کیا طرح طرح سے لُوٹا کھسوٹا۔ محترم بیبیوں کی طرح طرح سے ہتک حرمت کی خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تعالےٰ امام زکریا مسجد نجدیوں وہابیوں کے لئے اپنی جماعت کی جانیں حاضر کر رہا ہے اور اُن کی اعانت و امداد کا دم بھر رہا ہے۔

اے عزیز مسلمانوں! اگر فتنۂ وہابیت و نجدیت بمبئی میں آجائے تو آپ کو معلوم ہے کہ وہابی نجدی کیا کریں گے۔ وہابی نجدی مسلمانوں پر ہی غصہ اُتاریں گے اُن کے ساتھ وہ سلوک کریں گے جو اُن کے بڑے اباؤں نے اور خود اس ابن سعود نے نجد سے نکل کر حرمین طیّبین کے مسلمانون کے ساتھ کیا۔ وہابی نجدی بمبئی میں آکر حاجی علی بابا کے مزار پُر انوار کو کھود دے گا۔ تو امام زکریا مسجد سے اے مسلمانو تم دریافت کروگے کہ وہ نجدیوں وہابیوں کا ساتھ دیگا۔ نجدیوں نے اگر حضرت مخدوم علی مہائمی قدس سرہٗ کی درگاہِ معلّیٰ کو مسمار کرنا چاہا تو امام زکریا مسجد ان کا ساتھ دیگا۔ نجدی وہابی یارسول اللہ کہنے کو روکیں گے یا غوث کہنے سے منع کریں گے اولیاء کو وسیلہ بنانے اور انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے توسّل کرنے کو کفر و شرک کہیں گے۔ کیا امام زکریا مسجد نجدیوں کا ساتھ دیگا۔ محرم الحرام و ربیع الاوّل شریف کی متبرک محفلوں، مبارک مجلسوں کو نجدی نہ کریں گے تو امام زکریا مسجد نجدیوں کی اس میں مدد کرے گا۔ نجدی وہابی بلا وجہ

Marfat.com

مسلمانوں کو کافر و مشرک بتا کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ تو کیا امام زکریا مسجد مسلمانوں کے قتل کرنے میں نجدیوں وہابیوں کو اپنی فوج دیگا۔ مقامات متبرکہ و دیگر مزارات طیبہ کو نجدی مسمار کریں گے تو امام زکریا مسجد نجدیوں کی اعانت کرے گا۔ نجدی وہابی دلائل الخیرات شریف جلائے گا۔ تو یہ امام ظالم نجدی کا ساتھ دیگا۔ نجدی وہابی فقہ کی کتابوں کو جلائے گا۔ تو امام مذکور مذہبی کتابوں کے جلانے میں نجدی کی مدد کرے گا۔ امام زکریا مسجد خود بھی غور کرے کہ اُس نے ظالم نجدیوں کے متعلق کیا کیا کہا اور اس کہنے سے کیا کیا خرابیاں لازم آئیں حق یہ ہے کہ امام زکریا مسجد نے نجدیوں وہابیوں کی مدح کے نشہ میں مذہب اہلسنّت والجماعت کی کچھ پرواہ نہ کی۔ آیات کریمہ و احادیث شریفہ کے مبارک احکام کو پس پُشت ڈال دیا۔ اور مذہب اہلسنّت سے آزاد ہو کر ائمہ اہلسنّت کا دامن چھوڑ کو چھوڑ دیا گیا۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ امام مذکور نے نجدیوں کی حفاظت و سلامتی کی دعا کی۔ امام مذکور بخاری شریف کی حدیث شریف کو دیکھیں اور شروح احادیث و کتب تفاسیر و دیگر کتب دینیہ کا مطالعہ کریں۔ صاف واضح ہو جائے گا کہ نجدیوں وہابیوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے تو پھر شیطان کے گروہ کے لئے حفاظت و سلامتی کی دعا کرنا کیا کسی مسلمان کو لائق ہے۔ ایسا شخص بلاشبہ مسلمانوں کے مذہب۔ جان و مال کا بدترین دشمن جو شیطانی گروہ کی حفاظت و سلامتی کی دعا کرتا ہے۔ علامہ عارف باللہ مفسر صاوی قدس سرہ نے جب اپنی تفسیر صاوی میں وہابیہ کا تذکرہ کیا۔ تو وہابیہ کو حزب شیطان بتایا اور یہ دعا کی نَسْئَلُ اللّٰهَ الْكَرِيْمَ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ ہم اہلسنّت مولی کریم جل جلالہٗ سے دعا کرتے ہیں کہ وہابیوں نجدیوں کو جڑ سے فنا کر دے یہ ہے مسلک اہلسنّت کا۔ امام زکریا مسجد کو اگر مذہب اہلسنّت سے ہمدردی ہوتی تو نجدیوں کی ہرگز تعریف نہ کرتا۔ اُن کی حفاظت کے لئے دعا نہ مانگتا۔ امام یوں دعا کرتا کہ اے اللہ عزوجل ان نجدیوں کو ہدایت عطا فرما اور مذہب اہلسنّت قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اگر ان نجدیوں کے مقدر میں ہدایت نہیں تو اے خالق و مالک ان کے ناپاک قدموں سے حرمین طیبین کو پاک فرما مگر امام مذکور کو اگر یوں دعا مانگنا منظور ہوتا تو وہ نجدیوں کا استقبال ہی کیوں کرتا۔ اُن کی مدح میں قصیدے کیوں پڑھتا۔ نجدیوں سے ظالم انعام کیسے لیتا۔ دینا کیسے کماتا۔ بار بار عرض کرنے پر محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجد کیلئے

Marfat.com

دعا نہیں کی۔ ملکہ فرمایا کہ نجد سے شیطان کی جماعت نکلے گی تو امام مذکور سے دریافت کرو کہ تم نے نجدیوں وہابیوں کے لئے حفاظت و سلامتی کی دعا کر کے حدیث شریف کے مضمون کی مخالفت کیوں کی امام مذکور نے نجدی کو بلند تر امیر نیکی کے تارے کہا۔ نجدی گمراہ بددین ہے اور گمراہوں بددینوں کے متعلق حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے۔ اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ یعنی بدمذہبی والے دوزخیوں کے کُتّے ہیں اور حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ علامہ مناوی نے تیسیر اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا اَلْخَلْقُ النَّاسُ وَالْخَلِيْقَةُ الْبَهَائِمُ تو حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ گمراہ بدمذہب لوگ سب لوگوں سے بدتر، سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام تو گمراہ بددین کی یوں مذمت بیان فرمائیں اور امام مذکور گمراہ بددین کو بلند تر امیر نیکی کے تارے جیسے مدح کے کلمات کہیں اور احادیث کی مخالفت کریں۔

مسلمانو! خود انصاف کرو کہ گمراہ بددین کو نیکی کا ستارہ بتانے والا گمراہ بددین ہے یا کون ہے جو قادیانی کے مذہب سے مطلع ہو کر قادیانی کو نیکی کا ستارہ بتائے اُس کے قادیانی ہونے میں کیا شک ہے۔ جو شیعہ رافضی کو نیکی کا ستارہ بتائے۔ اُس کے شیعہ ہونے میں کیا کلام ہے جو شخص نجدی وہابی کو نیکی کے تارے کہے اس کے نجدی وہابی ہونے میں کیونکر کلام ہو سکتا ہے اور امام زکریا مسجد نے کہا ہے کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح اور ایسی دعوت جس میں کجی اور نقصان نہیں۔ اس کلام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام زکریا مسجد حکومت نجد کا مبلغ ہے نجدیوں کے دعودں کو صحیح بتاتا ہے۔ نجدیوں ظالموں کے مذہب کو صراط مستقیم اور نقصان سے پاک بتاتا ہے۔

اے عزیز مسلمانو! سوچو ذرا غور کرو کہ نجدی وہابی اور کس کو کہتے ہیں۔ کیا نجدی وہابی کے سر پہ سینگ ہوتے ہیں۔ نجدی وہابی اسی کو تو کہتے ہیں۔ جو وہابیوں نجدیوں کے مذہب کو مانے۔ اُس کو صحیح بتائے آنکھیں کھول کر دیکھ لو اور کان کھول کر سن لو کہ امام زکریا مسجد نے علانیہ نجدیوں کے دعودں کو صحیح بتایا اور ان کے مسلک کو کجی اور نقصان سے پاک بتایا۔ نجدیوں وہابیوں کا لک دعویٰ یہ بھی ہے

کہ اہلسنت کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ نجدیوں ظالموں کے مذہب میں جو مسلمان انبیاء و اولیا کو پکارے۔ وہ مشرک۔ محبوبانِ خدا سے مدد مانگے وہ مشرک۔ جو ان کو وسیلہ بنائے وہ مشرک۔ بلا وجہ شرعی بات بات پر نجدی ظالم مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے دیتے ہیں اور بظاہر احادیث شریفہ کی بنا پر جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہے۔ کتب صحاح میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ اَیُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِاَخِیْهِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ یعنی جو شخص کسی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور اس کے ساتھ پلٹے گا اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر پلٹے گا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک کا رجوع کلمۂ کفر کے ساتھ ضرور ہو گا۔ بعض ائمہ عظام و فقہاء کرام نے مسلمان کی تکفیر کو مطلقاً موجب کفر بتایا اور فقہائے کرام کا مذہب معتمد اس میں یہ ہے کہ اگر کہنے والے نے سب و شتم کی نیت سے کہا تو موجب کفر نہ ہوگا اور اگر اعتقاداً کہا تو موجب کفر ہو گا۔ فقہ کی معتبر کتاب درر وغرر میں ہے۔ لَوْ قَالَ لِلْمُسْلِمِ کَافِرٌ کَانَ الْفَقِیْهُ اَبُوْ بَکْرِ نِ الْاَعْمَشُ یَقُوْلُ کَفَرَ وَقَالَ غَیْرُهٗ مِنْ مَشَائِخِ بَلْخٍ لَا یَکْفُرُ وَاتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ بِبُخَارٰی فَاَجَابَ بَعْضُ اَئِمَّةِ بُخَارٰی اَنَّهٗ یَکْفُرُ فَرَجَعَ الْجَوَابُ اِلٰی بَلْخٍ اَنَّهٗ یَکْفُرُ فَمَنْ اَفْتٰی بِخِلَافِ قَوْلِ الْفَقِیْهِ اَبِیْ بَکْرٍ رَجَعَ اِلٰی قَوْلِهٖ الخ ملخصاً فتاوی ہندیہ میں ہے۔ اَلْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی فِیْ جِنْسِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ اَنَّ الْقَائِلَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ اِنْ کَانَ اَرَادَ الشَّتْمَ وَلَا یَعْتَقِدُهٗ کَافِرًا لَا یَکْفُرُ وَاِنْ کَانَ یَعْتَقِدُهٗ کَافِرًا فَخَاطَبَهٗ بِهٰذَا بِنَاءً عَلٰی اِعْتِقَادِهٖ اَنَّهٗ کَافِرٌ یَکْفُرُ کَذَا فِی الذَّخِیْرَةِ اور شامی میں عبارت مذکورہ پر اتنی زیادتی اور نقل فرمائی لِاَنَّهٗ لَمَّا اعْتَقَدَ الْمُسْلِمَ کَافِرًا فَقَدِ اعْتَقَدَ دِیْنَ الْاِسْلَامِ کُفْرًا لہٰذا یہ نجدیہ بطور سب و شتم مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ قطعاً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں لہٰذا فقہائے کرام کے ہر دو قول

Marfat.com

کی بنا پر نجدیوں وہابیوں کا کافر ہونا لازم اگرچہ متکلمین احتیاطاً تکفیر نہیں کرتے۔ وجیز کردری میں فرمایا۔

یَجِبُ اِکْفَارُ الْخَوَارِجِ فِی اِکْفَارِهِمْ جَمِیْعَ الْاُمَّۃِ سِوَاهُمْ خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس بنار پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں۔ خارجیوں کے چیلوں نجدیوں وہابیوں کی بھی بالکل یہی حالت ہے کہ اپنے ہم مذہب کے سوا نجدی وہابی سب کو کافر اعتقاد کرتے ہیں۔ اسی لئے علامہ شامی نے نجدیوں کو خارجیوں میں داخل فرمایا۔

حاصل یہ ہے کہ فقہائے کرام کے ارشادات سے وہابیوں نجدیوں پر کفر لازم ہے امام زکریا مسجد جب نجدیوں وہابیوں کے دعووں اور دعوت کی بھی تحسین کرتا ہے اور صحیح بتاتا ہے کجی و نقصان سے پاک بتاتا ہے اور وہابیوں نجدیوں کے دعووں سے راضی ہے۔ تو یہ کفر ہے اور فقہائے کرام کے نزدیک اس امام پر کفر لازم ہے۔ اَلْاِعْلَامُ بِقَوَاطِعِ الْاِسْلَامِ میں ہے مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ کُفْرٍ یَکْفُرُ وَکَذَا کُلُّ مَنْ ضَحِكَ عَلَیْهِ اَوِ اسْتَحْسَنَهٗ اَوْ رَضِیَ بِهٖ یَکْفُرُ جو شخص کلمہ کفر بکے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ ایسے ہی جو کلمہ کفر پر ہنسے یا اس کلمہ کفر کو اچھا جانے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہو گا۔ بحر الرائق میں ہے مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْ کَلَامٌ لَهٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ ذٰلِكَ کُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ جس نے بدمذہب کے کفری کلام کی تحسین کی یا اس کلام کو معنوی کہا یا کہا کہ اس کلام کے لئے معنی صحیح ہیں تو تحسین کرنے والا کافر ہو جائے گا اس تقدیر پر امام زکریا مسجد پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے۔ اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ درمختار میں ہے فِی شَرْحِ الْوَهْبَانِیَّۃِ لِلشُّرُنْبُلَالِیِّ مَا یَکُوْنُ کُفْرًا اِتِّفَاقًا یُبْطِلُ الْعَمَلَ وَالنِّکَاحَ وَاَوْلَادُهٗ اَوْلَادُ زِنًا وَمَا فِیْهِ خِلَافٌ یُؤْمَرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ وَتَجْدِیْدِ النِّکَاحِ یعنی جو بالاتفاق کفر ہے اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کی اولاد اولادِ زنا ہو گی اور جس بات کے کفر میں اختلاف ہو تو اس کے مرتکب کو استغفار اور توبہ اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا اور جب تک وہ امام توبہ نہ کریں اس کو امام بنانا حرام اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور جہاں پر وہ امام ہے وہاں کے سنیوں کو منع پر قدرت نہ ہو تو سنی دوسری جگہ کسی امام سنی صحیح العقیدہ صالح امامت کی اقتدا کریں اور اگر مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تو اس نماز کا اعادہ

Marfat.com

کریں۔ امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے دعووں کی تصحیح کرکے تقدیر مذکور پر خود نجدیوں کے وبال میں گرفتار
اور نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع و ناجائز۔ بیہقی کی حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَلٰوۃً وَّلَا صَوْمًا وَّلَا صَدَقَۃً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَۃً وَّلَا جِہَادًا
وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنی اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب
کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل گمراہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے
جیسے آٹے سے بال اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت پیشتر گذر چکی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام
نے ارشاد فرمایا فَلَا تُوَاکِلُوْہُمْ وَلَا تُشَارِبُوْہُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ بدمذہبوں کے ساتھ نہ
کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو امام اعظم ابوحنیفہ و امام ابو یوسف
رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ فتح القدیر میں ہے۔ رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَہْلِ الْاَہْوَاءِ لَا تَجُوْزُ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ
سے بھی مفتاح السعادۃ میں روایت ہے۔ لَا یَجُوْزُ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ یعنی گمراہ کے پیچھے نماز جائز نہیں اور
امام مذکور کے فاسق معلن ہونے میں تو اصلا کلام ہی نہیں اور فاسق معلن کے پیچھے بھی نماز ناجائز مکروہ تحریمی ہے
کَمَا ہُوَ التَّحْقِیْقُ طوالع الانوار شرح درمختار میں ہے اَمَّا الْفَاسِقُ الْاَعْلَمُ فَلَا یَکُوْنُ الْاَفْضَلَ لِاَنَّ فِیْ
تَقْدِیْمِہٖ تَعْظِیْمَہٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَیْنَا اِہَانَتُہٗ شَرْعًا وَالصَّلٰوۃُ خَلْفَہٗ مَکْرُوْہَۃٌ تَحْرِیْمًا صغیری
شرح منیہ میں ہے یُکْرَہُ تَقْدِیْمُ الْفَاسِقِ کَرَاہَۃَ تَحْرِیْمٍ وَعِنْدَ مَالِکٍ لَا یَجُوْزُ تَقْدِیْمُہٗ
وَہُوَ رِوَایَۃٌ عَنْ اَحْمَدَ یعنی فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں
فاسق کی امامت بالکل جائز نہیں اور یہ ایک روایت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہے۔ حاصل یہ ہے
کہ جب تک امام مذکور علانیہ توبہ نہ کرے۔ مسلمان اُس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھیں اور اُس سے میل جول
نہ رکھیں اور توبہ کے متعلق مختصر یہ بات ہے کہ انسان جیسا جرم کرتا ہے توبہ ویسی ہی کرنے کا حکم ہے۔ جو
گناہ چھپ کر کیا اُس سے توبہ چھپ کر کرے اور جو گناہ علانیہ کیا اُس سے توبہ بھی علانیہ کرے ہدایہ
میں ہے وَلِاَنَّ الرُّجُوْعَ تَوْبَۃٌ وَالتَّوْبَۃُ عَلٰی حَسْبِ الْجِنَایَۃِ فَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانُ

بِالْاِعلَانِ یہ کس قدر بے حیائی اور بے غیرتی ہے کہ گناہ تو انسان بے حیا بے غیرت ہو کر علانیہ کرے اور علانیہ گناہ سے علانیہ توبہ کرنے سے شرمائے۔ یہ شرمانا علانیہ توبہ کرنے سے غیرت کرنا اللہ عزوجل کو مبغوض و ناپسند ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ وَاَمَّا الْغَیْرَۃُ الَّتِیْ یُبْغِضُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَیْرَۃُ فِیْ غَیْرِ رِیْبَۃٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔ امام مذکور نے جس طرح سے نجدیوں کی مدح کی تقریر شائع کی ہے اُسی طرح امام کو اپنے جرم کا اعتراف اور جرم سے توبہ کا اقرار شائع کرانا ہوگا اور جس طرح امام مذکور نے جلسہ میں بے دھڑک نجدیوں کی مدح میں قصیدہ پڑھا اُسی طرح امام مذکور کو چاہئے کہ بلا تردد جلسہ میں نجدیوں کا گمراہ بد مذہب ہونا بیان کرے اور اپنی غلطی کا بالاعلان اعتراف کرے اور حاضرین جلسہ کو امام مذکور مطلع کر دے کہ جس طرح تم میرے جرم پر گواہ ہوئے تھے اب میں سب کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو اب تم سب میری توبہ کے گواہ ہو جاؤ۔ امام مذکور کو توبہ کرنے سے جھجکنا ہرگز جائز نہیں۔ توبہ سے جھجکنے کا کیا مطلب۔ اور انسان نے جب ایک جرم کیا ہو تو اس جرم کے اقرار کرنے میں لیت و لعل کرنے کے کیا معنی۔ جرم کرنے کے بعد جرم کے اقرار کرنے سے فرار ہونا اور توبہ کرنے سے انکار کرنا، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس مجرم کے دل میں کھوٹ ہے صفائی نہیں۔ شیطان کے بہکانے میں ہے دنیا کی جاہ کی طلب ہے مال کی حرص ہے تو امام مذکور اگر علانیہ توبہ کرنے سے انکار کرے اور چند اشخاص کے سامنے پردے میں توبہ کرے تو اہل سنت ہرگز اُسے امام نہ بنائیں نہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں نہ اُس سے میل جول رکھیں۔ ایسے مذہب غروش گمراہ نوازوہابیت پرور عبد نجدیت کو امام بنانا کیسے کوئی روا رکھے گا بلکہ کسی سُنّی صحیح العقیدہ۔ صالح للامامت کو امام بنائیں اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ یعنی تم کو پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم کو چاہیے کہ تمہارے نیک عادل تمہاری امامت کرے۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فرماتے ہیں اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ یعنی اپنے نیکوں عادلوں کو اپنا امام کرو۔ اس لئے کہ وہ تمہارے وسیلہ ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب

عزوجل کے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔ اے عزیز مسلمانو بچشم گوشِ ہوش سے سُن لو۔ دینی معاملات میں سستی مت کرو۔ حدیث شریف کے مطابق نیکوں کو امام بناؤ۔ مذہب فرد شوں کو عہدۂ امامت ہرگز سپرد نہ کرو۔ اللہ و رسول سے خوف کرو خوف کرو خوف کرو۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الْمُوَفِّقُ لِلْخَیْرِ وَالصَّوَابِ اراکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی نے بمبئی میں نجدیوں کے فتنۂ عظیم کے متعلق ایک مفصل طویل اشتہار شائع کیا ہے۔ جو فقیر کے پاس بھی پہونچا۔ نجدیوں کے مکر و فریب کا پول اُس میں خوب کھولدیا ہے مولیٰ عزوجل اس اشتہار کے لکھنے والے کو اُس اشتہار کے شائع کرنے والوں کو اور اُس کی اشاعت اعانت و امداد کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انھوں نے مذہب اہلسنّت وجماعت کی عظیم الشان خدمت کی مولیٰ عزوجل اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اُن کو عظیم الشان ثواب عطا فرمائے آمین وَاللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الْمُوَفِّقُ لِلْخَیْرِ وَالصَّوَابِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ)

(۲۹) خادم الطلبۃ فقیر قادری محمد سردار احمد غفرلہ چشتی مدرسہ عالیہ رضویہ منظر اسلام

مسجد بی بی جی مرحومہ بریلی شریف

۱۲ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ

(۳۰) ۹۲ بیشک امام مذکور مسجد پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح اگر بی بی رکھتا ہو لازم اور تجدید بیعت اگر بیعت کرچکا ہو کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا خاں غفرلہٗ

جمعیت

اصلاح و ترقی اہلسنت بریلی

۱۳۵۶

Marfat.com

(۳۱) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

عبید النبی نواب مرزا عفی عنہ مفتی دار العلوم

منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

سنی حنفی

نواب مرزا

عبید النبی

(۳۲) الجواب صحیح

فقیر محمد ایوب علی خاں بریلوی

مدرس مدرسہ اہلسنت رضویہ عالیہ مسجد بی بی جی بریلی

(۳۳) الجواب صحیح وصواب والمجیب المحقق مصیب ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم والیہ المرجع والمآب

الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری الاعظمی

مدرس مدرسہ بی بی جی

المعروف بمنظر الاسلام

(۳۴) مَا قَالَ لَہُ الْعَالِمُ الْیَلْمَعِیُّ وَالْفَاضِلُ اللَّوْذَعِیُّ فَہُوَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ الْمَآبُ

محمد عطار المصطفیٰ اعظمی قادری عفی عنہ خادم مدرسہ مسجد بی بی جی

(۳۵) الجواب صحیح — محمد عبد الحلیم عفی عنہ بنگالی

(۳۶) الجواب صحیح — خواجہ عبد النبی کابلی غفرلہٗ

(۳۷) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم — فقیر مقبول احمد

(۳۸) الجواب صحیح — محمد عبد المومن بنگالی

(۳۹) الجواب صحیح — محمد مظہر الانوار بنگالی

(۴۰) الجواب صحیح — محمد کفایت اللہ بنگالی

(۴۱) اَصَابَ مَنْ اَجَابَ — حمید الرحمن ارکانی

(۴۲) اَلْجَوَابُ حَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ — محمد فاضل پنجابی بقلم خود

(۴۳) اَلْجَوَابُ اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْعَلَّامَۃُ الْمُجِیْبُ الْمُصِیْبُ مُصَابٌ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی اعلم بالصواب

مجیب الاسلام الاعظمی مذہبا ومسکنا

(۴۴) ما قال العلامۃ المحقق حق وصواب والی اللہ المرجع والماب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر رکن الدین غفرلہ خادم مدرسہ مظہر الاسلام مسجد بی بی جی بریلی

(۴۵) جواب صحیح است — فقیر محمد حامد عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا

(۴۶) صحیح الجواب۔ بِالْاَدِلَّۃِ الْقَوِیَّۃِ بِلَا ارْتِیَابٍ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والی اللہ المرجع والماب

عبدہٗ الفقیر عبد العزیز غفرلہٗ

خادم طلبۃ الحادیث المبارکہ بالمدرسۃ الواقع مسجد بی بی جی ارحومہ

(۴۷) مولینا محقق ومحبنا مدقق منطق ومعقول فلسفہ ومنقول وغیرہم میں ماہر کامل مناظر متقی عالم

گورداس پوری وطناً قادری چشتی مشرباً سنی حنفی مذہباً حضرت قبلہ ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب دامت برکاتہ نے جو محققانہ دریا کو کوزے میں بھر کر ہمدردی اسلام کے لئے فتویٰ مرتب فرمایا ہے وہ قطعاً حق صحیح بلاشک مطابق شرح مطہر صدق تنقیح ہے۔ آپ کو اس پر عمل کرنے والوں کو جزائے جزیل اللہ جل وشانہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ابوالنور حافظ

نور النبی القادری الکرپالوی ضلع شیخوپورہ (پنجاب)

۱۳ رجمادی الآخر ۱۳۵۹ھ

(۴۹) الجواب صحیح — فقیر محمد طفیل گورداسپوری

(۵۰) الجواب صحیح — محمد مختار احمد امرتسری

(۵۱) الجواب صحیح — حررہ الفقیر السید محمد امین غفرلہ المعین گورداس پوری

(۵۲) الجواب صحیح — فقیر یعقوب شاہدی بہاری

(۵۳) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — عبد الغفار بلوچستانی

(۵۴) الجواب صحیح — فقیر محمد تاج الدین غفرلہ بہاری

(۵۵) الجواب صحیح — محمد ادریس غفرلہ بنگالی

۷۸۶

فتوائے دار الافتاء جامع مسجد ناخدا کلکتہ

الجواب واللہ الموفق للصواب

تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس قبل سیدنا و ملاذنا سید الانبیاء والمرسلین عالم علم الاولین والآخرین

Marfat.com

مخبر ماکان وما یکون حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے متعلق ارشاد فرمایا تھا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَحَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ (اخرجہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ج۲ ص۱۰۵۱) چنانچہ بارھویں صدی ہجری کے اوائل میں ارض فتن نجد سے ایک زبردست اور قبیح ترین فتنہ کا ظہور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے ہوا جس نے اپنے سوا مسلمانوں کو مشرک ٹھہرایا بلکہ اہلسنت کے قتل کو مباح کیا۔ دین میں نئے عقیدے جاری کئے۔ بزرگانِ دین کی توہین شعائر اللہ کی تخریب اہل اسلام کی تکفیر، ان کا شعار ہوگیا ۱۱۵۹ھ میں امیر نجد محمد بن سعود نے ابن عبدالوہاب نجدی کی اتباع کی اور ہزاروں بے گناہوں کو شہید کیا۔ خلیفۂ وقت سے بغاوت کی۔ طرح طرح کے فتنے پیدا کئے۔ حجاز کا موجود متغلب ابن سعود اسی سابق ابن سعود کی اولاد و احفاد اور ابن عبدالوہاب نجدی کے اتباع سے ہے۔ چند سال قبل حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً پر غلبہ حاصل کرتے ہوئے وہاں کے سکان پر جو مظالم کئے اور شعائر اللہ کی توہین و تخریب میں جس جذبہ سے کام لیا وہ جاننے والے خوب جانتے ہیں۔

لھذا حالات سے واقفیت رکھتے ہوئے ایسوں کی تعریف و مدحت برائے تعظیم و تکریم بحالت اختیار بلاشبہ نہایت قبیح اور گناہ ہے۔ اس شخص پر لازم ہے کہ علی الاعلان اظہار برأت و اظہار توبہ کرے۔ بعد افہام و تفہیم بر تقدیر عدم توبہ تا توبہ اس کے ساتھ نشست و برخاست موقوف کردیا جائے۔ اور امامت سے علیحدہ کردیا جائے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (مائدہ) وَقَالَ تَعَالٰی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (انعام) وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ (اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) واللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو وہابی نجدی فتنوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔ بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

السید محمد عمیم الاحسان المجددی البرکتی عفا اللہ عنہ

مفتی دار الافتاء جامع مسجد ناخدا کلکتہ۔ ۱۲ شعبان ۱۳۵۹ھ

۵۶

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
دار الافتاء
جامع مسجد ناخدا کلکتہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

مشتاق احمد عفا عنہ الصمد کانپوری بقلم خود ۵۷

خویدم طلبہ مدرسہ عالیہ کلکتہ

فتوائے علمائے بدایون شریف

الجواب

حامداً و مصلیاً

احمد یوسف کا یہ قول کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح اور ایسی دعوت ہے کہ جس میں کوئی کجی اور نقصان نہیں صراحتہً اس بات کی دلیل ہے کہ احمد یوسف وہابیوں نجدیوں کی دعوت و دعوے بلا کسی استثنا کے صحیح سمجھتا ہے خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی۔ کیونکہ اُس نے کسی کا استثنا نہیں کیا ہے اور وہابی نجدی ہوں یا غیر نجدی، مقلد ہوں یا غیر مقلد، سب کے بہت سے اقوال کفریہ ہونے پر تمام علمائے عرب و عجم کے فتوے ہو چکے ہیں جیسا کہ کتاب حسام الحرمین سے ظاہر ہے۔ (۲) احمد یوسف کا نجدیوں کے دعوے کو صحیح کہنا رضا بالکفر ہے الرضا بالکفر کفر۔ کفر پر راضی ہونا اُس کو پسند کرنا کفر ہے۔ نجدیوں و سنیوں کا بلا استثنا اختلاف فرعی نہیں اصولی ہے۔ اس کو

Marfat.com

اختلاف فرعی بتانا جہالت ہے (۲) احمد یوسف مذکور جب تک عام جلسہ میں توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح نہ کرے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں کیونکہ امامت کے لئے اسلام شرط ہے۔ (۳) جو نمازیں اس کے پیچھے قبل توبہ پڑھی گئیں وہ صحیح نہیں ہوئیں اُن کی فرضیت ذمہ سے ساقط نہیں ہوئی۔ اُن کا قضا کرنا فرض ہے (۴) اور جن کو اس کی توبہ کا علم نہیں اُن کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں (۵) اشتہار "دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" میں جو واقعات واحکام نجدیوں کے اور اس کے مدح سراؤں کے متعلق لکھے ہیں وہ صحیح ہیں اور شرعی احکام ہیں۔

۵۸) حررہ :- عزیز احمد القادری خادم دار الافتاء بدار العلوم القادریہ بدایوں شریف

قد اصاب بما اجاب

۵۹) محمد اسماعیل خاں مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں شریف

۶۰) صح الجواب :- غلام حبیب قادری خادم دار العلوم عالیہ قادریہ بدایوں شریف۔

۶۱) صح الجواب :- سید مسعود علی مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں شریف

۶۲) المجیب مصیب :- فقیر خواجہ غلام نظام الدین قادری
مہتمم دار العلوم عالیہ قادریہ بدایوں شریف

۶۳) سید محمد حسین رضا خادم آستانہ قادریہ عالیہ بدایوں شریف

٭٭٭ :- شرعاً بد مذہبوں کی تعظیم وتوقیر مدح سرائی اہانتِ مذہب موجب ہدم اسلام ہے حدیث صحیح میں وارد من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ہدم الاسلام صورت مستفسرہ میں احمد یوسف نے صرف تعظیم بد مذہبان ہی نہیں کی بلکہ انکی دعوت ودعوے کو جسکو علماء عرب وعجم نے کفر قرار دیا ہے صحیح اور ایسی دعوت بتایا جسمیں کوئی کجی اور نقصان ہی نہیں اور مسلمانوں کو آیہ کریمہ قل یا اہل الکتاب الخ سے مخاطب کرکے جو کہ مشرکین اہل کتاب کے متعلق تھی نجدی کفری مذہب کی طرف دعوت دی۔ نعوذ باللہ من ذالک ایسے امور ہیں جو صراحۃً اس بات کی دلیل ہیں کہ احمد یوسف بد مذہب ابن ہے جس کی امامت ہرگز درست نہیں۔ بنا علیہ جواب مفتی عزیز احمد صاحب صحیح وصواب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۶۴) کتبہ :- غلام حید عیدی عفی اللہ عنہ ۶۵) من اجاب فقد اصاب عبید اللہ غفرلہ صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

۶۶) عبدہ محمد ابراہیم القادری غفرلہ ۶۷) محمد عبد الواحد عثمانی عفی عنہ

۶۸) صح الجواب :- غلام امیر محمد طاہر قادری خادم الطلبہ مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

Marfat.com

فتوائے علمائے بمبئی

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ ۰ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وھو بکل شیٔ خبیر وعلیم ۰ لا یخفی علیہ خافیۃ ۰ یعلم السر والعلانیۃ ۰ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۰ فرقہ وہابیہ نجدیہ اور اس کے ہمنواؤں کے عقائد کفریہ ومظالم ناریہ سابق وحال جس کی بناء پر علماء ربانین عرب وعجم وحل وحرم نے قاطبۃً ان کی بدمذہبی وبیدینی کفر وارتداد کے بہت کچھ فتوے دئے اور وہ ابتدائے دور وہابیت ۱۲۲۱ھ سے تا ایندم برابر ہر زبان میں شائع ومشہور ہوئے اور ہو رہے ہیں جن کی بناء پر بلاد اسلامیہ میں اس فرقہ کی ہلاکت کے لئے برابر دعائیں کی گئیں اور لکھے گئے ناقابل انکار مثل آفتاب نصف النہار واضح وآشکار ہیں۔ ایسوں کی مدح سرائی یقیناً اور قطعاً موجب غضب رب جبار وسبب قہر واحد قہار ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے۔ جس کو بیہقی وابن ابی الدنیا وابن عدی نے حضرت انس وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ واھتز لذلک العرش جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور اے مسلمانوں تم ان لوگوں کی طرف جنھوں نے ظلم کیا میل مت کرو۔ ظالموں کی طرف مت

مجھکو پس تم کو دوزخ کی آگ پہونچے گی صاحب تفسیرات احمدیہ نے فرمایا قوم ظالمین سے مراد مبتدع اور فاسق اور کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا ان سے میل کرنا منع ہو۔ بے دینوں کی تعظیم و توقیر شرعاً حرام اور باعث ہدم اسلام ہے۔ جیساکہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی پس بہ تحقیق اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ کتب فتاویٰ میں مصرح ہے مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ جو کسی بدمذہب کو دوست رکھے پس بہ تحقیق اللہ تعالےٰ اس کے عمل بیکار کردے اور نور ایمان اس کے قلب سے نکال دے نیز حدیث میں وارد ہے فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَاِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والعقیلی والدیلمی

تم بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان کو ساتھ کھلاؤ اور نہ ان سے نزدیکی کرو۔ نہ ان سے نکاح بیاہ شادی کرو اور جب وہ بیمار ہوجائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور جب وہ مرجائیں پس تم ان کے جنازہ میں حاضر نہ ہو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے بچاؤ۔ تم کو بیگمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہائے کرام نے فرمایا۔ وَحُكْمُهُمُ الطَّرْدُ وَالرَّدُّ ان کا حکم ہانکنے اور رد کرنے کا ہے شرح مقاصد میں فرمایا اِنَّ حُكْمَ الْمُبْتَدِعِ الْبُغْضُ وَالْاِهَانَةُ بیشک حکم بدمذہب کا اس سے دشمنی رکھنا اور ذلیل کرنا ہے ان روایات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ بدمذہبوں کی تعظیم و توقیر حرام ان کی اہانت ان سے بغض لازم مذہب ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبغوض ہیں۔

جو ان کو دوست رکھے ان کی مدح کرے اس کے عمل بیکار ہیں اس کے قلب سے نور ایمان نکل جاتا ہے قرآن مجید میں وارد ہے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ حدیث شریف میں وارد ہے اَلْمَرْءُ عَلٰی دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے یعنی اس جیسا پس تم میں سے ہر ایک دوستی دیکھ بھال کر کرے نیز وارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اہل زکریا مسجد نے جو نجدیوں کی ذکریا مسجد میں صدر آدمیوں

Marfat.com

کے سامنے مدح سرائی کی اُن کا استقبال کیا۔ سب حاضرین مسجد سے اُن کا استقبال کرایا یا مقتدیان حاضرین نے امام کی پیروی میں بغیر جانے بوجھے قدًا اُن کا استقبال کیا۔ امام نے اُن سے مصافحہ اور معانقہ کیا عربی اور اُردو میں اُن کی تعریفیں کیں۔ اُن کے لئے حفاظت کی دعا کی۔ عربی شعر پڑھیں جن کا مطلب یہ ہو کہ اے ابنائے سعود تمہارے لئے ہمارے پاس آیات تحیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور تمہارے پاس سحر کے وقت سورہ فتح پڑھی جاتی ہے۔ اے سعادت کے چمکنے والے ستارے اے سہا ہم نے اپنے نفسوں اور نظر کو آپ سے قریب کر دیا ہو۔ اگر تم کسی دن ہمکو میدان جنگ میں لڑنے کے لئے سحر کے وقت بُلاؤ گے تو ہم تمہاری طرف تنہا تنہا اور جماعت بنا کر بلندیوں کے لئے حاضری دینگے پھر اُن کی نماز میں شرکت کو باعث غبطہ و سرور بتایا (اگرچہ وہ نماز خلاف طریقۂ اسلام تلواروں کے سایہ میں تھی) جیسا کہ لوگوں کا مشاہدہ ہے اور اُن کو اپنا بادشاہ اور امیر کہکر اُن کے لئے دعا کر کر اُن کی شرکت نماز کو باعث ابتہاج قرار دیا اور اس بات پر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے طریقۂ رائجہ نجدیہ کو ایسا صحیح طریقہ گردانا کہ جس میں کسی قسم کی کجی اور کھونٹ نہیں ہو۔ (نعوذ باللہ من ذالک) جن کے جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہے۔ جو کہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام اہل زمین کا ایک کلمہ ہے۔ جس بنا پر ہم کو آج یہ سزاوار ہے کہ ہم فروعات کی بحث کو (یعنی بدمذہبوں اور فرقہ وہابیہ نجدیہ کے عقائد خبیثہ کی بحث چھوڑ دیں) اور صفِ واحد میں ان کے پاس آ کر کھڑے ہو جائیں اور باعثِ فخر اس بات کو بھی ٹھہرایا۔ کہ ان کی یہ حکومت مذہب امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کی مقلد ہے۔ پھر یہ کہا کہ اس سے زیادہ طول کو میں پسند نہیں کرتا اور اپنے کلام کو آیۃ شریفہ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الخ پر ختم کرتا ہوں۔ جو کہ اس کی طرف داعی ہے کہ ہدف اور صف اور آماجگاہ ایک ہی ہو ـ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور ایسا کیوں نکر نہ کیا جائے۔ حالانکہ آج کے دن ہم سب طرف سے ضعیف ہیں۔ کیا ہم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ضعف تفرقہ اور آپس کی نااتفاقیوں کی وجہ سے ضعف پر ضعف بڑھتا چلا جائے اور ہم ایسے امور اور مسائل میں مشغول رہیں (یعنی بد مذہبان اور تشریح مسائل دینیہ میں) جن کا نقصان اُن کے نفع سے زیادہ ہے میں اپنے بھائیوں

Marfat.com

کی اور سادات علماء کی نگاہیں اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھے راستہ کی توفیق دے۔ ان کلمات کا جمہور مصلین کی طرف سے استحسان عظیم کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ فقط

یہ تقریر شرعاً جس کا ترجمہ بیان ہوا جو کہ اخبار النشرہ عربی ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۲ء صفحہ ۲ و ۳ کی اشاعت سے ظاہر ہے۔ جس کے رد میں انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کی طرف سے "دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" صحیح تحریر شائع ہوئی ہے۔ "سخت ترین دین متین کی توہین اور احکام شرعیہ اجمالیہ کی مخالفت اور افتراء علی اللہ وافتراء علی الرسول وافتراء علی المسلمین سراپا ضلالت وبطالت پر شامل ہے۔ جو شرعاً کفر وارتداد کے موجبات ہیں جن کا کافر بتانا بحکم جزئیہ مصرحہ بزازیہ وغیرہ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الْخَوَارِجِ فِیْ اِکْفَارِھِمْ جَمِیْعَ الْاُمَّۃِ سِوَاھُمْ بوجہ انکار ضروریات دینیہ لازم تھا ان کو کیسا کچھ نہ سراہا گیا ہے ارشاد باری ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو تم دوست نہ بناؤ۔ تم ان کو دوست بناتے ہو۔ حالانکہ انھوں نے اُس حق کے ساتھ جو تم کو اللہ کی طرف سے آیا ہے کفر کیا۔ ایسوں کو دوست نہ بنانا چاہیئے۔ پھر مقرر نے غضب بالائے غضب یہ کیا کہ اُن کے مذہب باطلہ کو جو کہ باجماع امت مرحومہ باطل اور فرقۂ ناجیہ اہلسنت کے خلاف ہو مذہب صحیح بتاکر یہ کہا کہ اس میں کسی قسم کی بھی کھوٹ و کجی نہیں ہے۔ یہ حملہ دین اسلام مذہب اہل سنت اور تمام علماء مذہب مکفرین وہابیہ پر سخت تر حملہ ہوا۔ اُن کو جھوٹا ٹھہرایا گیا اور ائمہ مسلمین کو اس باطل مذہب کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے صف واحد بنانیکا حکم دیا گیا اور آیت شریفہ کا من گڑھت خلاف قال اللہ وقال الرسول مطلب و منشا بتایا گیا اور مسلمانوں کو اُس کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اور اہلسنت والجماعت کے اختلاف کو نجدیہ کے ساتھ فروعی اختلاف اور اس میں مشغول ہونے کو باعث ضرر قرار دیا گیا دورۂ حاضرہ ذدیہ اسلام نہیں۔ ورنہ اس قائل مقرر کو معلوم ہو جاتا کہ ایسے اقوال باطلہ کی بعداد علماء اسلام و سنت یہ سزا ہوتی ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ امام مذکور فی السوال نے جو مدح سرائی توقیر و تعظیم نجدیہ کی کی اور اُن کے مذہب کی کی۔ وہ سراسر خلاف احکام اسلام اور رقادائے علمائے عظام اور موجب خروج عن الاسلام ہے۔ اگرچہ اُس کا

یہ عقیدہ بھی نہ ہو۔ قاضی خان میں فرمایا۔ رَجُلٌ کَفَرَ بِلِسَانِہٖ طَائِعًا وَقَلْبُہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ لَایَکُوْنُ کَافِرًا وَلَایَکُوْنُ
عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مُؤْمِنًا۔ اسی میں فرمایا وَاَمَّا الْھَازِلُ وَالْمُسْتَھْزِءُ اِذَا تَکَلَّمَ بِالْکُفْرِ اِسْتِخْفَافًا وَمِزَاحًا وَ
اِسْتِھْزَاءً یَکُوْنُ کُفْرًا عِنْدَ الْکُلِّ وَاِنْ کَانَ اعْتِقَادُہٗ خِلَافَ ذٰلِکَ اسی میں فرمایا اَلْاِسْتِخْفَافُ فِی الدِّیْنِ
کُفْرٌ۔ بحر الرائق میں فرمایا۔ مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَقَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْکَلَامٌ لَہٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ
کَانَ ذٰلِکَ کُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ۔ شفا قاضی عیاض میں فرمایا نُکَفِّرُ مَنْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ
مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ اَوْ وَقَفَ فِیْھِمْ اَوْ صَحَّحَ مَذْھَبَھُمْ وَاِنْ اَظْھَرَ الْاِسْلَامَ وَاعْتَقَدَہٗ وَاعْتَقَدَ اِبْطَالَ
کُلِّ مَذْھَبٍ سِوَاہُ فَھُوَ کَافِرٌ بِاِظْھَارِہٖ مَا اَظْھَرَ مِنْ خِلَافِ ذٰلِکَ بزازیہ میں فرمایا۔ وَلَوْ تَکَلَّمَ
بِہٖ وَاَتٰی بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ اَلْوَاعِظُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَقَبِلَ مِنْہُ الْقَوْمُ کَفَرَ وَکَفَرُوْا کُلُّھُمْ تمامی کتب فقہ وعقائد
میں مذکور اَلرِّضَا بِالْکُفْرِ کُفْرٌ۔ درمختار میں شرح وہبانیہ سے نقل کیا مَا یَکُوْنُ کُفْرًا اِتِّفَاقًا یُبْطِلُ الْعَمَلَ وَالنِّکَاحَ
وَاَوْلَادُہٗ اَوْلَادُ زِنَا وَمَا فِیْہِ خِلَافٌ یُؤْمَرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ وَتَجْدِیْدِ النِّکَاحِ۔ پس
ان جزئیات فقہیہ کی بنا پر اس امام پر جس کا ذکر سوال وجواب میں ہوا بالتصریح توبہ ورجوع تجدید ایمان وتجدید
نکاح مثل مرتدین شرعًا واجب۔ جس طور سے اُس نے مجمع عام میں علانیہ امور خلاف شرعیہ کا اظہار کیا۔
اسی طور سے اس پر مجمع عام میں علانیہ بحکم حدیث شریف تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَتَوْبَۃُ الْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ
اور جزئیہ فقہ وَالتَّوْبَۃُ عَلٰی حَسَبِ الْجِنَایَۃِ فَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانُ بِالْاِعْلَانِ کَمَا ھُوَ مُصَرَّحٌ فِی الْھِدَایَۃِ
توبہ اور ان اقوال کاذبہ باطلہ کا رد کرنا لازم۔ بغیر اس کے وہ امام قابل امامت نہیں۔ جن لوگوں نے جہالت سے
باقتدار امام بدمذہبوں کے جلوس میں شرکت کی ان کا استقبال کیا وہ سب بھی توبہ کریں جو نمازیں امام
سے ان امور کے سرزد ہونے کے بعد اس کی اقتدار میں پڑھی ہیں ان سب کا اعادہ کریں۔ کیونکہ وہ
نمازیں فاسد ہوئیں جن کا اعادہ شرعًا لازم ورنہ فرض کا بوجھ سر رہیگا۔ یہ حکم شرعی مخصوص نہیں جنھوں
نے جہاں ایسا کیا یا کریں۔ شرعًا ان سب کا یہی حکم ہے۔ جانتے ہوئے جس نے ایسا کیا اگرچہ وہ عالم دین
ہی کہلاتا ہو۔ اس کی اہانت زیادہ تر لازم۔
نماز اصول دینیہ سے ہے اس میں بہت احتیاط درکار ہے۔ جس طرح تکفیر مسلم میں احتیاط یہ ہی

Marfat.com

کہ قول مشتبہ ومحتمل سے حکم کفر قطعی نہ دیا جائے۔ یونہی نماز میں احتیاط یہ ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہ ٹھہرے علماء فقہ نے اکثر کتابوں میں اس کی تصریح فرمادی ہے۔ اس قسم کے توبہ میں محض بطور عادت کلمۂ شہادت پڑھنا بغیر ان اقوالِ باطلہ کے رد کے جن کی بناء پر لزوم کفر ہوا۔ فائدہ مندنہ ہوگا۔ بحر الرائق میں ہے لَوْ اَتٰی بِالشَّھَادَتَیْنِ عَلٰی وَجْہِ الْعَادَۃِ لَمْ یَنْفَعْہُ مَالَمْ یَرْجِعْ عَمَّا قَالَ۔ پس امام موصوف پر شرعاً لازم کہ جلد تر علانیہ طور سے توبہ کرے اور اس کی اشاعت کرادے اور اپنے سر سے اس بدنما داغ کو دھو کر قلوب اہل اسلام کو مطمئن کردے۔ دینی معاملہ ہے وہ صاف ہوجانا چاہئے۔ ورنہ متولیان اہل اسلام پر ایسے امام کا منصب خطابت وامامت سے علیحدہ کردینا شرعاً ضروری۔ کہ خلاف شرع امور میں کسی کی مسلمان کو اعانت واطاعت جائز نہیں حرام ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ حکم باری تعالےٰ ہے اور لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ حکم سرکار رسالت پناہی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو کتب رد وہابیہ مثل درر سنیہ حضرت سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ مکرمہ وصدق الخبر عربی مطبوعۂ مصر ومعید الایمان مولانا مخصوص اللہ صاحب دھلوی وتحقیق الفتویٰ مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی وسیف الجبار وبوارق محمدیہ وتصحیح المسائل واشتہار اباطیل واحتراز الابرار عن شرور الاشرار وغیرہ مؤلفات مدرسہ قادریہ شریف بدایوں والکوکبۃ الشہابیہ وغیرہ مؤلفات بریلی شریف وذو الفقار حیدریہ مؤلفہ سید پیر حیدر شاہ صاحب بنگلوری وتحفہ محمدیہ وفتاوی الحرمین وہدیۃ الحرمین ملاحظہ کریں اُس میں تمام حالات فرقہ وہابیہ نجدیہ اور ان کے تابعین کے درج ہیں۔ نیز اُن کی تردید اور اُن کے متعلق احکام شرعیہ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

حررہ

۶۹

عبد النبی محمد ابراہیم القادری البدایونی
غفرلہ خطیب مسجد کھڑک بمبئی
یکم جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

Marfat.com

فقیر نے حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب بدایونی مدظلہ کا فتویٰ دیکھا۔ ماشاء اللہ مفتی صاحب نے خوب مدلل جواب ارقام فرمایا جزاہ اللہ خیراً۔ امام مذکور اپنے اعمال واقوال خبیثہ کی بنا پر خارج از اسلام ہو گیا۔ امام مذکور علانیہ توبہ کرکے تجدید اسلام کرے۔ علانیہ توبہ وقبول حق میں عار نہیں بلکہ عند اللہ وعند الناس وقار ہے اگر نفس امارہ کو عار بھی لگے تو دنیا کی عار بہتر از نار ہے میں نے عدوئے نجدیت عزیزی مولوی محمد سالم بن شیخ علی باوزیر سلمہ اللہ القدیر کا اشتہار بھی دیکھا اور مخالفین کے ہینڈبل واخباری مضمون بھی دیکھے لیکن کسی ہینڈبل یا اخباری مضمون میں نجدین کے اشتہار کے ایک لفظ کا بھی جواب نہ پایا۔ واقعی وہ اشتہار لاجواب حق وصواب ہے اگرچہ الحق مر مگر مبارک ہیں وہ بندے جن کو اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق دے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے، عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰىھُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے ہدایت کی اور یہی عقلمند ہیں اور جس کو حق کی طرف ہدایت کی جائے اُسے اور ضد چڑھے۔ اس کے متعلق قرآن کریم یہ وعید شدید سناتا ہے فرماتا ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ اُسے جہنم کافی ہے اور کیا ہی برا بچھونا حضرت علامہ مجیب کا جواب مدلل اور تمام باتوں پر حاوی ہے۔ ایسے جامع اور مبارک فتوے پر مسلمانوں کو عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

فقیر آثم عبد المجید سنی حنفی چشتی قادری اشرفی دہلوی عفی عنہ

(امام وخطیب جامع مسجد تھانہ علاقہ بمبئی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰى وَجَعَلَ مِنْ عِبَادِہٖ لِکُلِّ مُبْطِلٍ مُحِقًّا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰى خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ الَّذِیْ اَوْجَزَ لِقَوْلِہٖ اَوْلِیَاءُ اُمَّتِیْ اَوْ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ ھَدَمُوْا بُنْیَانَ ضَلَالِ الْوَھَّابِیِّیْنَ کَاَبَابِیْلِ اَصْحَابِ الْفِیْلِ

اس فتوائے حق ویقین میں جو آیات باہرات تحریر فرمائی ہیں اُن سے واضح ولائح ہے کہ امام زکریا مسجد نے کفر بکا ہے۔ جب تک وہ بالاعلان توبہ نہ کرے مسلمان نہیں۔ ہمارے

فاضل الیابانی البہی والعالم النحریر التقی النقی مجاہد فی الدین مولانا مولوی المفتی محمد ابراہیم البدایونی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی کو حق جل وعلا برکات دارین عطا فرمائے کہ انھوں نے حق ظاہر فرمایا اور اہلسنت کو وہابیہ کے مکرو فریب سے بچایا۔

کتبہ

۴۱ احقر العباد اقل الافراد امانت رسول السنی الحنفی القادری النوری الکھنوی عفی عنہ ولوالدیہ۔

سر دفتر علماء روزگار حضرت قبلہ مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالے نے جن دلائل وبراہین کے ساتھ جو جوابات ارقام فرمائے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں خدائے قدوس مولانائے محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حرمۃ النون والصاد مجھے جوابات استفتاء سے کامل اتفاق ہے۔

۴۲ خادم الشرع الحاج سید محبوب شاہ الحسینی عفا اللہ عنہ قاضی شہر بمبئی

خادم الشریعہ
سید محبوب شاہ حسینی
قاضی شہر
بمبئی

۴۳ استفتاء کے سوال کے مطابق علماء کرام کا جواب بالکل صحیح ودرست ہے۔
خادم الشرع قاضی شریف محمد علی لونڈے

خادم الشرع
قاضی شریف محمد علی
لونڈے قاضی شہر بمبئی
۱۳۵۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ قَدْ طَالَعْتُ الْفَتْوٰی الَّتِیْ قَدْ حَرَّرَھَا الْفَاضِلُ الْعَالِمُ الْعَامِلُ الْمُفْتِیْ مَوْلٰینَا مَوْلَوِیْ مُحَمَّدْ اِبْرَاھِیْم صَاحِبُ الْبَدَایُوْنِی الْقَادِرِیْ فَرَاَیْتُھَا مُوَافِقَۃً لِلشَّرْعِ الشَّرِیْفِ وَالدِّیْنِ الْاِسْلَامِیْ الْحَنِیْفِ۔

میں نے جب اس فتوے کو دیکھا مجھے تعجب ہوا کہ امام زکریا مسجد احمد یوسف صاحب نے ایسا کیوں کیا شاید ان خبیث عقائد رکھنے والوں سے بے خبر ہوں گے یا کہ اور کچھ ان کا مطلب ہوگا ورنہ چھوٹا بچہ

بھی جانتا ہے کہ یہ نجدی وہابی آج ۲۰ سو برس سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے اور ہماری جماعت کے ماسوائے کوئی مسلمان نہیں۔ ہم سب مُوَحّد ہیں اور باقی سب کافر اور یہ بھی اپنی کتابوں میں لکھتے اور وعظ و تقریر میں کہتے ہیں کہ خداوند عالم آسمان سے اس طرح اترتا ہے جس طرح ہم اور آپ اوپر سے نیچے اُترتے ہیں خدا کے ہاتھ پاؤں، آنکھ وغیرہ سب اسی طرح ہیں جس طرح کہ ہمارے اور آپ کے۔ خدا نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ الرحمن علی العرش استوی بمعنی جلس کہتے ہیں جس طرح سے ہم اور آپ بیٹھتے ہیں۔ قلم تو جیسا میرا قلم ہے ویسا ہی اللہ کا قلم ہے نعوذ باللہ من ھذہ الکفریات اور بہت ہی کچھ خدا تبارک و تعالےٰ پر اور رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر تہمتیں لگاتے ہیں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو اُن کی تصانیف پڑھو۔ معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ وہابی نجدی فرقہ باطلہ مجسمہ میں سے ہیں۔ خارج از اسلام ہیں اُن کے پیچھے نماز پڑھنا۔ ان کے ساتھ میل جول کرنا خلاف از اسلام ہے۔ یہ عقائد باطلہ رکھنے والا انسان ہرگز ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے عقائد کفریہ رکھنے والے کو مسلمان کہے۔ اگر کوئی ایسا کہے تو وہ خود کافر ہے جہنمی ہے۔ امام زکریا مسجد جب تک توبہ نہ کرے اعلان کے ساتھ۔ اُس کے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ دیگر میں علالت کی وجہ سے زیادہ لکھنے سے قاصر ہوں مَنِ اھْتَدٰی فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَعَلَیْھَا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔ بندہ چونکہ عرب ہوں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اُردو عبارت میں غلطیاں بہت ہو گئی ہوں گی اُمید ہو کہ ناظرین حضرات اصلاح کریں۔ فقط

(۷۸۴) حررہ الفقیر احقر العبید السید عبد الحمید الجیلانی القادری البغدادی
وارد حال سلطان بلڈنگ ٹیمکر اسٹریٹ بمبئی ۳

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

جواب صحیح ہے

(حکیم سید) فضل رحیم عفاعنہ (دہلوی) ظفر الحق محمد احمد قادری غفر

فقیر اس سے قبل جمعیتہ العلماء صوبہ بمبئی میں اس مضمون پر اپنی تحقیقات پیش کر چکا ہے۔ مگر لکھتا ہوں کہ حضرات علماء کرام کی تحقیق ملحق بالصواب ہے۔ بقلم خود امام الدین فقیر عباسی واعظ الاسلام

۷۸۶

فتوائے بنگلور، وعلی پور شریف، وسیالکوٹ پنجاب،

الجواب

هو الله تعالیٰ الملهم بالحق والصواب

حامِدًا اللهَ تعالیٰ وَمُصلیًا وَمُسلمًا علیٰ رَسُولہ وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء شریعتہ ومتبعیہم اَجمَعِین. صورت مسئولہ مصدرہ میں جاننا چاہیئے کہ ابن سعود علیہ ماعلیہ وابناء ابن سعود اور کل سعودی قرن الشیطان ثانی اپنے مورث اعلیٰ عبدالوہاب نجدی علیہ ماعلیہ اور ابن عبدالوہاب وسعود وعبدالعزیز وغیرہ قرن الشیطان اول کے قدم بقدم چلے ان طاعنہ کا لقب قرن الشیطان. صاحب علم ماکون وماکان شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مقرر فرمایا. صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مظہر اتم سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شام ویمن کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی. نجد والوں نے عرض کی کہ ہمارے ملک نجد کے لئے بھی خیر وبرکت کی دعا فرمائی جائے. دوبارہ آپ نے شام ویمن کے لئے دعا فرمائی. پھر نجد کے لئے دعا کی گذارش کی گئی. اس بار بھی آپ نے شام ویمن کے لئے دعا فرماتے ہوئے فرمایا کہ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ: کہ ادھر زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سینگ یعنی جماعت شیطان کی اور خاص اس فرقہ وہابیہ نجدیہ وہندیہ کو ابلیس کے ساتھ عصبیت اس وجہ سے ہے کہ قبل از فتح مکہ مکرمہ ابلیس علیہ اللعن اور کسی ملک والوں کی شبیہ اور لباس پر نہ آکر مع ذریت نجد کے بوڑھوں کی شکل ولباس میں مشرکوں کی انجمن دار الندوہ میں آکر اسلام کے مٹانے اور بانی اسلام کو ایذا پہونچانے اور مکہ مکرمہ سے نکال دینے اور قتل کے متانت وسنجیدگی سے مشورے دیتا تھا دیکھو مدارج وغیرہ لغات میں شیخ نجدی کے معنی شیطان لکھے گئے ہیں.

مسلمانو! فرقہ وہابیہ نجدیہ ہو یا ہندیہ، اسماعیلیہ ہو یا دیوبندیہ خوارج کے بال گوپال خلاصہ بلکہ خوارج سے بھی کئی نمبر بڑھکر علمائے اہل اسلام کا ان کے لئے متفقہ فتویٰ کہ مَنْ لَمْ یُکَفِّرِ الْوَہَّابِیَّ النَّجْدِیَّ فَھُوَ کَافِرٌ ۔ وہابیہ نجدیہ کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔ دیکھو سیف الجبار صواعق والرعود، فصل الخطاب اور مصباح الانام وغیرہ اور کفر بھی ان کا ایسا سنگین کہ مَنْ شَکَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ ۔ دیکھو درر السنیہ، فتاوی الحرمین اور حسام الحرمین فرقہ وہابیہ نجدیہ ملاعنہ۔ اہلسنت سے تو کیا اسلام سے بھی خارج ہوئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَہَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ اخرجہ البخاری ومسلم وغیرھما عن امیر المومنین۔ مولی المسلمین سیدنا مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے مشرق کی طرف نجد ہے۔ اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا اور فرمایا یَخْرُجُ النَّاسُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَرْجِعُوْنَ مِنْہُ حَتّٰی لَا یَعُوْدَ السَّھْمُ اِلٰی فُوْقِہٖ ۔ یہ دونوں احادیث صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ نجد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ طرف فتنے کا ہے آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل ظاہر ہوں گے۔ اپنے زعم میں وہ تند گردانیں گے اور دعوی کریں گے کہ ہم تو قول خیر البریہ یعنی قرآن اور قول خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ لوگ یعنی وہابیہ نجدیہ ملاعنہ دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور کمان میں واپس نہیں آتا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ پڑھیں گے قرآن لیکن قرآن اور ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اتریگا اور فرمایا سَیَظْھَرُ مِنْ نَجْدٍ شَیْطَانٌ تَتَزَلْزَلُ جَزِیْرَۃُ الْعَرَبِ مِنْ فِتْنَتِہٖ ظاہر ہوگا شیطان نجد سے اور ڈالے گا زلزلے اور فتنے جزیرۂ عرب میں اور ایک روایت میں ہے کہ نہ بچیگا کوئی گھر جزیرۂ عرب میں اہل نجد کے قتل وغارت سے۔ مسلمانو خوارج سے بڑھکر فرقہ وہابیہ ملاعنہ کے بانی عبد الوہاب نجدی اور اس کے بیٹے نے اور ابن سعود اور سعودیوں نے وہ کام کئے جن سے ان کا ارتداد ظاہر ہے۔ ان کا ضروریات دین میں انکار کرنا اپنے سوا تمام امت مرحومہ محفوظہ کو کافر ومشرک کہنا علماء وسادات ومشائخ اور کل اہالیان حرمین طیبین وطائف وکل جزیرۂ عرب کے باشندوں کو کافر ومشرک کہنا سکان دیار حبیب کو کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں کہ تم نے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھا، تم کافر ومشرک ہو گئے۔ قتل کرنا اور اپنا کلمہ،

لا الہ الا اللہ مالک یوم الدین ولا الہ الا اللہ کہکر ذرا دیر ٹھہر کر محمد رسول اللہ یا محمد کان رسول اللہ کہنا انبیا اور سید الانبیا صحابہ و آل بیت اولیا و شہدا کی توہین و تنقیص و استہزا کرنا مساجد و مقابر و گنبد و اماکن متبرکہ کو توڑنا اور بے ادبیوں سے پیش آنا کعبۃ اللہ شریف سے مقام ابراہیم کو مٹانے کی از حد کوشش کرنا مسلمانوں کو باوجود ان کے ورد و کلمہ شریف پڑھنے کے قتل و غارت کرنا، ان کے مال کو غنیمت کے مانند آپس میں تقسیم کر لینا، قرآن و حدیث کے احکام کو پس پشت ڈالنا اور ہتک حرمت کرنا اور نعوذ باللہ من ذالک قبہ خضرا کا صنم اکبر یعنی بڑا بت رکھنا اور یہ کہنا اور لکھنا کہ لَوْ اَقْدِرُ عَلٰى حُجْرَةِ الرَّسُوْلِ لَهَدَمْتُهَا یعنی اگر میرا بس چلے تو گنبد خضرا کو بھی منہدم کر دوں۔ مخبر صادق صاحب علم ماکان و مایکون نے فرقہ وہابیہ ملعونہ کے ان اعمال و افعال و عقائد فاسدہ پہ اپنے علم غیب سے واقف ہو کر فرمایا کہ فَاِنْ وَاَفَيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ جب تم ان متبدعین و مرتدین کو دیکھو قتل کر دو۔ روایت کی اس حدیث کو امام بخاری نے۔ مسلمانو اس وقت حکومت اسلام نہیں۔ قتل کرنے کی ہمیں قدرت نہیں۔ لہذا قتل کے قائم مقام ہمارے علماء نے ان سے اخوت اسلامی ترک کرنے کو فرض عین بتلایا ہے پس ابن سعود و ابنائے ابن سعود اور کل سعودی اور ان کے وکلاء سب کے سب اہل ہوا مبتدع فاسق و فاجر ہیں کہ یا مسجد کا پیش نماز ہو یا اور کسی مسجد کا۔ ان مرتدین نجدیہ کی مدح سرائی کرنے اور دین کے راہبر بتلانے کی وجہ وہ بھی ان مرتدوں کی ارتداد میں شریک ہوا ایسے فساق فی الدین و اہل ہوا کی شرعی امامت ناجائز و ممنوع۔ ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا ہرگز کوئی فاجر کسی مسلمان کی امامت نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ امام تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وکیل ہے۔ پس وہ اہلسنت صاحب علم متقی ہونا چاہئے۔ اگر متولی اپنے ایسے امام کی طرفداری کریں تو ایسے متولیوں کے لئے حدیث شریف میں یہ حکم ہے کہ وہ اللہ و رسول اور مومنوں کے خائن ہیں۔ روایت کی اس کی طبرانی نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مبتدع فی المذہب و فاسق فی العقائد اہل ہوا کی امامت ہر حال میں مکروہ تحریمی رد المحتار میں ہے۔ اَلْمُبْتَدِعُ تُكْرَهُ اِمَامَتُهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ اور فاسق کی امامت مکروہ ہدایہ و در مختار میں ہے و کرہ امامۃ فاسق مبتدع فی المذہب۔ ہر حال میں فاسق فی الاعتقاد مبتدع و فاسق فی الاعمال سے بڑھکر ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے۔ اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَيْثُ الْاِعْتِقَادِ وَهُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ لِاَنَّ الْفَاسِقَ مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ يَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ فَاسِقٌ وَيَخَافُ وَيَسْتَغْفِرُ بِخِلَافِ الْمُبْتَدِعِ الْفَاسِقِ فِي الْاَعْمَالِ خود کو گنہگار سمجھیگا اور اپنے کئے پر نادم ہوگا اور توبہ کرے گا اور فاسق فی المذہب مبتدع فی الاعتقاد اپنے قول و فعل پر ہٹ کرے گا اور اپنے کو اہل حق سمجھیگا پس یہ

Marfat.com

بتدع وفاسق من الاعمال سے اشد واقبح برا اور بدتر ہے ایسے امام کی امامت شرعاً ممنوع اور اہانت واجب ہے۔ امداد الفتاح طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح اور رد المحتار میں ہے۔ وَاَمَّا الْفَاسِقُ فَقَدْ عَلَّلُوْا كَرَاهِيَةَ تَقْدِيْمِهٖ بِاَنَّ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ لِلْاِمَامَةِ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا مراد اس کراہت سے کراہت تحریمی ہے فتاوی حجہ اور رد المحتار وغیرہ میں ہے والمراد بالکراھۃ کراھۃ تحریمیہ ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز فتاوی تاتارخانی اور فتح القدیر میں ہے، رَوٰى مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الصَّلٰوةَ خَلْفَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ لَا تَجُوْزُ پس لاتجوز سے مراد کراہتہ تحریم ہے صغیری شرح منیہ میں ہے يُكْرَهُ تَقْدِيْمُ الْفَاسِقِ كَرَاهَةَ تَحْرِيْمٍ وَعِنْدَ مَالِكٍ لَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهٗ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَحْمَدَ وَكَذَا الْمُبْتَدِعُ یعنی فاسق ومبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب اور امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک روایت میں تو ان کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں۔ جیسے کافر کے پیچھے اور اس امر پر ہمارے کل فقہا متفق کہ كُلُّ صَلٰوةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهَةِ تَحْرِيْمٍ تَجِبُ اِعَادَتُهَا خلاصہ یہ کہ مبتدع فاسق وفاجر فی المذہب کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی جو نماز کراہتہ تحریم سے ادا کی گئی۔ وہ واجب الاعادہ اور جو اعادہ نہ کرے ان کے ذمہ سے وہ نماز ساقط نہ ہوگی اور فاسق فی العقیدہ منکر ضروریات دینیہ کے پیچھے تو قطعاً نماز ہوتی ہی نہیں۔ جیسا کہ شرح عقائد وغیرہ کتب فقہ میں مصرح ہے اور توبہ اس امام کی تنہائی میں یا چند لوگوں کے روبرو مقبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اس امام نے فاسق ومبتدع واہل ارتداد کی مدح سرائی برسر منبر کی اور طبع کراکے وہ مضمون شائع کیا۔ لہذا اسے روز جمعہ برسر منبر توبہ کرکے توبہ نامہ شائع کرانا ہوگا۔ تب اس کی توبہ شرعاً مقبول ہوگی۔ امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الزہد اور طبرانی نے معجم کبیر میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ فرقہ وہابیہ نجدیہ ملعونہ کو علماء اسلام نے مسلمان نہ سمجھا ان کا ذکر کتاب الجہاد باب البغاۃ زیر بیان خوارج فرمایا۔ رد المحتار جلد سوم میں ہے كَمَا وَقَعَ فِيْ زَمَانِنَا فِيْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوْا يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اِعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَاَلْفٍ۔

مطلب یہ کہ خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانہ میں پیروان عبدالوہاب سے واقع ہوا۔ جنھوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین طیبین پر تغلب کیا۔ اور وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے۔ مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انھوں نے اہلسنت و علماء کا قتل مباح ٹھہرالیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمان کو ان پر فتح بخشی۔ سنہ ۱۲۳۳ ہجری میں پس لشکر مسلمانوں کو ان پر فتح بخشی سے معلوم ہوا کہ فرقہ وہابیہ نجدیہ غیر مسلم ہے اور بدمذہبوں کی مدح سرائی تو رہنے دو۔ ان کے ساتھ مجالست موانست تک بحکم عزوجل ممنوع فرمایا۔ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اگر تجھے بھلاوے شیطان تو یاد آئے پر اُن کے پاس مت بیٹھ۔ تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے۔ دَخَلَ فِیْهِ الْکَافِرُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْقُعُوْدُ مَعَ کُلِّهِمْ مُمْتَنِعٌ۔ اس آیت کے حکم میں کافر و مبتدع و فاسق داخل ہیں۔ معلوم ہوا کہ کل بدمذہبوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا ممنوع ہے۔ پس امام مسجد زکریا کو علانیہ توبہ کے ساتھ تجدید اسلام و نکاح بھی حکم شرعی ہو۔ دیکھو کتب عقائد اور فقہ میں کتاب الارتداد امام مسجد زکریا ممبئی کا ہو یا اور کوئی مسجد کا ابن سعود وابنائے ابن سعود اور سعودی حکومت کی مدح سرائی سے فاسق فاجر و مبتدع ہے۔ اس کی حمایت متولیان مسجد یا اور کوئی کرے تو وہ بھی بحکم عزوجل وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَهُوَ مِنْهُمْ کے مطابق فاسق و فاجر و مبتدع و بدمذہب واہل ہوا سے ہے۔ ان پر بھی وہی حکم جاری ہوں گے۔ جو امام پر ہیں۔ عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ اور فرقہ وہابیہ ضالہ کی تردید عبدالوہاب نجدی کے بیٹے علامہ شیخ سلیمان نے کی جو سنی اور حنبلی مذہب تھا۔ اُس رسالہ کا نام صواعق الٰہیہ فی رد علی الوہابیہ ہے مطالعہ فرماویں یا معاشر المسلمین ابن سعود وابنائے ابن سعود کل سعودی اور سعودی حکومت اور ان کے مادح و معاونوں کے اور خود بانی فرقہ وہابیہ نجدیہ ملعونہ اور ان کے کل افراد اور فرقہ ملعونہ کا حکم شرعی اسلامی اوپر بیان ہوا۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا واجب ہے اور ان سے انکار کفر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

المرقوم ۸ر رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ ہجری مطابق ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۰ء

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی (۷۸)

بھرت والہ المقیم فی المعسکر البنگلور

عبد النبی الامی
السید
حیدر شاہ القادری الحنفی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما کتبہ العالم الجلیل الافضل الاکمل مفتی اعظم دار الافتاء بنگلور ھذا الجواب فھو الحق والصواب ۔ (۱) یہ امام مشبہ مذہب ہو مشبہ مذہب امام کی اقتدا صحیح نہیں (۲) ایسے امام کی امامت ناجائز اور لائق معزولی کے ہے (۳) اگر امام توبہ کرے تو بر سر ممبر اعلان کے ساتھ عام مسلمانوں کی مجلس عامہ میں توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کی بھی ضرورت ہے۔ قاعدہ مسلمہ ہے کہ اگر الفاظ کفریہ علی الاعلان بیان کئے جائیں تو ان سے توبہ بھی علی الاعلان کی جائے خفیہ توبہ عند الشرع شریف جائز نہیں (۴) ایسی خفیہ توبہ کے بعد امام کی امامت جائز نہیں۔ ایسے اماموں کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے۔ اس کا اعادہ واجب ہے (۵) راقم اشتہار نے جو کچھ اپنے اشتہار میں لکھا ہے۔ حق ہے۔ حضرات علماء اہلسنت والجماعت کے پاس واجب العمل ہے۔

العبد احقر العباد خادم علماء احناف غلام حیدر پنجابی ٹکالوی حال سگریٹ فیکٹری بنگلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ۔ ومن یتولھم منکم فانہ منھم جو ان کے ساتھ تعلق اور محبت رکھے گا وہ انہی میں سے ہے۔ حدیث شریف من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام جس شخص نے صاحب بدعت کی توقیر و عزت کی۔ اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔ جو شخص دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام اور تعظیم و تکریم کرے گا وہ قطعی کافر ہے بلکہ اس کو جو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر ہے۔ جن لوگوں نے اپنے فتووں میں لکھا ہے کہ نجدی ہماری ہی طرح کلمہ پڑھتے ہیں۔ بالکل غلط ہے بلکہ کذب صریح ہے۔ ان نجدیوں کا کلمہ تو لا الٰہ الا اللہ مالک یوم الدین اور لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کو تو وہ مشرک کہتے ہیں۔ اگر کسی کو شبہ ہو تو جو تعلیم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مدرسوں میں دی جاتی ہو۔ زحمت سفر گوارا کرکے بچشم خود معائنہ کرے۔ ان گمراہوں نے اس کتاب کا نام ہی کتاب التوحید رکھا ہے۔ رسالت کے تو وہ کھلم کھلا دشمن ہیں اور کلمہ شریف پڑھنے والا ان کے نزدیک مشرک ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اللہ جل شانہ کے نام پاک کے ساتھ کسی اور کا نام لینے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اس خیال فاسد اور بیہودہ اعتقاد کی پیروی میں ساری دنیا

Marfat.com

کے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں۔ فقیر کے نزدیک کسی دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے خنزیر کا دیکھنا بہتر ہے
چنانچہ قرآن پاک میں اسی مضمون کی اتنی آیتیں ہیں کہ ان کے مجمل تذکرہ کے لئے بھی ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ چنانچہ
قرآن کریم میں ہے۔ اُولٰئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ یعنی کافر ساری مخلوقات سے بدترین ہیں۔ اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ
ایمان والوں اور ارباب بصیرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے اہلسنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک مسلمان سے دوسرے
مسلمان کا رشتہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک رشتے سے وابستہ ہے چنانچہ جو آپ کا غلام ہے ہم
اس کے غلام ہیں اور جو بے دین اور گمراہ آپ کا بدخواہ ہوگا۔ خواہ ہمارا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں
کیونکہ جب وہ رشتہ ہی ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے وہ ہم سے مربوط و منسلک تھا تو پھر باہمی اتحاد و یکجہتی اور خلاص و
مروّت کی کونسی صورت باقی رہی۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لیکر آج تک جتنی مخلوق گذری ہے
وہ زندوں کے ساتھ دشمنی کرتی رہی ہے لیکن بدبخت نجدی نے مردوں کے ساتھ دشمنی کی۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لیکر حضور انور سید الانبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور ان کے متبعین امتیوں کی قبریں بحکم الٰہی برابر بنتی رہی ہیں اور ان کی حرمت
و تعظیم و تکریم میں برابر اضافہ ہوتا رہا ہے۔ نیز اسی طرح سید الانبیاء والمرسلین سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک
دور سے آج تک تعمیر قبور کا سلسلہ جاری رہا اور اب بھی جاری ہے اور قیامت تک برابر جاری رہے گا اور ان کی حفاظت
و حرمت کا انتظام بھی باقی رہیگا۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک مومنین صادقین میں سے کسی ایک کو بھی انہدام و تباہی قبور
کا خیال تک پیدا نہیں ہوا۔ لیکن شقی القلب نجدیوں نے مزاروں اور قبروں کی شکست و ریخت کے سلسلہ میں جو خباثت
نفس کا مظاہرہ کیا۔ اس کے اعادے کی کسی ذلیل سے ذلیل انسان کو بھی جرأت نہیں ہو سکتی۔ قبروں کا بننا تو حضرت
آدم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوا اور قبروں کا کھودنا اور بیخ و بنیاد سے اکھیڑنا یہ نجدی کے زمانہ سے شروع ہوا۔
ہاں اگر نجدی اپنے ماں باپ کی قبریں کھودتا، اکھیڑتا تو ہمیں اس سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ مگر امہات المومنین یا اہل بیت یا صحابہ
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبروں کا کھودنا اور ان کے نام و نشان کو مٹا کر نوّے کروڑ مسلمانوں کے دلوں کو
آزردہ کرنا یا تکلیف پہونچانا، اس سے بڑھکر کیا کوئی جرم ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص نجد میں جاکر نجدی کے باپ یا ماں
کی قبر کھودے تو پھر دیکھے کہ نجدی کے دل کو صدمہ پہونچتا ہے یا نہیں۔ اس کو اگر پہونچے تو اسی طرح ساری دنیا کے ہر کروڑ

مسلمانوں کو ناقابل برداشت صدمہ پہونچتا ہے۔ حد ہو گئی کہ ام الملل والاقوام حضرت حوا علیہ السلام کا مزار مبارک جو جدہ شریف میں تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے مرجع خاص و عام اور زیارت گاہ واجب الاحترام بنا ہوا تھا افسوس ہو کہ ان بے دینوں نے اس کو بھی مٹا کر بے نشان کر دیا۔ ہمیں بتایا جائے کہ کلام مجید میں حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی آیۃ شریف موجود ہے۔ اس کی تعمیل مسلمانوں سے کیونکر ہو سکے گی جب قبر کا نام و نشان ہی نہ ہو تو زیارت کس کی کریں گے۔ نجدی نے یہی نہیں کیا بلکہ کئی مساجد بھی بیخ و بنیاد سے اکھیڑ ڈالیں۔ جیسے مسجد جن۔ مسجد سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ و مسجد غفیل رضی اللہ عنہ وغیرہ اور وہاں زمین آج تک صاف پڑی ہوئی موجود ہے۔ قرآن شریف میں ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ایماندار وہی ہیں جو مساجد بناتے ہیں اور آباد کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو مساجد بناتے ہیں وہ ایماندار ہیں اور جو برباد کرتے ہیں وہ بے ایمان ہیں۔ انگریزوں نے اپنے قانون میں قبروں کے گرانے یا کھودنے کو کئی سال کی سزا کا مستوجب جرم قرار دیا ہے مگر انگریزوں نے بھی نجدی سے آج تک نہ پوچھا کہ کیوں جدہ شریف میں حضرت حوا علیہ السلام کی قبر کو کھودا۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ باوجودیکہ حضرت حوا علیہا السلام انگریزوں کی بھی ماں ہیں۔ علاوہ ازیں طائف شریف و مکہ معظمہ کے بازاروں میں ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو نجدی نے قتل کیا۔ جو ایک مومن کو قتل کرے وہ قطعی کافر ہے اور جو ہزارہا مومنوں کو بیگناہ قتل کرے اس کی نسبت کیا حکم ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا۔ جو شخص کسی مومن کو دیدہ دانستہ قتل کرے وہ جہنمی ہے پس جو ہزارہا بے گناہ مومنوں کو قتل کرے وہ کس درجہ کا جہنمی ہوگا۔

"اگر در خانہ کس است یک حرف بس است"

گبن نے جو بڑا معتبر انگریز مؤرخ ہے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر میں اپنے خلیفہ کو بھیجا انھوں نے مصر پہونچکر حضرت دانیال علیہ السلام پیغمبر کے روضۂ مبارک کی نسبت لکھا کہ وہ بہت بوسیدہ اور پرانا ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آپکا کیا حکم ہے تو آپ نے اپنے خلیفہ کو لکھا کہ سرکاری بیت المال سے اس روضۂ مبارک کو از سر نو تعمیر کر دو۔ اب حضرت عمر کی نسبت نجدی کیا فتویٰ دیگا اور جس وقت حضرت عمر نے شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان اور حضرت یحییٰ وغیرہم علیٰ نبینا و علیہم السلام کے روضہائے مبارک کو جو لاکھوں روپے کی لاگت سے بنے ہوئے تھے۔ کیوں انھوں نے شہید نہ کر دیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بڑھکر کوئی غیرتمند مسلمان ہو۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے برابر جایا کرتے تھے۔ اس تین میل کے راستہ

Marfat.com

میں جہاں آپ آرام فرمایا کرتے تھے آج بھی چبوترہ موجود ہے جو ترکوں کے زمانے کا بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع کو تشریف لیجایا کرتے تھے اور اہل قبور کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے کیا اب نجدی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی یہ فتویٰ دیں گے کہ آپ قبر پرست تھے۔

نجدیوں کے کفریات کو لکھنے کو تو ایک دفتر چاہیئے۔ صرف تین باتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) مکہ شریف جنت المعلیٰ میں ایک ہندوستانی حاجی گیا۔ نجدی سپاہی سے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کا پتہ پوچھا۔ نجدی سپاہی نے منہ اُدھر پھیر لیا۔ اس نے ایک روپیہ سپاہی کے ہاتھ میں دیدیا کوئی
چالیس قدم تک وہ سپاہی اس کے آگے آگے چلا گیا۔ وہاں ایک قبر کھدی ہوئی تھی۔ اس نجدی ملعون نے اس میں پیشاب
کیا۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یہ تیری ماں کی قبر ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَعْوَانِهٖ۔ ایسا جرم کرنے والے کو کوئی
شخص مسلمان کہہ سکتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان کافر بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ جو اس ملعون نے کیا۔

(۲) نجدی کا قاضی جس کا نام بن بلیدہی حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہونے لگا۔ دروازے کے اندر
ایک کتاب فروش کی دوکان ہے۔ قاضی نے اپنا جوتا اُتار کر قرآن شریفوں کے اوپر رکھدیا۔ دوکاندار نے اٹھا کر نیچے
ڈال دیا۔ اس نے پھر اوپر رکھا۔ اس نے پھر نیچے ڈال دیا۔ اسی طرح تین بار کیا گیا۔ چوتھی مرتبہ قاضی نے کہا کہ تو مشرک
ہے کاغذ اور سیاہی کی پرستش کرتا ہے۔ قرآن شریف کیا ہے کاغذ اور سیاہی ہی تو ہے۔ دوکاندار نے کہا کہ اگر میں
کاغذ اور سیاہی کی پرستش کرتا ہوں۔ تو تو جوتے کی پرستش کرتا ہے۔ جس کو قرآن شریفوں کے اوپر رکھتا ہے اس پر
قاضی نے پولیس والوں کو حکم دیا کہ اس کو مارو۔ وہ مارنے لگے تھے کہ چند ہندوستانی جو وہاں کھڑے تھے انھوں نے کہا
خبردار! کہ اس کو ہاتھ لگایا۔ یہ ہندوستانی اور انگریزوں کی رعیت ہے۔ اس بات کے کہنے سے اس کی جان بچی ورنہ
قاضی اس کو جان سے مروا ڈالتا۔

(۳) پانچ سال کا واقعہ ہے کہ سید نواب علی صاحب رئیس اعظم دہلی جو لاکھوں روپے کا مالک ہے فقیر کے
ساتھ سفر حج میں رفیق تھا میرا اور اس کا اونٹ عرفات شریف میں اکٹھے تھے اور دونوں ایک ہی بدو کے تھے جب
ہم دسویں رات کو عرفات شریف سے مزدلفہ پہنچے۔ سو گئے۔ تو کسی نے ان کا ہینڈ بیگ اُٹھا لیا جس میں وہ کہ
تھا کہ میرا اڑھائی سو روپیہ ہے۔ صبح اُٹھ کر وہ منا میں نجدی پولیس کے پاس گیا اور رپورٹ کی کہ میرا اڑھائی سو روپیہ

Marfat.com

رات کو چوری ہوگیا۔ پولیس والوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے اس نے کہا کہ مجھے اپنے بدو پر شک شبہ ہے۔ پولیس والوں نے اس میرے بدو کو بلا کر اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا۔ وہ بیچارہ بہتیرا رونا و فریاد کرتا رہا کہ میرا کوئی قصور نہیں۔ آخر میں انھوں نے لوہار کو بلایا۔ کوئلے اور توا منگوائے۔ جب توا کوئلوں کی آگ پر سرخ ہوگیا تو دو آدمیوں نے اس کے پاؤں پکڑے دو نے ہاتھ اور ایک نے اس کی گردن دبائی۔ اس طرح اس کو چت لٹا دیا۔ دو لوہاروں نے اس سرخ شدہ توے کو جو آگ سے بھی زیادہ تیز تھا۔ دست پناہ سے پکڑ کر اس کے سینہ پر رکھدیا۔ جس سے اس کے اوپر کا چمڑا سب جل گیا۔ بدو کو اس وقت تو کوئی سانس آتا تھا۔ اس کو اٹھا کر لے گئے۔ چند منٹ میں مر گیا ہوگا۔ یہ نجدیوں کی ایمانداری ان کا انصاف اور ان کا امن ہے۔ حالانکہ آگ کا عذاب خدائے تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ دوسرے کسی کو آگ سے جلانیکا حکم نہیں ہے ۔ رندے کہ پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ٭

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

الراقم خادم الملت والدین سید جماعت علی شاہ عفا اللہ عنہ بقلم خود۔ ساکن علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ حال وارد بنگلور۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ

الجواب وَبِاللّٰهِ التَّوفِيق

(۱) یہ امام در پردہ وہابی ہے وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ

(۲) درست نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق فرمایا جس نے قبلہ کی طرف منھ کر کے تھوکا۔ لا یصلی لکم پس ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے۔

(۳) توبہ علانیہ کرنا چاہیئے۔

(۴) عام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرنی چاہیئے کہ قصور بھی علانیہ کیا گیا ہے۔

(۵) اشتہار میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

۷۸۶

امام زکریا مسجد کے متعلق حضرت تاج العلماء رئیس العرفا و دیگر علماء کرام

کا

متفقہ واجب العمل فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ احمد یوسف امام زکریا مسجد نے بروز جمعہ تمام مصلیوں کے سامنے علی الاعلان نجدیوں کی اور ابن سعود کی حکومت کی، اُس کے لڑکوں کی تعریف کی۔ ابن سعود نجدی کے لڑکوں سے مصافحہ کیا۔ آداب بجالایا تعظیم کی۔ ان کی شان میں قصیدہ پڑھا اور پھر مصلیوں سے کہا کہ آج کے دن تمام فروعی اختلافات چھوڑ دو اور سب ایک صف میں ہو جاؤ اور اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ میں زیادہ تقریر کرنا نہیں چاہتا اور اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ قل یا اھل الکتاب الیٰ اخرہ

امام مذکور کی یہ تقریر اور تمام حالات بمبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۳ مئی ۱۹۵۴ء میں شائع ہو گئے ہیں۔

اب عرض یہ ہے کہ اس امام کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ اگر امام توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے کیا امام کو اپنی غلطی اور توبہ کا اعلان کرنا ضروری ہے اور اگر امام چند معتمد اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو کیا شرعاً اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں اور ایسی خفیہ توبہ کے بعد اس کی امامت درست ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا

المستفتـــــــــــــــــــــــــین

(اراکین انجمن اہل سنت۔ بھوساری محلہ ناگ پاڑہ بمبئی)

لہ یہ مبارک فتویٰ امام مذکور کے خلاف سب سے پہلے اراکین انجمن اہلسنت کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کو ہم شکریہ کیساتھ درج کرتے ہیں۔

Marfat.com

الجواب
اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام مذکور نے اپنے اِن اعمال واقوال سے بحکم قرآن عظیم واحادیث حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سخت اشد غضب الٰہی کا استحقاق کمایا۔ عرش الٰہی کو لرزایا۔ اسلام وسنت کو ڈھایا۔ مخلوق خدا کو لعنتِ الٰہی کی طرف بُلایا۔ سنت سے رُد کا۔ بدعت پر جمایا۔ بدترین مبتدعین نجدئین وہابئین کی یہ تعریف و توصیف یہ تعظیم وتکریم۔ اُن سے محبت ووداد ودوستانہ اتحاد کی اس تبلیغ وترغیب سے بحکم قرآن عظیم "منہم" ہو کر اُن کے کفر وضلال ووبال ونکال سے خود بھی حصہ پایا۔ وہ مسلمانوں کی امامت کا ہرگز اہل نہیں اور جب تک توبہ صحیحہ شرعیہ وتجدید اسلام وسنت کر کے وہ سچا سُنی مسلمان نہ ہو جائے اہلسنت ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور جس اعلان سے اس نے یہ اشد منکرات واخبث بطالات کئے بحکم حدیث اسی اعلان کی توبہ ضرور۔ چُپ چُپاتے چند اشخاص کے سامنے توبہ کا نام کر لینا ہرگز شرعاً کافی نہیں۔ نہ ایسی توبہ سے اشاعت فاحشہ کا الزام شرعی اُس کے ذمہ سے ساقط ہو اور گناہ پر قیام کے ساتھ توبہ کا نام کرنے والے کی نسبت حدیث میں فرمایا۔ وہ ایسا ہے جیسا اپنے رب سے ٹھٹھا کرنے والا۔

والعیاذ باللہ تعالےٰ وھذا کلھا مفصل ومدلل فی الکتب المعتمدہ وتحریرات العلماء الکرام لاھل السنۃ والجماعۃ کفتاوی الحرمین وحسام الحرمین وطرد المبتدعین والعطایا النبویۃ وغیرھا واللہ تعالےٰ اعلم

(۸۲) محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہٗ

(۸۳) الجواب صحیح:- خادم شرع شریف فقیر قاضی سید چراغ دین احمد جیلانی قادری برکاتی
قاضی شہر ناسک عرف گلشن آباد عفی عنہ از ناسک

(۸۴) الجواب صحیح والمجیب مصیب:- العبد الضعیف محمد جسیم۔ امام مسجد بھوساری محلہ بمبئی

(۸۵) الجواب صحیح:- فقیر سید عبد القادر قادری برکاتی راندیری عفی عنہٗ

المشتہرین:- اراکین انجمن اہلسنت۔ بھوساری محلہ سارنگ اسٹریٹ بمبئی ۳

Marfat.com

ذکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کی مدح سرائی میں جو قصیدے پڑھے۔ ہم اُن کو ناظرین کی معلومات کے لئے مع اُس کے جواب کے جو اس کے رد میں ایک سُنّی عالم نے لکھا ہے۔ درج ذیل کرتے ہیں:۔

از احمد فاسی

مَا لِلثُّرَيَّا تُنَاجِي الشَّمْسَ وَالْقَمَرَا

کیا ہوا ثریا کو کہ گفتگو کرتے ہیں سورج و چاند سے

وَلِلنُّجُومِ تُهَادِي بَعْضُهَا زُمَرًا

اور کیا ہوا ستاروں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتے ہیں

وَلِلرِّيَاضِ اهْتِزَازُ كُلِّهِ طَرَبٌ

اور ریاض کے لئے خوشی کا اچھلنا ہے کہ وہ کل کے کل خوش ہیں

فِي نَغْمَةِ الْأُنْسِ يَبْدُو وَجْهُهَا نَضِرًا

نغمہ اُنس میں ظاہر ہوتا چہرہ اُس کا روشن

آيُ التَّحِيَّاتِ تُتْلَى عِنْدَنَا لَكُمْ

اے نجدیو تمہارے لئے ہمارے نزدیک تحیات کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔

وَسُورَةُ الْفَتْحِ تُتْلَى عِنْدَكُمْ سَحَرًا

اور سحر کے وقت تمہارے نزدیک سورۂ فتح پڑھی جاتی ہے

يَا طَالِعَ السَّعْدِ كَمْ لِلصَّبِّ مِنْ عَجَبٍ

اے طلوع ہونے والے نیک تارے (نجدی ولیعہد) محب کیلئے کتنا تعجب ہے

أَحْيَيْتَ النُّفُوسَ وَأَدْنَيْتَ لِلسُّهَى نَظَرًا

کہ قریب کیا جانوں کو اور نظروں کو سُہیٰ ستارہ کے دیکھنے کے لئے

Marfat.com

اِنْ قُلْتَ یَوْمَا هَلُمُّوْ لِلْوَغٰی سَحَرًا

اگر کہے تو کسی روز سحر کے وقت ، جنگ کے لئے تیار رہو جاؤ !

نَأْتِیْ فُرَادٰی وَنَأْتِیْ لِلْعُلٰی زُمَرًا

دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے تنہا تنہا اور جماعت جماعت

ایک سُنّی عالم کا جواب

مَا لِلضَّلَالِ اَضَاعَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَا

کیا ہوا ہے گمراہی کو کہ جس نے برباد کیا سورج و چاند کو (مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کو)

وَلِلنُّجُوْدِ مُحَامٍ خَلَّهَا زُمَرًا

اور نجدیوں کے لئے حمایتی ہے کہ جس نے ذلیل کیا اُن سب کو

وَلِلرِّیَاضِ اقْتِرَابٌ كُلُّهُ جَرَبٌ

اور ریاض نجد کے لئے کل کی کل کھجلی ہے

بِنَفْخَةِ الْحُمْرِ یَبْدُوْ وَجْهُهَا حَسِرًا

ساتھ آواز گدھوں کی کہ کھلا رہتا تمام منہ چیختے وقت

وَحْيُ النُّبُوَّةِ یُتْلٰی عِنْدَنَا لَهُمْ

نبوت کی یہ وحی ہمارے نزدیک ان نجدیوں کیلئے پڑھی جاتی ہے

وَسُوْرَةُ الشَّرِّ تُتْلٰی عِنْدَهُمْ سَحَرًا

اور سورۃ الشر پڑھی جاتی ہے اُن کے نزدیک سحر کے وقت

تاھیاتِ قولِ رسولٍ فیھم حصرا

کافی ہے تجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ان کے بارے میں

یا ربِّ بارِک لنا فی شامِنا وطرا ۔ ؎ من باب الاکتفا

اے رب برکت نازل فرما ہمارے شام ادیمن میں از روئے حاجتوں کے

قالوا لِنجدٍ کذا فاستنکر الخبرا

کہا صحابہ کرامؓ اسی طرح نجد کے لئے پس آپنے انکار فرمایا دعا کرنے سے

ھناک فتنتھم ودمے لھا جھدا

وہاں ان کے فتنے ہیں اشارہ کیا ان کی طرف کھلم کھلا

قرنُ لشیطانِھم قد زلزل البشرا

سینگ ہوگا ان کے شیطان کا کہ مخلوق کے دلوں میں زلزلہ ڈالدیگا

فاحفظ لنا دیننا من شرھم زمرا

پس اے رب ہمارے محفوظ رکھ ہم کو اور ہمارے دین کو ان سب کے شر سے

ملنے کا پتہ

جناب قطب الدین بیگو میاں صاحب بیسی ٹری قریب درگاہ حضرت محمد حسین بابا، باندرہ ۔ بمبئی ۲۰

جناب حاجی محمد اکبر خان صاحب امام وخطیب مسجد گولی بار میدان قریب درگاہ ۔ سانتا کروس ۔ بمبئی ۲۳

جناب یوسف حاجی عثمان صاحب ۳۰ ساچاپیر اسٹریٹ کیمپ پونہ ۱

جناب ابراہیم عبدالرحمن صاحب متولی عطار ۔ ماہی گیر محلہ ۔ مقام ٹھانہ علاقہ بمبئی

دفتر انجمن تبلیغ صداقت گونڈل ، کڑیہ اسٹریٹ گونڈل (کاٹھیاواڑ)

دفتر انجمن تبلیغ صداقت پادرا ، سدھرائی کچہری کے سامنے مقام پادرا ، ضلع بڑودہ

دفتر مرکزی انجمن تبلیغ صداقت ، رحمت منزل کامبیکر اسٹریٹ چھاچھ محلہ بمبئی نمبر ۳

ضروری نوٹ

نذیر احمد خجندی میرٹھی نے اس معاملہ میں جو کچھ نجدیت کی خدمت انجام دی اور امام زکریا مسجد کی حمایت میں اشتہارات شائع کیے اُن کا کچھ تذکرہ مقدمہ کتاب میں کیا گیا ہے۔ چونکہ مقدمہ میں ایک سنّی بھائی کے اشتہار "ضرب محمدی" کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ناظرین کی وسعت معلومات کے لئے اُس اشتہار دہن دوز نجدی کفّار کو شامل کتاب کر کے شائع کیا جائے۔ لہٰذا وہ اشتہار بعینہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ضربِ محمدّی بر ہفواتِ خجندی

از محمد بن علی عرب سابق امام و خطیب مسجد حکیم باقر۔ قریب لال باغ

خجندی صاحب! آپ نے پھر ایک اشتہار شائع کیا ہے اور اپنے زعم فاسد میں اُس کو جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی کے حقیقت افروز باطل سُوز اشتہار کا جواب سمجھا ہے۔ آپ نے مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب کی زباندانی کا مذاق اُڑایا ہے۔ آپ کے اشتہار میں ان ڈھیلیات ہزلیات خرافات کے سوائے کوئی ایسی بات نہیں۔ جو صحیح معنوں میں حکیم صاحب موصوف کا جواب کہا اور سمجھا جائے۔ خجندی صاحب حکیم صاحب نے صرف سچی حقیقت بلا رنگ آمیزی و تصنّع سیدھے سادھے الفاظ میں ظاہر فرمائی تھی ان کو نہ میدانِ فصاحت و بلاغت کی شہسواری کے جوہر دکھانا مقصود تھا۔ نہ آپ کی طرح لفّاظی و لسّانی سے پبلک کو دھوکہ دینا منظور تھا۔ آپ نے حکیم صاحب کی اُردو پر اعتراض کیا ہے۔ آپ کو تو کسی نہ کسی طرح کا غذ سیاہ کر کے حکیم صاحب کا جواب دینا مقصود تھا۔ پھر وہ جواب کسی طرح کا ہو۔ سچ ہے سہ

؎ سہارا مل گیا دیوار کا اندھے عصا سمجھے۔ میاں خجندی، سنئے اور خوب غور سے سنئے۔

آپ کا اشتہار مجنوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا نہ کوئی سمجھدار اس کو حکیم صاحب کا جواب کہہ سکتا ہے۔ آپ نے حکیم صاحب ممدوح کے اس قاہر ایراد کا کوئی جواب نہیں دیا کہ ممدوح نے تحریر فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو علمائے کرام کے دلائل کا جواب دیجئے۔ رد لکھئے۔ فتویٰ تحریر کیجئے۔ حکیم صاحب موصوف کے اس مسکت جواب نے آپ کو ساکت کر دیا اور آپ اس کا کچھ جواب نہ دے سکے۔ آپ تو صرف ذاتیات پر بحث کرنا اور لفاظی و لسانی سے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔ خجندی صاحب سنئے اور اچھی طرح سنئے اور ہو سکے تو سمجھنے کی کوشش کیجئے آپ نے اپنی پہلی کھلی چٹھی میں لکھا تھا کہ:۔

"ہمارے تعصب مذہبی اور جذبات دینی کا تقاضا یہ تھا کہ ایک سنّی عالم کے ہاتھوں نجدی وہابی کی عزت و توقیر عوام الناس کے سامنے اس طرح نہ ہونی چاہئے۔ اس حد تک ہر سنّی مسلمان خواہ آپ کی پارٹی کا ہو یا نہ ہو آپ سے متفق و متحد رہ سکتا ہے"۔

اس کے بعد اُس کا علاج بھی خود ہی بتایا۔ مگر جب جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب نے گرفت فرمائی تو آپ نے:۔

نجدیت کی جان زار کو اس قاہر حملہ سے بچانے کے لئے اپنی دوسری کھلی چٹھی میں اُس کی یہ تاویل ذلیل کی کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ امام صاحب زکریا مسجد نے دراصل کوئی قصور نہیں کیا۔ لیکن اگر تم نے اپنے مذہبی تعصب کی آڑ پکڑ کر اُن پر اپنے دینی جذبات کو ٹھیس لگانے کا جرم قائم کرنا ہی چاہتے ہو۔ تو اس کا علاج یہ تھا کہ چند علماء جا کر ان کو سمجھا دیتے کہ ابکے تم نے یہ کیا تو کیا۔ آیندہ ایسا موقعہ آئے تو نہ کرنا" خجندی واقعی سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانا آپ ہی جیسے دُنیا ساز کا کام ہے مگر میاں خجندی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت کے قوانین آپ کے ساختہ نہیں جو آپ فرماتے ہیں کہ ابکے کیا تو کیا۔ خجندی صاحب

از روئے تصریحات علماء کرام امام کا فعل کفر! اور بقول آپ کے معاذ اللہ

Marfat.com

اخلاق محمدی کا نمونہ اب آپ ہی فرمائیے کہ دونوں میں کون سچا؟ میں کہتا ہوں یقیناً علمائے کرام کی تصریحات حق اور آپ کا قول آپ ہی کے ارشاد سے باطل۔ سنئے جب امام کا فعل بقول آپ کے اخلاق محمدی کا نمونہ تھا اور اس نے کوئی غلطی نہیں کی تو پھر مذہبی جذبات کو ٹھیس کیونکر لگ سکتی ہے۔ اور تعصب مذہبی کا اقتضا اس اخلاق محمدی کے خلاف کیونکر ہو سکتا ہے؟ خجندی صاحب آپ نے امام کے فعل سے سُنّی مسلمانوں کی جذباتِ دینی کو ٹھیس لگنا ممکن مانا اور اس کے فعل کو تعصب مذہبی کے خلاف جانا پھر اپنی تحریر میں اسی فعل قبیح کو اخلاق محمدیؐ کا نمونہ بتایا۔ یہ متضاد قول اور حمایت نجدیت کا تماشا کیا؟

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

خجندی صاحب! آپ نے اپنی پہلی تحریر میں لکھا تھا کہ ہر سُنّی مسلمان خواہ وہ آپ کی پارٹی کا ہو یا نہ ہو۔ آپ سے متفق و متحد رہ سکتا ہے اب آپ اس کا مقصد و مطلب بیان کرنے لگے گویا آپ کی پہلی تحریر کسی ایسی زبان میں چھپی ہے جو مسلمانان بمبئی نہیں سمجھ سکتے یا پھر وہ اس قدر جاہل اور بے وقوف ہیں کہ آپ کی پہلی تحریر ادر:-

اب اُس کی ذلیل تاویل

میں صحیح و غلط کی تمیز نہ کر سکیں گے۔ میں صرف یہ کہتے ہوئے کہ:-

بہ بین تفاوت رہ کجاست تا بہ کجا

اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ وہ خود ہی غور فرمائیں کہ آپ کی یہ تاویل صحیح ہے یا نہیں۔ خجندی آپ نے نہایت بے باکی اور خدا و رسول کے خوف اور شرم کو بالائے طاق رکھکر:-

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم پر افترا

کر دیا اور حضور کے اسوۂ حسنہ سے امام زکریا مسجد کے فعل خبیث کو تشبیہ دی۔

اور لکھا کہ حضور پر نور نے یہود و نصاریٰ اور غیر مسلم قوم کا خیر مقدم، اس کی مہمانداری اس کی خاطر تواضع میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ گویا امام زکریا مسجد کا فعل سراسر فعل رسول اور اسوۂ حسنہ اور اخلاق محمدی کا نمونہ تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ خجندی صاحب! ہوش میں آئیے!

نجدیوں کی حمایت

میں مدہوش مت ہو جائیے ذرا خوف خدا و رسول سے کام لیجیے جل کوچ کا نقارہ ہے

اس ضعیفی میں قیامت کا خوف کیجئے۔ انجمن تبلیغ صداقت کی شراب مخالفت سے بدمست نہ ہو جائیے۔ نجدی کیا آپ میں ذرہ برابر ہمت ہے کہ آپ یہ ثابت کر دیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مرتدین کی اسی طرح تعظیم و توقیر کی جس طرح احمد یوسف فارسی نے کی۔ کیا حضور سرور دو عالم نے کسی کافر کسی یہودی کسی مجوسی کسی نصاریٰ کے مذہب کو ایسا مذہب بتایا۔ جیسا زکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کے ناپاک گندے مذہب کو لاعوج فیھا ولا امتا کہکر نجدیوں کے دہرم کو سچا سیدھا بتایا۔ کیا شفیع اعظم نے بھی کسی کافر مہمان کے لئے قصیدے پڑھے۔

اسی الیحات کے گیت گائے؟ کیا آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کسی کافر کسی غیر مسلم کو یا طالع السعد یعنی نیکی کا ستارہ کہہ کر خطاب کیا؟ جیسا کہ امام مذکور نے نجدی ولی عہد کو مخاطب کیا؟ کیا نور مجسم نے بھی کسی کافر کسی یہودی کسی نصاریٰ کی مدح سرائی فرمائی؟ کیا سید عالم نے بھی کسی کافر مہمان سے یا کسی یہودی کسی مجوسی کو اپنی جان سے مدد کرنے کا وعدہ فرمایا؟ جیسا کہ زکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کو میدان جنگ میں مدد دینے کا وعدہ کیا؟ کیا مولائے دو عالم نے بھی کافروں یا مرتدوں کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی؟

میاں نجدی! ہوش میں آئیے۔ زکریا مسجد کے امام کے اقوال ملعونہ و افعال مردودہ کو حضور سید عالم خلیفۃ اللہ الاعظم شفیع معظم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ اور مہمان نوازی سے تشبیہ دیکر اوسا ایک کافر مرتد کی حمایت کر کے شریعت کے مجرم اور عذاب الہی کے مستحق مت بنئے۔

اسی طرح بالا ٹرسٹ صابو صدیق ٹرسٹ حج کمیٹی کے ممبران کے افعال کا جواب یہ ہے کہ آپ قصداً مسلمانوں کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ مذکورہ بالا ٹرسٹ اور حج کمیٹی کے ممبران کے افعال اور پولیس کمشنر آف بمبئی کے استقبال سے اور امام زکریا مسجد کے مذکورہ افعال سے کیا نسبت؟ ٹرسٹیان اوقاف اور ممبران حج کمیٹی کے افعال نہ عوام مسلمانوں کے سامنے بر سر منبر ہو سکتے ہیں۔ نہ اس کی وجہ سے کوئی شخص کمشنر صاحب کو مسلمان سمجھتا ہے۔ نہ حج کمیٹی یا ٹرسٹی پولیس کمشنر صاحب کے مذہب کو اچھا اور سیدھا سچا۔

Marfat.com

کجی اور نقصان سے پاک بتاتے ہیں۔ نہ ان کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں جس طرح زکریا مسجد کے امام فارسی نے نجدیوں کے جھوٹے مذہب کو سچّا اور سیدھا بتا کر مسلمانوں کو نجدیوں کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی دعوت دی نہ حج کمیٹی کے ممبر اور اوقاف کے ٹرسٹیز کمشنر صاحب کو یا طالع السعد کہتے ہیں نہ آپ التحیات کے گیت گاتے ہیں اور یہی جواب ان کے متعلق ہے۔ جنھوں نے نجدیوں کا استقبال کیا یا اُن کو پارٹی دی۔ ان کے اور امام زکریا مسجد کے افعال میں بعد المشرقین ہے نہ کسی نے امام زکریا مسجد کی طرح نجدیوں کی مدح سرائی و قصیدے خوانی کی۔ نہ ان کے مذہب کو اچھا سچّا بتایا۔ نہ اُن خبثاء کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی۔

رہا سلور جوبلی کا اعتراض

تو خجندی صاحب سنیئے اور شرمائیے حضرت استاذی مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ابراہیم صاحب قبلہ بدایونی مدظلہ العالی اور حضرت علامہ مولانا محمد سعد اللہ صاحب مکی مدظلہ العالی اور نہ کسی دوسرے سنّی عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا نہ خود ان حضرات نے روشنی کی نہ دعا مانگی۔ بلکہ کھڑک کی مسجد میں روشنی نہیں ہوئی۔ یہ فعل صرف ٹرسٹیان مساجد کا ہے اور آپ کے قاضی محمد حسن صاحب مرگھے کی مساعی کا نتیجہ!

لیکن میں کہتا ہوں کہ متولیانِ مساجد کا اس موقعہ پر روشنی کرنا نہ کفر، نہ شرک، نہ کوئی ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے ان کے دین یا مذہب پر الزام آتا ہو۔ خجندی صاحب اور سنیئے اور سُن کر سُن ہو جائیے کہ اس وقت بھی کمشنر صاحب کی تعظیم کی عزّت بار طرے پہنانے کا شرف آپکے احمد یوسف فارسی کو ہی حاصل ہوا خجندی صاحب! ایسے ہی موقعہ پر کہا جاتا ہے کہ آسمان کا تھوکا تھوکنے والے کے منھ پر آتا ہے۔

دربارِ نجد سے خجندی پر کفر کا فتویٰ

خجندی صاحب آپ نے اپنے اشتہار میں روحی فداک یا رسول اللہ لکھا ہے اور نجدی یا رسول اللہ کہنے والوں کو کافر سمجھتے اور ان کا قتل کرنا، مال لُوٹنا جائز سمجھتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ آپ نے نجدیت تو امام کی حمایت کرتے ہوئے نجدی دھرم کا کفر کیوں اختیار کیا۔ اب تو آپ نجدی فتوے سے کافر ہوگئے

آپ نے :-

تنگ نظر ملانے

کی سُرخی سے لکھا ہے کہ علمار اخبار النشرہ پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی امام کربلا مسجد کے کفر کا نام ونشان نہیں ملیگا (ملخصا) خجندی صاحب! اگر آپ کا یہ قول سچا ہے تو پھر آپ اور راحمد فارسی اخبار النشرہ کے نام سے حواس باختہ کیوں ہوجاتے ہیں؟ اور آپ تو امام کی دستی تحریر پر ایمان لائے ہیں اور اخبار النشرہ کا نام سنکر زرد ہوجاتے ہیں۔

چلئے ہمت کیجئے

ہم اور آپ اس پر متفق ہوجائیں کہ اخبار النشرہ کے بیان پر علمار اہل سنت سے فتویٰ وفیصلہ لیا جائے اور اسی فیصلہ کو ہم اور آپ تسلیم کریں۔ کیا آپ میں اتنی جرأت ہی؟ کہ آپ میرے اس چیلنج کو منظور کریں آپ نے لکھا کہ چھوٹے چھوٹے سوالات سے حضرت قبلۂ عالم امیر ملت الحاج مولانا حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ العالی کو اور دیگر علمار کرام کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ دھوکہ تو دیا جاسکتا ہے۔ مگر:-

کلیجہ تھام کر دل سنبھال کر فرمائیے

کیا آپ نے انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کے اس استفتار کو پڑھا ہی؟ یا پڑھوا کر سُنا ہے؟ جو حضرت امیر ملت کی خدمت میں پیش کیا گیا اور جس کا جواب حضرت امیر ملت نے تحریر فرمایا اور جو چھپ کر شائع ہوگیا ہے اگر آپ نے اس کو پڑھا یا سنا ہے تو:-

تو اپنے گریبان میں منھ ڈال کر سچ بولئے!

کہ اس میں کونسا سوال غلط ہے؟ اور استفتار میں کونسی بات ایسی ہے جس کی وجہ سے علمار کرام کو دھوکہ دیا گیا؟ کیا آپ میں ذرہ برابر صداقت نہیں رہی؟ کیا آپ بڑھاپے میں انصاف اور حق پرستی کو بالکل ہی خیرباد کہہ چکے؟ اگر نہیں:-

تو پھر بتائیے اور جلد بتائیے!

کہ علمار کرام کو کس طرح دھوکا دیا گیا؟ خجندی صاحب! میں کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ اور بآواز دہل کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اور بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ انجمن تبلیغ صداقت کے استفتار کا

Marfat.com

لفظ بہ لفظ حرف بہ حرف صحیح اور ایسا صحیح جس کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ جس کو آپ یا امام زکریا مسجد احمد فاسی ہرگز جھٹلا نہیں سکتے۔ کیونکہ ان واقعات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے پہلے اشتہار میں لکھا تھا کہ فتویٰ وہی قبول کیا جائیگا۔ جو امام کی دستی تحریر پر لیا جائے۔ (کیونکہ خجندی صاحب اسی پر ایمان لائے ہیں)

خجندیت ما ب ہوش میں آئی!

عقل سے کام لیجئے۔ کیا آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اصحاب دانش آپ کی اس اُلٹی منطق کو کس نظر سے دیکھیں گے اور کن الفاظ میں یاد کریں گے؟ یہ کہاں کا قانون ہے؟ کہ صرف مجرم کے بیان پر فیصلہ کیا جائے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہ صرف مجرم کو سچا سمجھکر وہ جو کچھ اپنی برءت میں کہے اس کو تسلیم کیا جائے اور اس کو جرم سے بری کر دیا جائے۔ برایں عقل و دانش بباید گریست

جناب حکیم مولانا شمس الاسلام صاحب دہلوی نے آپ کی نیاد تیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ رات کی بات والا پوسٹر آپ کی طرف سے ہے۔ اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور صرف یہ لکھا کہ اگر مولوی چندے والا پوسٹر.......

حکیم شمس الاسلام صاحب نے لکھا تو ان کا شمار....... میں ہو سکتا ہے

لیکن یہ تو فرمائیے کہ بقول آپ کے مولوی چندے والا پوسٹر آپ کے متعلق ہے اور رات کی بات والا پوسٹر گو یا اس کا جواب! تو یہ جواب آپ کی طرف سے ہوگا؟ کیا آپ کو اس بات سے انکار ہے؟ اگر انکار ہے تو خیر! ورنہ فرمائیے کہ:۔

تہذیب و سنجیدگی

کے وعید اکی زبانِ قلم سے جو الفاظ ادا ہوئے اور ادبی و اخلاقی فضا میں رات کی بات بنکر گونجے۔ اس پر کیا کہا جاسکتا ہے۔ یعنی رات کی بات لکھنے والے کو کونسا خطاب دیا جائے اور اس کا شمار کس گروہ میں کیا جائے؟ یہ بھی بتائیے کہ جو وہ میٹنڈبل حید رجاہ کے نام سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ وہ کس نے لکھے تھے؟ چندے والے پوسٹر میں (جو بقول آپ کے، آپ کے متعلق ہی لکھا ہو) کہ آپ نے اپنی مسجد کے نام سے چھپوایا؟ اور اب آپ ہی کے اشتہار سے معلوم ہوا کہ آپ کی مسجد کے بانی کا نام غلام حیدر رہی۔ شاید غلام حیدر کو ہی حید رجاہ بنا یا گیا (اگر واقعی ایسا ہی ہو تو)

میں سوال کرتا ہوں کہ آپ ارشاد فرمائیے کہ جو نام بدل کر خود پردے میں رہ کر ایسی شاطرانہ چالیں چلے جو اس طرح دھوکہ بازی کرے جو ایسی شطرنجی چال چلے جو ایسی مکاری سے کام لے جو اس قسم کی عیاری سے مسلم پبلک کو فریب دے اور خود پردہ میں رہے کیا اس کا شمار بھی ہجڑوں، نامردوں، بزدلوں، مکاروں، عیاروں فریب کاروں، دھوکہ بازوں اور سب سے بڑھکر منافقوں میں ہوسکتا ہی یا نہیں؟ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا میں صرف سوال کرتا ہوں اور اس کا فیصلہ آپ کے جواب و تحریرات پر چھوڑتا ہوں اخجندی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ سعد اللہ بیچارے رات کی بات سے شرما کر خود ہی شہر بدر ہو گئے یہ آپ کا:-

روشن جھوٹ ہے. مولانا قاری سعد اللہ صاحب مکی مبیئی ہی میں تشریف فرما ہیں. خجندی صاحب رات کی بات جس بے حیا بے غیرت نے میرٹھ کے بھٹیاروں کی زبان میں لکھی ہے وہ خود ہی شرمائے. اس میں سوائے ملعون افترا پردازی، بہتان بازی، تہمت تراشی، بے حیائی اور گالیوں کے کیا ہے ؎

چوں قلم در دست غدارے بود ✤ لاجرم منصور بر دارے بود

حضرت فاضل جلیل عالم نبیل مولانا مولوی مفتی قاری حافظ الحاج علامہ ابو السعود محمد سعد اللہ صاحب قبلہ مکی مدظلہ العالی نے بزبان حال یہ کہتے ہوئے کہ ع

ضبط ہے شیوہ میرا گو فریاد نہیں

ان ہزلیات اور بے ہودگی پر توجہ نہ فرمائی. لیکن رات کی بات جس نے لکھی ہے اس کو ہمارا یہ جواب ہے کہ ؎

کچھ اور نہ بن آیا کمبختوں کو یہ سوجھا دو چار نے مل کے اک خواب گڑھا جھوٹا
ابلیس کے بچوں نے ابلیس سے لکھوایا، سمجھا نہ کوئی اس کو منھ پر مارے گا جوتا
دنیا میں پڑے جوتے کمبختو تم تم کے عقبیٰ میں یقیناً ہوں کندے یہ جہنم کے

اس جواب کے بعد خجندی صاحب پھر آپ سے خطاب کرتا ہوں.

آپ ہی فرمائیے! کی مرضی سے آپ نے افسر الاطباء سید الحکماء مولانا حکیم فضل رحیم صاحب دہلوی کے اقوال اور وہ الزامات لکھے ہیں جو حکیم صاحب نے آپ پر لگائے مگر افسوس

کہ آپ نے ان الزامات کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

۶ خموشی معنی دارد کہ گفتن نمی آید

خجندی صاحب آپ لکھتے ہیں کہ یہ فتویٰ اور فیصلہ ہرگز جمعیت علماء کا نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد اٖ

غور کیجئے کی سرخی سے لکھا کہ جمعیت کے ۶ ممبروں نے فیصلہ پر دستخط کئے ہیں اور اگر مولوی خلیل اللہ صاحب کے دستخط شمار کرلئے جائیں تو کل سات دستخط ہوئے الیٰ آخرہ خجندی صاحب!

انصاف سے کہئے! کہ علماء کرام کے دستخط کیسے کنڈم ہوگئے؟ یوں تو آپ زکریا مسجد کے امام کی حمایت میں انصاف کے خلاف۔ شریعت کے خلاف۔ دیانتداری کے خلاف۔ قانون کے خلاف حق و صداقت کے خلاف۔ عقل و ہوشمندی کے خلاف جو چاہیں کہیں۔ مگر ایمانداری لگتے آپ کہہ سکتے ہوں تو کہئے کسی جماعت کا بنایا ہوا قانون شریعت پر اور شرعاً جمعیۃ العلماء پر کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے کیا یہی آپ کی دیانتداری اور حق پرستی ہے؟ سچ ہے۔ حبك الشئ يعمى و يصم۔ آپ زکریا مسجد کے امام کی حمایت میں بدمست ہو رہے ہیں۔ آپ میں حق و باطل صحیح و غلط کی تمیز باقی نہیں رہی۔

پچیس ۲۵ ممبروں میں سے کی سرخی سے آپ نے لکھا ہے کہ چار کنڈم آٹھ میری طرف دس غیر حاضر اور غیر جانبدار اور صرف تین آپ کی طرف۔ یہ ہے آپ کے اعلان کی حقیقت۔ اس کا جواب سنئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ آپ کا پچیس ممبر لکھنا عام مسلمانوں کو مغالطہ دینا ہے آپ کو خود اقرار ہے کہ جمعیت علماء کی مجلس عاملہ کے تمام ممبر۔

عالم نہیں! اور اسی لئے جمعیت نے من حیثیت جمعیت العلماء اس مسئلہ کا خود فیصلہ نہیں کیا اور مجلس علماء کو یہ معاملہ سپرد کر دیا اور یہی بات عالی جناب سیٹھ حاجی ابوبکر حاجی احمد ریشم والا آنریری جنرل سکریٹری انجمن تبلیغ صداقت بمبئی و دیگر ممبران انجمن تبلیغ صداقت اور مولوی محمد حسین کو سمجھائی گئی۔ پھر آپ کا پچیس ممبروں کو شمار کرنا کس طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کو سوائے انتہائی دھوکا دہی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ آپ نے سید محمود صاحب امام رنگاری محلہ مسجد کے خط کے متعلق لکھا ہے کہ انھوں نے بھی چال چلی خجندی صاحب کیا آپ نے امام صاحب مسجد رنگاری محلہ کے خط کا یہ نتیجہ خیز جملہ

نہیں دیکھا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

میرے متعلق جو کچھ لکھا گیا وہ غلط ہے!

آپ تو صرف اپنے مطلب کی بات دیکھنا جانتے ہیں۔ سب مولوی محمد حسین تو آپ کوئی انکی ایسی تحریر شائع نہیں کی جس میں انھوں نے جمعیت کے فیصلہ سے انکار یا اختلاف کیا ہو۔ برخلاف اس کے مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب نے مولوی محمد حسین کا جمعیتہ کے فیصلہ سے متفق ہونا ظاہر کیا ہے اور وہ اس کی تردید نہیں کرتے مگر آپ مدعی سُست گواہ چُست کے مصداق بنے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے لکھا ہے کہ میری طرف آٹھ:۔

دروغ گو را حافظہ نباشد بقول آپ کے کسی نے سچ کہا ہے

کہ جھوٹے کے ہوش و حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ خجندی صاحب ذرا پھر نام شمار کیجئے۔ آپ کی طرف آٹھ نہیں بلکہ سات ہیں۔ خود آپ کی ذات شریف کو شمار کیجئے تو آٹھ ہوں گے۔ پھر آپ کا میری طرف آٹھ لکھنا کس قدر:۔

مضحکہ خیز جھوٹ

ہے اور سنئے میں آپ کو آزادی کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے مسلم پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے جو آٹھ نام لکھے ہیں ان میں (۱) قاضی محمد حسن صاحب مرگئے (۲) قاضی عطاءالدین صاحب مرگئے (۳) سید محمد یوسف رفاعی صاحب (۴) زکریا منہار۔ یہ چاروں عالم نہیں اور:۔

غیر علمائے کے دستخط

شرعاً اور قانوناً کالعدم بالکل کالعدم یقیناً قطعاً کالعدم ان کے علاوہ جو حضرات غیر حاضر تھے یا بوقت اجلاس غیر جانبدار تھے اور بعد میں آپ کے ساتھ ہو گئے ہوں۔ ان کے دستخط بھی کالعدم۔ خجندی صاحب وہی تثلیث والا قول پڑھکر اپنے اوپر دم کر لیجئے۔ خجندی صاحب آپ نے مولانا شمس الاسلام صاحب کے اس لکھنے پر کہ میں روزانہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا ہوں۔ مذاق اڑایا اور اس کو جھوٹ قرار دیا ہے۔ حالانکہ تھوڑی سی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہو کہ مولانا موصوف کا مطلب یہ تھا کہ زمانہ قیام دہلی میں آپ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں۔ مگر آپ نے محض تضحیک کی خاطر اعتراض کیا خیر آپ اپنی سنئے اور

لیاقت و قابلیت کے جوہر

ملاحظہ کیجئے آپ نے اپنے اشتہار دوسری کھلی چھٹی کے کالم نمبر ۲ پر میرا جواب کی سرخی سے لکھا ہے کہ مولوی چندے والے پوسٹر میں بازاری گالیوں کے سوائے کوئی چیز نہ تھی۔ میں کہتا ہوں کہ آپ:۔

مولوی چندے

والا پوسٹر پھر پڑھئے یا کسی سے پڑھوا کر سنئے اس میں سب سے پہلے بسم اللہ شریف کے عدد ۷۸۶ پھر ہوالحکیم۔ پھر حکم شریعت اور سب کے آخر میں مشتہرین کے نام لکھے ہیں۔ لیکن بقول آپ کے اس میں سوائے بازاری گالیوں کے کوئی چیز نہیں ؟

کیوں میاں خجندی! یہ بسم اللہ شریف کے عدد اور ہوالحکیم اور حکم شریعت یہ سب آپ ہی کے قول سے بازاری گالیوں میں ہیں یا نہیں ؟

؎ آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس پر کوئی آپ ہی سے سیکھکر آپ ہی کے الفاظ میں یوں کہے کہ اے شاطرانہ چالوں کے جاننے والے شطرنجی چال سے واقف۔ اے جھوٹوں کے بڑے بھیا یہ ہوالحکیم اور بسم اللہ شریف کے عدد اور حکم شریعت یہ سب بازاری گالیاں کیسے ہو گئے ہائے جھوٹ بولا اور بولنا بھی نہ آیا۔

خجندی صاحب اور سنئے!

آپ کی دوسری کھلی چھٹی میں لفظ "چھٹی" متعدد جگہ لکھا ہے لیکن ہر جگہ غلط بجائے "ٹ" کے ہر جگہ پہلے "ھ" لکھی گئی ہے آپ کی زباندانی یہ ہیں آپ کی قابلیت کے جواہر واہ خجندی صاحب! میں ہرگز آپ پر یہ اعتراض نہ کرتا۔ اگر آپ شرافت سے کام لے کر جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی کو ناحق مطعون کرنے کی کوشش نہ کرتے میرا یہ اعتراض صرف اس بات کو سمجھانے کے لئے ہے کہ:۔

شیش محل کے رہنے والے

پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کریں۔ چونکہ میرا مضمون امید سے زیادہ طویل ہو گیا۔ لہذا میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ اگر آپ نے اس پر سنجیدگی سے غور فرمایا۔ اور متانت و شائستگی سے جواب لکھا تو بہتر اور اگر آپ نے ذاتیات پر بحث کرنے یا مجھے ہدف ملامت بنانے اور گالیاں دینے کی کوشش کی تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ:۔

Marfat.com

ہو اگر سحر بیان دشمن افعی سیرت پر قلم اپنا بھی عصائے کف موسیٰ ہو گا

نیز بمبئی کی مسلم پبلک بیوقوف نہیں کہ وہ آپ کے اور میرے درمیان حق و باطل کا فیصلہ نہ کر سکے وہی مضمون جواب سمجھا جائے گا جو آپکے نام سے ہوگا۔ آپکے سوا کسی دوسرے سے خطاب نہیں کیا جائیگا۔

مناسب سمجھتا ہوں کہ آخر میں مسلمانوں کو

شریعت کا حکم

بھی سنا دوں۔ پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! بحکم شریعت از روئے تصریحات علمائے کرام اب نذیر احمد خجندی صاحب کی امامت ناجائز ہے۔ لہذا مسلمان ان کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھیں۔

اگر عید کی نماز میدان میں خجندی صاحب پڑھائیں تو مسلمان بھائی میدان میں عید کی نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب خجندی صاحب کی اقتداء میں کوئی نماز درست نہیں ہو گی۔

فقط:۔ وما علینا الا البلاغ

واللہ ولی التوفیق

مذکورہ بالا حکم شریعت پر مسلمانانِ پُونہ کا عمل

نذیر احمد خجندی سیرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں پُونہ گئے تھے اور انھوں نے چاہا۔ کہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء کا جمعہ جامع مسجد مین اسٹریٹ پونہ کیمپ میں خود پڑھائیں۔ اسی لئے وہ وقت سے پہلے ہی معہ جُبّہ و دستار مسجد میں پہونچ گئے اور آنریبل سر ابراہیم ہارون جعفر کے صاحبزادے سیٹھ اسمٰعیل صاحب سے درخواست کی کہ مجھے یہاں خطبہ اور نماز جمعہ پڑھانیکی اجازت دلوا دیجئے۔ ان کی اس درخواست پر سیٹھ صاحب نے متولیان جامع مسجد کی خدمت میں خجندی کی گذارش پیش فرمائی۔ مگر غیور اور دین پرست سُنّی متولیان نے یہ کہکر اجازت دینے سے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ خجندی کے خلاف بمبئی سے فتویٰ شائع ہو کر ہم تک پہونچ گیا ہے کہ اندر کے

شرع شریف خجندی کی امامت جائز نہیں۔ اس لئے ہم خجندی کی اقتدا میں اپنی نماز برباد نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر خجندی علانیہ توبہ صحیحہ شرعیہ کر لیں۔ تو ہمیں ان کی امامت پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا عذر شرعی مثلاً آنکھوں کی بینائی کے نقص وغیرہ کا نہ ہو۔

متولی صاحبان کے اس مسکت اور صحیح جواب پر خجندی بصد حسرت و یاس اپنا سا منھ لیکر خاموش بیٹھ گئے۔

(یہ خبر روزنامہ اقبال بمبئی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی شائع ہوگئی ہے۔)

ہم حضرات متولیان کرام جامع مسجد پونہ کو ان کے اس جذبۂ دینی و حمیت اسلامی پر دلی مبارکباد دیتے ہیں واقعی ان حضرات کے اس مبارک جذبہ اور مستحسن اقدام پر جس قدر بھی مبارکباد دی جائے۔ کم ہے۔ ان کا یہ اقدام تمام سُنّی بھائیوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اُن حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلام و سنیت پر استقامت عطا کرے۔ آمین

اراکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی

ملنے کا پتہ

جناب مولوی سراج الدین عبد المجید صاحب قادری منزل سگرام پورہ
مولوی اسماعیل اسٹریٹ شہر سورت

جناب مولوی عباس میاں صاحب صدیقی۔ لال بازار شہر بھڑوچ

جناب حافظ اسماعیل صاحب سنہری محل۔ جالیہ مسجد۔ شہر بھڑوچ

جناب ہاشم علی سید احمد علی صاحب ۹۴ علی عمر اسٹریٹ۔ مستری محلہ بمبئی ۳

Marfat.com

از
حضرت استاد زمن مولانا
حسن رضا خان صاحب

کشف رازِ نجدیت

مرحوم
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک مونھ میں ترے، کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذاب کیا تونے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہانتک ہے خباثت تیری

علم شیطان کا ہوا علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزم میلاد ہو کنہیا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال اُنکا بُرا
اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز!
ماری جائے گی ترے منھ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

ہنس کی چال تو کیا آتی، گئی اپنی بھی
اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقت تیری

کھُلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدد دے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اَٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

عبد وھاب کا بیٹا ہوا شیخِ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مُہرِ صداقت تیری

ترجمہ اُس کا ہوا "تقویۃ الایمان" نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں، جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

Marfat.com

ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہونگے تو پاجامے گھٹنے ہوں گے
سر سے پا تک ہے یہی پوری شباہت تیری

ادعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا!
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری

اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو!!
اِس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے!
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر،
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے
آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے میرے اپنے میرے سُنّی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں اُنھیں شیطان لعین کے پیرو
جن کے صدقہ میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

جو تجھے پیار کریں، جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری

جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنھیں راحت تیری

جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
کِس لئے اِس لئے کٹ جائے مصیبت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اِس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے!
جوش میں آئی جو اس وجہ حرارت تیری

اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن!
وہ قیامت میں کرینگے نہ رفاقت تیری

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں، سچ کہتا ہوں
دعوی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی!
اُن سے عشق اُنکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

سُنّی بھائیوں کیخدمت میں نہایت ضروری گزارش

برادرانِ اہلسنّت! الحمد للہ تعالیٰ زکریا مسجد کے امام احمد فارسی کے خلاف ہندوستان کے اکابر علمائے اہلسنّت مفتیانِ شریعت و پیرانِ طریقت کے مبارک فتووں کو یکجا کتابی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اُمید رکھتے ہیں کہ آپ اپنے پیشوایانِ دین کے ارشاد فرمائے ہوئے احکام شرعیہ کو از اول تا آخر بغور ملاحظہ فرما کر اُن پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس گذارش کے بعد ہم آپ کی پیاری اور نمایندہ **انجمن تبلیغ صداقت** کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہی وہ انجمن ہے جو دشمنانِ دین و رہزنانِ ایمان کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر علم توحید و رسالت کو بلند کئے ہوئے مسلمانوں کی ہر ممکن دینی و دُنیوی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتی ہے اور جس کے دینی کارگذاریوں اور نمایاں خدمات کے اعتراف سے مخالفین کو مجال انکار نہیں چونکہ زیرِ نظر رسالہ علمائے کرام کے فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ ہے۔ اور اس کی ضخامت بھی خلافِ اُمید بڑھ گئی ہے اور اس میں اس قدر بھی گنجایش نہیں رہی کہ ہم آپ کی اس مبارک انجمن کی حالیہ خدمات کا مختصراً بھی تذکرہ کر سکیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہی ہم اس انجمن کی کارگذاریوں کی رپورٹ بصورت رسالہ شائع کریں گے جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کی اس نمایندہ انجمن کے کارکنان نے کن کن مصائب و تکالیف کے باوجود دشمنانِ دین کا جمکر مقابلہ کیا اور اہلسنت کی کیا کیا ضروری خدمات انجام دیں۔ اور کس طرح مسجدوں کو اغیار کے قبضہ سے واگذار کرایا اور کس طرح اوراق قرآن کریم کو ہندوؤں کے ہاتھوں بے حُرمت ہونے سے بچایا۔ اور کیسی کیسی جد و جہد کے بعد ایک گستاخ آریہ کی ملعون و ناپاک کتاب کو گورنمنٹ سے ضبط کرایا اور

کن کن مشکلات کے بعد حج فلم نامی دین و مذہب کی تضحیک کرنے والی فلم کو بند کروایا وغیرہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ تمام واقعات و حالات آپ کو رپورٹ کے مطالعے سے معلوم ہوں گے لیکن ہم اس وقت آپ کو انجمن کے مقاصد اساسیہ بتلاتے ہوئے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ آپ کا دینی فرض ہے کہ آپ اپنی انجمن کی سرپرستی قبول فرمائیں اور اس کی ہر ممکن خدمت و اعانت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ ہر سنّی مسلمان اس انجمن کا خود ممبر بنے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس کا ممبر بنائے اور ہر طرح کوشش اور سعی بلیغ سے دامے۔ درمے۔ قدمے۔ قلمے سخنے مدد کرکے عند اللہ تعالیٰ ماجور ہو۔ یاد رکھئے کہ اس انجمن کی مدد کرنا باعث خوشنودی حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اور سببِ اجرِ عظیم ہے۔

کہتا ہے کون تم سے کہ دامن کو دو نچوڑ جو کچھ کہ تمکو دینا ہے اِس انجمن کو دو

اغراض و مقاصدِ انجمن تبلیغ صداقت بمبئی

(الف) مسلمانانِ اہلسنّت کو مسلک ائمہ اربعہ و عقائد بزرگان دین کا صحیح معنوں میں متبع بنانے کی کوشش کرنا۔

(ب) عقائد بزرگانِ دین و مسلک ائمہ اربعہ و سلف صالحین سے روگردانی کرنے والے جتنے فرقے ہیں اُن سبھوں کے عقائد باطلہ اور پروپاگنڈہ سے مسلمانانِ اہلسنّت کو خبردار کرنا اور ان سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنا۔

(ج) مسلمانانِ اہلسنّت میں مذہبی تعلیم کی اشاعت۔ اتحاد و اتفاق۔ تجارت و صنعت و حرفت کی ترویج اور معاشرتی و تمدنی اصلاح کی کوشش کرنا اور جائز و مستحسن طریقہ سے مسلمانانِ اہلسنّت کو راسخ العقیدہ مسلمانانِ باعمل اور کامیاب شہری بنانے کی کوشش کرنا۔

ہمیں اُمید ہے کہ برادرانِ اہل سنت ہماری گذارش کو شرف قبولیت بخشیں گے خدا کرے کہ ہماری حق و صداقت میں ڈوبی ہوئی پُر درد آواز آپ کے ملت نواز قلب میں جنبش پیدا کرسکے۔ آمین

اوقات ملاقات در دفتر انجمن

شب کو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک

صحت نامہ

ناظرین کرام! قبل مطالعہ کتاب اس صحت نامہ سے کتاب کی تصحیح کرلیں. اگرچہ ہمنے انتہائی کوشش سے صحت کی ہے. پھر بھی "الانسان مرکب الخطاء والنسیان" ممکن ہے کہ عجلت میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین کرام عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں. تاکہ طبع ثانی میں درست کردیجائے!

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۹	أصحابُ البدعِ	اصحابُ البدعِ	۳۰	۱۶	امت	امامت	۵۰	۸	لمنہُ اللہُ	سلبہُ اللہُ
		کلابُ اَھلِ النار	کلابُ اَھلِ النارِ	۳۲	۱۵	عبدُالوھاب	عبدُالوھّاب	〃	۱۱	وَلِلسّلفی"	وَلِلسّلفیِ
〃	۲۰	دوذخیوں	دوزخیوں	〃	۱۸	عام ثلثین	عام ثلث وثلثین	〃	۱۴	علت	غلت
۵	۲	ذکریا	زکریا	۳۳	۱۹	بیان کئے ہں	بیان کیے ہیں	۵۳	۱۱	یاہناک	ھُناک
〃	۵	گمراہ الوادم -	گمراہ - بلادم	۳۵	۷	فتح التقدیر	فتح القدیر	〃	۱۳	رسیماھم التحلیق	سیماھم التحلیق
〃	۱۷	توبہ نہ تجدید	توبہ وتجدید	〃	۹	داجب	واجب	۵۷	۳	سیدنا عزیز	سیدنا عزیر
〃	۱۸	لامت باطل کیا و	امامت باطل۔ کیا وہ	۳۷	۱۵	یحتاج الی التوبۃ	یحتاجُ الی التوبۃ	۶۰	۱۴	وَ قَبّا ربّھا	وَ قِفّا ثُمّھا
۶	۳	چند روزہ ہے	چند روزہ ہے۔			ثلثۃ	فی ثلثۃ	۶۱	۲	مِنَ السّماءِ	مِنَ السّماءِ
۹	۱۳	ماکان ویکون	ما کان وما یکون	۳۷	۱	ان	ابن	〃	۹	بجاؤک	جاؤک
۱۰	۶	کرکے	کرے	۳۹	۵	مَنْ دَقَرَ	مَنْ وَقَرَ	〃	۱۰،۹	لَوَجَدُوا اللہ	لَوَجَدُوا اللہَ
〃	۱۵	نعنھم	لعنھُمُ	〃	۱۱	توبۃ ان السّر	توبۃ من السّر			تواباً رحیناً	تَوّاباً رحیماً
〃	〃	مذاباً	عذاباً	〃	〃	توبۃ ان الاعلان	توبۃ من الاعلان	۶۲	۴	انتم منون	انتم مؤمنون
۱۱	۸	بجدیوں	نجدیوں	۴۰	۱۶	وان لقیتموھم	وان لقیتموھم	〃	۶	فما جزاءُ	فما جزآؤُ
〃	۱۷	ابن ماجہ	ابن ماجہ	〃	۱۸	ولا تشاربوھم	ولا تشاربوھم			مَن یفعل	مَن یفعلُ
〃	۱۸	کنزن العمال	کنز العمال	۴۴	۳	ولا تشتا	ولا تشتا	〃	۸	یہ توہن	یہ توہین
۱۲	۲۰	عبدُالوھاب	عبدِالوھّاب	۴۸	۲	رواہ البطرانی	رواہ الطبرانی	〃	۱۵	ایک دوسرے	ایک کی دوسرے
۱۲	۲۱	انھم	انھم	〃	۳	من دقر	من وقر	۶۳	۱۹	نامہ اٹھانے والے	نامہ اٹھانے والے
۱۳	۲۰	بعضا لبعضا	لبعضنا بعضا	〃	۱۸	فتمسکم الشار	فتمسکم النار	〃	۲۰	اذ الاارضی	اذ الارضی
۱۴	۶	فین المبتدعین	فبیّن ان المبتدعین	〃	۲۱	لاتنصرون	لاتنصرون	۶۷	۱۴	ومن انتصر	ومن انتصر
۱۷	۱	وجود ناسعود	وجود نامسعود	۴۹	۱۱	برھانا	برھانا	〃	〃	یوم الفزع	یوم الفزعِ
〃	۳	خون جوش کرتا تھا	خون جوش کرتا ؟	۵۰	۱	حادّ اللہ	حادّ اللہَ	〃	۱۵	اذا ستقب	اذا استقبلَ
〃	۵	فراموش کرسکتیں	فراموش کرسکتے ہو؟	〃	۲	لمن	بمن	۶۹	۴	مصبتن	مصیبتیں
۱۹	۱۰	بنے	بننے	〃	۳	ان تحقق	ان یُحقّق	〃	〃	وصیتن	وصیتیں

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۷	لِنُخْزِ جَنَّ	کُنُخْزِ جَنَّ
"	۱۳	بھائیوں کو کتابی کافروں	بھائیوں کتابی کافروں
"	۰	اَنْ لَّا	اَنْ لَّا
۷۱	۱۹	شَیٰطِیْنِہِمْ	شَیٰطِیْنِہِمْ
۷۳	۱۷	آستاں	آستانہ
۷۴	۱۳	لَبِیْدِکُمْ	لِیَبِیْدِکُمْ
۷۵	۲۰	مبغوض خدادرسول	مبغوض خدا ورسول
۷۷	۹	من احاب فجزاہ اللہ	من اجاب فجزاہ اللہ
۷۹	۱	زحمت	رحمت
"	۱۲	یٰاَ ذِیْلَ نِ اَلْکِتَابِ	یٰاَ ذِیْلَ اَلْکِتَابِ
۸۰	۴	دلی ہوں	دلی ہوں
۸۲	۳	سنہ ۲۲۳ھ	سنہ ۲۳۳ھ
"	۱۱	دُکَا نَتَہٗ	دُکَا فَتَہٗ
"	۱۳	تَوَہَّات	تَوَکُّک
۸۳	۱۶	ائمہ ربعہ	ائمہ اربعہ
۸۴	۱۰	جوابات کے	جوابات کے لئے
"	۱۹	مِنْ فِرْقَۃٍ	مَنْ وَقَّرَ
۸۵	۷	وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ	وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ
"	۱۸	رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے	رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
"		سجدیوں کو	نجدیوں حبیبوں کو
"	"	عرب وعجم کے اعلام	عرب وعجم کے علمائے اعلام
۸۶	۲۰	توحید رسالت	توحید ورسالت
۸۸	۱	یہ بھی	یہ تھی
"	۹	ادر مستہ	امور مستحسنہ
"	۲۱	بندکیں گے	بند کریں گے
"	۶	ولی	نجدیوں
۸۹	۱۹	بھانکنا	ہانکنا
۹۲	۱۰	مِنْ ضَحِکَ	مَنْ ضَحِکَ
۹۳	۱۰	حَلَفَ	خَلَفَ
۱۰۳	۱۲	حساب الحرمین	حسام الحرمین
۱۰۴	۱۶	یَا اَبْنَ الْکِتَاب	یَا اَھْلَ الْکِتَابِ
"	"	سَوَاءٌ	سَوَآءٌ
۱۰۵	۹	یَا اَیُّہَاالَّذِیْنَ	یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
"	۱۰	بِمَا جَاءَکُمْ	بِمَا جَآءَکُمْ
۱۰۷	۹	عِبَادِ الَّذِیْنَ	فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ
۱۱۲	۲	یکفرد الوھابی النجدی	یُکَفِّرُ الْوَھَّابِیُّ النَّجْدِیُّ
"	۳	وردار السنیہ	درر السنیہ
"	۵	یَا نِیْ نِیْ اٰخِرَ الزَّمَانِ	یَا نَبِیَّ اٰخِرِ الزَّمَانِ
"	۶	سَفَہَاءُ	سُفَہَاءُ
۱۱۳	۱۹	مِنْ حَیْثُ النَّعَلِ	مِنْ حَیْثُ النَّعْلِ
۱۱۴	۱۷	اِنَّ الشَّرَّ	نِ الشَّرَّ
"	۱۸	عَبْدُ الْوَھَّابِ	عَبْدِ الْوَھَّابِ
"	۱۹	اَلْحَنَ یلمیۃ	اَلْحَنْبَلِیَّۃ
۱۱۵	۶	الشَّیْطَانْ	الشَّیْطَانُ
۱۲۳	۸	طَرْبٌ	طَرَبٌ
"	۱۶	طَالِعُ	طَالِعَ
۱۲۴	۱۰	تَحَزُّبٌ	تَجَزُّبٌ
"	۱۲	بِشَفَقَۃٍ	بِشَفَقَۃِ

ملنے کا پتہ

مرکزی انجمن تبلیغ صداقت رحمت منزل

کابیکر اسٹریٹ۔ چھاچھ محلہ ممبئی نمبر ۳

صا صفحہ ۱۰۱ سطر ۱۲ غلط مہتم صحیح ہتم

Marfat.com